تکمیل اظہار

تحریر :بنت مہربان

دن ہے اتوار کا وقت ہے دوپہر کے دو بجے کا اور جگہ ہے "باغیچے والا گھر"
لوہے کے سیاہ گیٹ سے ابھی ہی دہی کھیرے اور ہری مرچ کا شاپر ہاتھ میں
لہراتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا تھا لوہے کا گیٹ بند کیا اور اندر بیٹھے سب
افراد کو علم ہو چکا تھا کہ اب وہ آگیا ہے مسلسل ہاتھ میں شاپر کو لہراتے ہوئے
اب وہ باغیچے سے گزر کر سفید لکڑی کا جالی والا دروازہ کھول کر اندر داخل
ہوا_ بریانی کی خوشبو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی_ ایک نظر لاونج میں

بیٹھے سب افراد کو دیکھا جو خوش گپوں میں معصروف تھے پھر بغیر کچھ کہے وہ کچن کی طرف چلا گیا ___

شکر الحمداللہ ہادی کے تم اج کی تاریخ میں اگے ورنہ مجھے لگا کہ اب جانا پڑے گا مسجد تمہارا اعلان کروانے ___ یہ ام ایمن تھی جو اسکے ہاتھ سے شاپر لے رہی تھی اور ساتھ میں اسکی شان میں گستاخی بھی کر چکی تھی _

اچھا اتنی باتیں نا تمہیں گھر میں پنکھے کے نیچے بیٹھ کراتی ہیں زراہ باہر گرمی میں نکلو تو احساس ہو گا ___ فریج سے پانی کی بوتل نکالتا وہ بولا

ہادی صبر کرو ابھی ہی باہر گرمی سے ایے ہو فورا پانی نہیں پیو ___ چولہے کی انچ ہلکی کرتی فاطمہ نے اسے کہا جو بوتل سے منہ لگانے والا تھا

ماں کی بات سن کر اسنے اچھے بچوں کی طرح پانی والی بوتل واپس سے فریج میں رکھی _

وہ شلف کے قریب ایا جہاں ایمن اور ذریش سلاد بنا رہی تھی ___
پہلی بار اس پلیٹ سے کھیرے کا ٹکڑا اٹھایا جہاں ذریش کاٹ رہی تھی پھر
دوسری بار ایمن والی پلیٹ سے اٹھایا_ ذریش تو خاموش ہو گی البتہ ایمن
نے گھوری سے نوازہ تھا مگر ڈھیٹ ہڈی کو کبھی کچھ اثر کیا ہے جواب
کرتا؟؟؟؟ڈھیٹھوں کی طرح واپس سے ہی ذریش کی پلیٹ سے کھیرا اٹھایا
خالہ ہادی کو دیکھے نا تنگ کر رہا ہے____ اخر ذریش نے فاطمہ سے کہا جو
اب میٹھا بنانے کے لئے کبین سے چیزیں ڈھونڈ رہی تھی ___
اہم اہم ہادی بری بات چھوٹی بہن کو تنگ نہیں کرو جاو باہر____ کبین میں
سر دیے وہ معصروف سے انداز میں بولی

ہادی تو بس اپنی ماں کو دیکھتا رہے گیا جس نے ایک لمحے میں ہی اسکے جذبات
پر طوفان برپا کر دیا تھا ___

اہم اہممممم منصوعی کھانسی کرتا وہ استغفراللہ پڑھ رہا تھا___ اسکے اس عمل

سے جہاں ایمن کے لب مسکرائے تھے وہی پر کٹنگ بورڈ پر کھیرا کاٹتی

زریش نے سر مزید جھکا لیا تھا___

بہن بھی نہیں ماشاءاللہ سے سیدھا چھوٹی بہن بنا ڈالا____ اہستہ سے بڑبڑاتا

وہ فریج کی طرف بڑھا_

بوتل نکالی___

ایمن گلاس پکڑانا___ برتن والی کبین کے قریب کھڑی ایمن سے گلاس

مانگا

ایک نظر اسکی جانب دیکھا پھر گردن جھکا کر کٹینگ بورڈ پر ہاتھ چلاتی

زریش کی جانب دیکھا___ اوپر الماری سے گلاس اتارا

زریش یہ لو بھائی کو پکڑادو____ مسکراہٹ لبوں پر دباتی وہ بولی

زریش نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جہاں وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہی

تھی___

اج تو دل کے احساسات کی کھچڑی ہی بن گئی تھی ___ دل میں سوچتی اسکے ہاتھ سے گلاس لے کر ہادی کو پکڑایا _

ہادی نے بغیر اسے کچھ کہے گلاس تھام لیا ___ کرسی پر بیٹھ کر پانی پیا پھر بوتل فریج پر واپس رکھ کر ایمن کے پاس ایا ___ ایک کھیرے کا ٹکڑا ایمن کی پلیٹ سے اور دوسرا ذریش کی پلیٹ سے اٹھایا ___

انتہائی کوئی ناگن قسم کی نند بنو گی تم ___ ایمن سے کہا اور پھر باہر نکل گیا

___

اسکی بات پر ایمن نے بہت مشکل سے اپنا قہقہ روکا ___ تھا ایک تو ہادی کی بات اور دوسرا ہادی کی بات پر ٹماٹر جیسے لال گال لیے ذریش کی حالت تھی ____

میں واقعی ناگن نند بنوں گی ____ بے حد اہستہ سے کہا کہ کہی فاطمہ نا سن لے _

کوئی بات نہیں میں بھی زہریلی بھابھی بن جاوں گی خوب جوڑی جمے گی ____ ذریش تھی شرم کو سائیڈ پر رکھ کر بول پڑی

ہاہاہاہاہا ____ اسکی بات سن کر ایمن بے اختیار ہستی چلی گئ

بری بات ایمن بیٹیاں اتنا نہیں ہستی ___ فاطمہ نے کہا

جی ماما سوری ___ اسکی بات پر ایمن بولی

___ جوابا فاطمہ بس خاموشی سے اپنے کام میں لگی رہی

اب وہ دونوں اہستہ اہستہ سے کھسر پھسر کر رہی تھی ____ ویسے تو ذریش اس سے چار سال چھوٹی تھی مگر پھر بھی اسکے ساتھ کافی دوستانہ روایہ رکھتی تھی _ کچھ ذریش کی ہس مکھ سے عادت تھی تو کچھ بھائی کی پسندید گی تھی _

سیاہ چادر خود پر اچھے سے اوڑھے ساتھ میں چادر کی ایک سائیڈ سے چہرہ بھی چھپائے اپنی ہیزل گرے انکھوں کو جھکائے وہ کچن کی جانب ارہی تھی

جب ہادی کچن کے دروازے سے باہر نکلا_یک دم ہادی اسے دیکھ کر پیچھے ہوا_

سوری حجاب_فورا معذرت کی

اٹس اوکے___

بغیر دیکھے ہی کہا اور سائیڈ سے گزر گئی

ہادی سب کے ساتھ ہستا تھا مزاق کرتا تھا سوائے حجاب کے_وہ جانتا تھا کہ حجاب کا اسے کے ساتھ مزاق کرنا اچھا نہیں لگتا تھا___اس لیے بس دعا سلام کے علاوہ ان کے درمیان تیسری کوئی بات نہیں ہوتی تھی

کیا کر رہی ہیں میری ممانی_؟؟؟ کچن میں اتے ساتھ ہی اسنے چہرے سے چادر ہٹائی_

سفید چمکتی رنگت خوبصورت لب واضع ہوئے تھے___

کچھ نہیں بس کھیر بنانے والی ہوں_اسے دیکھ کر فاطمہ نے مسکرا کر کہا

اچھااپ جائے میں بنادیتی ہوں_ اسکے ہاتھ سے کھیر والا ڈبہ لیتی حجاب نے کہا

نہیں بچے کچن میں گرمی ہے بہت اور دوسرا میں بھلا اپنی بیٹی سے کام کیوں کراوں_ ؟؟؟؟

گرمی ہے تو کیا ہوا اپ بھی تو اتنی دیر سے کچن میں کام کر رہی ہیں اور ویسے بھی اب اپ باہر جائے سب کے ساتھ باتیں کرے جب سے ہم اۓ ہیں اپ کچن میں ہی بزی ہیں___ اسنے کہا اور کبین سے دیگچی اٹھائی

گھر کی عورتوں کی دعوت عید شادیاں ایسے ہی کچن میں گزرتی ہیں تم جاو باہر____ فاطمہ نے کہا

ممانی اپنے مجھے بیٹی بھی کہا ہے مگر مانا نہیں ہے جائے اپ یقین کرے ماما نے بہت اچھی ٹرینگ دی ہے ہر چیز کی ان شاءاللہ بہت اچھی کھیر بناوں گی

____ ارے انگلیاں تو انگلیاں انگوٹھا بھی کھا جائے گے اج سب

_ اسکی بات پر فاطمہ مسکرائی

جائے اپ ___ حجاب نے کہا

اسکے مسلسل اصرار کرنے پر فاطمہ باہر نکل ائی تھی اور لاونج میں موجود سب کے ساتھ بیٹھ گئی تھی _

یہ زرناب کہاں ہے حجاب _ ؟؟؟ایمن نے پوچھا

بیٹھی ہیں باہر لاونج میں ہی پتا نہیں بابا اور انکل کے ساتھ کونسی بزنس کی کمیسٹری سنا رہی ہیں ___ جتنی دیر وہ وہاں بیٹھی اس وقت تک زرناب بس بزنس کو ہی ڈسکس کر رہی تھی اور ساتھ میں مرتضی زاریان اور صائم بھی اسکے ساتھ بہت کچھ کہ رہے تھے جو حجاب کے تو اوپر سے ہی گزر رہی تھی زریش نے کچن کے دروازے سے باہر دیکھا جہاں زاریان کے ساتھ بیٹھی زرناب ابھی بھی کچھ کہ رہہ تھی _

یہ دیکھو یہ لڑکی پتا نہیں کہاں سے بزنس کی باتیں پٹر پٹر کرتی ہے ایک میں ہوں جیسے بزنس کی الف ب بھی نہیں اتی ____ زریش زرناب کی مسلسل چلتی زبان کو دیکھ کر بولی

بہن اپکو حرف تہجی والی الف ب بھی نہیں اتی بزنس کی خاک ائے گی ___ کھیر میں چمچ ہلاتی حجاب نے کہا

_ زریش نے اسکی جانب دیکھا

کیوں نہیں اتی الحمداللہ ہمیشہ اردو میں ایک دو نمبر سے پاس ہوئی ہوں ہاں

___ کیسی کے پاس اتنا ٹالینٹ جو میرے پاس ہے

ماشاءاللہ ماں صدقے جائے دفاع ہوئے زراہ جا کر اس ملکہ عالیہ کو بلا کر لائے ___ حجاب کے بجائے ایمن نے کہا

میں کوئی نہیں جا رہی اوے ہی سب کے سامنے عزت کر دے گی ___ صاف منع کر دیا کام کے وقت اگر کوئی زرناب زاریان خان کو

___ ڈسٹرب کرے یہ اسے گوارا نہیں تھا

جاو جا کر میرا اور ایمن اپی کا کہنا جائے گی ___ حجاب نے کہا

تو خود جاو نا تم لوگ میں کیوں جاوں ___ ؟؟؟

___ کیونکہ تم چھوٹی ہو اس لیے تم ہی جاو گے شاباش جاو

تم سے تو کوئی چھوٹی نہیں ہوں صرف کچھ ماہ ہی کا فرق ہے___ حجاب سے کہا

کچھ ماہ کا نہیں بہن پورے پانچ ماہ کا فرق ہے چلو شاباش اچھے بچے بڑوں کا کہنا مانتے ہیں___

افففف اللہ جی بندہ کچھ بھی ہو جائے بس چھوٹا نا ہو ہر کام اسئ کے ذمہ___ اسنے کہا

ایمن اسے کچھ کہنے ہی لگی تھئ جب زرناب اندر ائی تھی___

حجاب یار کہاں ہیں گلاب کے پھول بزنس کوئین ائی ہیں ان پر برسانے ہیں___ ایمن نے اسے دیکھ کر حجاب سے کہا

اسکی بات سن کر زرناب مسکرائی ڈملز نمایاں ہوئے___

زرناب اپی یار کہاں سے اپ اتنی باتیں لاتی ہیں___؟؟؟؟ حجاب نے پوچھا

کونسی باتیں؟؟؟؟

یہ بزنس والی یقین کرے دو گھنٹوں سے اپ وہی باتیں کر رہی تھئ ____

بس اجاتی ہیں___ کندھے اچکا کر کہا

اچھا تو ملکہ عالیہ وہ سامنے دیکھے_ ایمن نے سنک کی طرف اشارہ کیا

کہاں_ ???زرناب نے پوچھا

وہ سامنے جہاں اپکے ہیر واپکا بڑی ہی بے صبری سے انتظار کر رہے تھے کہ کب ملکہ صاحبہ ائے اور ہمیں دھونے کا شرف بنشے تو نہایت بے ادمی سے اپ کو حکم ہے کہ اپ وہ دھوئے____ ایمن نے کہا

ہیں میں برتن دھوں_ ???حیرانگی سے اپنی جانب انگلی سے اشارہ کرتی وہ بولی

جی جی اپی جان اپ___ ذریش نے کہا

میں یعنی اپنے افیس کی چیف منیجر برتن دھوئے ____

جی جی بلکل اپ ہی اب میں کھیر بنا رہی ہوں ایمن اپی اور ذریش نے سلاد بنایا اور اپ برتن دھوئے گی___ حجاب نے کہا

شرم نہیں ائے گی تم لوگوں کو اپنی بڑی بہن سے برتن دھلواتے ہوئے____

چل ہٹ شرم دو برتن ہیں شاباش جلدی سے دھو سسرال میں یہ گھر داری کام ائے گی کینچی کی طرح چلتی زبان نہیں____ ایمن نے بازوں سے پکڑ کر اسے سنک کے پاس لایا

ایمن کی بچی اب تم انا میرے گھر اگر نانا تجھ سے سارا گھر صاف کراوایا تو پھر کہنا______ اسے کہتی وہ برتن دھونے لگی

اگر اسے اس وقت افیس کا کوئی بندہ برتن دھوتے دیکھ لیتا تو شاید صدمے سے بے حوش ہو جاتا___ کہ زرناب میڈم برتن دھو رہی تھی

خیر اب جہاں سب کزنز مل کر اکٹھے ہو جائے اور بیچ میں کوئی انوکھا کام نا ہو ایسا بھلا ہو سکتا ہے ؟؟

سب کچھ ہو گیا تھا بریانی کی جو شبو دور تک پھیل چکی تھی ___ فاطمہ کے ہاتھ کی بریانی ویسے بھی سارے خاندان میں مشہور تھی ____ ایک الگ سا ذائقہ تھا

سب کو کھانا سرو کیا سب لڑکیوں اور نور نے کچن میں ہی کھایا تھا وجہ نور اور حجاب کا حجاب تھا اس لئے سب نے وہی کھالیا ___ کھانا کھا کر میٹھا کھایا پھر ڈھیر ساری باتیں ہوئی

عورتوں کی الگ دنیا بسی ہوئی تھی جس میں نور سدرہ فاطمہ اور صفیہ بیگم شامل تھی _

لڑکیوں کی الگ ایک کمرے میں محفل جمی ہوئی تھی

اور مردوں کی الگ سے ہی ایک جہاں تھا جس میں مرتضیٰ زاریان صائم فاروق صاحب اور ہادی شامل تھا ___ ان کی باتوں میں تو بس ہادی سمجھنے والی ایکٹینگ کر رہا تھا ساری باتیں اوپر سے تیر کی طرح گزر رہی تھی

عصر کی نماز ادا کر کے زاریان لوگ چلے گے تھے مگر مرتضی اور نور یہی تھے _

_ اب لاونج میں ایک خاص موضوع پر تقریبا جنگ چھیڑی ہوئی تھی

نہیں ایمن اپی اپ نے پچھلے سے پچھلے ہفتے کو بھی مجھے یہی والا لاڑا لگایا تھا لیکن اب نہیں اج میں نانا اور نانو کو ساتھ لے کر ہی جاوں گی

بس ____ حجاب نے ایمن سے کہا

____ پکا وعدہ حجاب نیکسٹ ویک اس ویک نہیں نا پلیز

نہیں بھئ بلکل بھی نہیں اپنے تو میرے نانو نانا پر قبضہ جمایا ہوا ہے

____ صاف صاف منع کر دیا

قبضہ یار اب دیکھو تمہارے تو ماشاءاللہ سے دادا دادی بھی ہیں مگر میرے تو نانا نانو نہیں نا میرے لیے تو یہی سب ہیں نا سو پلیز تھوڑا سا بس تھوڑا

____ کمپرومائز کرو نا میری گڑیا

وہ بات ٹھیک ہے دادا دادی ہیں الحمد اللہ مگر نانا نانو کا بھی الگ پیار ہوتا ہے نا بس میں اج لے کر ہی جاوں گی بات ختم____ صفیہ بیگم کے گردن کے گرد باہیں ڈالتی وہ اٹل لہجے میں بولی

لاونج میں اس وقت سب ہی خاموشی سے اس جنگ کو انجوائے کر رہے تھے___

اگر یہاں اس وقت ہادی ہوتا تو ضرور وہ اس جنگ میں جلتی پر تیل ڈالتا مگر افسوس وہ سارا سارا سال لوفریاں مارنے والا سٹوڈنٹ فائینل اگزام میں اتوار والے دن بھی ایکڈمی جانے والی عوام میں سے تھا تو بس پھر چار بجے وہ چلا گیا تھا_ اسی وجہ سے ہی حجاب اب کھول کر بول بھی رہی تھی___ وہ ہوتا تھا تو بولا ہی نہیں جاتا تھا پتا نہیں کیوں زبان ہی تالو سے چپک جاتی تھی _

اچھا ایک کام کرو لڑائی چھوڑو میں تم لوگوں کو ایک مشورہ دیتا ہوں_ اخر صائم اس جنگ کے میدان میں اترا تھا

ماموں میرے حق میں ہونا چاہیے مشورہ ____ حجاب نے کہا

___ دونوں کے حق میں ہے سنو

بابا سوچ لینا بڑی اور اکلوتی بیٹی ہوں ___ ایمن نے یاد دلانا ضروری سمجھا

ماموں میں اکلوتی بلکل خالص اکلوتی بھانجی ہوں یاد رکھیۓ گا ____ حجاب نے کہا

او بھئ تم لوگ اس بیچارے کا مشورہ تو سن لو رشتے بعد میں یاد کروا لینا ____ مرتضی ان دونوں کی ان باتوں پر اپنی مسکراہٹ دباتا بولا

اور جن کے لئے یہ جنگ لڑی جارہی تھی وہ بس خاموشی سے بیٹھے مسکرا کر یہ منظر دیکھ رہے تھے _

بات یہ ہے کہ اس ہفتے حجاب تم یا تو امی کو لے جاو یا ابو دونوں کو اکٹھے لے کر جانے والی بات پر میں بھی راضی نہیں ہوں ___

_ ماموں یہ کیا ہے بھئ ایسے تو نہیں ہو گا

___ ہاں حجاب میں راضی ہوں بس یا تو دادا جائے گے یا دادی

اچھاااا___حجاب نے مرتضی کی جانب دیکھا___ہر فیصلہ لیتے ہوئے چاہیے وہ چھوٹے سے چھوٹا ہو یا بڑے سے بڑا وہ مرتضی سے ہی پوچھتی تھی
_اسکے اس طرح دیکھنے پر جوابا مرتضی نے کندھے اچکایے جیسا کہا ہو اس معاملے میں میں کچھ نہیں کہ سکتا___مشکل فیصلہ تھا نانا نانی میں سے کیسی ایک کا انتخاب کرنا
_
اچھا اس بار دادو چلی جائے گی اور اگلی بار دادا ٹھیک ہے نا دادو؟؟___ایمن نے صفیہ بیگم سے پوچھا
انہوں نے بس مسکرا کر گردن ہلائی تھی
اخر کچھ دیر بعد فیصلہ ہو گیا تھا کہ صفیہ بیگم ہی جائے گی اج_حجاب راضی ہو گی تھی
___
ایمن بھی اس بات سے خوش تھی___بس ٹھیک ہے دادا تو یہی ہیں نا
_خوشقسمت ہیں وہ جن کے پاس دادا دادی نانا نانی جیسے خوبصورت رشتے ہیں
_

دنیا میں اگر والدین کے بعد اگر کوئی اپ سے خالص محبت کرتا ہے نا تو وہ

_ والدین کے دالدین ہوتے

__ جو اولاد سے زیادہ اولاد کی اولاد سے محبت کرتے ہیں

_ قدر کرے اپنے بزرگوں کی یہ قدرت کی طرف سے انمول تحفہ ہے

اج اتنے سال بعد بھئ سب کچھ ویسا ہی تھا ان کے خاندان میں بس اگر کچھ

دلا تھا تو وہ گھر تھا اب باغیچے والا گھر تھا جس میں دو منزل۔ تھی اور کافی بڑا

تھا یہ گھر_ یہ سب بھی صائم کی بہت محنت اور لگن کا نتیجہ تھا

زاریان یہ لو چائے___ کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی وہ بولی

ہوں تھینکیو____ نظریں کتاب میں مرکوز کئے وہ بولا

رکھ دو اب صبح افیس جانا ہے____ گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہوئی بولی

بچیاں سو گئی کیا_ ؟؟؟؟ کتاب بند کر کے سائیڈ پر رکھتا اسنے پوچھا

کہاں ذریش میڈم کو ابھی یاد ایا کہ اس کا ٹیسٹ ہے صبح وہی یاد کر رہی ہے

___

اور زرناب سو گئی کیا___؟؟؟

___نہیں اسی کے پاس بیٹھ کر یاد کر رہی ہے

سدرہ ذریش پر تم خود نظر رکھا کرو میڈیکل کی سٹڈی کو نا میں جانتا ہوں نا ہی زرناب اب جب وہ پری میڈیکل کر رہی ہے تو اچھے مارکس انے چاہیے___

زاریان تم کہ رہے ہو نا اس لیے یہ لڑکی مجال ہے جو میری کوئی سنتی ہوں اکیڈمی اس نے نہیں جانا گھر میں جب میں زراہ سا پڑھائی کے لئے کچھ کہ دوں تو اوپر سے تمہارے فالتو کے لاڈ پیار کی وجہ انسو کا سلاب لے اتی ہے

___میرا تو ویسے ہی بی پی ہائے کر جاتا ہے اسے روتا دیکھ کر

وہ گھر کی لاڈلی بیٹی تھی زراہ سے دو چار انسو ٹپکاتی تو پھر گھر میں ایک ادھم مچتا تھا___

تمہارا بی پی نارمل۔کب ہوا ہے ہر وقت تو میٹر شاڑٹ ہی رہتا ہے ____

زاریان تم خود اسے اپنی زبان میں سمجھاو کہ وہ اکیڈمی جوائن کر لے پیپرز اس کے سر پر ہیں ___

اکیڈمی سے کئی گناہ بہتر ہو گا جب تم خود اسے پڑھاو ___

وہ مجھ سے نہیں پڑھتی زرناب کو پڑھایا ہے نا میں نے دیکھو ہمیشہ اچھے گریڈز لیے ہیں مگر یہ جو ذریش ہے مجال ہے جو مجھ سے پڑھے بلکہ اگے سے میری ٹیچر بن جاتی ہے ویسے ہی کیسی دن اپنی پسلیاں مجھ سے توڑاوائے گی _

تمہارا زور صرف مجھ معصوم پر چلتا ہے نارائٹ _ ؟؟؟؟چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل سے اٹھاتا وہ بولا

معصوم کماز کم معصوموں کی توہین تو مت کرو ___

__اسے بازوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

کونسی معد ماشیاں کی ہیں تمہارے ساتھ میں نے؟؟؟

__شرافت بھی تو نہیں ہے نا تم میں

اچھا چھوڑو یہ بتاو چائے کہاں ہے تمہاری_؟؟؟؟

__نہیں بنائی

کیوں نہیں بنائی_؟؟؟

_بس دل نہیں چاہ رہا تھا

گہری خاموشی چھا گئی تھی

تم بہت بدل گئی ہو سدرہ بہت زیادہ____کچھ دیر بعد کہا

کیوں؟؟

بس مجھے لگتا ہے کہ تم بدل گئی ہو نا ہی تو اب تم مجھ سے ضد کرتی ہو اور نا کینچی کی طرح زبان چلاتی ہو جو میں کہتا ہوں وہ مان لیتی ہو میں نے یہ

__سب نوٹ کیا ہے

___کیونکہ میری بیٹیاں اب بری ہو گئی ہیں

بیٹیوں کا تمہارے روایہ سے کیا تعلق___؟؟

تعلق ہے زاریان بہت زیادہ ہے ہر اولاد کی پہلی درس گاہ ماں ہوتی ہے اگر

میں تم سے ان کے سامنے بحث کروں گی ضد کروں گی تو ظاہرہ ان

کے ذہنوں میں بھی یہ چیز بیٹھ جائے گی میرے زبان کی پٹر پٹر سننے والے

تم ہو ہر مرد عورت کی کینچی کی طرح چلتی زبان کو برداشت نہیں

____کرتا

_زاریان کے لب مسکرائے

سمجھدار ہو گی میری صحبت میں___اسکا سر اپنے سینے پر رکھتا وہ اسنے کہا

___تمہاری صحبت میں ہی تو سب کچھ سیکھا ہے

____بس ایک خواہش ہے میری

کونسی؟؟؟

_ کہ میری بیوی مجھے اپ کہہ

____ہونہہ اپ زیادہ مت پھیلو اپ تو میں۔ تمہں کبھی نہیں کہوں گی

__اچھے کام صرف اچھے لوگ ہی کرتے ہیں

اگر ایسے کام اچھے لوگ کرتے ہیں تو مجھے نہیں شامل ہونا اچھے لوگوں

میں__

کیوں نہیں کہ سکتی تم مجھے اپ؟؟؟

__ مجھے لگتا ہے اپ صرف انجان لوگوں کو کہا جاتا ہے

__اپ تمیز والے لوگ عزت سے دوسروں کو کہتے ہیں

میں نے کبھی تمہیں عزت دی؟؟؟؟

_ نہیں وہ دن کبھی نہیں ایا

ائے گا بھی نہیں اس لئے چائے پیوں اور سو جاو پھر صبح تم باپ بیٹیوں کا

____ہنگامہ پڑا ہوتا ہے جلدی جلدی کا

اچھا جی سرکار جو اپکا حکم___زاریان نے کہا

ذریش انسانوں کی طرح سناو یہ اخری بار ہے بس___ کتاب اسکے ہاتھ سے لیتی زرناب نے کہا

___اچھا نا سنو بس پہلا لفظ بتانا باقی نہیں بتانا

اچھا پہلا میں بتاو دوسرا تم پڑھو تیسرا پھر میں بتاو رکھ کر ایک لگاوں گی تماشہ مت کرو میرے ساتھ رات کے گیارے بجے تمہیں ٹیسٹ یاد اتے ہیں جلدی کرو دس منٹ میں یاد کرو دو لائینز یاد نہیں ہوتی نکمی سے____ اسے باتیں سناتی وہ واپس سے اپنے موبائیل پر لگ گئ

ایک دفعہ ڈاکٹر بننے دو سب سے پہلے تو اپ کو ہی پاگل ہونے کا انجکشن لگاوں گی____ کہتی واپس سے سر اسکی گود میں رکھ کر لیٹ کر یاد کرنے لگ گئ

_

طریقہ دیکھا اپنا یاد کرنے کا ایسے یاد ہوتا ہے سبق انسانوں کی طرح بیٹھو پھر یاد کرو____

___جوابا وہ بس خاموشی سے یاد کرتی رہی

اج تو مجال ہے جو کچھ یاد ہو جائے ___ جیسے ہی انکھیں بند کرتی توں ظروں کے سامنے اسکا چہرہ لہراتا تھا

___ دیدار محبوب بھی کیا عجیب شے ہے _ ہوتا محض صرف چند لمحوں کا مگر نظام زندگی میں کئی دن تک ادھم مچا رہتا ہے

___ یااللہ جی یاد کروادے سبق ورنہ صبح میم۔ شگفتہ نے سارا عشق وشق نکال دینا ہے _ دل میں شددت سے دعا کی

اب وہ اسکی گود میں سر رکھے مسلسل توجہ سے یاد کر رہی تھی اور زرناب موبائیل پر لگی ہوئی تھی جب اچانک اسے کچھ یاد ایا ___ موبائیل بند کر کے سائیڈ پر رکھا ___ گود میں سر رکھے ذریش کے بالوں کو

___ سہلایا ___ ذریش

ہوں ____ معصروفیت سے کہا

اب بری ہو گی ہونا اس لئے ابھی جو سمجھاوں گی اسے دماغ میں بیٹھا لینا

____ اچھا

اچھاااا ___ بغیر توجہ دیئے بس اچھا کہ دیا

اب تم سترہ سال کی ہو گی بچی نہیں ہو محرم نا محرم کے رشتے کی سمجھ اجانی چاہیے تمہیں ایندہ تم نے کیسی سے بھی نہیں ہاتھ نہیں ملانا سلام بس دور سے ہی کر لیا کرو تمہاری زندگی میں فلحال بابا کے علاوہ کوئی محرم نہیں ہے ہادی بھیٔ نہیں اس لئے بات کو سمجھو اور ائیندہ ہادی سے بھی بس دور سے ہی سلام کرنا ___ بہت پیار سے اسے سمجھانا چاہ

___ اپی وہ تو میرا کزن ہے میں کیسی اور سے تو سلام۔ نہیں کرتی نا

کیا مطلب کزن ہے ذریش کزن بھی نا محرم میں ہی اتے ہیں جن سے نکاح جائز ہو وہ نا محرم ہوتے ہیں اج بھی تم نے جب ہادی سے خدا حافظ کہنے کے لئے ہاتھ ملایا تو بابا دیکھ رہے تھے مگر بولے نہیں انہیں اچھا نہیں لگا تھا اس لیے ائیندہ احتیاط کرنا اس سے پہلے کہ بابا ٹوک دے ___

ہادی خود میرے اگے ہاتھ بڑھا دیتا ہے تو پھر میں کیا کروں ___ ؟؟؟

تو تم نا کرو کہادو کہ اب ہم بڑے ہو گے ہیں سیمپل حجاب بھی تو نہیں نا کرتی

____ ہلانکہ وہ اسکا ماموں کا بیٹا ہے

____ اچھا بھئ نہیں کرتی اب مجھ سے سن لے

ذریش میں سیریس ہوں ائیندہ تم نے اسے سلام صرف منہ سے کہنا ہے

____

اچھا اپی اچھا ٹھیک ہے اب سننے مجھ سے ____ کتاب اسے پکڑاتی ہوئی بولی

__ سناو اور اگراوں اہ کی تو بغیر کچھ کہے تھپڑ لگاوں گئ

____ اپ نے مجھے کچھ کہا تو میں بابا سے کہوں گئ

بابا کی کچھ لگتی بابا کی دھمکیاں مجھے مت دیا کرو دو کے بجائے چار لگاوں گئ سمجھی

____

__ اپ ایک بھی تو لگائے

____ دماغ نا چاٹو سناو

__ اسکے کہنے پر اخر مر مر کر اسنے سننا ہی دیا تھا

____ابھی سہی نہیں یاد ذریش

اچھا بس اب صبح جب نماز کے لئے اٹھو گی تب پڑھ لوں گی ٔ ابھی نیند ارہی ہے بہت ____ کہتی کتاب اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

___ پیچھے بس زرناب تاسف سے سر ہلاتی رہے گئی تھی

نمی ___ منہ بڑبڑا کر وہ تکیہ پر سر رکھ چکی تھی ___ بلکیٹ اوپر رکھا اور

___ انکھیں موندلی

اہہ صبح سے پھر وہی روٹین ___ دل میں سوچا اور دعائیں پڑھی

کیا ہوا کیوں منہ لٹکا کر بیٹھی ہو ____ اسے سیڑھیوں پر منہ لٹکائے بیٹھا دیکھ کر ہادی نے پوچھا

کچھ نہیں ___ گردن جھکا کر کہا

کچھ تو ہے بتاو کیا ہے ورنہ چڑیل خاموش بیٹھے معجزہ ہے ____ اسکے ساتھ بیٹھتا اسکے گال کھینچتا بولا

___دادا و گھر نہیں ہیں تو کتنا عجیب لگ رہا ہے نا

___تو کیوں جانے دیا تھا میں ہوتا تو دیکھتا کیسے جاتی ہیں

____حجاب نے ضد کی تھی

اچھا خیر ہے اجائے گی کل تک ____اسے اپنے ساتھ لگا کر کہا

ہادی مہمان اکر جب واپس چلے جاتے ہیں تو گھر کتنا بے رونق سا لگتا ہے

___نا

اسے دن کے وہ قہقہ وہ ساری باتیں یاد ارہی تھی

___تو کیا اب مہمان ہمیشہ کے لیے تو نہیں اتے نا

___مگر مجھے اداس کر جاتے ہیں جب اکر واپس جاتے ہیں

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں اداسیاں بہت جلدی محسوس ہوتی تھی___کیسی مہمان کے گھر اکر واپس جانے کی اداسی_ خزاں کی ویرانی_ سیاہ راتوں کی بارش_ سردیوں کی گہری راتوں کی سیاہی_ اداس لوگوں کی محفل_ ہر کہانی کے اختتام میں انکھیں بھیگ جانا_ خوب قہقہوں کے بعد

کی خاموشی ___ کیسی پرانی عمارت کی وحشت ___ بھاپ اڑاتی چائے کی گرمائش _ کیسی گاؤں کی گہری خاموشی _ یہ سب کچھ _ کچھ لوگوں کو بہت _ جلدی محسوس ہوتی ہیں انہیں کچھ لوگوں میں ام ایمن بھی شامل تھی

____ اچھا جاؤ سو جاؤ صبح یونی جانا ہے تم نے

ہادی یہ اتوار کی شام بہت بری لگتی ہے مجھے سارے ویک اینڈ کا سکون نکل جاتا ہے ____

تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں دکھ مہمانوں کے جانے کا ہے یہ صبح ہونی جانے کا ___ ؟؟؟؟

دونوں کا ہی ہے اور دادو کا بھی ___ منہ بنا کر کہا

اٹس اوکے یار اتوار کے بعد انے والا پیر واحد وہ پیر ہے جس کا کوئی مرید نہیں ہے ___

اسکی بات پر وہ دل کے اداس ہونے کے باوجود مسکرا دی _

تم دونوں سوئے نہیں ابھی تک____فاطمہ نے انہیں ابھی اس طرح سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھ کر پوچھا

میں سونے والا تھا یہی دکھی اتما کی طرح رات کو سیڑھوں میں بھٹک رہی تھی____ہادی نے کہا

جاو سو جاو پھر تم لوگ صبح اٹھتے نہیں ہو اور ہاں_ ساری چیزیں پوری کر کے سونا اگر صبح تم لوگوں کی مجھے آوازیں ائی کی یہ کہاں فلاں کہاں ہے تو پھر دیکھنا ہڈیاں توڑوں گیٔ_ انہیں دھمکی دیتی وہ اندر چلی گئ تھی

میں نے تمہارا یونیفارم پریس کر دیا تھا جو گز نہیں مل رہے تھے تمہارے____ایمن نے کہا

اچھا سہی ہے میں ڈھونڈ لوں گا تم جاو اب سو جاو اس سے پہلے کے اماں حضور اب شاندار طریقے سے سلائے____ہادی نے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

کل جائے گے اور کچھ بھی ہو جائے دادو کو واپس لایے گے بس ___ اللہ حافظ ___ اسے کہتی اللہ حافظ کر کے اندر چلی گئی تھی

ہادی مسکرایا ___

کچھ مہمانوں کا واپس گھر کو لوٹنا واقعی دل کو اداس کر جاتا ہے ___ اسنے دل میں سوچا اور گردن جھکا کر مسکراکر کمرے میں اگیا _

چلو اٹھو حجاب جاو روم میں سو جاو صبح کالج جانا ہے ____ حجاب سے کہا جو اسکی گود میں سر رکھے ہوئے تھی _

نانو نماز پڑھ لے پھر ان کے ساتھ جاوں گی ____ صفیہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم نے پڑھی نماز _ ؟؟؟

جی بلکہ میں نے تو اذان کے ساتھ ساتھ ہی پڑھ لی تھی _

شاباش اب رات کو جلدی سو جانا پھر صبح جلدی اٹھنا ہے ___

اج تو نانو مجھے کہانیاں سنائیں گی ُپھر سو گئی___صفیہ بیگم کی طرف دیکھتے ہویے کہا جواب سلام پھیر رہی تھی

ہاں اب تمہاری عمر ہے کہانیاں سننے کی_???

کہانیاں سننے کی عمر کہاں ہوتی ہے ماما___???

نانو اپ مجھے سنائیں گی ُنا کہانی_????ان سے پوچھا

_اجوابا تسبیح کرتے ہوئے انہوں نے فقط سر اثبات میں ہلایا

دادا کو دوائی دی تم نے????

___نہیں

کیوں نہیں دی جاو جلدی سے دے کرا وایک کام ہی ہوتا وہ بھی ڈھنگ سے نہیں کرنا ہوتا___

___ارے ماما سن تو لے دادا اور بابا گھر کر ہی نہیں ہیں

کیوں کہاں گے ہیں_????

اپکو نہیں پتا_????

__ مجھے کیا پتا میں تو کب سے تمہاری باتیں سن رہی یوں

ایسا ہو ہی نہیں سکتا بابا کا بس چلے تو وہ اپکی اجازت کے بنا سانس بھی نا لے

اور اپ کہ رہی ہیں کہ وہ اپکو بتا کر نہیں گے نیور ماما __ اسنے سامنے صوفے

پر بیٹھی نورین بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا

__ ہاں جیسے تم اور تمہارے بابا بہت فرمانبرادر ہو نا میرے

دادو اپ ہی بتائیں کیا میں سہی نہیں کہ رہی بابا ایسے ہی ہیں نا __ نورین

بیگم سے تصدیق کی

_ جوبا وہ بس مسکرائی

__ ہاں ان کا بیٹا ایسا ہی تھا اب کیا کہتی وہ

__ نانو کو بھی پتا ہے کہ انکی داماد اور نواسی کتنے فرمانبرادر ہیں ہیں نانانو

__ صفیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے گردن اثبات میں ہلائی

__ بس دیکھا ماما سب جانتے ہیں

_ تم اٹھو ئہاں سے اور جاو جا کر سو جاو پھر صبح تم اٹھتی نہیں ہو پھر

اچھاماما جا رہی ہوں___ اسکی گود سے سر اٹھایا___ بال سہی کئے___ اسکے بال سیاہ سلکی تھے_ خوبصورت تھے بے انتہا پرکشش شاید مرتضی سے بھی زیادہ پرکشش___

مرتضی اور حیات صاحب باہر کیسی کام سے گے تھے تم نماز پڑھ رہی تھی اس لئے نہیں بتا کر گیا___ جائے نماز تہ کرتی صفیہ بیگم نے بتایا_

اچھا امی اپ جائے اب آرام کرے____ ان کے ہاتھ سے جائے نماز لیتی نور نے کہا

اسکی بات پر انہوں نے مسکرا کر حجاب کو دیکھا_

چلے نانو___

جی چلے___ انہوں نے کہا

وہ خوشی خوشی نورین بیگم کے قریب ائی___

ان کے گال پر پیار کیا___ اللہ حافظ دادو___

اللہ حافظ بیٹا___ انہوں نے بھی اپنی گڑیا کے گال پر پیار دیا تھا

___اللہ حافظ ماما

_اللہ حافظ جلدی سو جانا

_اچھا___ کہا اور پھر صفیہ بیگم کا ہاتھ تھام کر کمرے میں ائی

اج تو خوشی ہی الگ تھی اتنے عرصے بعد نانو کے ساتھ سونا جو تھا

نانو کہانی سنائیٔ ہے اپنے___ یاد دلایا

اچھا جی تو پھر کونسی کہانی سننے گیٔ میری شہزادی_ ؟؟؟؟

_جواپ بچپن میں ماما کو سناتی تھی وہی سنا دے

تمہاری ماما کو تو میں نے کبھی کوئی فرضی پریوں کی کہانیاں نہیں سناتی تھی

بلکہ میں تو ایسے بتاتی تھی کائینات کی سب سے پاکیزہ عورتوں کی سچی

___داستانیں

_اچھا تو پھر مجھے بھی سنا دے وہی___ ان کے سینے پر سر رکھتیٔ وہ بولی

پھر صفیہ بیگم نے اسے بہت سے قصے سنائے تھے اور اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ کب نیند کی وادیوں میں چلی گئی تھی_ صفیہ بیگم نے اسکی پیشانی پر پیار کیا_ انہیں نور سے بھی زیادہ عزیز تھی نور کی بیٹی

_ رات کی تاریکی ہر سو پھیلی ہوئی تھی

چرند پرند ہر چیز اپنے اشیانوں میں لوٹ چکی تھی_ ہر طرف گہری خاموشی تھی
_

سیاہ عمارت سے کیسی کی خوفناک چیخوں کی آواز ساری عمارت میں گونج رہی تھی
_

_ عمارت کی سب سے اونچی منزل جہاں صرف ایک ہی کمرہ موجود تھا

بوس م عاف کر دے ے ے__ قدموں میں بیٹھے شخص کی انکھوں سے انسو نکل کر چہرے پر بہ رہے تھے_ خوف کی ایک لہر سارے جسم میں دوڑ رہی تھی
_

اس ادمی کی اس عاجزانہ معافی پر کیسی کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا_

قہقہ_ تھا مگر کھو نکلا_

گہری خاموشی_ چھا گئ_

قدموں میں گرے ادمی موت کو قریب دیکھ کر خوف سے لرز رہا تھا_

اسکی غلطی بھی ایسی تھی جس کی معافی ناممکن تھی_

تم نے غلطی نہیں غداری کی ہے___ اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے وہ غرایا

مع ااافٖ کرد_ وہ مزید کچھ کہتا کہ ایک ہی لمحے میں وہ خون سے لت پت ہو گیا تھا_

غلطی کی معافی ہے مگر غداری کی نہیں____ ایک اور گولی اسکے سینے پر اترا تا وہ اب اسکے چہرے کے قریب جھک کر بولا_

یاد رکھنا غلطی کی معافی ہے مگر غداری کی نہیں_ ہاتھ میں اٹھائی گن سے اشارہ کرتا وہ وہاں موجود تمام ادمیوں سے کہہ رہا تھا___

اسکے اس طرح کہنے پر سب کے جسم لرز گے تھے

اٹھا کر پھینگ اوا سے اٹلی کے کتوں کے اگے اور عبرت حاصل کرنا کہ بلیک روز غدار کو نہیں بخشتا____وہ کہتا وہاں کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئا___پیچھے پیچھے ایک ملازم بھاگتا ہوا اسکے پیچھے راہداری میں ایا جہاں وہ بس لمبے لمبے قدم بھرتا باہر کی طرف جا رہا تھا_

بوس وہ کل کا کیا کرنا ہے؟؟؟؟ اسکے پیچھے چلتے ڈرتے ڈرتے پوچھا

تم نے اج گزار لی؟؟؟؟ بغیر رکے کہا

_جو با وہ ادمی بس خاموشی سے سر جھٹک کر رہ گیا

بلیک روز منصوبہ بندی نہیں کرتا اس بات کو جلد از جلد سمجھ لو___گاڑی کے قریب رک کر کہا

جی___جی بوس___گاڑی کا دروازہ کھولتا وہ ادمی ڈرتے ڈرتے بس اتنا ہی بول سکا_

_وہ اپنی اسئ شان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا

گھڑی میں ٹائم دیکھا_

پھر باہر پھیلی گہری رات کی طرف دیکھا_

اور انکھیں موند کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالی_

گاڑی اپنی منزل کی طرف روا تھی_

وہ اٹلی کا کامیاب ترین بزنس مین تھا جس کی خوبصورتی کا دیوانا ساری اٹلی

تھا_ جس کی ایک جھلک اٹلی کی سڑکوں میں رش لگادیتی تھی_

اسکے بارے میں مشہور تھا کہ وہ خوبصورت ہونے کی وجہ سے مسکراتا نہیں

ہے_

وہ خوبصورت چہرہ اندر سے کتنا بڑا درندہ تھا یہ بات سوائے چند لوگوں کے

اور کوئی بھی نہیں جانتا تھا_

اسے غدار سے نفرت تھی_ اور اج پہلی بار ایک بندے نے اسکے ساتھ

غداری کی تھی_ جس کی سزا وہ ادمی اج اپنے جسم کو ٹکروں میں بکھیر کر

بھگت رہا تھا_

ایمن ایمن کول ڈون یار ____ حبیبہ نے اس سے کہا جو غصے سے لال ہو رہی تھی

کول ڈاون خاک کول ڈون میری تو زندگی ہی دن بدن ڈاون ہوتی جا رہی ہے ایک مصیبت جاتی نہیں ہے کہ دوسری کیسی کھائی سے سر نکال لیتی ہے کہ نہیں اام ایمن ابھی ہم بھی ہیں ____ غصے میں کیا کچھ بول رہی تھی کوئی علم نہیں تھا ___

اس کی یہ باتیں کوئی بہت انجوائے کر رہا تھا _

اچھا غصہ مت کرو جاو اور اور سر فرقان سے بات کرو ____ حبیبہ نے مشورہ دیا

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نہیں گئی ؟؟ابھی ہی گئی تھی ان کے افس کہا بھی کہ سر نہیں میں نے طلحہ کے ساتھ کام کرنا تو اگے سے پتا ہے انہوں نے کہا_ ؟؟؟

کیا کہا_ ؟؟؟؟

یہی کہا کہ ام ایمن سر میں ہوں اپکا اپ میری ٹیچر مت بنیں فالتو میں ذلیل کر دیتے ہیں اب میری جگہ ان کی بیٹی ہوتی تو میں دیکھتی کہ کیسے اپنی بیٹی کی گروپنگ لوفر اور ٹھرکیوں کے ساتھ کرتے ہیں ____

اچھا اچھا بس تم پریشان نا ہو ____

کیا یار رونا ارہا ہے تم جانتی ہو میں لڑکوں کے ساتھ کام نہیں کر سکتی____ تقریبا رونے والی ہو گی تھی وہ

تو یار یہ تو اس یونی میں اڈمیشن سے پہلے سوچنا تھا نا اب جہاں لڑکے ہو گے پھر ان کے ساتھ کام بھی کرنا ہو گا _

حبیبہ کمازکم تم سے اس بات کی توقع نہیں تھی تم تو جانتی ہو میری مجبوری گھر کے قریب یہی ایک یونی تھی اور ویسے بھی لاسٹ سمیسٹر میں میرے ساتھ سریہ کر رہے ہیں پہلے تو ہمیشہ لڑکیوں اور لڑکو کی الگ کروپ ورنکنگ ہوتی تھی ____

اچھا خیر ہے تم ان طلحہ لوگوں کے ساتھ بس کام تک کی بات کرنا بس سیمپل ہے ___

سیمپل خاک سیمپل ہے مجھے ان لفنگوں کی شکل تک نہیں دیکھنی اور تم کام کی بات کر رہی ہو ___

دیکھو یار اب کچھ ہو بھی تو نہی سکتا نا فالتو میں غصہ ہونا فضول ہے ریلکس کرو ___

نہیں ہو نا ریلکس ایک دفعہ جان چھوٹ جائے اس یونی سے شکرانہ کے نوافل ادا کروں گی ____ کرسی سے ٹیک لگاتی وہ بولی

فلحال ایک ماہ تو اسی یونی میں ہی ہو اس لیے فیوچر کے بجائے پریزیٹ
دیکھو__

بس یہ ایک ماہ گزر جائے کیسی طرح سے پھر پیپرز ہو اور جان
چھوٹے___

ہو جائے گے فکر مت کرو یہ بتاو کچھ کھاو گی_؟؟؟؟
یونی ختم ہونے والی ہے مگر تمہاری کھونپڑی میں یہ بات نہیں گھسی کہ مہینے
کے اخر میں میں کنگال ہوتی ہوں زہر کھانے کے بھئ پیسے نہیں
ہوتے____ایک تو غصہ سر کا تھا مگر اتر حبیبہ پر رہا تھا_
کافی کا سیپ لیتے کیسے کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے_
گردن پیچھے منہ کر کے دیکھا_
سرمئی سٹالر سے سر کو اچھے سے کور کیے سیاہ عبایا پہینے بازوں سیبے کے
قریب باہم فولڈ کیے اب وہ لڑکی خاموش ہو گی تھی___
پتا نہیں اسے اچھا نہیں لگا تھا اس کا خاموش ہونا_

توتم سے کس نے کہا کہ پیسے نکالو فالتو میں سر کا غصہ مجھ پر نکال رہی ہو

____حبیبہ برا سا منہ بناتی وٹر کو اشارہ کرتی بولی

دو بر گر پلیز___حبیبہ نے وٹر سے کہا

سنیں_وٹر چند قدم دور گیا تھا جب پیچھے سے ایمن نے پکڑا

_جی میڈم

مجھے ایک پلیز پلیز چائے لا دے چایے مطلب چائے پانی میں پتی

_نہیں___وٹر کی طرف دیکھتی وہ بولی

کیسی نے پہلی بار اس کا چہرہ دیکھا تھا اب تک وہ بس اسکی باتیں سن کر ہی

_مسکرائے جا رہا تھا

_وٹر سر ہلاتا چلا گیا

ایمن واپس سے حبیبہ سے کچھ کہنے والی تھی جب نظر اپنے سے پیچھلے ٹیبل

___پر بیٹھے اس لڑکے پر پڑی جو مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا

ایک لمحے کے لئے دونوں کی نگاہیں ملی_ پھر ایمن نے نظریں جھکا کر رخ بدل لیا___اور پھر زاویار احمد کی دنیا یہ بدل گئی تھی_احساسات بدل گے تھے_کڑوی کافی میٹھی لگنے لگئ_لوگوں کا شور کہی دور دب سا گیا تھا_وہ چند لمحے سانس روکے بس اس سرمئی حجاب کو دیکھتا رہا___کچھ لمحے گزرے پھر وہ اپنی ہی اس حرکت پر گردن جھکا کر مسکرا گیا

___

بھوری انکھیں بھیٔ مسکرائی تھی

_

یہ سر فرقان اپنی بیوی سے لڑ کراتے ہیں اور غصہ اکر ہم معصوم سٹوڈنڑس پر اتارتے ہیں___یہ وہ اخری جملے تھے جو اس کے کانوں میں پڑے تھے

_

گھڑی میں وقت دیکھا___صرف پانچ منٹ رہتے تھے

___

کافی وہی ٹیبل پر رکھی

___

او خدایا اس لڑکی کی باتوں میں میں دنیا بھول بیٹھا تھا میں___دل میں کہ اور مسکرا کر چیئر سے اٹھا

اس کی سائیڈ سے ہو کر وہ گزر گیا تھا

___

وہ خالی ہاتھ یونی تو اپنے کیسی کام کے سلسلے میں ایا تھا مگر واپسی پر وہ اس لڑکی کے بے انتہا باتوں کو دل میں سما کر جا رہا تھا _

چائے نہیں پانی میں پتی لگتی ہے اتنی بری چائے تو میں غصے میں بھی نہیں بناتی جتنی یہ کنٹین والے بناتے ہیں ___ چائے کا سیپ لیتی وہ برا سا منہ بناتی بولی

اہ اب میں ملکہ عالیہ کے لئے کڑک دوودھ پتی کہاں سے لاو _ حبیبہ نے مسکرا کر کہا

اسکی بات پر کڑی نظروں سے اسے گھورتی وہ برے سے دل سے چاۓ پینے لگی ___

ایمن تم زیادہ گھورا مت کرو کوئی بھی ان انکھوں میں ڈوب جائے گا اس کی گھورنے کے اس انداز میں حبیبہ اکثر کہتی تھی ___

زیادہ مرزا غالب کی پوتی بننے کی ضرورت نہیں ہے انکھوں میں کون ڈوبتا ہے _ ؟؟؟

____ جب انکھیں گہری اور سیاہ ہو تو کوئی بھی ڈوب سکتا ہے

لگتا ہے اج پھر کوئی نیا ناول تم پڑھ رہی جس میں لڑکا لڑکی کی انکھوں میں ڈوب گیا تھا ویسے حطیبہ یہ جو سستے عاشق محبوب کی انکھوں میں ڈوب جاتے ہیں اگر وہ کیسی سمندر میں ڈوب جائے تو دھرتی سے نکموں کا بوجھ ہلکا ہو جائے ____

___ افففف تم سے بات کرنا بے کار ہے

___ مجھ سے بات کرنا نہیں تمہارا سستے ناولز پڑھنا بے کار ہے

کونسے سستے ناولز پورے دو ہزار کا ناول خرید اتھا جو اجکل پڑھ رہی ہوں ___

وہی پڑھ رہی ہو نا جس کی کچھ لائینز کی کل تم نے انسٹا پر سٹوری لگائی تھی ؟؟؟

ہاں وہی پڑھ رہی ہوں کیا بتاوں ہار کیا ناول ہے افففففف____ انگلیں زور سے بھینجتی وہ بولی

____ انتہائی چیپ لائینز تھے دیکھ کر ہی الٹی ارہی تھی

تم کیا جانو ناولز کو تم نے ابھی ایک دو ناولز پڑھے ہیں نا جب پڑھو گی نا مزید تو پھر دیکھنا ___

اہ مجھے کوئی شوق نہیں گندے چیپ اور بیچ ناولز پڑھنے کا الحمداللہ ابھی تک صاف ستھرے ناولز پڑھے ہیں ___

صاف ستھرے مطلب جو تم نے پڑھے ہیں وہ صرف ایکسل سے دھلے ہوئے تھے ___ اسکی طات پر حبیبہ اپنی ہنسی بمشکل کنڑول کرتی بولی

___ جی نہیں وہ پڑھے ہیں جو بابا کو بتاتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہوتی

اچھا یہ دہلگو غلطی ہو گی سٹوری ڈال کر معاف کر دو_ اس کے اگے ہاتھ جوڑتی وہ بولی

غلطی ہو جو مرضی ہو مہربانی کر کے میرے بھائی کو ان فولو کر کے سٹوری لگایا کرو ویسے ہی مجھ پر شک کرتا ہے کہ میں بھی اتنے گندے ناولز پڑھتے ہوں ___

ہاں تم اور تمہارا بھائی تو بڑے پرہیز گار ہو نا____

نہیں ہم گناہگار ہیں اس لئے نہیں چاہتے کہ مزید کوئی گناہ کرے جس سے واپس اللہ کی طرف کارادتہ بلکل بند ہو جائے__

اچھا سہی ہے اب تقریر ختم کرو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے__

اس کی بات پر کلایي میں بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا___طر اسامبہ بنایا اور بیگ اٹھا کر چل پڑی_

ابھی ہی گھر آکر پہنچا تھا___گاڑی کی چابی ٹیبل پر اچھالی___صوفے پر بیٹھا___انکھیں بند کر کے سر صوفے کی پشت پر رکھا___

اس کی ساری باتیں دماغ میں گھوم رہی تھی___اور پھر وہ نظریں___وہ اللہ وہ انکھیں تھی یا گہرا سمندر جن میں ڈوبتا ہی چلا گیا____انکھیں موندے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے___سرمئی حجاب سیاہ عبایا_غصہ سے بھرا

لہجہ_گہری انکھیں_اس لڑکی کی تو باتوں سے ہی محبت ہو گئی تھی چہرہ تو کہی دور کی بات تھی__

افففف خدا ایاز اویار احمد حوش میں اویار وہ محض ایک لڑکی تھی بس یار اور تم پاگل ہو رہے ہو_خود سے کہا

ہائے کزن کیسے ہو_؟؟؟؟؟شانے تک کٹے بال شارٹ شرٹ سیاہ جنیز میک اپ سے لت پت چہرہ___وہ تانشہ تھی اس کی ماموں زاد بیٹی

افففف یہ افت کہاں سے ٹپک پڑی___دل میں سوچتا انکھیں کھولی__

بے اختیار نظر اس کی سیاہ جنیز پر پڑی_انکھوں کے سامنے سیاہ عبایا لہرائا__

کیسے ہو زاویار_؟؟؟؟اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتیٔ وہ بے تکلفی سے بوی

ہمیشہ کی طرح کڑوا کریلا بتاو کھانا پسند کرو گی ؟؟؟اسکی طرف دیکھتے طنزیہ مسکراتے ہوئے پوچھا

__اگر تم اپنے ہاتھوں سے زہر کھلاو گے تو نتاشہ عارف وہ بھی کھا لے گی

ماما روم میں ہیں____ اسکی بے تکی باتیں سننے کا بلکل بھی وقت نہیں تھا

اس لئے جان چھڑانی چاہی

کبھی تم مجھ سے بھی بات کر لیا کرو کزن ہوں تمہاری کچا چباتے پر رہتے

ہو____اسے صوفے سے اٹھتا دیکھ کر شکوہ کن لہجہ میں کہا

بہت ضروری کام ہے اللہ حافظ__ جس ٹیبل پر گاڑی کی چابی پھینکی تھی

وہی سے اٹھائی اور باہر چلا گیا

کوئی بات نہیں زاویار احمد خوبصورت چہروں پر اتنا غرور جچتا

_ہے____اسے دور جاتا دیکھ کر دل میں سوچتی وہ مسکرائی

پھر اٹھ کر اپنی پھوپھو کے کمرے کی طرف چلی گئی_۔

نورحیاپرسوایک فائیل دی تھی اپکووہ چاہیے مجھے جلدی سے لادے_ سائیڈ ٹیبل پر سے موبائیل اٹھاتاوہ بولا

کونسی فائیل مجھے نہیں یاد میں نے کہاں رکھی ہے___بولا بھی ہے مجھے مت دیا کرے ضروری چیزیں بھول جاتی ہوں___نہیں مجال ہے جواپ سن لے_اب کہاں ڈھونڈو___وہ الماری کے دراز کھول کھول کرچیک کرتی ساتھ ساتھ بول رہی تھی

_اب دسری بیوی ہے نہیں جیسے ضروری چیزیں سنبھالنے کے لئے دوں اکلوتی بیوی ہیں____اس کے پاس اتے ہوئے کہا

یہ والی تھی کیا؟؟؟ایک سیاہ رنگ کی فائیل کو اسے دیکھاتے ہوئے پوچھا

جی یہی تھی_اسکے ہاتھ سے فائیل تھامی

شکر ہے مل گئ___

ہیمم شکر ہے مل گئی___اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ کس لہجے میں بول رہاتھا یہ نوراچھے سے سمجھ گئ تھی

ٹائم دیکھے نو پانچ ہو گے ہیں کہی سے نہیں۔ لگتے ٹائم کے پابند ریٹائیر ڈارمی

____افیسر

اچھا جب میں پابندی کرتا ہوں تب بھی اپ کہتی ہیں کہ یہ پابندی افیس

تک رکھا کرے جب نہیں کرتا تب بھی اب بتائیں میں جاو تو جاوں

کہاں؟؟؟

___افیس جائے

_اسکی بات کر وہ کھل کر ہنسا تھا

ظاہرہ اب وہی جاوں گا خیر اج اپ حجاب کو پک کرنے مت جایئے گا میں کر

_لوں گا

___ اچھا سہی ہے

اللہ حافظ کیوٹی___اسکے گال۔ کھینچتا وہ بولا

توبہ ہے بچوں سے ایسے پیار کرتے ہیں اب تو اپنی اولاد بھی بچی نہیں

___رہی

_ محبت کبھی بوڑھی نہیں ہوتی نور حیا

___ اچھا محبت کے کچھ لگتے جائے اب

_ جا رہا ہوں بھئی

___ جائے بھئی اللہ حافظ

اللہ حافظ___ کہا اور پھر اپنی پسندیدہ جگہ پر لب رکھ کر وہاں محبت کی مہر لگا

_ کر وہ باہر چلا گیا تھا

_ پیچھے نور نے اپنی پیشانی کو چھوا

_ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ لبوں پر بکھیر گئی تھی

وہ اج بھی ویسا ہی تھا بلکل وہسی ہی محبت کرنے والے کبھی کبھی نور کو

_ محسوس ہوتا کہ اب وہ زیادہ محبت کرنے لگ گیا ہے

محبت چاہئے صدیوں پرانی کیوں نا ہو اس کا۔ رنگ کبھی پھیکا نہیں پڑتا گہرا

_ ہو جاتا ہے مگر ہلکا نہیں

میم میم وہ باہر_ زارا پھولتی سانس کے ساتھ دوڑتی ہوئی اس کے روم میں ائی

_ اسے اس حالت میں دیکھ کر زرناب کرسی سے اٹھی تھی

کیا ہوا ہے باہر ؟؟؟؟

میم وہ باہر پولیس ائی ہے_ بمشکل کہا

پولیس لیکن کیوں ؟؟؟ حیرانی سے پوچھا

_ پتا نہیں میم

یااللہ کیوں پولیس اگئ اج تو بابا بھی افیس نہیں اف خدایا___ وہ بے حد پریشان ہو گی تھی

_ اج تو زاریان بھی کسی میٹنگ کے سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا

_ وہ ابھی کچھ سوچ ہی رہی تھی جب دورازہ کھولا تھا

اور پھر زرناب کو لگا کہ وہ یا تو زارا کی عقل پر ماتم کرے یا پھر روم میں انے والے کا قتل کردے مگر افسوس وہ ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں کرسکتی تھی _

اسلام علیکم میڈم زرناب زاریان خان کیسی ہیں ___؟؟؟؟ سن گلاسسز اتار کر جیب میں رکھتا وہ بولا

یہ تمہیں پولیس والا لگتا ہے ؟؟؟ اس کے سلام کو نظرانداز رتی اسنے زارا سے پوچھا

زارہ نے حیرانی سے پولیس کی وردی میں ملبوس اس شخص کو دیکھا وردی تو ___ پولیس والوں کی تھی

ہونہہ چپڑاسی بھی نا رکھو میں اس کو ___ وہ منہ میں بڑبڑائی

جاو تم ___ زارہ سے کہا

کیا میں تمہیں پولیس والا نہیں لگتا ؟؟؟ اسکے ٹیبل کے قریب اتا اسنے پوچھا

شکل سے تو ڈاکو لگتے ہو___ناک چڑھا کر کہا

___شکل سے تو تم بھی ڈائن لگتی ہو ڈیئر کزن

کیوں ائے ہو؟؟

تمہارا دیدار کرنے___اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

___لو کر لیا دیدار اب نو دو گیارہ ہو جاو شاباش

کوئی تمیز تہذیب نہیں مہانوں کے ساتھ کیسے پیش اتے ہیں___؟؟

_مہمان دیکھنا

انکل کہاں ہیں؟؟

اب ہر کوئی تمہاری طرح رشوت خور پولیس والا تو نہیں ہوتا جو سارا سارا

___دن تھانے میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا سوٹے مارتا رہے

سوٹے سے یاد ایا اج لگا یا نہیں___وہ جیب میں ہاتھ ڈالتا بولا

خبردار زرباب اگر یہاں سو میکنگ کی___انگلی سے وارن کیا

_اسکے چہرے کو دیکھا_کچھ لمحے یونہی دیکھتا رہا

دن بدن خوبصورت ہوتی جارہی ہو ___ اسکی انکھوں میں دیکھتا وہ بولا

دفاع ہو جاو زر باب بے شرم ادمی زراہ شرم نہیں خود سے دو سال بڑی

بہن کو ان ں نظروں سے دیکھ رہے ہو بے حیا ادمی کرتی ہوں اج ماموں کو

کال دیکھنا ___ وہ اسکی انکھوں میں ابھرتے جذباتوں کو دیکھ کر گڑ بڑا کر بول

رہی رہیٔ تھی

پہلی بات تم میری بہن نہیں دوسری بات ظاہرہ پولیس والا ہوں ہر برے

کام میں پی این ڈیٔ کر رکھی ہو گی اور تیسری بات ماموں کو چھوڑ کر ماموں

کے ابا کو بھی بتاو جب پیار کیا تو ڈرنا کیا چوتھی بات میں تمہاری چلچک سننے

نہیں ایا تھا یہ کچھ ڈاکومنٹس تھے انکل کو دے دینا ____ انوالپ اسکے ٹیبل

___ پر پھینکتے ہوئے کہا

پیار تو تمہارا ابا اور ماموں نکالے گے اللہ جانے کن لفنگو کی صحبت میں رہتے ہو دن بدن آوارہ ہوتے جا رہے ہو ایس پی کیا بننے عذاب بن گے یاد رکھنا

____ ایس پی بننے ہو ملک کے وزیر اعظم نہیں

_ اسکی بات پر وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا

_ ہستے ہوئے اسکے داڑھی میں چھپا دائیں طرف کا اکلوتا ڈمپل نمایاں ہوا تھا

___ بے عزت بہت اعلی قسم کا کرتی ہو

میں دھلائی بھی بہت اعلی قسم کی کرتی ہوں اور خدا کی قسم زرباب میں تمہارہ دھلائی کرنے میں زراہ بھی نہیں ہچکچاہوں گی اُس لئے شرافت سے

___ چلے جاو

___ جا رہا ہوں

جاو اور ہاں ائیندہ اپنی اس وردی کا روب اگر میرے امپلوئیز پر مت جمانا

___ وہ اسکی وردی کی طرف اشارہ کرتی بولی

___اور اگر میں جماو تو کیا کرلوں گی

تمہارا گلہ گھونٹ دوں گی ___اپنے ہاتھ اسکے گلے کی طرف لے کر جاتی

بولی لیکن مجبورا پیچھے کر لیے

___ہاہاہاہاہاہا___ گلہ گھونٹو گی مجھ تو مارا نہیں جاتا ایس پی کو مارو گی

مجھ مارو یا نا مارو تمہیں ضرور مار دوں گی جاہل ادمی ___وہ مزید غصہ

ہو گئی تھی

جوابا کچھ لمحے وہ بہت غور اور توجہ سے اسکی انکھوں میں دیکھتا رہا___۔

_اور پھر چہرہ اسکے قریب کیا

زرناب زاریان خان تم پہلے ایس پی زرباب خان کی بچپن کی محبت تھی اور

اب جوانی کا عشق ہو اور عشق ہمیشہ جنونی ہوتا ہے تمہیں حاصل کرنا اب

صرف محبت کے واسطے نہیں بلکہ ضد و جنون میں بھی شامل ہو چکا ہے

کہتا وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر وہاں سے باہر نکل گیا

وہ تو چلا گیا تھا مگر اسکی حالت بہت بری کر گیا تھا

_ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی وہ اپنے تیز دھڑکے دل کو محسوس کر رہی تھی

وہ اسکی انکھوں میں موجود احساسات کو بہت پہلے سے پڑھ چکی تھی مگر اج

__ اس کا جنونی پن میں اظہار کرنا اسے خوف میں مبتلا کر گیا تھا

_ دل کے مقام پر ہاتھ رکھے وہ کرسی پر بیٹھی

_ دھڑکن اس قدر تیز تھی کہ آواز سنائی دے رہی تھی

_ انکھیں نا جنے کیوں بھیگنا شروع ہو گئی تھی

تمہارا عشق تو میں نکلواتی ہوں __ ٹیبل سے موبائیل اٹھاتی وہ بڑبڑائی

_ ماموں کا نمبر سرچ کیا

_ ڈائیل کرتے کرتے رک گئی

کیا کہے گی کس طرح کہے گی کہ ان کا بیٹا اپنے سے دو سال بڑی لڑکی سے اظہار عشق کر کے گیا ہے_ اتنی بہادر نہیں تھی وہ_ اتنی حیا تھی وہ اپنے ماموں سے تو کیسی صورت بھی نہیں شکایت کر سکتی تھی_

یااللہ یہ کونسی ازمائش ہے یہ شخص مجھے پاگل لگتا ہے_ وہ ابھی بھی اسکی انکھوں میں موجود جنون کو دیکھ کر ڈر رہی تھی_

وہ پچیس سال کی تھی اور وہ تئیس سال کا_ خود سے دو سال بڑی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو چکا تھا وہ_

وہ ایک ایسی لڑکی سے جنونی عشق کرتا تھا جس نے اج تک اسے اپنا چھوٹا بھائی مانا تھا_

اور اج زرناب کو اچھے سے سمجھ اگئی تھی کہ صرف بھائی کہ دینے سے کوئی بھی بھائی نہیں بن جاتا_

یونی سے اسے ائے ابھی تقریبا دس منٹ ہی گزرے تھے_ٹی وی لاونچ میں رکھے صوفے کی پشت پر سر رکھے وہ انکھیں موندے ہوئی تھی_

ساتھ ہی ہادی چپس کا پیکٹ ہاتھ میں اٹھائے میچ دیکھنے میں مصروف تھا___

ایمن نے ایک نظر ہادی کو دیکھا_

پھر گویا ہوئی

کاش کوئی چھوٹا بھائی ہوتا اٹھ کر باہر سے ائی بہن کو پانی ہی پلا دیتا_

ہادی نے ٹی وی پر سے نظریں اٹھا کر پہلو میں بیٹھی ایمن کو دیکھا_ پھر واپس سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا

اہ کاش کوئی بڑی بہن ہوتی جو ابھی چائے بنا دیتی___

ایمن نے جل کر اس ڈھیٹ ہڈی کو دیکھا تھا جو بہت توجہ سے میچ دیکھ رہا تھا

یہ تو ان کا معمول تھا ایک دوسرے کو ڈھنڈی چپلیں مارنا___

ماما کہاں ہیں_ ؟؟؟؟

___ساتھ والی انٹی کی پوتی ہوئی ہے وہی گئی ہیں مبارکباد دینے

اسنے خاموشی سے سر واپس صوفے کی پشت پر گرایا_ اتنی ہمت نہیں تھی

_کہ اٹھ کر کھانا کھالے

_کچھ دیر یونہی خاموشی سے گزر گئی

سن تواتنی توجہ سے رہے ہو جیسے ساری انگریزی سمجھ ارہی ہو___ اسے مسلسل توجہ سے میچ دیکھتا پا کر ایمن نے کہا

تو تمہیں کس نے کہا کہ پاکستانی عوام میچ سنتی ہے وہ تو بس میچ دیکھتی ہے

___

سننا ہے کل ڈیٹ شیٹ اگئی ہے سیکنڈ ائیر والوں کی___ اسے دیکھتی وہ مسکرا کر بولی

ہمیشہ بری خبریں ہی سننا___ ناک چڑھا کر کہا

ہادی بیٹا تیاری شروع کردے دو دو لڑکیاں مقابلے میں ہیں ذریش اور حجاب سوچ لے اگران کے زیادہ مارکس اگے تو بڑی ہی کوئی بے شرمی کی

بات ہو گی اس لئے اکیڈمی کی طرف دفاع ہو جائے چار بج گے ہیں چول

ادمی ریپیٹیڈ میچ دیکھ رہا ہے ____

میں کیسے سے ھی مقابلے نہیں کر رہا اور وہ مرد ہی کیا جو عورت زاد سے

مقابلے کرے اور چار کہاں بجے ہیں ابھی دس منٹ رہتے ہیں_ اخر میں

دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھتا بولا

ہادی سیریس ہو کر کہ رہی ہوں پڑھ لو محنت کر لو اچھے مارکس کے لیے تب

ہی کہی جا کر کیسی اچھی یونی میں اڈمیشن ملے گا ___

اچھا سیدھا سیدھا بولو کہ اٹھ جاو یہاں سے ___ پڑھائی کا لیکچر سننے اور وہ بھی

ہادی ایمپوسبل

ہادی سچ کہ رہی ہوں کم از کم اتنے اچھے مارکس لے لو کہ میری طرح اس

میری والی یونی میں ناذلیل ہونا پڑے تم تو لڑکے ہو شہر کے اخری حصے میں

بھی اکیلے جا سکتے ہو ____

اج پھر کوئی یونی میں مسئلہ ہوا ہے جو یہ سب کہ رہی ہو___ہادی نے محسوس کیا تھا اس کا لہجہ کافی بدلا بدلا سا تھا

ہادی مسئلہ نہیں مسائل ہیں وہ جو سر فرقان نہیں ہیں انہوں نے میری گروپینگ طلحہ لوگوں کے ساتھ کردی ہے_لڑائی جھگڑئ ٹھنڈی چپلیں ایک طرف مگر جب تک وہ اپنے مسائل اسے نا بتائے تو کوئی حل نہیں نکلتا تھا_

کون طلحہ لوگ_؟؟؟اب کے وہ اسکی طرف متوجہ ہوا

وہی جو ہمارے ساتھ والی انٹی کی بہن کا بیٹا ہے جس کا چھوٹا بھائی تمہارے کالج میں ہے___تفصیل سے بتایا

واہ ایک نمبر کا آوارہ لڑکا ہے وہ سر نے کیا سوچ کر تم لوگوں کا گروپ بنایا ہے نام بتانا سر کا_؟؟؟جب بھی وہ غصہ ضبط کرتا تو پیشانی پر ایک لکیر سئ ابھرتی تھی اور ایمن نے وہ لکیر ابھی بھی دیکھی تھی

سر فرقان ہیں___

___ اچھا وہی جو ناک پر عنیک رکھ کر سب کو دیکھتے ہیں کھڑوس سے

ہاں ہاں وہی ہیں تمہیں پتا ہے جب مہں انہیں کہنے افیس گئی کہ میرا گروپ

چینج کر دے تو اگے سے پتا ہے کیا کہا کہتے ہیں کہ سر میں ہوں اپکا اپ میری

___ ٹیچر نا بنئے

لگتا ہے اج بیوی سے چھترول کروا کرائے تھے اس وجہ سے تپے ہوئے

تھے خیر تم فکر مت کرو بابا کے فرینڈ ہیں ناوہ پروفیسر خالد ان سے بات

کروں گا ہو جائے گا گروپ چینج ___ وہ صوفے پر سے اٹھتا ہوا بولا

___ اچھا ہادی بابا کو یا ماما کیسی کو بھی مت بتانا ویسے ہی پریشان ہو جائے گے

اچھاا ___ وہ چپس کا پکیٹ اسے تھماتا صوفے پر سے اٹھا دوسرے صوفے پر

___ سے بیگ اٹھیا

ہادی یہ خالی ہے _ چپس کا پکیٹ الٹا کرتی وہ بولی

اچھا تمہیں کیا لگا بھرا ہو گا ___ بیگ کندھے پر ڈالتے وہ بولا

___ دفاع ہو جاو تم سے زیادہ بتمیز ادمی دنیا میں نہیں ہے شرم نہں اتی

_ شرم کباڑ والے کو بیچ کر ہی یہ چپس لائی تھی

_ بتمیز ادمی کھڑی ہوتی اسکے کندھے پر تھپڑ رسید کرتی بولی

دادا کہاں ہیں ___ ؟؟؟

___ نماز پڑھنے مسجد گے تھے

تم نے پڑھی نماز ___ کچن کی طرف جاتے ہوئے پوچھا

___ پڑھ لوں گا یہ دروازہ بند کر لو

تم جو پڑھو گے میں اچھے سے جانتی ہوں ___ کچن سے دروازہ بند کرنے واپس باہر ائی

___ اللہ حافظ چھٹی ٹائم سیدھا گھر انا آوارہ گردی کرنے کی ضرورت نہیں

___ اچھا اور کچھ وہ بھی بتا دے

___ جاو ادھر لیٹ ہو رہے ہو

اللہ حافظ ___ کہتا وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

یا اللہ جی اس میرے بھائی کو ہدایت دے اس کا دل پڑھائی پر لگا دے یقین سے اللہ مجھے اتنی اپنے ایگزام کی فکر نہں ہوتی جتنی اس نکمے ادمی کی ہوتی اسکے لئے دعائیں مانگتئ وہ ٹی وی بند کر رہی تھی ___

چول ادمی سال پرانہ میچ اتنی توجہ سے دیکھ رہا تھا ___ منہ میں بڑبڑاتی وہ پہلے واشروم وضو کرنئ چلی گئ _

پچھلے دو گھنٹوں سے وہ سٹڈی روم میں بیٹھا اپنے افیس کا کام کرنے میں معصروف تھا _ اوراب دو گھنٹوں کے بعد وہ کام سے فارغ ہوا تھا _ کمرے کی طرف جاتے جاتے وہ غیر ارادی طور پر حجاب کے کمرے کی طرف بڑھا _ رات کے بارہ بج رہے تھے اور اسکے کمرے کی لائٹ ان دیکھ کر وہ بے اختیار اس طرف چلا گیا تھا _ عموما حجاب دس بجے سو جاتی تھی ___ اور اج بارہ بجے بھی اسکی کائٹ ان تھی _

مرتضی نے دروازی لاک کیا ___

_ سر کتابوں سے اٹھا کر اسنے دروازے کی جانب دیکھا

لب مسکرائے یہ دستک تو لاکھوں میں پہچان سکتی تھی

جی باباجانی___ وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوتی دروازی کھولنے اگے ائی

کیا کر رہی ہو بیٹا_ ؟؟؟؟

___کچھ نہیں باباجان بس پڑھ رہی تھی

مرتضیٰ مسکرایا بیڈ پر بکھیری کتابوب کو دیکھا_ جس عمر میں لڑکیاں انٹرنیٹ کی دبیامیں مگن ہوتی ہیں ایسی ہی عمر میں اسکی بیٹی کتابوں میں معصروف تھی

_

میری بیٹی محنت کر رہی تھی___ اسکے سر پر دلاسی دیتا ہویے کہا

وہ مسکرائی_ جی بابا فائنل اگزام ہونے والے ہیں مجھے بہت پریشانی ہے پتا نہیں کیا ہو گا بہت پریشانی ہے____ وہ بولتی چلی گئ

_

پریشانی کس طات کی میری بیٹی تو ہمیشہ کی طرح میدان فتح کرے گی مجھے امید ہے پریشان نہین ہونا

___

اور اس لمحے حجاب کو محسوس وا جیسے وہ ہواوں میں اڑ رہی ہو___ اب تو ___ میدان فتح خرنا ہی تھا

جی بابا___ گردن جھکا کر کہا

___ محنت کرو مگر اپنی صحت کا بھی خیال رکھنا

جی باباجانی_ اسکی طرف دیکھتئ طولی

انسو کیوں ائے___ اسکی انکھوں میں انسو دیکھ کر اسنے حیرانی سے پوچھا

کچھ نہں بابا___ پتا نہئں جب میں بابا اسطرح کامل یقین سے کہتے تھے تو وہ ___ ایموشنل ہو جاتی تھی

حجاب رونا تو سیکھا یا ہی نہین تھا اپکو یہ کہاں سے سیکھا___ ؟؟؟؟

___ بابا مجھے بہت پریشانی ہے پیپرز کی

میری گڑیا بابا کی جان پریشان نہیں ہوتے تم تو وہ ہو جس نے اسلام اباد میں میٹرک کے امتٹحا میں دوسری پوزیشن حاصل۔ کی ہے تم تو ایک دفعہ

میدان فتح کر چکے ہو بیٹا پھر کیسے ہچکچاہٹ اپکے بابا ہیں نا____ اسے اپنے ساتھ لگایا

_ بچپن سے اسکی عدت تھی امتحان سے پہلے امتحان کی فکر کرنا

____جی بابا

چلواب میں ان پیاری سی انکھوں میں انسوادیکھواپ میری بیٹی ہو کر روتی ہیں اٹس نوٹ فئیر گڑیا ____

جی بابا___ کہتی انکھیں صاف کی

___ گڈ گرل سو جاواب

___ گردن اثبات میں ہائی

ایک نظر اسکی جانب دیکھا_ پھر دروزے کی جانب بڑھا

باباجانی___ اسے جاتے دیکھ کر وہ بولی

_ وہ پیچھے موڑا

_جی

___ بابا بات کرنی ہے اپ سے

صبح اوکے ___ مسکرا کر کہتا وہ باہر نکل گیا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ کیا بات کرنا چاہتی ہے پچھلے دو سال سے کیے وعدے کی تکمیل کا وقت اگیا تھا اور اب مرتضیٰ اس وعدے سے ڈر رہا تھا_ ساری زندگی اپنے وعدوں کو مکمل کیا تھا اب پتا نہیں اس وعدے کی تکمیل ناممکن سے لگ رہی تھی

___

اسنے بند دروزے کی جانب دیکھا

___

بابا سیدہ حجاب زاہرہ ہوں اپکے ڈر کو سمجھ سکتی ہوں مگر میں کمزور نہیں مجھے اپنے خوابوں کی۔ے کمیل کرنی ہے اپ کے اعتماد کو جیتنا ہے انھی تو میں نے اپنے قدموں کو پہچانا ہے ___ اپنے دل۔ہیں سوچتے وہ مسکرائی تھی

_

دو سال۔پہلے جب اسنے میٹرک کے امتحان میں پورے اسلام آباد میں دوسری پوزیشن صاصل کی تھی اس رات ہی اسنے مرتضیٰ سے ایک وعدہ

لیا تھا_ اور اب اس وعدے کی تکمیل کا۔ وقت قریب تھا___ یہ وعدہ صرف و صرف مرتضی اور حجاب کے درمیان تھا_ اس سے سب بے جبر تھے یہاں تک کے نور بھی _

حجاب جانتی تھی کہ اگر اسکی ماما کو پتا چلا تو وہ مانا تو دور کی بات اسکی ساری بات بھی نہیں سننے گی_ مگر بابا وہ ہر بات سنتے ہیں ایک یقین کے ساتھ اسنے یہ وعدہ اپنے باپ سے کیا تھا__

بیٹیوں کے خوابوں کی تکمیل میں سب سے زیادہ کرار ہی والد کا ہوتا ہے_ جس لڑکی کے باپ کو اس پر اعتماد ہے تو وہ اونچے خواب دیکھنے سے نہیں گھبراتی __

اپنے سیاہ کوٹ کے بٹن کھولتا وہ راہداری عبور کرتا اپنے افیس کے روم میں ایا _

ایک ادمی نے اگے بھر کر دروازہ کھولا _

___بغیر کیسی کو دیکھے وہ اپنی ازلی شان و شوکت سے اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا

___شان اج بھی گھبرایا اسکے سامنے کھڑا تھا

ہاتھ باندھے وہ مسلسل اپنے بوس کو دیکھ رہا تھا جو اتے ساتھ ہی لیپ ٹاپ

___میں معصروف ہو گیا تھا

اخر ڈھیروں ہمت جمع کر کے وہ بولا

___بوس وہ اپ سے بات کرنی ہے

___ دوسری طرف وہ خاموشی سے اپنے کام۔ میں مگن رہا

شان بہت بری طرح سے کنفیوز ہو گیا تھا اب بات کرے یا نا_؟؟

کبھی کبھی وہ ہاں کے لئے خاموشی کا استعمال کرتا تو کبھی انکار کے لئے_ اور

ابھی شان کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ اس خاموشی کا مطلب ہاں تھا یہ انکار؟؟؟

شان کی مسلسل خاموش پا کر اسنے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اسے

_دیکھا

_شان نے فورا اسے نظریں جھکا لی

بات کرنی ہے یا پھر یہاں کھڑے رہنا ہے؟؟؟؟؟لہجہ انتہا کا سخت تھا

جی بوس وہ شیخ کہہ رہا تھا کہ وہ اپ سے ملنا چاہ رہا ہے____ نظریں جھکائیں ہی وہ بولا

شیخ سے کہو بلیک روز کے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں کہ تم سے ملاقاتیں کرتا رہے جو بھی بکواس کرنی ہو گی تم سے کردے___لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

لیکن بوس وہ کہہ رہا تھا کہ اگر اپ اج اس سے ملاقات کر لے گے تو بدلے میں وہ اپکو____وہ مزید کچھ کہتا کہ اسکی سرد نگاہوں کی تپش کے باعث خاموش ہو گیا___

____ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا بھی وقت نہیں ہے جا سکتے ہو تم

___ جی جی بوس___ کہتا وہ جلدی جلدی جان بچا کر باہر نکل گیا

وہ اپنی من کی سنتا تھا چاہیے اسکے لئے اسے کتنا ہی نقصان کیوں نا ہو جائے_

وہ اس شیخ کے معاملے سے خلد از جلد نکلنا چاہتا تھا مگر ابھی حالت ایسے تھے جس کی وجہ سے وہ اس شیخ کو فارغ نہیں کر سکتا تھا___ ابھی شیخ کے ذریعے ہی ان نے اپنی منزل تک پہنچنا تھا_ کیونکہ اس شیخ کے سوا کوئی سیڑھی نہیں تھی جس پر قدم رکھ کر وہ اپنی منزل۔تک پہنچ سکے_

وہ اب سادہ سے ٹروزر اور شرٹ میں ملبوس تھا___

بہت سوچنے کے بعد اخراب وہ دروازے کے سامنے کھڑا تھا ایک بار پھر سے اسی سوچ میں غرق ہو گیا تھا___ بلا خر وہ اس نتیجے میں پہینچا کہ کچھ بھی ہو جایے بس وہ بات کرے گا_

دروازہ لاک کیا___

صوفے پر بیٹھی اشال نے کتاب پر سے سر اٹھا کر بند دروازے کی جانب دیکھا_

_ اجائے_ کہااور کتاب بند کر کے سائیڈ کرر کھ دی

_ زرباب نے دروازہ کھولااور کمرے میں ایا

کیاہوا سوئے نہیں ابھی تک_ ؟؟؟ عموما اس وقت وہ سو جاتا تھا

نہیں ماما اپ سے بات کرنی ہے___ اسکے صوفے کے قریب ایااور کہا

_ جی کہو

_ ایک لمحے کے لئے اسنے اپنی ماں کا چہرہ دیکھا پھر اسکے قدموں میں بیٹھا

اشال۔نے حیرت سے زرباب کو دیکھا جس کی انکھیں اور چہرہ دونوں

_ عجیب سے تاثر پیش کر رہے تھے

___ بیٹا یہاں اکر میرے پاس بیٹھو

___ ماما اپ سے بہت کچھ خاص مانگنا ہے پلیز انکار مت کریے گا

___ ٹھیک ہے مگر یہاں اکر بیٹھو___ اسے بازوں سے پکڑا

_ نہیں ماما اپ پلیز بس میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرے

کیا بات ہے زرباب سب خیریت ہے نا_ ؟؟؟؟اشال کو محسوس ہوا جیسے اج اسکا بیٹا وہ بیٹا نہیں رہا تھا جو ہر چیز ضد کر کے حاصل کر لیتا تھا اج تو اسکے قدموں میں بیٹھا زرباب کوئی اور ہی زرباب تھا_

ماما مجھے زرناب سے شادی کرنی ہے پلیز ماما اپ میرا پرپوزل اسکے گھر لے جائے___

اسکی بات سن کر اشال کو ایک جھٹکا لگا تھا___

زرباب حوش میں تو ہو کیا کہ رہے ہو___ ؟؟؟؟؟

ماما میں حوش میں ہوں پلیز ماما___

زرباب وہ تم سے کتنی بڑی ہے اور وہ تو تمہیں بھائی مانتی ہے میں کیسے ؟؟؟؟

اسے حیرت ہو رہی تھی

ماما عورت کا مرد سے بڑا ہونا ہونا اس چیز کا ہمارے مذہب میں بھی کوئی برائی نہیں ہے اور ماما شادی سے پہلے سب بھائی ہوتے ہیں___

پھر بھی زرباب معاشرہ وہ کیا کہے گا___ ؟؟؟

معاشرہ لوگ عوام رشتے دار کیا کہے گے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اب بس مجھے زرناب کو اپنا بنانا ہے پلیز ماما____

زرباب میں کیسے بھائی سے کہوں گی وہ نہیں ماننے گے اور زرناب وہ تو بلکل

بھی نہیں ماننے گی___

ماما اپ ایک بار پرپوزل لے کر تو جائے پلیز___وہ بچوں سے انداز میں ضد

کر رہا تھا

زرباب_لہجہ بلکل عاجزانہ تھا

ماما پلیز پلیز اپ تو ایسا مت کرے نا اپ بابا سے بات کرے پلیز___اسکے

ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتا وہ بولا

تمہارے بابا مان جائے گے کیا؟؟؟؟

اپ بابا سے بات تو کرے انہیں بتائیں کہ میں زرناب سے محبت کرتا ہوں

وہ مان جائے گے ماما وہ جانتے ہیں محبت کو کھو دینے کا دکھ پلیز ماما میں نے

زرناب کو نہیں کھونا پلیز ___ وہ جذبات میں کیا کچھ کہ گیا تھا اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوا تھا اسے _

اشال نے اپنے قدموں میں بیٹھے اپنے اس بیٹے کو دیکھا جو زندگی میں پہلی بار اتنی عاجزی سے اسے کچھ مانگ رہا تھا _

میں کوشش کروں گی ___ بس اتنا ہی کہا

___ ماما مجھے ساری امدیں اپ سے ہیں

___ مجھ سے امید مت رکھو زرباب ساری امیدیں اللہ سے رکھو

___ اسکی بات کر زرباب نے گردن جھکالی

___ جاو آرام کرو اب

ماما مجھے زرناب سے بہت محبت ہے بہت زیادہ محبت بھی نہیں شاید عشق ہے ماما اگر وہ مجھے نا ملی تو میں خود کو کھودوں گا میں سب کچھ کھودوں گا پلیز ماما مجھے اس سے ملادیجئے گا ___ اسکی ہاتھوں پر زور ڈالتا وہ شدت سے کہ رہا تھا _

اور اشال بس اپنے بیٹے کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں کے تاثر بلکل خالص تھے _

اسے بے اختیار زرناب کی قسمت پر رشک ایا تھا _

وہ عورت کتنی خوش قسمت ہوتی ہے جیسے پانے کے لئے ایک مرد گڑگڑاتا ہے _

ان شاء اللہ اگر اللہ نے چاہ تو وہ تمہیں مل جائے گی ___

ماما اللہ چاہیے یا نہیں مجھے بس وہ چاہیئے وہ چاہیے ماما اگر وہ نا ملی تو پھر جو ہو گا وہ زمانہ یاد رکھے گا ___ وہ اب اپنی ازلی جنونی انداز میں کہہ رہا تھا

توبہ کرو زرباب اللہ اگر نا چاہیے تو تم اس سے محبت بھی نہیں کر سکتے تھے توحید میں اگر شرک کرو گے تو عشق میں بھی لاحاصل ٹھرو گے پہلے اللہ پر تو کامل ایمان لاو پھر عشق میں خالص ہو گے ورنہ عشق ادھورا رہے گا

اسے صدمہ لاحق ہوا تھا اپنے بیٹے کی اس بات کر ____

اسنے اور حاشر نے تو کبھی بھی اسے جنونی پن نہیں سیکھایا تھا مگر نجانے کہاں سے وہ یہ سب سیکھ چکا تھا_ اپنی پسندید شے کو حاصل کرنے کے لئے وہ ہر طرح کالحاظ بھول جاتا تھا___

ماما اپ بابا سے بات کرے اور اس ویک ائینڈ میں ماموں کے گھر جائے

وہ اسے کہتا قدموں سے اٹھا_______

اشال نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا جو اب دروازے کی جانب جارہا تھا_

تھوڑا اگے جا کر روکا پیچھے دیکھا جہاں اسکی ماں اسے ہی دیکھ رہی تھی_

وہ واپس پیچھے ایا___

سوری ماما میرا انداز غلط ہے مگر میں مجبور ہوں ایم سو سوری___ اسکے ہاتھوں کو چومتا ہوا وہ بولا

زرباب جنون ختم کر دیتا ہے انسان کو خدا کے لئے مت جنونی ہو جایا کرو اور سوری مجھ سے نہیں اس ذات سے کرو جس کے ساتھ تم نے شرک کی ہے

معافی مانگ لو اپنے اس گناہ کی عشق میں کافر نہیں نمازی بنا جاتا ہے جو عشق کافر بنائے وہ عشق نہیں کفر ہے سمجھے ___

ماما میں کیا کرو میں خود پر اختیار کھو دیتا ہوں میں اگر سوچو بھی کہ زرناب میری نہیں ہو گی تو میری روح تک لرز جاتی ہے میں اسے کھونا کا تصور بھی نہیں کر سکتا پلیز ماما اپ میری حالت کو سمجھے _

زرباب اپنے کمرے میں جاو اور آرام کرو میں تمہارے بابا سے بات کروں گی ____ اسے دکھ ہو رہا تھا زرباب کو دیکھ کر

_ اللہ حافظ ماما ___ اسکے ہاتھوں کو دوبارہ چوما اور باہر نکل گیا

پیچھے اشال اپنے ماوف دماغ کے ساتھ وہی بیٹھی کی بیٹھی رہے گئی _ اسکا بیٹا اتنا جنونی نکلے گا اس بات کا اندازہ بلکل بھی نہیں تھا _

وہ اج پھر یونی اپنے ڈاکو منٹس کے سلسلے میں ایا تھا_ کل تو وہ اس لڑکی کی ڈھیر ساری باتیں ساتھ لے کر گیا تھا مگر اج وہ گھر سے پکا ارادہ کر کے ایا تھا کہ ڈاکو.ں مٹس بھی لازمی لانے ہیں__

ابھی وہ سر فرقان کے افیس کی طرف جا ہی رہا تھا کہ غیر ارادی طور پر نظر اس سر مئی حجاب والی لڑکی پر پڑی جو کتاب کے صفحے اگے کرتی ا رہی تھی_ وہ اج بھی اسی طرح سیاہ عبائے اور سر مئی حجاب میں ملبوس تھی دائیں کندھے پر بیگ لٹکائے ہوئے وہ اج اکیلی ہی تھی__

نا چاہتے ہوئے بھی زاویار کے قدم اسکی جانب بڑھنے لگے_ وہ اس کے قریب سے ہو کر اگے چلی گئی تھی_

ایکسکوزمی___ پیچھے سے پکارا_

وہ رکی پیچھے منہ کر کے دیکھا_ جہاں ایک لڑکا سیاہ جینز اور سیاہ ہی شرٹ زیب تن کئیے کھڑا اسکی جانبد دیکھ رہا تھا_

یس___ دنیا جہاں کا سخت لہجہ اپنایا

کیااپ مجھے سر فرقان کاافیس بتاسکتی ہیں کہ کہاں پر ہے___ دوقدم اسکی جانب بڑھاتے ہوئے پوچھا

لائبریری کے ساتھ ہے___ روکھے سے لہجے میں کہتی وہ اگے کی جانب مڑی اور ابھی کچھ قدم ہی اگے بڑھی تھی جب اسی لڑکے نے دوبارہ پکارا

سنیں___

_ واپس پیچھے مڑی_ سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا

وہ اب بہت بڑی طرح سے پھنس چکا تھا اسے پکار تو چکا تھا اب بولے کیا

_ سمجھ نہیں ایا

_ اخر کچھ لمحے بعد اسنے بات نکال ہی لی

وہ لائبریریٔ کہاں ہیں___؟؟؟

_ ایمن نے اوپر سے نیچے تک اس لڑکے کو محض ایک نظر میں ہی دیکھ لیا تھا اچھے گھرانے کا شریف لڑکا معلوم ہوتا تھا_ اس بات کا اندازہ اسنے اس لڑکے کے گریبان کے بند بٹنوں سے لگایا تھا

_

_ام ایمن کے لئے وہ لڑکا اوارہ ہے جس کے گریبان کے بٹن کھلے ہو

یہاں سے سیدھا جائے پھر اگے سٹیرس اپے گی ان سے لیفٹ ہو جائے گا

پھر لائیبریری اجایے گی اور ساتھ ہی سر کا افیس ___ وہ اسے سمجھا رہی تھی

_ اور زاویار بس اسکے ملتے لبوں پر نظریں جمائیں ہوئے تھا

اب اپ جائے ___ مسلسل خود کو گھورتا دیکھ کر ایمن نے کہا

جی وہ ہڑبڑایا_ سوری سمجھ نہیں ایا ___ وہ اسے کہ رہا تھا جیسے زندگی میں

پہلی بار اس یونی میں ایا ہو ہلانکہ چار سال وہ اس یونی میں پڑھا تھا انکھیں بند

_ کر کے بھی جا سکتا تھا

دیکھے اپ یہاں سے سیدھا جائے پھر لیفٹ ہو جائے سٹیرس کے بلکل

ساتھ ہی ہے لائبریری ___ اب کے اسنے ہاتھ کے اشارے سے بھی بتایا

وہ ایکچولی میں مجھے پھر سے سمجھ نہیں ایا_ اہستہ سے کہا

ایمن نے حیرانی سے اس لڑکے کو دیکھا جو شکل وصورت سے پڑھا لکھا لگتا

___ تھا مگر اتنا اسان سا راستہ اسے سمجھ نہیں ارہا تھا

اپ کائینڈلی اگر ایک بار میرے ساتھ مجھے چل کر بتا دے ____ بہت

_ عاجزی سے کہا اج تک اسنے اتنی عاجزی کبھی کیسی کو نہیں دیکھائی تھی

کچھ سوچا پانچ منٹ رہتے تھے کلاس شروع ہونے میں _ اج تو ویسے بھی

ٹیسٹ ہے شاید اس بے چارے بندے کی مدد کر دوں تو اللہ تعالی خوش

ہو جائے اور پھر میرے ٹیسٹ میں بھی اچھے مارکس اجائے ___ دل۔ میں

سوچا

_ او کے ___ کہا اور اسکے اگے اگے چلنے لگی

وہ اسے تھوڑا پیچھے تھا _ نظریں زمین پر گاڑھے وہ اسکے قدموں کو دیکھ رہا

تھا _

_ کچھ اگے جا کر وہ رکی _ وہ بھی اسکے پیچھے ہی رک گیا

_ سر فرقان کا افیس سامنے ہی تھا

تھینکیو سو مچ ___ زاویار نے مسکرا کر کہا

_ جوابا اسنے سر کو خم دیا اور اگے بڑھی

لسن_ ایک بار پھر سے پیچھے سے پکارا

_جی

اپکا نام کیا ہے_ ؟؟؟؟؟ مسکراہٹ ابھی بھی چہرے پر موجود تھی

_وہ پوری کی پوری اسکی جانب مڑی

کیوں اپ نادرہ کے افیس میں ہوتے ہیں جو اپکو میں اپنی ساری انفو

_دوں___ انتہائی عزت کے ساتھ اسے بے عزت کیا تھا

_اسکی بات پر بے اختیار اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی چلی گئی

___میں بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا

میں نے عزت کے ساتھ اپکو اپکی منزل تک پہنچا دیا ہے نا اب اپ بھی اس عزت کو ہضم کرے نا کے مجھ پر لائین مارے سمجھے___غصے سے اسے وارن کیا

اپکو لائین مار بھی کون رہا ہے محترمہ اپکے ساتھ تو اپنے نکاح نامے پر دستخط مارنے ہیں___ اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بولا

_ایمن کا سانس ایک لمحے کے لئے رکا

خیر ایگین تھینکس مس ام ایمن ___ مسکرا کر کہا اور افیس کا دروازہ کھول

_کر اندر کی جانب چلا گیا

_وہ ابھی بھی ویسی کی ویسی ہی کھڑی تھی _نا پلکیں چھپکا سکی اور نا ہی ہل سکی

یہ بندہ کیا کہ کر گیا تھا???دماغ سن ہو چکا تھا اسکی بات سن کر

ایمن کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی کلاس لینے کا ارادہ نہیں کیا_???اسکی کلاس

فیلو سویرا نے کہا جو ابھی ہی لائیبر ئری سے باہر ائی تھی اور اسے اس طرح

یہاں کھڑا دیکھ کر پوچھ رہی تھی

اسکی بات تو جیسے اسنے سننی ہی نہیں تھی وہ بس مسلسل اس بند دروازے

_کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی اندر گیا تھا

_ایمن_سویرا نے کندھوں سے پکڑ کر ہلا یا

ہوں ہاں___وہ ہڑ بڑائی

کلاس نہیں لینی کیا_?????

ہاں ہاں لینی ہے چلو_ وہ کہتی ایک نظر اس بند دروازے کو دیکھتی سویرا کے ساتھ اپنی کلاس میں چلی ائی_

کلاس میں اکر بھی اسنے بس ماوف دماغ کے ساتھ ہہ اٹیسٹ دیا تھا ٹیچر کیا کچھ پیپرز کے متعلق اسے سمجھا رہی تھی کوئی علم نہیں تھا_

ابھی بھی وہ لاسٹ سر فرقان کے پریئڈ میں گارٹن میں بیٹھی اسی لڑکے کے بارے میں سوچ رہی تھی_

جب کلاس میں سر فرقان نے لیکچر کے دوران لیکچر روک کر ساری کلاس کا جائزہ لیا_

کیا اج ام ایمن نہیں ائی_ ؟؟؟؟ اسے کلاس میں نا پا کر انہوں نے پوچھا حبیبہ سمیت سب نے حیرانگی سے سر کو دیکھا جو لیکچر کر دوران کھانستے بھی نہیں تھے مگر اج ام ایمن کا پوچھ رہے تھے_ حیرت سے سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے_

سر وہ ائی ہیں بٹ اپکی کلاس سکیپ کر رہی ہے_افرنٹ سیٹ پر بیٹھی سویرا نے بتایا

_انہوں اثبات میں گردن ہلائی اور دوبارہ سے لیکچر شروع کیا

ان کے پریئڈ ختم ہونے کے بعد سویرا اور حبیبہ دونوں اسکے پاس ائی جو

_گھاس پر سے اٹھ کر اپنا عبایا جھاڑ رہی تھی

ایمن تم نے سر فرقان کی کلاس کیوں نہیں لی____حبیبہ نے پوچھا

___ میرے سر میں درد تھا

_تمہیں پتا ہے اج سر نے تمہارا پوچھا کہ وہ تم اج یونی ائے ہو کہ نہیں

کیا_؟؟؟؟اسنے حیرت سے پوچھا

سر سلی ایمن انہوں نے لیکچر سٹوپ کر کے تمہارا پوچھا اور مزے کی بات یہ کہ انہوں نے گروپس بھی چینج کر دیے ہیں اب تم میں اور سویرا کے ساتھ دو لڑکیاں اور ہیں گروپ میں____حبیبہ نے اسے بتایا

وہ حیرت سے اسے سن رہی تھی پھر اچانک اسے ہادی کی بات یاد

ائی_ پروفیسر خالد نے ہی کہا ہوگا_ بے اختیار اسے ہادی پر ابھی ڈھیر سارا

پیار ایا_

معجزہ ہوگیا ہے یہ تو___ مسکرا کر کہا

سچی میں ہم سب خود بہت حیران ہوئے ہیں_ سویرا نے کہا

وہ اندر ہی اندر مسکرا رہی تھی_ اج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ بھائی بڑے ہو یا

چھوٹے بہنوں کے لیے ہمیشہ محافظ ہی ہوتے ہیں_

سویرا اور حبیبہ کے سامنے وہ یوں ظاہر کر رہی تھی کہ اسے کچھ نہیں علم مگر

اندر ہی اندر من میں وہ مسکرا رہی تھی_

اس لڑکے کی بات کو تو وہ بھول ہی گئی تھی خوشی ہی اتنی بڑی ملی تھی___

ماما ہادی کہاں ہے ؟؟؟ گھر اتے ساتھ ہی اسنے بس صوفے پر بیگ رکھا اور

فاطمہ سے پوچھا

اندر کمرے میں ہے خیریت_ ؟؟؟؟ حیرت ہوئی تھی

جی ___ کہتی اسکے کمرے کی طرف چلی ائی جہاں وہ بیڈ پر لیٹا کتاب اگے رکھے پڑھ رہا تھا _

ہادی ہادی میری جان میرے شہزادے میرے جگر کے ٹکرے میں صدقے تھنکیو سوچ میری جان ___ جذبات میں کہتی اسے گلے لگایا ___

اور ہادی نے بے اختیار تعوذ پڑھا کہ پتا نہیں کونسے درخت سے اج اسکی بہن گزرائی تھی جو اتنا لاڈ پیار ارہا تھا ___

ہادی تھینکیو سوچ تم واقعی میرے سب سے اچھے ہم راز ہو لویو سوچ شہزادے ___ اسکے گال کھینچتے پیار سے کہا

ہیں ہیں اج کونسا دوڑا پڑا ہے یقین کرو میں بلکل کنگلا ہو اج کل ___ جیبوں میں ہاتھ ڈال اور اسے خالی جیبیں دیکھائی _

ارے میرے ہوتے ہوئے میرا شہزاد کنگلا ہے یہ لو کیا یاد کرو گے ___ عبائے کی سائیڈ پاکیٹ سے پانچ سو کا نوٹ نکلا کر اسے دیا _

_ہادی نے بلا جھجھک وہ تھام لیا

یہ بتاو ہوا کیا ہے_؟؟؟؟؟ جیب میں پیسے رکھتے ہوئے اسنے پوچھا پوچھا

سر فرقان نے میرا گروپ جینچ کر دیا ہے اللہ جزادے پروفیسر خالد کو سچی

____میں وہ بہت اچھے ہیں

___اچھا لیکن انہیں کس نے بتایا اس معاملے کے بارے میں

کیا مطلب تم نے کال نہیں کی پروفیسر خالد کو___مسکراہٹ غائب ہوئی

____نہیں یار میرے پاس سے انکا نمبر ہی مس پلیس ہو گیا تھا

_اب سہی معنوں میں ایمن چکرایی تھی

مطلب پچھلے دو گھنٹو سے وہ ویسے ہی اپنا خالص پیار اس ہادی پر نچھاور

___کر رہی تھی

ہادی شرافت سے پیسے نکال___پیار تو چلو معاف کیا مگر پیسے نہیں

____کونسے پیسے میڈم بس اب بھول جاو خود ہی دئے تھے

___ہادی شرافت سے کہہ رہی ہوں پیسے دو ورنہ

ورنہ کیا___؟؟؟؟؟

_میں بابا کو بتاوں گی

بابا کو بتاوں گی ئنکلو___اسکی نقل اترے ہوئے کہا

ماماماما____فاطمہ کو پکارتی وہ باہر ائی

کیا ہے_؟؟،،ہاتھ میں روٹی والا چمٹا لئے وہ باہر ائی

___ماما ہادی میرے پیسے نہیں دے رہا

کونسے پیسے ماما م اس نے مجھے خود دیے ہیں___کمرے سے باہر نکلتا وہ بھی

بولا

____نہیں ماما اسے کہے میرے پیسے دے

کوئی نہیں دے رہا___صاف صاف منع کیا

ماما اسے دیکھے نا___بچوں سے ضد کرتے وہ بولی

دونوں اپنی زبانیں بند کر کے نکلو جاو یہاں سے ورنہ یہی گرم چمٹا زبان میں

لگادوں گی جب دیکھوں لڑتے رہتے ہی بہن بھائی نہں دشمن ہیں جیسے ایک

دوسرے کے اتنے ساتھ گھر چڑیا گھر بنا دیتے ہیں___وہ انہیں عزتوں سے نوازتی واپس سے کچن میں چلی گئی
_

انے دو بابا کو بیٹا دیکھنا___اسے وارن کرتی وہ اسے بری سی شکل دیکھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی
_

عزت تو وہ لوگ اپنی کروا چکے تھے اب عزت الٹرا پرو مکس نہیں کروانی نہیں تھی
_

بڑی مدھر ٹریزا بن رہی تھی___منہ میں بڑ بڑاتا وہ بھی اپنے کمرے کی جانب چلا گیا
_

___اپنے افیس کے روم میں بیٹھا وہ مسلسل کیسی گہری سوچ میں پڑا تھا
_اس سے ہوئی ساری باتیں وہ کیسی سبق کی طرح دماغ میں دہرا رہا تھا
_لب خود بخود ہی مسکراہٹ میں ڈھل سے گے تھے
_

اوخدایا یہ لڑکی تھی یا پھر کوئی نشہ جو مجھے چڑھ گیا ہے ؟؟؟اوپر کی جانب دیکھتے وہ بڑبڑایا

ام ایمن _نام کی طرح ہی منفرد ہیں محترمہ _انکھیں موندے وہ سوچ رہا تھا

ارے بھئی لڑکی کچھ تو احساس کرو سنگل ادمی ہوں کیوں ڈبل کروانے پر تلی ہو___اسکے ہلتے لبوں کا منظر لہرایا

کچھ دیر یونہی انکھیں موندے وہ اسے سوچتا رہا_ وہ جتنا دماغ دوسری باتوں میں الجھا رہا تھا اتنا ہی اسکی یادیں اسے اپنی یادوں میں الجھا رہا تھا _

اخر تھک ہار کر اسنے انکھیں کھولی _

مس ام ایمن دل پر سوار ہو چکی ہیں محترمہ اپ ___

سامنے کھلے لیپ ٹاپ کی سکرین دیکھی جو سیاہ تھی _

_یکدم سیاہ انچل لہرایا

_وہ ایک بار سے مسکرا گیا

_انکھیں ایک بار پھر سے موندی

کیا کروں یا اللہ_ ؟؟؟؟؟

محترمہ سے زوجہ محترمہ بنا وزاویار احمد___ دل کے کیسی کونسے سے آوازائی

بس بہت ہو گیا کام پر توجہ دے بیٹا___ انکھیں کھولتے وہ خود سے کہتا اب

_کے سیریس ہو کر کام میں مگن ہو گیا تھا

زاویار احمد اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اس سے بڑی ایک بہن تھی جو شادی

_شدہ تھی اور اپنے شوہر کے ساتھ دوبئ سیٹل تھی

ابھی وہ اٹھارہ سال کا ہی تھا جب اسکے والد احمد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا_

ان کی والدہ نے بہت ہمت و بہادری سے کام لیا اکیلی عورت اوپر سے دو دو

بچوں کی ذمہ داری کیسے انہوں نے بزنس اور بچوں کو سنھلا تھا یہ صرف

افشاں ہی جانتی تھی_ زاویار نے پچھلے سال ہی اپنی ڈگری کمپلیٹ کی تھی

اور اب ماں کو اس بزنس کے جھنجھاہٹ سے نجات دلاتا خود اب بزنس سنبھال رہا تھا_ کچھ دن پہلے ہی اسے بیٹھے بیٹھے خیال ایا تھا کہ اسنے تو ابھی یونی سے کچھ ڈاکومنٹس لئے ہی نہیں تھے سال ہو چکا تھا یونی چھوڑے مگر اسے خیال سال بعد ایا تھا_ بس اسی غرض سے وہ یونی گیا تھا پہلے دن تو وہ اس لڑکی کی ڈھیر ساری باتیں سن کر خالی ہاتھ اگیا تھا مگر دوسرے دن وہ اپنے ڈاکومنٹس کے ساتھ ساتھ اسکا مسئلہ بھی حل کرا ایا تھا چونکہ سر فرقان اسکے والد کے اچھے دوست تھے اس لئے انہوں نے اسکی سفارش مان لی تھی

_
اب وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ لڑکی پھر کبھی کہاں ملے گی کیسے وہ اس سے ملاقات کرے گا مگر وہ اسکے دل میں بس چکی تھی

_

نظام زندگی گزر رہا تھا_ حجاب ذریش اور ہادی کے پیپرز ہو چکے تھے اب وہ بہت شدد سے رزلٹ کا انتظار کر رہے تھے_ خیر شدد سے تو صرف حجاب

اور ذریش انتظار کر رہی تھی ہادی تو یوں ریلکس ہو چکا تھا جیسے ڈگری کمپلیٹ کرلی ہو___

_اج جمعے کا دن تھا اور اج کے ہی دن سیکنڈ ائیر والوں کا رزلٹ تھا

_مرتضی اج گھر ہی تھا ارادہ جمعے کی نماز پڑھ کر افیس جانے کا تھا

حجاب کا ریزلٹ بھی تھا اج اس لئے اس نے جمعہ کی نماز ادا کر کے ہی جانے کا سوچا تھا یوں وہ اپنی بیٹی کا رزلٹ بھی اسکے ساتھ دیکھ لے گا اور جمعہ بھی ادا ہو جائے گا___

گلی میں اس وقت بچوں کا ہنگامہ سا مچا ہوا تھا ہر طرف سے یہی آواز ارہی تھی ہادی بھائی مجھے بھی ہادی بھائی مجھے بھی_

ہادی اس وقت سفید قمیض شلوار میں ملبوس سر پر سفید ٹوپی پہنے بچوں کے درمیان موجود تھا_

بچوں پہلے سب ہاتھ اٹھاو اور میرے لئے دعا کرو جو میں کہو اس کے ساتھ

__ امین بولتے جاو اچھا

ٹھیک ہے بھائی_ ہر طرف سے آواز ائی

_ تعوذ تسبیح اور درد شریف پڑھ کر اسنے دعا شروع کیا

یا اللہ اج جتنے بھی بچوں کا ریزلٹ ہے یا اللہ ان سب بچوں کو کامیاب کرنا

_ امین

سب نے یک زبان ہو کر امین کہا

یا اللہ جو بچے کیسی مجبوری کی بنا پر محنت نہیں کر سکے امتحان میں انہیں بھی

_ اچھے نمبروں سے پاس کرنا امین

پھر سے امین کی آواز ائی

یا اللہ ہادی بھائی کو سپیشل اچھے نمبر سے پاس کرنا امین ثم امین یا

_ ربالعمین ____ ہاتھ چہرے پر پھیرے

امین ثم امین یار بلعلمین ___ سب بچوں نے مل کر کہا

یارب عزتیں رکھ لینا سپلی سے میرا کردار داغ دار مت کرنا____دل میں

_شد دسے دعا کی اور سب بچوں کو جوس اور ساتھ میں چپس تھامئ

ماما ادھر اپنے بیٹے کو دیکھے سارا سارا سال لوفریاں مارتا رہا ہے اب دیکھے کیسے

حاجی غفور بنا دعائیں کروا رہا ہے___کمرے کی کھڑکی سے باہر گلی میں

_جھانکتئ ایمن نے فاطمہ سے کہا

وہ تو پھر دعائیں کروا رہا ہے تم اپنا سوچو کیا ہو گا___فاطمہ اسے کہتی کمرے

سے باہر نکل گئ

اللہ جی میں تو ایکی نیک پاک صاف پیاری معصوم سی بندی ہوں یا اللہ پلیز

اچھے نمبروں سے مجھے بھی پاس کر دینا____اسمان کی جانب دیکھتئ دعا کی

اسنے بھی پیپر زدے دیئے تھے اب رزلٹ کب انا تھا کوئی علم نہیں تھا البتہ

اسنے ایک جگہ جاب کا انٹرویو بھی دیا تھا وہ جانتی تھی کوئی بھی اسے نہیں

جاب دے گا کیونکہ ابھی تو اسکے پاس ڈگری ہی نہیں تھی پھر جاب کیسی وہ تو بس ویسے ہی انٹریو دے ائی تھی_

اس وقت لاونج میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی_ دس بجے رزلٹ اوٹ ہونا تھا ابھی پندرہ منٹ رہتے تھے_
ایک صوفے پر نورین بیگم اور نور بیٹھی تھیٔ ساتھ ہی صوفے پر حیات صاحب بیٹھے تھے اور اس کے ساتھ والے صوفے پر مرتضی اور حجاب بیٹھے تھے_
سیاہ قمیض شلوار پہنے سر پر اچھے سے دوپٹہ رکھے وہ انکھیں موندے بس مسلسل دورد شریف کا ورد کر رہی تھی_ نور نے اپنی طرح اپنی بیٹی کو بھی ہر مشکل وقت میں درد شریف پڑھنے کی عادت ڈال دی تھی_ بچپن سے ہی اسے یہ سیکھایا تھا کہ جب بھی کوئی بھی مشکل پریشانی والی سٹویشن ہو تو بس درد شریف پڑھ لینا___

بار بار آنکھیں کھول کر دیوار پر لگی گھڑی پر ٹائم دیکھتی گھڑی کی سوئی کی

_ ٹک ٹک کے ساتھ ہی اسکا دل بھی دھڑک رہا تھا

وہاں موجود سب ہی اس وقت پریشان تھے سوائے مرتضی کے _ اسے اپنی

_ بیٹی کی قابلیت پر یقین تھا اس لئے ریلکس تھا

_ جیسے جیسے وقت قریب آ رہا تھا ویسے ویسے ہی دل بھی باہر نکلنے والا ہو گیا تھا

دس بجنے کو ابھی دو منٹ رہتے تھے جب مرتضی کے موبائیل پر

نوٹیفیکشن ہوا
_

___ رزلٹ ویب سائیٹ پر آ گیا تھا _ دل کے مقام پر ہاتھ رکھا

_ اللہ پاک ___ شدد سے پکارا

___ آنکھیں ابھی بھی بند ہی تھی

___ مرتضی اسکا رزلٹ سرچ کر رہا تھا

_ کیا ہوا ہے _ ؟؟؟؟ نورین بیگم نے پوچھا

___ مرتضیٰ کچھ نا بولا بس موبائیل دیکھتا رہا

حجاب ___ کچھ لمحے بعد حجاب کو پکرا

بابا_ انکھیں کھولی انکھوں سے انسو نکلا بہت امید سے باپ کی جانب دیکھا ___

حجاب یہ کیا کیا ہے ؟؟؟؟؟ نظریں ابھی بھی اسکے رزلیٹ پر جمی تھیٔ

_ حجاب کو لگا بس سب برباد ہو گیا ہے

بابا___ انکھوں میں انسو اب گال پر بہ رہے تھے

کیا ہے مرتضیٰ کیوں ڈرا رہے ہیں بتائیں نا کیا ہوا ہے ؟؟؟؟ نور کا حال بھی برا ہو رہا تھا

وہی ہو گیا جو کبھی ہونا تھا ____ مرتضیٰ نے کہا

باباجانی___ اسکی بات سن کر حجاب نے پکارا

کیا ہوا مرتضیٰ بتاو بھی کیوں خون سکھا رہے ہو ہمارا ___ اب کے حیات صاحب نے کہا تھا

حجاب بس مسلسل اپنے باپ کو دیکھے جا رہی تھی جو شاید اسکا امتحان لے رہا تھا _

سیدہ حجاب زاہرہ یو گوٹ فرسٹ پوزیشن _ مرتضی اگے کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر بس اتنی ہی کہنے کی ہمت ہوئی ___

وہاں موجد سب احیرانگیٔ سے مرتضی کی جانب دیکھ رہے تھے

حجاب اسلام باد فتح کر لیا ہے اپنے پیٹا ____ اسے کہا جو بس حیرت سے انسوا نکھوں میں لئے اسے ہی دیکھ رہی تھیٔ

_ بابا___ وہ یکدم کھڑی ہوئی تھی

___ مرتضیٰ بھی کھڑا ہو چکا تھا

___ باباجانی اپ س چ سچ کہ

___ مرتضی نے موبائیل کی سکرین اسے دیکھائی

___ اور پھر حجاب کو لگا وہ اڑ چکی ہے وہ ہواوں میں آ ر چکی تھی

اللہ___مارے شدداسنے اللہ کو پکاراا اور اپنے باپ کے گلے اکر لگی تھی____۔

_وہ ملسلسل رورہی تھی خوش ہورہی تھی کیا ہورہا تھا کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا

___مرتضئ نے اسکے سر پر پیار دیا

_حیات صاحب نے اگے بھر کر اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا

___وہ ان کی طرف مڑی

____مبارک ہو میری بیٹی کو اج سر فخر سے بلند کر دیا ہماری بیٹی نے

___وہ ان کی بات پر مسکرائی

___نورین بیگم نے بھی اسے اکر اپنے گلے سے لگایا

___اسے پیار دیا

___سب مل چکے تھے لیکن نورا ابھی بھی وہی جمی تھی

ایک وقت تھا جب اسنے اس مقام پر انے کی انتھک محنت کی تھی مگر اج اپنی بیٹی کو یہاں دیکھ کر اسے فخر سے کئی زیادہ رشک اہو رہا تھا اپنی بیٹی کی قسمت پر

___حجاب نے اپنی ماں کی جانب دیکھا

_وہ مسکرائی

_اسکی قریب ائی

___ماما

___ماما کی جان___نور نے زور سے گلے لگایا

میری گڑیا میری شہزادئ میری جان___اسے گلے سے لگایے وہ خود پر کنٹرول نہیں رکھ سکی تھی___

___کچھ دیر وہ اسی طرح اسے خود سے لگائے رکھا

___پھر اسکے چہرے پر پیار دیا

بہت بہت مبارک ہو میری بیٹی کو ___ اسکے انسو کے نشان صاف کرتی وہ بولی

_ اپکو بھی _ گلے میں گلٹی ابھری ہوئی تھی بولنا مشکل تھا

_ مرتضی نے اسے اسکا رزلٹ دیکھایا

_ دو سال کی محنت تھا یہ رزلٹ _ راتوں کی نیندیں قربان ہوئی تھی

وہ کامیاب ہوئی تھی مگر اس کامیابی کے پیچھے قربانیاں کتنی تھی یہ صرف

_ وہی جانتی تھی

لوگوں کو صرف اپکی کامیاباں نظراتی ہیں مگر قربانیاں تو صرف اپ اور اپکا

_ رب جانتا ہے نا

ہر کامیاب شخص کے پیچھے ایک مضبوط سہارا ہوتا ہے اس کے پاس بھی

_ سہارے تھے

وہ اکیلی کامیاب نہیں ہوئی تھی اسکے ساتھ اسکے والدین اساتذہ اور اسکے دادا

_ دادی بھی کامیاب ہوئے تھے

گھر کے ہر فون میں اس وقت کالز ائی ہوئی تھی ہر شخص مبارکباد دے رہا تھا_

ہر بندہ یہی کہہ رہا تھا کہ سید مرتضیٰ علی شاہ کی بیٹی نے ٹاپ کیا ہے_

بہت کم لوگ تھے جو اسے جانتے تھے مگر سید مرتضی علی شاہ کو دنیا جانتی تھی_

اج وہ اپنے باپ کے لئے فخر کا باعث بنی تھیٰ

کامیابیاں مقدر نہیں ہوتی کامیابیاں مقدر بنانا پڑتی ہیں اللہ سے گڑ گڑا کر مانگ کر خوب محنت کر کے_

اتنی کالز اتنی مبارکبادیں نور اور مرتضی کو ان کی شادی پر نہیں ملی تھی جتنی اج انہیں مل رہی تھی_

اج ان کے گھر ایسے ہی خوشی منائی جارہی تھی جب حجاب پیدا ہوئی تھی___

مدرسوں میں کھانا دیا گیا_ صدقے دیے_ میٹھایاں بانٹی گئی_ کیا کچھ نہیں

_ کیا گیا تھا اج کے دن

_ کئی نیوز چینل پر بھی یہ نیوز ای تھی

وہ کامیاب ہوئی تھی اسے سارا پاکستان پہنچان چکا تھا مگر صرف نام سے

اسکے نام سے دنیا واقف ہو چکی تھی مگر اسکے چہرے سے اج بھی سب نا

_ واقف تھی

وہ مثال بن چکی تھی کہ پردہ کر کے بھی کامیاب ہوا جا سکتا ہے_ حکم الہی

_ اوڑھ کر بھی دنیا میں نام بنایا جا سکتا ہے

سیدہ حجاب زاہرہ نے ثابت کیا تھا کہ سیاہ حجاب اوڑھ کر خود کو مکمل اللہ کے

_ حکم کے مطابق ڈھال کر بھی کامیابی کی منزل تک پہینچا جا سکتا ہے

اسنے اج تک اپنے کیسی بھی فام میں اپنی تصویر نہیں لگانے دی تھی_ ہر

جگہ مرتضی یہ معاملہ خود ہینڈل کر لیتا تھا

اپ صرف کامیاب ہو جائے پھر اپ ہر کیسی کے فلاں فلاں لگتے "ہو گے"!!!!!

اپ کو لگتا ہے کہ اپ کامیاب ہو گے تو اپ کے خاندان والے اپکی خوشی میں خوش ہو گے اپکو سہرا ائے گے تو یہ اپکی غلط نہیں بلکہ بہت بڑی غلط فہمی ہے اپ کامیاب ہو گے تو اس میں صرف اپکے نام کے ساتھ لگے اپکے والد اور دن رات چولہے پر جلتی ماں ہی کو حقیقی خوشی ہو گی_ اپنی کامیابیوں کے ذریعے اپ خاندان کے نام کو تو روشن کر سکتے ہیں مگر خاندان والوں کو کبھی خوش نہیں کر سکتے سارے خاندان میں سے صرف چند مخلص دل ہو گے جو اپکی خوشی میں شریک ہو گے باقی محض دکھاوا ہے _

_ کیا ہوا بیٹا_ ؟؟؟؟ لاونج میں اسے اکیلے بیٹھا دیکھ کر زاریان نے پوچھا

_ کچھ نہیں بابا_ صوفے پر ٹانگیں اوپر کیئے بیٹھی وہ اداس سے لہجے میں بولی

اچھا اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر میری گڑیا کیوں اداس ہے ؟اس کے پاس صوفے پر آکر بیٹھتے ہوئے پوچھا

بابا میرے مارکس اچھے نہیں ہیں نا_ ؟؟؟

کس نے کہا کہ اپکے مارکس نہیں اچھے_ ؟؟؟

کیسی نے بھی نہیں بس مجھے پتا ہے میرے مارکس نہیں اچھے_ لہجہ اداسی سے بھرا تھا

زاریان اسکی بات کو سمجھ گیا تھا اسے اپنے قریب کیا

بیٹا علم کے سفر میں مقابلے نہیں کیے جاتے اپ نے جو علم حاصل کیا شاید وہ کیسی دوسرے نے نہیں کیا ہوگا جو کامیاب ہے علم ایک ایسی شے ہے جو بس حاصل کرکے اگے پھیلائی جاتی ہے نا کہ اس میں مقابلے کئے جائے____ اسکے بال سہلاتے ہوئے اسے سمجھانا چاہ

پھر بھی بابا ذریش کی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی ہوئی تھی

پھر بھی کیا ذریش اپکے اتنے اچھے مارکس ائے ہیں کہ اپکو کیسی بھی میڈیکل

___یونی میں میرٹ پر اڈمیشن ملے گا ان شاء اللہ

_ان شاء اللہ

___چلو اب جا کر سو جاو اور مستقبل کا سوچو جو گزر گیا سو گزر گیا جاو شاباش

بابا سچی میں میرے مارکس اچھے ہیں نا_؟؟؟اخری بار اسے تصدیق کرنا

_چاہئی

بہت اچھے ہیں___اسکے سر پر دلاسہ دیتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا

_اللہ حافظ___دل اب تھوڑا مطمئین ہو گیا تھا

_زاریان نے اسے اپنے کمرے میں جاتے دیکھا

اولاد کو علم کے سفر میں والدین کی ہی اگر سپورٹ نہیں ملے گی تو کون

پھر انہیں سپورٹ کرے گا؟اپنے بچوں کے کم مارکس میں انہیں طعنے

دینے کے بجائے اگر انہیں اگے مستقبل کے لئے موٹیویٹ کیا جائے تو وہ

_اپکی سوچ سے بھی زیادہ اچھے مارکس لے سکتے ہیں

_کمرے میں ابھی ائی تھی کہ موبائیل بجا تھا

_سائیڈ ٹیبل پر سے موبائیل اٹھایا نمبر دیکھ کر لب مسکراہٹ میں ڈھلے

اسلام علیکم_ کال اٹھاتے ساتھ ہی دوسری طرف سے ہادی نے سلام کیا

وعلیکم اسلام___ بالکونی کی جانب جاتی اسنے جواب دیا

کہاں تھیُ کافی دیر سے کالز کر رہا تھا___؟؟؟

باہر تھی کیا کوئی کام تھا؟؟؟

نہیں کچھ خاص نہیں یہ بتاوا گے کا کیا ارادہ ہے؟؟؟

کچھ نہیں بس اب میڈیکل یونی میں اڈمیشن لینا ہے بالکونی میں چکر کاٹتیُ

اسنے کہا

کونسی یونی میں؟؟؟

___پتا نہیں بابا ہی ڈیسائیٹ کرے گے

_ہیمم گڈ مطلب پکا ڈاکٹر ہی بننا ہے

___ ان شاءاللہ

_ان شاءاللہ اللہ تمہیں کامیاب کرے

امین یہ بتاو تمہارا کیاارادہ ہے اب اگے کا؟؟؟؟

_وہی جو پچھلے چار سال سے تھا

کونسا_؟؟؟؟

_ کینیڈا جانا ہے

ہادی ابھی بھی تم اسی بات پر اٹکے ہوئے ہو_؟؟؟

___زری یہ بات نہیں خواب ہے شوق ہے

_شوق یہاں رہے کر بھی تو پورے کئے جا سکتے ہیں نا

_تم جیسے واقف نہیں یہاں کے حالات سے

جو بھی ہادی مگر ملک تو اپنا ہے نا فیملی یہاں ہے وہاں اکیلے کیسے رہو گے ؟؟؟

_بہترین مستقبل کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے

____ہادی بہترین مستقبل اپنوں کے بیچ رہے کر بھی بنایا جا سکتا ہے

پلیز ذری اس ٹوپک کو بند کر دو میرا فیصلہ اٹل ہوتا ہے یہ کبھی نہیں بدلے گا _

تمہیں بہت شوق ہے نا باہر جانے کا دیکھنا پھر کیا ہوتا ہے وہاں جا کر قدر ائے گی سب کی ___

اج کل انٹرنیٹ ہے کال کر لوں گا ___

کال پر وہ بات نہیں ہوتی _

میں نے وہ بات کرنی بھی نہیں ہے میڈم ___ ہادی جانتا تھا اب وہ اسے ایسی ایسی خامیاں بتائیں گی جس سے وہ بلکل اپنا ارادہ بدل لے مگر اسکا ارادہ پختہ تھا _

تمہیں سب کی یاد ائی گی ہادی دیکھنا ___

خیر ہے برداشت کر لوں گا _

ہاں برداشت کر لوں گا بیٹا جب وہاں خود کپڑے برتن دھونے پڑے گا نا پھر پتا چلے گا جب یاد ائے گی نا گھر والوں کی پھر میری باتیں تمہیں یاد ائے

گی دیکھنا___اج ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کہ اسے کنیڈا جانے کا جنون

_اتار سکے

زری میڈم کیوں ٹائم ضائع کر رہی ہیں اپنا جب بندے نے اپکی سننی ہی

_ نیں ہے

دفاع ہو جاو بھاڑ میں جاو بلکہ جہنم میں جاو___غصے سے کہا

دونوں جائے گے___اسکا غصہ بھرا لہجہ اسے ہسنے میں مجبور کر گئا تھا

زریش ابھی اسے کچھ نہیں بلکہ بہت کچھ کہنے والی تھی جب ہی دروازہ لاک

ہوا اور زرناب اندر کمرے میں ائی

_ اسے دیکھ کر چکر کاٹتی زریش نے اسے دیکھا

اچھا اب مجھے نیند ارہی ہے اللہ حافظ_اسے کہا

___اوکے اللہ حافظ

_ زریش نے فورا اسے فون بند کیا

کون تھا_؟؟ بالکونی میں اتی زرناب نے تھوڑا سخت لہجہ میں پوچھا تھا

کوئی نہیں بس ہادی تھا ___ ہچکچاہٹ سی محسوس ہوئی

رات کے اس پہر کونسی باتیں کر رہی تھی _ ؟؟؟؟

___ مبارکباد دے رہا تھا اپی

___ مبارکباد دن کو بھی دی جا سکتی ہے ذریش

اپی اپ مجھ پر شک کر رہی ہیں _ ؟؟؟؟

ذریش بات شک ہی ہے سوچو اگر ابھی میری جگہ بابا اتے تو ان کے دل پر گیا گزرتی جب انکی بیٹی رات کے اس پہر کیسی نامحرم سے باتیں کر رہی ہے ____

اپی میں اس سے کوئی غلط بات تو نہیں کر رہی تھی ___ گردن جھکا کر اہستہ سے کہا تھا

ذریش یہ میں تم اور ہادی جانتے ہیں نا مگر کوئی چو تھا تو نہیں نا جانتا بات کو سجھو ذریش نامحرم سے رات کو اکیلے میں تم اگر قران بھی سیکھو گی تو وہ گناہ ہو گا اور تم باتیں کر رہی تھی ____

ذریش بس نظریں جھکائیں کھڑی رہی تھی_

وہ اسکے قریب ائی_ اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا_

ذریش تم میری بہن ہو یار میں تمہیں کیسی اپنی انکھوں کے سامنے اگ میں گرنے دوں؟؟ ہادی اور تم دونوں مجھے بہت عزیز ہو میری دعا ہے اللہ تمہارے مقدر میں ہادی کو محرم بنا دے_ اب ائیندہ اس سے فون پر بات نہیں کرنی اچھا___ اسکے چہرے پر پیار کرتی اسے سمجھایا_

ذریش نے سر اثبات میں ہلایا_

گڈ چلو شاباش اب سو جاو___ اسے کہتی وہ بالکونی سے باہر ائی

اپی__ ذریش نے پیچھے سے پکارا

وہ پیچھے مڑی_

اپی اپ بابا کو تو نہیں بتائے گی نا__؟؟؟ ڈرتے ڈرتے پوچھا

ذریش بہنیں راز دار ہوتی ہیں فکر مت کرو بابا کو بلکل بھی نہیں پتا چلے گا کیونکہ میں جانتی ہوں میری گڑیا میری بات مانتی ہے____بہت مان سے کہا

_لو یو اپی___کہتی اسے اپنے ساتھ لگایا

___چلو اب مکھن نا لگاو

مکھن کیوں لگاوں گی میں اپنی کیوٹ سی چڑیل اپی کو___اسکے گال کھینچتے ہوئے کہا

_بتمیز_اسکے سر پر ہلکی سی چپیٹ لگائی اور باہر نکل گئی

اہادی اب زری تم سے بات محرم بن کر کرے گی ان شاءاللہ___

_دل۔ میں کہتی وہ بیڈ پر ائی

_اور سونے کے لئے سر تکیہ پر رکھا

چلیں زریش میڈم اب ڈاکٹر بننے کی تیاریاں کرے اور انتظار کرنے کی بھی ___ اخری بات پر اسکا دل دکھا تھا_ وہ اچھے سے جانتی تھی ہادی کو وہ اپنی بات منوائے بغیر پیچھے نہیں ہٹتا تھا _

دوپٹے کو کمر کے گرد باندھے سٹول پر چڑھی وہ پانکھا صاف کررہی تھی ___

کتنی بار بولا ہے گھر کے کاموں کے لئے دماغ حاضر رکھا کرو مگر نہیں مجال ہے جو تمہیں کچھ اثر کرے پہلے فرش دھولیا اور بعد میں پنکھے صاف کررہی ہے پتا نہیں اس لڑکی کا دماغ اجکل کہاں رہتا ہے ؟؟؟؟ کشن کے کپڑے چینج کرتے ہوئے فاطمہ اسے سنا رہی تھی جو پہلے فرش دھو کر اب پنکھے بعد میں صاف کررہی تھی _

یونی سے فری ہوگئی تھی مگر اب گھرداری سیکھ رہی تھی_اور یہ سبق تو

_اسے یونی کے سبق سے بھی زیادہ مشکل لگ رہا تھا

یہ دیکھو جالے_یہاں سے بھی اتارنا یہ نحوست ہوتی ہے گھر میں اب میں

کتنے اتارتی رہوں ہر چیز میں ہی دیکھو مجال ہے جو تم کچھ کردو اب فری ہونا

اب بھی تم نا گھر کے کام سنبھالو تو پھر کب سیکھو گی یہ سب_؟؟؟؟اسے

_چھت پر لگے جالے کا بتایا

ایمن تم سے ہوں وہ بھی اتارو___اسے مسلسل پنکھے کو صاف کرتا دیکھ کر

اب کے فاطمہ نے اونچی آواز میں کہا

جی جی ماما_وہ۔بوکھلایی

___جی ماما کی بچی دماغ کا۔کہاں تمہارا وہ بھی اتارو کب سے بول رہی ہوں

_اسکی بات پر ایمن نے فورا اسے جھاڑو کے ذریعے سے وہ۔جالے اتارے

ایمن یاد رکھنا سسرال والے بہوں کی ڈگریاں۔ نہیں دیکھتے بلکہ سلیقہ دیکھتے اور میرے بال سفید ہو چکے ہیں تمہیں سلیقہ سیکھا سیکھا کر مگر نہیں تمہارا دیھان ہو تو کچھ اثر کرے ناپتا نہیں کہاں کھوئی رہتی ہو___

فاطمہ کی بات پر سٹول سے اترتی ایمن نے اپنی ماں کی جانب دیکھا_

یہ حقیقت تھی وہ بہت دور کہی کھوئی ہوئی تھی_ اسکا دماغ اج بھی اس لڑکے کی بات پر الجھا ہوا تھا_

وہ چاہ کر بھی اس بات کو دماغ پر سے نہیں نکال سکتی تھی_

فاطمہ اب کشن کے کپڑے چڑھا کر کچن کی جانب جارہی تھی جب ٹیلی فون بجا تھا___

فاطمہ نے فون اٹھایا_

ایمن اب صوفوں پر کشنز سیٹ کر رہی تھی_

ایمن تمہاری کوئی کال ائی ہے___ فاطمہ نے اسے کہا

میری کال_؟؟وہ بھی لینڈلائین پر_؟؟؟سب کے پاس تو اسکا پرسنل نمبر تھا پھر یہ کس کی کال ائی ہے

__

_حیرت سے وہ ٹیلی فون کے پاس ائی

_فاطمہ نے اسے ٹیلی فون پکڑایا_اور سائیڈ پر کھڑی ہو گی

اوکے تھینکیو___دو منٹ کی مسلسل بات چیت کے بعد ایمن نے شکریہ ادا کیا اور فون رکھ دیا

کیا ہوا کون تھا؟؟؟فاطمہ نے پوچھا

ماما میں نے جہاں انٹرویو دیا تھا وہاں سے کال ائی ہے نیکسٹ ویک سے افیس جوائن کرنا ہے___اسکے لہجے میں حیرانگی تھی

افیس لیکن تمہارے پاس نا کوئی ڈگری ہے نا کچھ پھر کیسے تمہیں جاب پر رکھ لیا___؟؟؟؟فاطمہ کو بھی اسکی بات سن کر حیرانگی ہوئی تھئ

__پتا نہیں ماما یہی بات تو مجھے بھئ نہیں سمجھ ارہی

ضرور کوئی دو نمبری ہو گی ورنہ کوئی بھی پاگل نہیں ہے جو ڈگری کے بغیر تمہیں جاب دے یہاں ڈگریوں والے رل رہے ہیں خبر دار جو ایسی کمپنی میں جاب کی __

ماما وہ پاکستان کی بہترین کمپنیوں میں سے ایک ہے __

ایمن تم خود سوچو کوئی کیوں بغیر کیسی ڈگری کے تمہیں جاب پر رکھے گا ؟؟؟؟ فاطمہ کو ابھی بھی یقین تھا کہ ضرور کوئی گڑ بڑ ہے _

ماما ہو سکتا ہے انہیں میرا کونفیڈنس اچھا لگا ہو لازمی تو نہیں ہر چیز ڈگری پر اکر ختم ہو __

پتا نہیں لیکن پھر بھی میں پہلے نور سے کہوں گی کہ وہ بھائی سے اس کمپنی کے بارے میں پتا کروائے وہ اچھے سے جانتے ہو گے انکی فیلڈ ہے یہ اگر انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے پھر تمہیں اجازت ملے گی ورنہ کیسی صورت بھی نہیں __ وہ صاف صاف اسے کہتی کچن کی جانب چلی گئی _

وہ خود حیران پریشان سی وہی کھڑی کی کھڑی رہے گی تھی _

_ اخر کیوں اسے بغیر ڈگری کے جاب دے دی گئی تھی

_ اخر کیوں سر فرقان نے عین وقت پر اس کا گروپ تبدیل کر دیا تھا

_ اخر ہو کیا رہا تھا اسکے ساتھ

پچھلے ایک ماہ سے اسکے ساتھ سب کچھ عجیب ہو رہا تھا _ نا دل پر اختیار رہا تھا

_ نا ہی سوچو پر

_ وہ خیال اسکے ذہین میں اتا جو نہیں انا چاہیئے تھا

بہت ارمان تھے ڈگری مکمل ہونے کے مگر

اب پتا نہیں وہ ارمان کہاں کھو گے تھے ؟؟؟

اپنی الماری کے سامنے کھڑی وہ بہت فخر سے اپنے سارے انعامات کو دیکھ

رہی تھی جو بچپن سے لے کر اج تک اسنے حاصل کیے تھے ___

ہمیشہ سے وہ پہلی پوزیشن حاصل کرتی ائی تھی سکول میں تو وہ حاصل کرتی

ہی تھی پہلی پوزیشن مگر سارے بورڈ سے بھئ پہلی پوزیشن حاصل کرنا

ایک حیران کن لمحہ تھا_ ہمیشہ پہلی پوزیشن حاصل کی تھی پھر پتا نہیں میٹرک کے امتحان میں اسکی دوسری پوزیشن ائی تھی مگر اس وقت سیدہ حجاب زاہرہ نے ناامیدی کے بجائے اللہ سے ڈھیر ساری دعائیں مانگی تھی اور اج پھر سے اسکے کامل یقین نے اسکی منزل تک پہنچادیا تھا_

ایک سرمنی ہوئی تھی جہاں ٹاپرز کو انعمات دئے گے تھے ملک کی بہت بڑی بڑی شخصیات نے اس تقریب می شرکت کی تھی___ اسنے اپنے بابا کے سنگ پنے انعات وصول کئے تھے___

حکومت پاکستان کی جانب سے اسے تین لاکھ کا چیک دیا گیا تھا جیسے تھامتے ہوئے ہی اسنے ارادہ کیا تھا کہ یہ وہ اسے دے گی جیسے اسکی ضرورت ہو گی اور پھر اسنے ایسا ہی کیا تھا بغیر کیسی کے علم میں لائے اسنے یہ چیک ایک یتیم بچی کو دے دیا تھا جس وہ بچی اپنی تعلیمی ضروریات اسانی سے پوری کر سکتی تھی_ نیکیاں ایسی ہونی چاہیے کہ نیکی کرنے کی خبر صرف اپکو اور اپکے

رب کو ہو_جو سب کے علم میں اجائے وہ نیکی نہیں دکھاوا زیادہ بن جاتا

ہے_

اہ حجاب ابھی منزل باقی ہے ابھی مزید سفر کرنا ہے____خود سے کہتی وہ

کمرے سے باہر نکل ائی

بابا اجاوں_؟؟ مرتضیٰ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اجازت طلب

کی___

مرتضیٰ نے فائیل پر سے نگاہیں اٹھا کر دروازے پر کھڑی اپنی بیٹی کی جانب

دیکھا اور پھر مسکرا کر سر اثبات میں ہلا کر اسے اندر انے کی اجازت دی_

بابا اپ بزی ہیں کیا_؟؟ اسکے ٹیبل پر کھلے لیپ ٹاپ کو دیکھ کر اسنے پوچھا

نہیں اپ کہے جو کہنا ہے___اسنے لیپ ٹاپ شٹ ڈاون کیا_اسنے اج تک

نور کے کہنے پر بھی کام کرتے ہوئے درمیان میں کام نہیں روکا تھا مگر اپنی

بیٹی کے کہنے پر وہ خود ہی کام روک دیتا تھا_

اولاد وہ سب کچھ کروا دیتی ہے جس کا کبھی گمان تک نہیں ہوتا_

بابا وہ اپسے بات کرنی ہے ___ ہچکچائی

_یہاں بیٹھے ___ اسے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا

حجاب بغیر کچھ کہے اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی

اب بتائیے کیا کہنا ہے _ ؟؟؟؟

بابا اپکو اپنا پرومس یاد ہے نا _ ،،؟،

_ اہ یہی بات تھی جس سے وہ بچ رہا تھا

___ اسنے محض سر ہلایا

___ بابا اب وہ پورا کرنے کا وقت اگیا ہے پلیز

حجاب بیٹا میں جانتا ہوں میں نے اپسے وعدہ کیا تھا مگر بیٹا اپ یہاں رہے کر بھی تو ایک اچھی سوفٹوئیر انجینیر بن سکتے ہو اتنی اچھی یونی ہیں پاکستان میں بھی

____

جی بابا مگر میری خواہش ہے کہ میں اٹلی کی یونی میں انجنیئرنگ کروں میں جانتی ہوں بابا سوائے اپکے میرے اس خواب کی تکمیل کے کوئی بھی ساتھ نہیں دے گا پلیز بابا ____ بہت مان سے کہا تھا

مرتضی نے اپنی بیٹی کی انکھوں میں دیکھا جہاں مان تھا منزل کی جستجو تھی کیا کچھ نہیں تھا ان سرمئی انکھوں میں __

کچھ لمحے وہ اسے دیکھتا رہا _

اوکے میں کرتا ہوں ___ بہت سوچ بچار کے بعد اسنے کہا تھا

تھینکیو بابا تھینکیو سوچ ___ اسکے لہجے سے جوشی جھلک رہی تھی _

مرتضی حجاب کی اس قدر خوشی کو دیکھ کر خود بھی مسکرایا تھا _

بابا میں اپکے لیئے اچھی سی کافی بنا کر لاتی ہوں ___ کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی _

اسنے وعدہ کیا تھا مگر اس وعدے کی تکمیل کتنی گھٹن ہو گی یہ وہ اچھے سے جانتا تھا _

اپنے جگر کے ٹکرے کو خود سے علیحدہ کرنا بے حد مشکل تھا ابھی تو یہ بات صرف اسے معلوم تھی لیکن جب نور کو معلوم ہو گی تو پھر کیا ہو گا اس بات کا بھی اسے اندازہ تھا_

کچھ دیر وہ اسی طرح گہری سوچ میں ڈوبا رہا تھا جب حجاب ہاتھ میں کافی کا مگ اٹھائے واپس کمرے میں ائی تھی_

یہ لے بابا___ ٹیبل پر کافی رکھتے ہوئے کہا_

تھینکیو___ مرتضی اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا

وہ واپس سے اسکی ساتھ صوفے پر اکر بیٹھی تھی جب اسی لمحے نور بھی کمرے میں ائی تھی_

ٹیبل پر رکھے بھانپ اڑاتے مگ کی جانب دیکھا_

کافی کس نے بنائی ہے ؟؟؟

میں نے بنائی ہے ماما___ بہت خوشی اور فخر سے بتایا تھا

اچھاتو پھر جاو کچن اور جو پھیلاوا پھیلا کر ائی ہو ناوہ بھی سنبھال کراو____ کہتی وہ اپنے بیڈ کی جانب ائی تھی

ماما پکا میں سارا کچن صاف کر کے ائی تھی کوئی بھی پھیلاوا نہیں تھا وعدہ لے لے____ وہ حیران ہوئی اسے انسے تو واقعی سارا کچن سنبھالا تھا واپس سے کیونکہ جانتی تھی نور کی عادت کو

سنبھالا تھا کافی جار کی کیپ کیسی لگائی تھیُ جیسے ہی نرگھس نے جار اٹھایا ساری کافی نیچے گر گئی ___

اہ سوری ماماوہ کیپ سہی سے نہیں لگایا ہوگا___ شرمندگیُ سے کہا

حجاب تم بس مہربانی فرما کر کچن میں ناجایا کرو دو منٹ کے لئے جاتی ہو بیس گھنٹو کا کام کھول اتی ہو پیچھے بے چاری نرگھس سنبھالتی ہے____

اچھاناماماسوری اب نہیں کروں گی___

نور نے جوبا اسے بس گھورا اور بیڈ پر بیٹھ کر کتاب کا مطالعہ کرنے لگ گئ_

حجاب کچھ دیر مرتضیٰ کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی پھر وہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی_

پیچھے مرتضیٰ واپس سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا_

نور نے جن نظروں سے اسے اور اسکے لیپ ٹاپ کو دیکھا تھا یہ نظریں محسوس صرف مرتضیٰ کو ہی ہوئی تھی_

ہر چیز عارضی ہے مگر پتا نہیں یہ لیپ ٹاپ کیوں ابھی تک ہے___؟؟؟

کیونکہ جب تک میں ہوں تب تک لیپ ٹاپ بھی ہے___ سکرین پر سے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا

بوڑھے ہو گے ہیں اسی لیپ ٹاپ کے ساتھ جوانی تو گزاری سو گزاری اب بھڑانپا بھی اسی کے ساتھ گزرانے کا ارادہ ہے_؟؟؟؟

کام کام ہوتے چاہیے جوانی ہو یا بڑھنپا___

ہاں سب کچھ ہو جاتا اپ سے بس مجھ سے دو گھڑی باتیں نہیں ہوتی___

اسکی بات پر مرتضیٰ مسکرایا_

_نورا سے مسکراتا دیکھ کر خود بھی مسکرائی تھی

_جو بھی ہو جائے یہ بندہ کام میں کوئی کمپرومائیز نہیں کرتا تھا

بھایی جی___ایمن نے بہت پیار اور عزت سے ہادی کو پکارا تھا

جو مسلسل موبائیل میں گیم کھیل رہا تھا

بھائی جان___ایک اور بار لاڈ سے کہا

اب کی بار بھی وہ کچھ نا بولا

___بھائی جی جان بات سن لو نا

کیا ہے کیوں بھائی بھائی کر رہی ہو___وہ جھنجھلا کر بولا تھا

ہو نیہ پیار سے اگے سے جی میری گڑیا نہیں کہ سکتے تھے مجھے تو ناولز والے

بھائی نہیں ملا ہیرو خاک ملے گا بتمیز نا ہو تو عزت سے بلا رہی تھی عزت سے

___ہی جواب دیتے نا

___تم عزت سے بغیر مطلب کے نہیں بلاتی اتنی سمجھ ہے مجھے

ٹینڈے بننے ہیں گھر میں کھالو گے کیا___؟؟؟؟

ہائے اللہ پوچھے اس سبزی والے کو جو ہر دن ڈینڈے لے کر اجاتا ہے گلی میں___ناک چڑھا کر موبائیل سائیڈ پر رکھا

اوپر سے اج ماما بھی غصے میں ہی کوئی نہیں ہمیں کچھ بھی بنا کر دے گی ایک کام کرو تو چپس بہت اچھی بناتے ہو نا وہ بنا دو پلیز دونوں مل کر کھائے گے___

اہ اب اپی ناچونٹی پہاڑ کے نیچے دیکھا جاتنا تھا میں بغیر مطلب کے تم بھائی کہ ہی نہیں سکتی مجھے___

بھائی ہو نا میرے شہزادے___

ٹھیک ہے سو روپے نکالو چپس حاضر ہو گی_کمیشن بتایا تھا

ہا سو روپے تمہیں اور روپے دینے سے اچھا نہیں کہ میں سو روپے کا برگر منگوالوں_

اور میڈم کس دنیا میں ہو اجکل سو روپے کا برگر کی تصویر بھی نہیں دیکھاتا کوئی یہ تو میرا ظرف ہے جو سو روپے پر چپس بنا کر دے رہا ہوں _

اچھا پچاس دوں گی سو نہیں ہے ___ ہادی کو واپس صوفے پر بیٹھتا دیکھ کر جلدی سے کہا

اسکی بات پر ہادی اسے گھورتا کچن کی جانب چلا گیا _ چلو بچاس تو مل رہا تھا نا ___ اسنے سوچا اور کچن میں چلا گیا

کچھ دیر وہ وہی لاونج میں بیٹھی رہی جب فاطمہ کچن کی جانب گئی اب ایمن کو پتا تھا کیا ہو گا اس لئے خود بھی کچن کی جانب چلی گئی _

کیونکہ اب فاطمہ نے انکی عزت کرنی تھی اگر یہ عزت ہادی اکیلا سنتا تو اسے چپس کا ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہوتا اس لئے خود بھی کچن میں چلی ائی

نہیں اترتے نا تم لوگوں سے سبزی دیکھنا جب خود کمانے نکلو گے نا تو ڈینڈے دالیں سب کچھ اترے گا یہ نخرے صرف باپ کے سر پر ہوتے ہیں _ کہتی اسنے برتن سنک پر رکھے

___فیکٹریاں چھوڑ کر گے تھے میرے ابا الو کی

ہادی نے چپس کی پلیٹ اٹھائی پھر فاطمہ کے پاس ایا جواب برتن دھو رہی تھی

_

ماما ایک بات کہوں___بہت ارام سے پوچھا

___جی فرمائے

وعدہ کرے ڈانٹے گی نہیں____جانتا تھا جو بات وہ کرنے لگا اس بات پر فاطمہ کی فلائیگ چپل بھی اسکتی تھی

_فاطمہ خاموش رہی

___بتائیں ناماما

___دماغ نا کھاو بتاو کیا بات ہے

وہ ناماما الو کی فیکٹری نہیں کھیت ہوتے ہیں___کہتا وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر کچن سے باہر نکلا

_

_پیچھے فاطمہ بس اسے گھورتی ہی تہے گئ

بے شک مکافات عمل اسی دنیا میں ہوتا ہے اسنے بھی سدرہ کو بے حد تنگ کیا تھا اور اب اسکی دونوں اولادیں اسی پر گئی تھی _ نخرے تھے کے ختم ہی نہیں ہوتے تھے

_وہ دونوں اب ٹیبل پر بیٹھے روٹی کھارہے تھے

ہادی اب اگے کا کیا سوچا ہے تم نے رزلٹ کوائے بھی اتنے دن ہو گے ہیں _ ؟؟؟ چپس کھاتی اسنے پوچھا

___ وہی سوچا ہے جو پچھلے چار سال سے سوچ رہا تھا

مطلب پکا ارادہ کرلیا ہے اب کینیڈا ہی جانا ہے _ ؟؟؟

ہیمم

___

ایمن اسے کچھ کہنا چاہتی تھی کہنا چاہتی تھی کہ کینیڈا ہم جیسے لوگ صرف خواب میں جاسکتے ہیں حقیقت میں اتنے وسائل نہیں مگر وہ اپنے بھائی کے خوابوں کو کیسے خود چکنا چور کرتی _ اسکی تو خود ہی خواہش تھی کہ اسکا بھائی

کنیڈا میں پڑھے اچھی سے بھی اچھی تعلیم حاصل کرے مگر جب بات وسائل کی اتی تو سارے خواب خود ہی بکھیر جاتے تھے_

ایک نئ صبح کا سورج طلوع ہوا تھا_

ایمن اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنا حجاب سیٹ کر رہی تھی_

اسے اجازت مل گئ تھیٔ جاب کی_

مرتضی نے فاطمہ اور صائم کو بتایا تھا کہ اس کمپنی کا مالک اسکے دوست کا بیٹا ہے اس لئے بے فکر ہو کر صائم اور فاطمہ نے اسے اجازت دے دی تھی_

اج اسکا افیس میں پہلا دن تھا_

ایمن کیسی سے بھی زیادہ فری مت ہونا بس دور سے ہی سلام دعا ٹھیک رہتی ہے___ فاطمہ اسے یہ بات تقریبا دو سو بار کہ چکی تھی_

جی اچھا ماما___ ہمیشہ کی طرح اسنے جی اچھا ہی کہا تھا_

اوکے اللہ حافظ___ اپنا حجاب سیٹ کر کے وہ کمرے سے باہر نکلی_

پھر سب سے ڈھیر ساری دعائیں لی انہیں اللہ حافظ کہا اور صائم کے ساتھ

_ باہر گاڑی میں اکر بیٹھ گئی

فاروق صاحب اور صفیہ بیگم کو بے اختیار وہ دن یاد ایا جب نور کا افیس میں

_ پہلا دن تھا

وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ ایمن جیسے اپنی گود میں

_ اٹھا کر وہ دودھ پلایا کرتے تھے اج اپنے قدموں میں رزق کمانے نکلی تھی

_ انہیں نور کا بچپن اور ایمن کا بچپن ایک سا ہی لگتا تھا

___ نور اور ایمن کی کافی عادات بھی ایسی تھی جو اپس میں ملتی تھی

ایک وقت تھا جب فاروق صاحب نے نور سے کہا تھا کہ بے شک تھوڑا کمانا

_ مگر حلال کمانا اج یہی بات انہوں نے ایمن سے بھی کہی تھی

_ صائم نے اسکی افیس کے سامنے گاڑی روکی

ایمن مجھے اج بھی یقین نہیں ارہا کہ تم اتنی بڑی ہو گی ہو اتنی بڑی ___ وہ

_ حیران تھا بے حد حیران

بابا یقین کر لے اپکی ایمن اتنی بڑی ہو گی ہے ___ اسنے مسکرا کر کہا

_ ایمن تم میرا غرور ہو میرا مان ہو بیٹا اپنے بابا کا مان ہمیشہ قائم رکھنا

___ جی بابا ان شاء اللہ اپکو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا

ان شاء اللہ شاباش اب جاو واپسی پر میں خود پک کر لوں گا ___ اسکے سر

پر دلاسہ دیا

اور پھر بیٹیوں کو اس دلاسہ کے سوا کچھ بھی عزیز نہیں رہتا _ جب ایک

باپ اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ کہ دیتا ہے کہ تم مان ہو میرا _ تو اس

وقت بیٹیاں ٹھان لیتی ہیں کہ انہوں نے مان بننا بھی انہوں نے غرور بننا

_ بھی ہے

_ بیٹاں اگر کیسی چیز کی پیاسی ہیں تو وہ والدین کا اعتماد ہے

میرے نزدیک بیٹیوں کو والدین کے پیار سے بھی زیادہ ان کا اعتماد چاہیئے ہوتا ہے_

مناہل بات سنو_ ایمن نے اپنے ساتھ والے کیبن میں بیٹھی ایک لڑکی کو پکارا_

مناہل سے اسکی ہیلو ہائے ہو چکی تھی جس وجہ سے اب کافی حد تک وہ اسے جان گئی تھی_

جی___ مناہل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

دیکھو یہ سہی ہے نا___ ؟؟؟ایک فائیل اسے دیتی ایمن نے پوچھا

مناہل نے اس سے فائیل لی اور پھر ایک نظر دیکھ کر واپس اسے تھاماتے ہوئے کہا_

سہی ہے___

پکانا___؟؟؟؟ تصدیق کی

ایمن پریشان مت ہو فرسٹ ڈے ہے اج تمہارا اگر کچھ گڑ بڑ ہو بھی گئ تو سر کچھ نہیں کہے گے____مناہل نے اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثر دیکھ کر اسے تسلی دیتی ہوئی بولی

ہیمم___ایمن نے محض اتنا ہی کہا

جاو سر کو دیکھاو فرسٹ فائیل ہے تمہاری کچھ نہیں کہے گے___مناہل نے کہا

ایمن اسکی بات سن کر سر ہلاتی چیئر سے اٹھی_ابھی تک اسکا پالا مینیجر سے ہی پڑا تھا ابھی وہ پہلی بار سر کے پاس جا رہی تھی_

اپنے لیپ ٹاپ میں معصروف وہ توجہ سے کام کر رہا تھا جب دروازہ لاک ہوا_

یس_لیپ ٹاپ میں مسلسل انگلیاں چلاتے اسنے کہا تھا

دروازہ کھولتی ایمن کا دل بہت گھبرا رہا تھا_

زاویار نے ایک نظر سامنے سیاہ عبائے اور سیاہ ہی حجاب میں ملبوس ہاتھ میں

_ فائیل لئے کھڑی ایمن کو دیکھا

_ پھر مسکریا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی

ایمن کو ایک شوکڈ لگا تھا_ پچھلے دوماہ سے جس لڑکے کی بات پر وہ الجھی

_ ہوئی تھی اج وہی اسکا سر بنا ہوا تھا

____ جی تو مس ام ایمن دیکھائے اپنی پہلی کار گردگی

وہ طنزیہ کہا رہا تھا یہ پچھ اور ایمن کو سمجھ نہیں ایا تھا اسکا لہجہ بس اگے بڑھ کر

_ اسے فائیل تھمادی

زاویار نے فائیل اس سے لی اور پھر کھولی_ مگر اگے کاغذات دوسری سمت

_ ہو کر پڑے تھے

_ فائیل کو رسیدھا تھا مگر اندر موجود کاغذات دوسری سمت تھے

_ زاویار نے فائیل پر سے نظریں اٹھا کر سامنے ایمن کو دیکھا

_ وہ اسکی غلطی کو انکھوں کے ذریعے بتارہا تھا

_جس پر ایمن نے نظریں جھکالی تھی

تقریبا دو منٹ کی گہری خاموشی کے بعد زاویار نے اس سے کہا

گڈ قابل بہتر ہے مگر حاضر دماغی کی کمی ہے تھوڑی سی ہے زیادہ نہیں ائیندہ

ایسی چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے اجتناب کرے مس ام ایمن ___ اخر میں

اسکے نام پر زور دیا

ایمن کو سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ اسکے نام پر زور کیوں دیتا تھا ___؟؟؟

_یہ لے ___ فائیل اسے دی

_تھینکیو ___ اسنے مدھم آواز میں کہا اور فائیل لے کر باہر نکل ائی

بغیر کیسی ڈگری کے ایک لڑکی کو جاب میں رکھنے والا ٹیلنٹ بھی زاویار احمد

_میں ہی تھا

اسکے نام اور سی وی کو دیکھ کر ہی وہ پہچان چکا تھا پھر بغیر کیسی ڈگری کے

_اسے جاب میں بھی رکھ لیا تھا

باہر اکر ایمن نے ااپنے کمپیوٹر میں کام کرتی مناہل کو دیکھا_ کیا اسنے غور سے نہیں دیکھی تھئ میری فائیل یا پھر جان بوجھ کر؟؟

ہو سکتا ہے کہ اس نے دیکھا ہی نا ہو_؟؟؟

__خیر_ وہ اس سوچ کر مٹی تلے دباتی واپس سے اپنی چیر پر بیٹھی

__کچھ دیر مزید کام کیا اور پھر چھٹی ہو گی

_گھر اتے ساتھ ہی وہ لاونج میں پڑے صوفے پر ڈھے گئ تھی

انکھیں موندے سر صوفے کی پشت پر ڈالے ہوئی تھی جب ہادی نے

_پکارا

یہ لو__پانی کا گلاس اسکے اگے کرتے ہوئے کہا

ایمن نے حیرت سے انکھیں کھول کر اپنے سامنے کھڑے ہادی کو دیکھا

تھا_ اج پانی لا کر دیا تھا ہادی نے وہ بھی بغیر مانگے حیرت ہی حیرت

تھی_!!!!

_جزاک اللہ__پانی پی کر گلاس سامنے ٹیبل پر رکھا

کیسا رہا پہلا دن_ ؟؟؟ فاطمہ نے پوچھا

___ اچھا تھا

صرف اچھا تھا_ ؟؟؟؟؟ ہادی نے پوچھا

ہادی مسلسل اٹھ گھنٹے کمپیوٹر کے اگے کام کے غرض بیٹھنا بلکل بھی اسان نہیں ہے___ اسنے تھکے تھکے سے انداز میں کہا

میں تو ساری ساری رات بیٹھتا ہوں تب میں تو اتنا نہیں تھکتا_ ؟؟؟ یہ تو سچ ___ تھا کہ وہ ساری ساری کمپیوٹر کے اگے بیٹھا گیمز وڈیوز دیکھتا رہتا تھا

تم تفریح اور شوق سے بیٹھتے ہو کبھی کام کی وجہ سے بیٹھنا تو پتا چلے گا خیر یہ بتاو بابا ائے کیا_ ؟؟؟

___ نہیں

اہ وہ تو پہلے دن ہی اتنی تھک گئی تھی اور ایک اسکا باپ تھا جس نے ساری _ زندگی ایسی کام میں گزار دی تھی اور اب گزار بھی رہا تھا

_ باپ کی مشقت کا احساس تب ہی ہوتا ہے جب خود کمانے نکلتے ہیں

ہمیں تو یہ دیکھ کر بہت آسان لگتا ہے نا کہ بس سارا سارا دن آرام دہ کرسئ میں بیٹھ کر بس کمپیوٹر میں کام کرتے رہو مگر جو کرتے ہیں نا یہ کام وہی اچھے سے جانتے ہیں اس کام کے سکون کو_ ؟؟؟

کچھ دیر وہ وہی اسی طرح بیٹھی سب کو اج کے دن کی روداد سنناتی رہی پھر

_صائم اگیا اسے بھی ساری باتیں بتائی تھی کہ کیا کیا ہوا تھا اج

جوابا صائم نے اسے یہی کہا تھا کہ اپنے کام کے معاملے پر کیسی پر بھی بھروسہ مت کرنا کام تمہارا ہو گا جتنی محبت اور لگن تمہیں اس کام سے ہو گی کیسی دوسرے کو بلکل بھی نہیں ہو گی____

_ایمن نے اس بات کو اپنے پلو سے باندھ لیا تھا کہ کام اپنا اپنا

ہادی صاحب کیا ارادے ہیں اپکے_ ،؟؟؟ صائم نے ہادی سے پوچھا

_کچھ نہیں بابا

کیا مطلب کچھ نہیں اگے پڑھائی کے بارے میں کیا خیال ہے کونسی یونی میں اڈمیشن لینا ہے_ ؟؟؟

!!!_ بابا میں اپکو اپنے خیالات سے اگاہ کر چکا ہوں

_ ہادی سیریس ہو جاو

__ائم سیریس بابا

صائم نے بہت جانچتی نظرو سے سامنے بیٹھے اپنے بیٹے کو دیکھا جو زندگی میں پہلی بار اسے سیریس لگ رہا تھا

__شوق رکھو مگر وہ نہیں جن کی تکمیل مشکل ہی نہیں ناممکن ہو

بابا شوق بس رکھے جاتے ہیں تکمیل ہونا یہ سب اللہ کا کام ہے ہمارا کام تو بس منزل کی جستجو ہے__ !!اج اسنے پہلی بار ایسی بات کہی تھی

_ صائم کے ساتھ ساتھ ایمن کو بھی حیرت ہوئی تھی

__ صائم بس خاموش ہو گیا اسکے پاس کچھ نہیں تھا بولنے کو

_ہادی کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر کمرے میں چلا ایا

ایمن بیٹا بھائی کو سمجھاو کچھ یوں سال مت ضائع کرے__ صائم نے ایمن سے کہا

بابا اگر اسکا یہ شوق ہے تو پھر میں کیسے سمجھا سکتی ہو؟؟

_پھر بھی اسے سمجھاو کے شوق کی بھی حد ہوتی ہے

بابا شوق بے حد ہوتے ہیں اور ویسے بھی اگر یہ ہادی کا شوق ہے تو ہم سب مل کر بھی تو پورا کر سکتے ہیں نا_!!!

ساری زندگی بھی اگر لگے رہے نا تو تب بھی اتنے پیسے نہیں اکھٹے کر سکے گے جو کنیڈا جا کر پڑھنے کے لئے چاہیے ہو گے_!!!

بابا محنت سے کیا کچھ نہیں حاصل ہوتا یہ ہمارے ہادی کا شوق ہے خواب ہے جب ہم ہی اسی سپورٹ نہیں کرے گے تو پھر کون کرے گا ان شاءاللہ ایک دفعہ عزم تو کر کے دیکھے ہو جائے گا__

تمہیں لگتا ہے کہ وہ وہاں جا کر پڑھے گا_؟؟؟؟

جی بابا وہ ضرور پڑھے گا__ ایک یقین سے کہا تھا

___ایمن کی بات سن کر صائم خاموش ہو گیا تھا

بابا ہمیں ہی ہمت کرنی ہو گی ہادی کے مستقبل کے لئے ہمیں حال میں کچھ قربانیاں دینی ہو گی___ باپ کی مسلسل خاموشی سے ایمن کے دل کو کچھ ہو رہا تھا مگر بھائی کی خاطر اسنے کچھ تو قربان کرنا ہی تھا نا___

دیکھتے ہیں___ صائم کا لہجہ اب کے بدلا ہوا تھا_

ایمن نے یہ محسوس کیا تھا___

اسکا دل اب تھوڑا مطمئین ہوا تھا_

وہ اکثر صائم کو بہت سی باتوں کے لئے منوا لیتی تھی_ بات یہ نہیں تھی کہ وہ صائم سے بات منوا لیتی تھی بلکہ بات یہ تھی کہ صائم اپنی بیٹی کی کوئی بات رد نہیں کر سکتا تھا_

ایک بیٹی کی ساری امیدیں باپ سے وابستہ ہوتی ہیں اور صائم اپنی بیٹی کی امیدوں پر پانی نہیں پھیر سکتا تھا_

یہ لے اپی____ذریش نے زرناب کی طرف چپس والا پیکیٹ بڑھایا

نہیں کھانا__کہتی رخ بدلا

اوکے__کندھے اچکائے اور خود کھانے لگ گئی

کچھ دیر ہونی گزر گئی ذریش صوفے پر بیٹھی چپس کے ساتھ ساتھ موبائیل استعمال کر رہی تھی اور زرناب ویسے ہی اپنی گہری سوچ میں مگن تھی__

ذریش نے موبائیل پر سے نظریں ہٹا کر اپنی بہن کی جانب دیکھا_اسے ابھی بھی سوچوں میں غرق دیکھ کر اسنے تاسف سے سر نفی میں ہلایا

کیا ہے اپی پریشان تو ایسے ہو رہی ہیں جیسے رشتہ نہیں کوئی میتھس کا فارمولا اگیا ہو پیپر میں ریلکس کرے_

ذریش کی بات پر زرناب نے اسے دیکھا_

اور بغیر کچھ کہے واپس سے رخ بدل لیا

ویسے ایک مشورہ ہے میرے پاس اگراپ مانے تو_ ؟؟؟کچھ دیر بعد ذریش نے کہا

ہوں___

دیکھے اب اگر میں سچی سچی اور ایمانداری والا مشورہ دوں تو یہی کہوں گی کہ اپ ہاں کر دے اچھے بھلے ہیں زرباب بھائی ہینڈسم سے اور اوپر سے غضب خدا کا جب وردی پہینتے ہیں تو قیامت لگتے ہیں قیامت میرے ماننے تو ہاں کر دے ایسا لڑکا چراغ لے کر بھی ڈھونڈے گی ٔنا تو پھر بھی ٔنہیں ملے گا

____

_وہ کہ رہی تھی اور زرناب بس اسے سن رہی تھی بغیر کوئی تاثر دیے

کرلی بکواس ؟؟ائیبرواچکا کر پوچھا

جی___اثبات میں سر ہلایا

زرناب نے اسے کڑی نظروں سے گھور کر واپس سے نظریں دوسری جانب گھمالی_

اپی میں سچ کہ رہی ہوں زرباب بھائی واقعی بہت اچھے ہیں ہاں کر دے

اب کے سیریس ہو کر کہا تھا___

"زندگی گزارنے کے لئے صرف اچھا ہی نہیں دیکھنا پڑتا اور بھی بہت سی

باتیں معنی رکھتی ہیں___!!"

"مثلا کونسی باتیں ؟؟؟"

"دو سال وہ مجھ سے چھوٹا ہے ہمیشہ چھوٹا بھایی سمجھا اسے خود سے شرم

محسوس ہوتی ہے جب میں یہ سوچتی ہوں کہ وہ میرے لئے ایسا سوچتا

ہے___"

"اپی پلیز ایج کا ڈفرنس کوئی معنی نہیں رکھتا ہاں اگر اپکو ان سے کوئی اور

پرابلم ہے تو وہ الگ بات ہے لیکن اپ کماز کم ایج کی وجہ سے انکار مت

کرے_"

"تم مجھے ایک بات بتاو_؟؟؟"

"جی پوچھے"

"تم تو وہی تھی نا جب پھوپھو نے یہ بات کہی تھی_؟؟"

"جی وہی تھی"

تو جب پھوپھو نے یہ بات کی تھی تو بابا اور ماما کے کیا تاثرات تھے؟؟؟؟

باباکے تاثرات کیا تھے یہ مجھے نہیں پتا مگر بابا نے یہی کہا تھا کہ زرباب اور"

زرناب دونوں میرے بچے ہیں لیکن میرے لئے اپنی بیٹی کی خوشی اور

رائے زیادہ اہمت رکھتی ہے "

_زرناب اسکی بات سن کر پھر سے ایک نئی سوچ میں ڈوب گئی تھی

سمجھ نہیں ارہا تھا کہ کیا کرے؟؟

_اپی___ذریش نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

_زرناب نے اسکی جانب دیکھا

_اسکی انکھیں اب بھیگی ہوئی تھی

یقین کرے اپی میں سچ کہ رہی ہوں زرباب بھائی اچھے ہیں خوش رہے ہیں

گی اور سب سے بڑی بات وہ اپ کو پسند کرتے ہیں اپ سے محبت کرتے

ہیں پھر تو کیسا ڈر ہاں کر دے ___ وہ بلکل سریس ہو کر کہ رہی تھی

_ مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا ذریش ___ اسکے کندھے پر سر رکھتی وہ بولی

___ اپ سمجھے بھی مت

ذریش وہ جنونی ادمی ہے اسکا جنون اگر کبھی اتر گیا تو میں کیا کروں گی کہاں

جاوگی میں اس وقت _ ؟؟؟؟اسکے کندھے پر سر رکھے وہ کہ رہی تھی

اپی ایک بات کہوں محبت میں پاکیزگی معنی رکھتی ہے اور پاکیزگی نگاہوں

سے جھلکتی ہے کبھی ان کی نگاہوں میں دیکھنا پھر اپ کا سارا خوف اڑ جائے

___ گا

بابا کی کیا رائے ہے _ ؟؟؟؟؟اسکی بات کو نظر انداز کیا

___ جو اپکی رائے ہے

اور ماما کی کیا رائے ہے _ ؟؟؟

وہی جو اپکی رائے ہے_ اسنے اب بھئ یہی کہا تھا

اور تمہاری کیا رائے ہے ؟؟؟؟

_میں دولہے کی طرف سے ہوں

_اسکی ات پر زرناب نے حیرانگئ سے نظریں اٹھا کر اسکی جابب دیکھا

تو پھر دفاع ہو جاو___ اکسے کندھے پر سے سر اٹھایا

ہاہہاہاہا وہ ہنسی تھی اور ہنستی رہی تھی

بتمیز___ اسے ہستا دیکھ کر زرناب نے اسکے کندھے پر ہلکی سئ چپیٹ

_لگائی

تو پھر میں اپنے بھائی کے لئے ہاں سمجھو_ ؟؟؟؟؟

____نکلو یہاں سے اماں نا بنو میری

___ یار نند ہوں

بناو میں تمہیں نند_ ؟؟؟؟

بنانے کی کیا ضروت ہے_ ؟؟؟؟

باتیں تو اگئی ہیں یہ بتاو یونی کا کیا کیا ہے_؟؟؟؟

کل ہی تو اڈمیشن بھیجا ہے کیا اب منہ اٹھا کر چلی جاو یونی_ ناک چڑھا کر جاو

میری طرف سے ابھی جاو گھر میں سکون ہو گا___

ہاں دیکھنا جب جاوں گی ئنا پھر قدر ائے گی ئمیری___

میں صدقے غلط فہمیوں پر_ صوفے پر سے اٹھتی اسکے سر پر تھپڑ رسید کرتی

وہ اپنے کمرے میں چلی گئ_

ہونہہ مفت کی ملی ہوئی ہوں نا میں اتے جاتے تھپڑ رسید کرتی رہتی ہیں

شادی کے بعد سارے بدلے ان کے بچوں سے سود سمیت لوں گی ان

شاءاللہ____ منہ میں بڑ بڑاتی وہ واپس سے موبائیل کی طرف متوجہ

ہو گئی___

وہ کمرے میں ائی مسلسل سوچتے رہنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی جو بابا

کہے گے وہی ہو گا_

دن گزرے گے رشتہ ایسے ہوئی ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس ایک ہفتے میں اشال

نے ایک بار سدرہ کو کال کر کے پوچھا تھا

_اور پھر سدرہ نے زاریان سے کہا تھا کہ وہ خود زرناب سے پوچھے

_اور ابھی وہ اسی لیے زرناب کے کمرے میں موجود تھا

اس وقت کمرے میں زاریان سدرہ اور زرناب موجود تھے ذریش کی یونی

شروع ہو چکی تھی_ سو وہ یونی میں تھی

بیٹا جو اپ چاہو گے وہی ہو گا بتاو کیا چاہتی ہے میری بیٹی___؟؟؟؟زاریان

_نے مسلسل خاموش بیٹھی زرناب سے پوچھا

___زرناب نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اپنے قریب بیٹھے باپ کی جانب دیکھا

___اپکے پاس رہنا ہے___بس اتنا ہی کہا اور باپ کے سینے سے لگی

یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب ایک باپ اپنے لخت جگر سے خود سے دور جانے کی

___رائے لینے اتا ہے

زاریان نے خود پر ضبط کیا ہوا تھا مگر زرناب کا یوں گلے سے لگنا اس بھی اندر سے ہلا چکا تھا_

بیٹا میں تو ہوں اپکے پاس اور ہمیشہ رہوں گا مگر ابھی بتاو_؟؟؟؟اسکے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

جواب چاہیے_ اسکے گلے سے لگی کہا

اشال میری بہن ہے جیسے اپ اور ذریش ہیں میرے لئے ویسے ہی وہ بھی ہے اور زرباب وہ بھئ میرے ہاتھوں میں پلا ہے اور سب سے بھر کر وہ اپکا ننھیال ہے اپکے نانا نانی کا گھر مجھے اس چیز کا ڈر نہیں کہ وہاں اپکے ساتھ کیسا روایہ رکھا جائے گا میں مطمئین ہوں__

زرناب نے باپ کے سینے پر سے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا_

اپ مطمئین ہیں تو میں بھئ مطمئین ہوں اپ خوش ہیں میں بھی خوش ہوں_"

زاریان نے اسکی بات پر اسے اپنے ساتھ لگایا_

جگر کے ٹکڑے کو خود سے الگ کرنا اسان نہیں مگر یہاں علیحدہ کرنا مجھ پر فرض ہے___ اسکے سر پر پیار دیتا وہ ضبط کے اخری سرے پر کھڑ تھا

_ماما کی جان خوش رہو بیٹا___ سدرہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا

زرناب نے سدرہ کے ہاتھ پر پیار دیا

_ان شاءاللہ خوش رہو گی تم زرباب کے ساتھ میں نے اپنی بیٹیوں کے لئے ہمیشہ اپنے جیسے ہمسفر کی دعا کی تھی اور زرباب ایک اچھا ہمفسر ثابت ہو گا ان شاءاللہ___ اسے پیار دیتی وہ کہ رہی تھی انکھیں اسکی بھی بھیگ چکی تھی

_

بچپن سے جوانی تک اسے پالا تھا اور اب یوں اسے رخصت کرنا دل پر کیا گرزر ہی تھی یہ اس وقت سدرہ اور زاریان جانتے ہیں

_

اور زرناب کا دل پہلی بار یوں ڈر رہا تھا وہ ہمیشہ سے بہادر رہی تھی وہ زاریان خان کی بہادر اور سمجھدار بیٹی تھی_ وہ ہر مشکل کا مقابلہ ڈٹ کر کر سکتی تھی اسکی پرورش سدرہ امین نے کی تھی جو بہادر تھی بے حد بہادر

_

_ اگلے ماہ کی ڈیٹ فکس کر دی گئی تھی اس کی شادی کی

زرباب کے کہنے پر ڈائیرکٹ شادی ہو رہی تھی ورنہ سب کا ارادہ نکاح کا تھا

_ مگر وہ اسے اپنا کرنا چاہتا تھا جلد از جلد

_ اس کے لئے ایک دن ایک دن کیسے گزرے گا یہ صرف وہی جانتا تھا

وہ ائیرپورٹ پر موجود تھے بس کچھ ہی دیر تھی اسکے بعد حجاب اور مرتضی

نے چلے جانا تھا_ اخر پورے ایک ہفتے کی منتوں کے بعد سب مانے تھے

اسکے اٹلی جا کر پڑھنے کی فرمائش کو_ اور یہ سب صرف و صرف مرتضی کی

وجہ سے ہوا تھا_ اسی نے ہی سب کو سمجھایا تھا_ ابھی اس کے ساتھ مرتضی

_ جا رہا تھا اسے چھوڑنے مگر وہ کل شام کی فلائیٹ سے واپس اجائے گا

حجاب سب کچھ چیک کر لیا ہے نا___؟ نور نے حجاب سے پوچھا

جی جی ماما سب کچھ رکھ لیا ہے___ وہ مسکرائی یہ سوال وہ اس سے تقریبا سو

_ بار کر چکی تھی

چلے اب دس منٹ رہے گے ہیں___ مرتضی نے کہا

حجاب نے اپنی ماں کی جانب دیکھا_ جس کی انکھیں بھیگنے کے قریب تھی
_

وہ سب سے پہلے اپنے دادا سے گلے ملی تھی_ ان کی ڈھیر ساری دعائیں نصحیتیں حاصل کر کے پھر وہ دادی سے ملی انہوں نے بھی اسے بہت سی

دعائیں اور پیار دیا_ اسی طرح پھر وہ اپنے نانا نانی سے ملی اور صائم سے مل کر

اب وہ نور کے پاس ائی
_

ماں کے گلے لگتے ہی اسکے خلق میں کچھ اٹک سا گیا تھا
_

انسو کو اندر دھکیلا_ کمازکم ابھی نہیں رونا تھا
_

وہ اس سے پیچھے ہوئی ماں کے انسو پونچھے
_

دیکھنا ابھی اپ رو رہی ہیں نا جب اپکی بیٹی کامیاب ہو کر واپس لوٹے گی تو پھر

اپ کہے گی کہ حجاب یہ تمہاری زندگی کا سب اچھا فیصلہ تھا___ اسکے انسو

صاف کرتی اسے پیار کرتی وہ کہ رہی تھی
_

اللہ تمہیں ڈھیر ساری کامیابوں سے نوازے میری جان مگر حجاب یاد رکھنا اپنے نام کی حفاظت اب تم نے خود ہی اکیلے کرنی ہے_ اسے کہتی اسکی پیشانی پر پیار کیا_

جی ماماان شاءاللہ_ ماں کو پیار دیتی وہ بولی

اپنا خیال رکھنا اور دماغ حاضر رکھنا چوبیس گھنٹے چار انکھیں اور چار کان رکھ کر وہاں رہنا اس پاس کیا ہو رہا ہے سب کی خبر رکھنا چھٹی حس کو حاضر رکھنا___ وہ اسے سمجھا رہی تھی

جی جی ماما___

اللہ حافظ___ ایک بار پھر سے نور نے اسے پیار دیا

اولاد تو دل۔ کا ٹکڑا ہوتی ہے اسے خود سے علیحدہ کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے یہ صرف والدین ہی جانتے ہیں_

وہ سب سے مل ملا کر اپنے باپ کی ہمراہ اندر چلی گئی تھی_

کئی بار پیچھے منہ کر کے دیکھا تھا_ کئی بار دل نے ارادہ بدلا تھا_ اور پھر کئی بار ہی دماغ نے دل کو جھڑکا تھا_

"_کامیابیاں قربانیاں مانگتی ہیں"

اور پھر سیدہ حجاب زاہرہ نے اپنوں سے دوری کی قربانی دی تھی_

اب تو کامیاب ہونا ہی تھا_

مسلسل کئی گھنٹوں کی مسافت کے بعد وہ لوگ اٹلی کی سرزمین میں قدم رکھ چکے تھے_

اب مرتضی اور حجاب فلیٹ پر پہنچ موجود تھے_

بابا پانی___ حجاب نے اسکے سامنے پانی کا گلاس کیا جو انکھیں موندے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ہوا تھا

جزاک اللہ بیٹا___ اسکے ہاتھ سے گلاس لیتے کہا

بابا یہ اپ نے کب ارینج کروایا مطلب کچن میں پہلے سے ہی سب گروسری پڑی ہے اور فلیٹ بھی اتنا صاف ستھرا ہے_ حجاب ابھی کچن میں پہلے سے گروسری دیکھ کر حیران ہوئی تھی

دنیا والوں سے جان پہچان رکھنئ چاہئے ایک دوست ہے یہاں میں کل ان کی فیملی سے اپکو ملوں گا___ گلاس ٹیبل پر رکھتے اسنے کہا

_ اچھا یہ تو بہت اچھا ہو جایے گا پھر

جی ان کا ایک بیٹا اسی یونی میں پروفیسر ہے "احمر شاہد" نام ہے میں کل اپکو

_ سب سے ملوادوں گا

___ اہ بابا تھیکیو سوچ

نو نیڈ بیٹا اب اپ آرام کرو میں بھی آرام کرنے جارہاہوں تھک گے ہیں

اج بہت زیادہ___ وہ صوفے پر سے اٹھتا بولا

وہ روم میں چلا گیا تھا_ پیچھے حجاب نے سارا فلیٹ دیکھا_ دو کمرے کچن

_ لاونج سب تھا

_کل یونی کے سارے معاملات بھی دیکھنے تھے

_اور تھکاوٹ بھی بہت تھی

پہلے گھر پر کال کی سب سے باتیں کی پھر انہیں خدا حافظ کہا کر خود بھی

_وہ دوسرے کمرے میں ارام کے غرض چلی گئی تھی

ہادی یہ کیا کباڑ کھولا ہوا ہے_؟؟؟ایمن اسکے کمرے میں سارے کاغذات

پھیلاۓ دیکھتی بولی

جیسے تم کباڑ کہ رہی ہو ناوہ اب تک کی زندگی کا کل اثاثہ ہے_وہ اپنے

_رزلٹس وغیرہ کو سیٹ کر کے ایک فائیل میں رکھ رہا تھا

اواچھا اتنا سلیقہ کہاں سے سیکھ ائۓ_؟؟؟؟ایمن اسکے قریب ہی نیچے زمین

پر بیٹھتی بولی

جو باہادی بس خاموشی سے اپنے کام میں مگن رہا تھا

حجاب اٹلی پہنچ گئی ہے ابھی ہی کال کی اسنے ___ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد _ کہا

ہوں جب پیسا ہو تو پھر کیا نہیں ہو سکتا _ معصروف سے انداز میں کہا

تمہیں کیا ہوا ہے کیوں منہ بنایا ہوا ہے _ ؟؟؟ اسکے کندھے پر تھپڑ رسید _ کرتی بولی

کچھ نہیں ہوا ___ لہجہ اداس سا تھا

کچھ تو ہوا ہے بتاو کوئی یاد آرہا ہے کیا؟؟؟ اسے چھیڑنا چاہ

نا کرو یار ایمن ___ وہ ناک چڑھا کر بولا

اچھا آو چپس بناتے ہیں _ اسکا موڈ سہی کرنے کے لئے کہا

ان کے ہاں اگر موڈ خراب ہو تو پھر چپس گھر میں سبزی دال بنے ہو تو "

چپس بارش کا موسم ہو تو چپس موڈ بہت زیادہ اچھا ہو تو چپس غرض ہر بات

چپس پر اکر ختم ہوتی تھی کیونکہ بقول فاطمہ کے کہ دس دس الو کے گھیت

"ان دونوں کے نام تھے نا اس لیے الو کی برسات کرتے ہیں وہ دونوں

جاو یار کچھ نہیں کرنا_ وہ ابھی بھی بےزار تھا

_ ایمن نے ایک سانس اندر کی جانب کھینچی

میں جانتی ہوں تمہارے راویہ کے پیچھے کا راز مگر ہادی تم یقین کرو یہ میرا تم

سے وعدہ ہے ایک وقت ائے گا جب کہے گے کہ اج ہادی بھی کنیڈا پہنچ گیا

ہے یقن کرو ان شاءاللہ_ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتئ وہ ایک جذبے سے کہ رہی تھی

یار ایمن کیا زندگئ ہے زندگئ میں ایک ہی بار تو کچھ خواہش کی تھی وہ بھی_

وہ گردن تاسف سے سر ہلا گیا تھا

_ ان شاءاللہ تمہاری یہ خواہش بھی ضرور پوری ہو گی

_ پتا نہیں کونسی صدی میں

___ ہادی امید تو اچھی رکھو یار ان شاءاللہ ہو جائے گی

ایمن مجھے سمجھ نہیں اتا سارے خواب ہم مڈل کلاس لوگوں نے ہی کیوں توڑنے ہوتے ہیں حجاب کو دیکھو اسنے خواب دیکھا اور اج اسکی تکمیل کے لئے اٹلی پہنچ گئی کیوں ؟؟؟؟ کیونکہ اسکے پاس پیسہ تھا اور میں ہوں جو خواب تو دیکھ رہا ہوں مگر تکمیل ناممکن سے بھی زیادہ ناممکن ہے ___ بے یقینی ہی بے یقینی تھی اسکے اندر

ہادی ہادی ایسے نہیں کہو اگر اللہ نا چاہئے تو کیا امیر کیا غریب کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور تم بھی اپنے خواب کو حقیقت بناو گے سمجھے اب اور بکواس مت کرو ___ ایمن کا دل بلکل ٹوٹ چکا تھا اسکی بات سن کر

جاو چپس بنا کر لاو ہمارا لائف سرکل یہئ ہے چپس بناو کھاو اور پھر چپس بناو اور کھاو

_

_ چلو تم بھی اکٹھے بناتے ہیں ___ ایمن اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی

دونوں نے مل کر پہلے سارے کاغذ وغیرہ واپس اپنی جگہ پر رکھے اور پھر باہر

_ ایے

صفیہ بیگم اور فاطمہ باہر لاونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب وہ دونوں کچن میں جاتے نظر ائے _

کہاں جا رہے ہو الو ختم ہیں اج ___ وہ اپنی اولاد سے واقف تھی اتنا اتفاق انہیں صرف چپس بنانے سے لے کر کھانے تک اتا تھا _

دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا _

دودھ تو ہے خالی چائے بنا لے گے _ ایمن نے پیچھے منہ کر کے اسے دیکھ کر کہا

میرے اور امی کے لئے بھی بنا لینا _ فاطمہ نے کہا

اچھا _ ایمن نے کہا اور دونوں کچن میں چلے ائے تھے _

ذریش نے کونسی یونی میں اڈمیشن لیا ہے _ چائے بنانے کے دوران ایمن نے ہادی سے پوچھا تو شلف سے ٹیک لگائے کھڑا نمکو کھا رہا تھا

پتا نہیں میری اس سے بات نہیں ہوتی اب _

کیوں پھر کوئی لڑائی کر بیٹھے ہو تم دونوں_عوماان کے درمیان لڑائیاں چلتی رہتی تھی

پتا نہیں کچھ دن پہلے مجھے میسج کیا کہ ائیندہ مجھے اس وقت تک کال مسیج مت کرنا جب تک میرے شوہر نہیں بن جاتے اس کے بعد سے میں نے بھی نہیں کیا کوئی میسج وغیرہ اب بس میری سٹوریز وغیرہ بھی دیکھتی ہے بٹ کوئی کمنٹ نہیں_

یہ تو پھر اچھی بات ہے نا___

نمکو منہ میں ڈالتے ہادی نے ہاتھ وہی روک کر اپنے سامنے کھڑی بہن کو حیرانی سے دیکھا_

اچھی بات ہے ایمن تم پاگل ہو کیا یہ واقعی اچھی بات ہے؟؟ مجھ سے پوچھو کیسے دن اور راتیں گزار رہا ہوں سارا سارا دن اسکے میسیجز کا انتظار رہتا ہے راتوں کو نیند سے اٹھ اٹھ کر موبائیل چیک کرتا ہوں کہ شاید اسکا میسیج ایا ہو عنقریب پاگل ہو جاوگا اور تم کہ رہی ہو اچھی بات ہے___وہ کہ رہا تھا اور

ایمن حیرانی سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی جس کے چہرے سے وہ درد اج

عیاں ہوا تھا جو وہ چھپائے بیٹھا تھا___

"ہادی ہادی تم واقعے پاگل ہو تم خود سوچو جو لڑکی ایک لڑکے سے یہ کہ رہی

ہے کہ وہ اسے اس وقت تک رابطہ نا کرے جب تک محرم نہیں بن جاتا تو

سوچو ہادی وہ لڑکی اپنے محرم کے ساتھ کتنی مخلص ہو گی___" اسکی چہرے

کی جانب دیکھتی وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہ رہی تھی_

ہادی اب واقعے حیرانگی سے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا_

چلو اجاو باہر_ چائے والی ٹرے ہاتھ میں اٹھائے وہ اسے کہتی کچن سے باہر

نکل گئی_

کیا کرے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا_؟؟؟؟ایک طرف کرئیر اور دوسری

طرف محبت تھی_ کس کو چننے___

وہ بس سر جھکائے کچن سے باہر نکل ایا_

یہ جو عمریں ہوتی ہیں ناجوانی کی ان میں اداس رہنے کے لئے لازمی نہیں "
"کوئی وجہ چاہیے بلکہ اداسیاں تو خود ہی جوانوں کو ڈھونڈ لیتی ہیں

یہ لو یہ کھاو اگر تم لوگوں کے باپ کو پتا چلانا کہ ان کی نکمی اولاد نے کیسی چیز کی فرمائش کی تھی اور وہ انہیں نہیں ملی تو پھر میری خیر نہیں ___ فاطمہ نے چپس کا پیکٹ سامنے ٹیبل پر رکھا _

ایمن یکدم مسکرائی _

کیا کوئی والدین سے بھی بڑھ کر پیار کر سکتا ہے ہمیں اس دنیا میں ؟؟؟؟

البتہ ہادی بس خاموش رہا _

میرے شہزادے کو کیا ہوا ہے ؟؟؟؟ صفیہ بیگم نے ہادی سے کہا جو دوسرے صوفے پر بلکل خاموش بیٹھا تھا _

چائے کا کپ لبوں سے لگاتی فاطمہ نے ہادی کو دیکھا _

نمو نے پھر سے ضرور کچن میں کوئی برتن توڑائے ہو گے ___ فاطمہ نے کہا

___ ہادی نے نظریں اٹھا کر اپنی ماں کی جانب دیکھا

"اج برتن نہیں اا ج تو اہستہ اہستہ دل ٹوٹ رہا تھا"

ماما زرناب کی شادی کی شاپنگ کب کرے گے اتنے تھوڑے دن رہے گے ہیں___ ایمن نے فاطمہ سے کہا جو مسلسل کھوجتی نظروں سے ہادی کو ہی دیکھ رہی تھی

_ یکم سے "___ فاطمہ نے اتنا ہی کہا اور چائے کا کپ لبوں سے لگایا"

افففف ایک تو ہمارا سب کچھ یکم کو ہوتا ہے ہائے مہینے کی اخری تاریخوں مجھے تم بلکل نہیں پسند___ ایمن نے دل میں سوچا

_ ان کے گھر تو ہر چیز یکم میں اکر ختم ہوتی تھی_ جو کچھ ہو بس یکم کو ہو گا کیونکہ یکم کو ہی صائم کی سیلری اتی تھی_ گویا سیلری نہیں پورے مہینے سے "اٹکی ہوئی ساری پلینگس کے پورا ہونے کی تاریخ اگئی ہو

_عشاء کی نماز ادا کر کی اور اسنے جائے نماز تہ کر کے الماری میں رکھی

_شیشہ کے سامنے ائی

مجھ پر یوں گولائی میں دوپٹہ سوٹ نہیں کرتا_اپنا دوپٹہ اتار کر اسنے ویسے

_ہی سر پر رکھا جیسے وہ رکھتی تھی

اس میں واقعی اس طرح دوپٹہ اچھا نہیں لگتا تھا اس کا فیس کٹ ایسا تھا جس

میں وہ حجاب کو اچھے سے پن اپ کرتی تھی مگر یوں گولائی میں کر کے نہیں

_رکھتیٔ تھی

_وہ اب بیڈ پر اکر لیٹ گئی تھی

_صبح پھر سے افیس_سوچا

__اللہ اگلے ہفتے تو ڈگری بھی ان شاء اللہ ان شاء اللہ مل جائے گی

اہ پھر کیا اسی افئس میں جاب کروں گی؟؟؟

نہیں بھئی ڈگری مل جائے گی تو کوئی اچھی سی جاب کروں گی اس میں تو

_سارا سارا دن کمپیوٹر پر بیٹھے رہو

وہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی_ اسکی نور سے بہت سی عادات ملتی تھی

انہیں عادات میں خود سے باتیں بھی تھی

بچپن سے اس طرح تنہائی میں باتیں کرنے کی کوئی عادت تھی اسے

ہائے اللہ میرا تو کچھ نا کچھ ہو جائے گا مگر ہادی؟؟؟اسکا کیا ہو گا_؟؟؟؟

اور اج تو میں کافی ہیرو کی طرح اس سے وعدہ بھی کرائی ہوں؟؟؟؟

_کیسے کروں گی اللہ

!!!!___پلیز اللہ کچھ بتائیں نا

ہاں!!!فورا سے بیڈ سے اٹھی

_میں اڈوانس سیلرز لے لیتی ہوں

لیکن کتنی؟؟؟

زیادہ سے زیادہ دو ماہ یا تین ماہ بس اس سے زیادہ تو مجھے کبھی نہیں ملے گی

لیکن اس میں تو ہادی کا۔کنیڈا جانا مشکل ہی نہیں نا ممکن ہے_۔

یا اللہ کیا کرو پلیز کوئی راہ دیکھایے نا_؟؟؟؟

_ویسے کتنی سیلرز سے ہادی کنیڈا جا سکتا ہے

_موبائیل سائیڈ ٹیبل پر سے اٹھایا اور کلکولیٹر نکالا

_تقریبا پانچ منٹ بعد کے حساب کے بعد اسنے اخر حساب لگا ہی لیا

ہیم پانچ سال اور سات ماہ کی سیلرز کوئی کھسکا ہوا بندہ بھی مجھے نا دے یہ تو پھر

_شکل سے ہی چالاک ہونے کے ساتھ ساتھ بہت عقل بند بھی لگتا ہے

_اسنے حساب لگا کر کہا تھا

_یا اللہ جی کیا ہو گا؟؟؟؟ ناامیدی سے کہتی وہ واپس سے لیٹی

ہادی یار کیا خواب دیکھا ہے؟؟

_لیکن کوئی نہیں ان شاءاللہ پورا ہو گا_ناامیدی کو فورا بھا گیا

"جب اللہ سے امید ہی نہیں ہو گی تو خواب کی تکمیل کیسے ہو گی؟؟؟"

فلحال سو جاو نا ورنہ صبح جس طرح ماما اٹھاتی ہیں پھر تو توبہ ہے_کہتی انکھیں

_موندلی

صبح افیس اتے ساتھ ہی اسنے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ہادی کے لئے کماز کم ایک بار

_ سر سے اڈ ونس سیلریز کی بات کرے گی

_ مگر صبح سے ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی

کب سے خود سے یہی کہ رہی تھی کہ بس ایک گھنٹے بعد پھر ایک گھنٹے بعد

دو بارہ سے یہی جملہ ہوتا ایک گھنٹے بعد مگر اب تو چار بج چکے تھے _ ایک

_ گھنٹہ تو اب چھٹی میں رہے گیا تھا

اللہ جی خیر کر دیئے گا ___ دل میں کہتی وہ اپنے کبین سے باہر نکل کر اسکے

_ افیس کے سامنے ایی

_ دروازہ لاک کرتے اسنے ایک بار پھر سے سوچا

"نہیں ایک بار کوشش کرتی ہوں"

_ ارادہ پکا کرتی اسنے دروازہ لاک کیا

_ فائیل پر سے سر اٹھا کر اسنے درازے کی جانب دیکھا

_یس_ کہا اور پھر سے فائیل میں معصروف ہو گیا

_وہ اہستہ اہستہ چلتی اسکے ٹیبل کے سامنے ائی

زاویار کو لگا شاید بلال ہے جو ابھی ہی اس کے پاس ایا تھا اسے لگا شاید وہ واپس ایا ہو مگر ایمن کو وہاں کھڑا دیکھ کر اسنے فائیل وہی بند کر کے ٹیبل پر رکھ دی

_یس مس ام ایمن کیا بات ہے؟؟؟ اسے مسلسل نظریں جھکائیں ہاتھوں کو اپس میں مسلتے دیکھ کر اسنے پوچھا

جی سر وہ بات کرنی ہے وہ ہچکچائی

جی بیٹھے کیا بات ہے_ اسنے چیئر کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا

_وہ چیئر پر بیٹھی

ہچکاہٹ تھی ابھی کچھ ہی تو دن ہویے تھے جاب کو اور وہ مانگنے اگئ تھی_ دل میں خود سے کہتی وہ مزید نروس ہوئی تھی

مس ام ایمن کیا کوئی خاص بات ہے ؟؟؟اسکے چہرے پر چھائی پریشانی کے سائے دیکھ کر اسنے پوچھا

_ایمن نے جھکی نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

اور ایک بار پھر سے زاویار احمد کی دنیا ہل گئی تھی_اسکی انکھیں عام سی تھی مگر کچھ تو خاص تھا ان سیاہ انکھوں میں

وہ سر مجھے کچھ اڈوانس سیلرز چاہیئے_کہتی اس نے نظریں واپس سے جھکا لی_

یکدم زاویار اسکی اس حرکت پر مسکرایا_

کتنی_؟؟؟؟؟

پا--پانچ سال اور سات ماہ کی__اسنے کہ اور پھر اپنے تیز رفتاری سے چلتے دل کی دھڑکن پر قابو کرنا چاہ_

کب تک چاہیے_؟؟؟؟اسکی جھکی گردن کو دیکھتے پوچھا

اسی منتھ_اسکی گردن ابھی بھی جھکی ہوئی تھی"_

اوکے نیکسٹ ویک اپکے اکاونٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گے اپکے
پیسے"_!!!!!زاویار نے کہا

_ایمن نے نہایت حیرانگی سے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

_کیا وہ واقعی دے رہا تھا یا مزاق کر رہا تھا

_بغیر کیسی تفسیش کے وہ اسے اڈوانس سیلرز دینے کے لئے تیار ہو گیا تھا

کیا میں اپسے ریزن پوچھ سکتا ہوں جس کی وجہ سے اپ اڈوانس لے رہی ہیں_؟؟؟؟ مسلسل اسے حیرانی سے خود کو گھورتا دیکھ کر زاویار نے پوچھا

_اس پر سے نظریں ہٹا کر اسنے ہڑ بڑا کر کہا تھا

__بھائی نے فردر سٹڈیز کے لئے کنیڈا جانا ہے

گڈ یہ تو کافی اچھی بات ہے میری کیسی ہلپ کی ضرورت ہو تو مجھے بتائے گا

__

جی تھینکیو_وہ ڈھنگ سے شکریہ بھی نہیں ادا کر سکی تھی اسکا

_لیکن زاویار احمد کو ام ایمن کا شکریہ سننا بھی نہیں تھا

_وہ بس اسکے کیسی کام ارہا تھا یہی اسکے لئے بہت بڑا اعزاز تھا

_ایمن کے دل میں ایک عجیب سا احساس نے جنم لیا تھا

_اس نے ایک نظر زاویار کو دیکھا جو اسی کی جانب دیکھنے میں مگن تھا

احساسات عجیب سے ہو گے تھے _یکدم اس کا دل ایک عجیب زاویہ سے

_دھڑکنے لگا تھا

_وہ فوراً چیئر سے اٹھی اور بغیر کچھ کہے باہر نکل گئی

_زاویار نے اس بند دروازے کی جانب دیکھا

_لب مسکراہٹ میں ڈھلے

بہت سی الجھنوں میں الجھی ہوئی ایک سلجھی ہوئی لڑکی معلوم ہوتی ہو تم "

"_مس ام ایمن

_وہ زیر لب بڑبڑایا تھا

وہ دونوں باپ بیٹی ابھی ہی یونی کے سارے کاغذات وغیرہ جمع کروا کر

واپس فلیٹ پر اۓ تھے _

مرتضی کی فلائٹ میں صرف دو گھنٹے باقی تھے _

وہ ابھی بلکل تیار تھا ائیر پورٹ جانے کے لئے _

بابا پلیز کچھ دن تو رک جائے میرے ساتھ ___ حجاب نے کہا

اسکی بات سن کر مرتضی نے اسے اپنے ساتھ لگایا _

بیٹا کتنے دن رکوں گا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اس کے بعد بھی تو مجھے جانا ہی

ہے نا اس لئے ابھی جا رہا ہوں اگر کچھ دن مزید یہاں رک کر جاوں گا تو مجھے

الوادع کرنا تمہارے لئے مشکل ہو جائے گا ___

بابا میں بھی اپ کے ساتھ چلوں گی بس مجھے نہیں پڑھنا یہاں _ "اسنے"

فورا سے اپنا فیصلہ بدل لیا _

پاکستان سے اٹلی تک کے سفر میں مرتضی ساتھ تھا اس لئے سب کو بہت اسانی سے الوادع کرائی تھی مہراب جب باپ کو الوادع کرنا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا
_

حجاب بیٹا یہ بات اج تو کہ دی مگر ائیندہ کبھی مت کہنا_ میری بیٹی ہو کر اپنے فیصلے بدلنا اٹس نوٹ فئیر گڑیا بہادر بنو یوں عام لڑکیوں کی طرح نازک مت بنو
_

بابا میں بہادر نہیں میں عام سی لڑکی ہی ہوں بابا مجھ سے یہاں اکیلے نہیں رہا جائے گا_ انسو گال میں بہ رہے تھے
___

پاکستان سے اٹلی اپ ائی تھی ایک بہترین سوفٹ وئیر انجئیز بننے اور اب اٹلی سے پاکستان اپ ایک بہترین سوفٹ وئیر انجئیر بن کر جائے گی میری بیٹی ہو کر کمزور پڑ رہی ہیں مجھے اپ سے یہ امید نہیں تھی
_

اسکی باتیں اندر تک اتر رہی تھی
_

ہاں وہ بہادر ہے وہ اپنی منزل کو حاصل کر کے ہی پاکستان جائے گی چاہیے کچھ بھی ہو جائے___

کچھ دیر وہ اسی طرح اسکے گلے سے لگی_

چلیں اب مجھے جانا ہے وقت کم رہے گیا ہے___ اسکی پیشانی پر پیار دیتے اسے خود سے علیحدہ کیا_

بابا اپنا بہت سارا خیال رکھنا ان شاء اللہ اپکی بیٹی کامیاب ہو کر پاکستان لوٹے گی___ اسکا لہجہ ایک بار سے پختہ عزم سے بھرپور تھا_

ان شاء اللہ اب کی نا میری بیٹی والی بات___ اسکے سر پر دلاسہ دیا___

کچھ لمحے وہ اسے دیکھتا رہا_ اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ حجاب کو خود سے اتنا علیحدہ کرے گا_ وہ پاک ارمی سے جب ریٹار ہوا تو اسنے صرف اس لئے شکر ادا کیا تھا کہ اب اسکی بیٹی بسپ کے پیار کو نہیں ترسے گی_ مگر اج پھر سے وہ خود سے علیدہ کر رہا تھا_

مگر_ عذاب کا لمحہ تھا یہ!!!

"_ کچھ خواہشات کچھ خواب بہت بڑی بڑی قربانیاں مانگتے ہیں"

___ باپ کو الوداع کر کے وہ اب اپنے کمرے میں اگئ تھی

_ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ خود کو ائینے میں دیکھ رہی تھی

ماما- بابا- دادا- دادی- نانا- نانو- ایمن اپی- دوستیں سب بہت یاد ائے گے_ مگر!!!! حجاب تم نے کامیاب ہونا ہے تم نے مشکل راستوں میں چل کر منزل حاصل کرنی ہے_ تم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ حجاب کر کے بھی کامیاب ہوا جاسکتا ہے_ تاکہ کوئی بھی حجابی لڑکی اس ڈر سے پیچھے نا ہٹ جائے کہ وہ حجاب کر کے کامیاب نہیں ہوسکتی_ یا پھر کوئی بھی کامیاب لڑکی اس ڈر سے حجاب نا کرے کے وہ جب حجاب کرے گی تو "کامیاب نہیں ہوگی_ "حجاب تم حجاب بننا ہے

_ ائینے میں دیکھتی وہ خود کو ری فریش کر رہی تھی

_ وہ ایک بار پھر سے اپنے اندر جذبہ پیدا کر رہی تھی

"کامیاب ہونے کا جذبہ ہم نے خود ہی اپنے اپ میں پیدا کرنا ہوتا کوئی

دوسرا اکر کیسی صورت بھی اپکے اندر یہ جذبہ پیدا نہیں کر سکتا"

زرباب کا صبر مختصر ہوا تھا اج وہ اپنی بارات لے ایا تھا_

ابھی نکاح ہو رہا تھا ہر طرف شور شرابا تھا_

"ایک تو حاشر لوگوں کا ٹبر بہت بڑا ہے" ایک وقت میں اشال نے یہ کہا

تھا_ جو وہ اب بھی حاشر سے اکثر کہتی رہتی تھی_

وہ سٹیج پر دولہن بنی بیٹھی تھی_

وہ عام سے حلیہ میں بھی خوبصورت تھی مگر اج تو وہ خوبصورت چھوٹا لفظ

تھا_

مہرون رنگ کے لہنگے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی_

زاریان اپنے ہاتھ میں نکاح نامہ لیے اسکے قریب ایا_

_اج اسے معلوم ہوا تھا بیٹی کا باپ ہونا واقعی اسان نہیں

" یہ بیٹیاں انگن کی رونق ہوتی ہیں "

زاریان نے نکاح نامہ اسے کے اگے کیا جو لال دوپٹہ گھوگٹ میں گرائے

_لرز رہی تھی

وہ بہادر تھی اج تک کیسی سے نہیں ڈری تھی زرناب زاریان خان ان

لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو دیوار پر موجود چھپکلی سے ڈر ڈر کر چیخے مارتی

ہیں بلکہ وہ تو دیوار میں چلتی چھپکلی کو دیکھ کر اسکا کام تمام کرنے والوں میں

_سے تھی

!!! وہ ہر طوفان سے مقابلہ کرنے والی لڑکی تھی مگر اج

اج وہ لرز رہی تھی دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا

اور اج تو زاریان خان کو بھی معلوم ہو رہا تھا_ کہ بیٹیوں کے باپ کو کتنا

_حوصلہ چاہیئے ہوتا ہے

مسلسل اسے کانپتے دیکھ کر زاریان نے اسکے سر پر دلاسہ دیا
_

اور پھر اس دلاسہ کی دیر تھی اور وہ اسکے سینے سے لگی پُھوٹ پُھوٹ کر رو دی تھی
_
اور اج زندگی میں پہلی بار زاریان خان ہجوم کے سامنے اپنے ضبط بھی کھو گیا
_
_ دائیں انکھ سے انسو نکل کر گال۔ میں بہتا داڑھی میں جاذب ہوا
_ وہ ہچکیوں میں رو رہی تھی
ہاں وہ اسکی نانی کا گھر تھا مگر اج پہلی بار وہ نانی کے گھر جاتے ہویے رو رہی تھی
_
کیونکہ اب وہ صرف نانی کا گھر تو نہیں تھا اب تو وہ سسرال تھا_ سسرال کا محل چاہیے ہیرو کی اینٹوں سے بھی کیوں نا بنا ہو مگر میکے کا مٹی کا کچے گھر کا سکون نہین لا سکتا
_
_ باپ کا گھر باپ کا گھر ہوتا اس جیسا گھر بیٹیوں کے لئے کوئی نہیں ہوتا

بے شک لوگ کہے کہ بیٹیوں کا گھر نہیں ہوتا مگر بیٹیوں کے لیے ان کے

_ بابا کا گھر ہی سب کچھ ہوتا ہے

مسلسل اسے روتا دیکھ کر انسو پوجھتی سدرہ نے اسے دلاسہ دیا
_

پھر بغیر کیسی کی پرواہ کئے اسنے اپنے شوہر کے گال میں موجود انسو کے نشان

_ بھی پونجھے تھے

_ زرناب کی پیشانی پر پیار دیا

زرناب بہادر ہے وہ کمزور نہیں جو کیسی کے سامنے روئے"سدرہ نے"

_ اسے کہا

_ زاریان نے بھی خود پر قابو کیا تھا

_ اسکے سر پر دلاسہ دیا

_ اسکے ہاتھ پر پین پکڑایا

_ اور صوفے کے پیچھے کھڑی زریش کے انسو گال میں بہتے ہی جا رہے تھے

_ اسنے زرناب کے کندھوں پر زور ڈالا

اپی پین لے ___ اسکے کان کے قریب کہا

_ زرناب نے لال جالی دار دوپٹہ سے اپنے باپ کہ جانب دیکھا

بابا ___ وہ دھیمے سے لہجے میں بولی _ آواز اتنی دھیم تھی کہ زاریان کو سنائی نہیں دی

___ اگر آج شاید یہ سرگوشی زاریان سن لیتا تو شاید کبھی کچھ نا سن پاتا

_ زاریان نے اسکے ہاتھ میں خود پین پکڑایا تھا

_ وہ گود میں رکھے نکاح نامہ کو دیکھ رہی تھی

اسے اپنے سائن بھول چکے تھے _ وہ بھول چکی تھی اپنے سائن _ وہ دن میں کئی بار کئی فائیلز میں اپنے سگنیچرز کرتی تھی مگر ابھی وہ اپنے سامنے نکاح نام دیکھ کر سائن بھول چکی تھی

زاریان نے اسکے لرزتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے ویسے ہی سائن کروائے جیسے کبھی بچپن میں اسے لکھنا سیکھایا تھا

کتابوں کئ ورق پر لکھنے سے لے کر نکاح نامہ پر سائن کرنے تک زاریان

_ خان نے اپنی بیٹی کو سیکھایا تھا

کانپتے وجود اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اسنے نکاح نامے پر سینگنیچر کئے

_ تھے

_ زاریان نے نکاح کے بعد اسے پیار دیا

وہ اب اسکے گلے زرناب زاریان خان بن کر نہیں بلکہ زرناب زرباب خان

_ بن کر رو رہی تھی

رب تمہیں اپنے ہمسفر کا مخلص رکھے میری بیٹی "اور یہ دعا ایک باپ نے "

_ اپنہ بیٹی کو کس حوصلے سے دی تھی یہ صرف وہی جانتا تھا

وہ مزید وہاں نہیں رک سکتا تھا وہ وہاں سے اٹھ کر زرباب کی طرف اگیا

_ جہاں سب مرد موجود تھے

_ اب وہاں سب باری باری زرناب کو مبارکبادیں دے رہے تھے

_ نکاح کے بعد زرباب اور زرناب کو اکٹھے بیٹھایا گیا تھا

وہ اکٹھے بیٹھے تھے_

انہیں دیکھ کر کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا کہ زرباب زرناب سے دو سال چھوٹا ہے_

اسکے قریب بیٹھے اسنے پہلی بار اس کے کان کے قریب جھک کر کہا تھا_

نکاح مبارک بیگم صاحبہ "_ نظریں سامنے لوگوں پر تھی مگر لب مسکرا" رہے تھے_

زرناب نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا_

زرباب نے بھی اسکی جابب دیکھا_

اور پھر وہ بے اختیار اسے دیکھتا رہا_

اس بے شرم بندے کو مسلسل خود کو گھورتا دیکھ کر زرناب نے نظریں جھکا لی_

مگر دور کھڑے ہادی نے بڑے ہی اچھے سے یہ منظر موبائیل میں قید کرکے ذریش کو سینڈ کیا تھا_ جس کے نیچے اسنے لکھا تھا_

ایک دن میں بھی تمہارے کان میں ایسی ہی کچھ کہوں گا_ لکھا اور اسے سینڈ

_ کر دیا

وہ ابھی مہمانوں کے ساتھ معصروف تھی اس لئے اسکا پیغام نہیں دیکھا

_ تھا

زرباب اب مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا_ کبھی باتوں کے ذریعے تو کبھی

اسکے ہاتھوں کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کر کے

زرباب اللہ کہ قسم سینڈل پہنی ہے وہی اتار لوں گی انسان بنو میری خاموشی

_ کا ناجائز فائیدہ مت اٹھو بے شرم___ وہ دانت پیستی سامنے دیکھتی بولی

کس کلر کا سینڈل پہنی ہے ؟؟؟ اسکی بات کو اگنور کرتے اسنے بہت مزے

_ سے جلتی پر تیل ڈالا تھا

_ جب سر پر پڑے گی تو دیکھ لینا بے شرم ادمی

اچھا اور تمہیں شرم ہے نئی نویلے شوہر کو ایسی بات کہی جاو یار پہلے تمیں مولا طارق جمیل سے کچھ کلاسس لینی ہو گی ___

تمہیں میں دیکھولوں گی ____

بس ایسی چیز کا تو انتظار ہے یار ____ وہ پھر اسے ہلکا سا دھکا دیتا بولا

میں پھوپھو سے کہوں گی ___ اسنے سٹیج پر اتی آشال۔کو دیکھتے کہا

کہوں شوق سے کہو اب وہ ساس ہیں تمہاری ساسس ___ وہ ساس پر زور دیتا بولا

پھوپھو ___ اسکی بات سن کر زرناب نے اشال کو پکڑا

جی بیٹا ___ اشال بے پوچھا

پھوپھو زرباب مجھے تنگ کر رہا ہے ایسے اٹھائے یہاں سے ____ بغیر کیسی شرم کے اسنے اشال سے کہا تھا

زرباب بری بات شرم کرو ___

اشال بے کہااور دوسری جانب چلی گئی جہاں اسے کوئی بلا رہا تھا

زرناب نے اسکی جانب نظریں اٹھا کر دیکھا جیسے کہ رہی ہو دیکھ لوں اب میں کچھ بطی کر سکتی ہوں

نظریں نیچی رکھو ورنہ پھر میں تو ویسے بھی پولیس والا ہوں شرم سے تو ہاتھ پاوں منہ سب دھوئے ہوئے ہیں سارا مسئلہ تمہارے لئے ہو گا_ اسکی انکھوں میں دیکھتے کہا

_زرناب کے سکی بات سن کر بے اختیار گال لال ہوئے تھے

وہ اب نظریں جھکا گئی تھی کچھ دیر بعد زرباب کے دوست اسکے پاس ائے تھے تو وہ ان کے ساتھ لگ گیا جس پر زرناب نے شکر ادا کیا تھا

_نور اور مرتضیٰ نے جب اج سب کو اکٹھے دیکھا تو انہین بے حد اپنی بیٹی کی یاد ائی تھی

!!!! مگر

_بس خاموشی سے سب کی خوشی میں شامل رہے تھے

حجاب نے ویڈیو کال پر زرناب سے بات کی تھی اسے مبارکباد دے کر اسے ڈھیر ساری دعائیں بھی دی تھی_ اسکا خود دل چاہ تھا کہ کاش وہ بھی اج ان کے درمیان ہوتی مگر!!!!

_کبھی کبھی صرف مگر اور کاش ہی رہے جاتا ہے کہنے کو

_کچھ دیر بعد زرناب کی رخصتی ہونے لگی

وپ روئے تھی بے حد روئی تھی_ صرچ روئی ہی نہیں تھئ بلکہ وہاں مقجد سب کو رلایا بھی تھا_ ایمن اور ذریش تو خود ایسے رو رہی تھی جیسے ان کی بھی رختصتئ ہو مگر رخصتی رخصتی ہوتی ہے چاہیے اپنی ہو یا کیسی اور کی انکبیں بھیگتی ہی ہیں

_وہ کب سے زاریان کے سینے سے لگی رو رہی تھی

_جب زرباب نے اسے علیحدہ کیا

_اور خود زاریان سے گلے میں ملا

انکل اپکی بیٹی کی انکھوں میں اج کے بعد انسو کا انا نا ممکن ہو گا ان شاءاللہ ___

اسنے اتنا ہی کہا تھا اور پال۔ میں موجود سب نے اس لڑکے کو دیکھا تھا جو اتنا

_ بڑا وعدہ کر رہا تھا

_ اسکی بات سن کر نور کو مرتضیٰ کی بات یاد ائی

" بے فکر رہے انکل اپکے گھر رحمت بن کر ائی تھی اور میرے نعمت بن کر

" جا رہی ہیں

_ وہ نم انکھوں سے مسکرائی

اصل مرد تو ہوتے ہی ایسے ہیں جو سب کے سامنے اپنی عورت کی عزت

کرتے ہیں

زرناب نے گھونگٹ کیا ہوا تھا مگر گھونگٹ کے اندر اسکا دل چاہ کہ وہ ایک

_ بار زرباب کو دیکھے

___ مگر یہ خواہش مدھم ہوئی تھی جب زرباب نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

"بھری محفل میں اپنی عورت کا ہاتھ تھامنے والے مرد بہت کم ملتے
ہیں_"

اور خوش قسمت ہے وہ عورت جس کو ایسا مرد مل جاتا ہے_

وہ سب سے مل کر رو کر رولا کر زاریان خان کے انگن کو ویران کر کے
زرباب خان کے سنگ اسکے گھر کی رونق بننے جا رہی تھی_

اسے کچھ دیر پہلے ہی زرباب کے کمرے میں بیٹھا کر گے تھے_

کچھ ہی دیر گزری تھی جب وہ کمرے میں ایا تھا_

دروازہ بند ہونے کی آواز میں زرناب نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا_
وہ بلیک شیر وانی میں اچھا لگ رہا تھا اور اب تو پیشانی پر بکھیرے بال اسے
مزید خوبصورت بنا رہے تھے___

وہ چلتا چلتا بیڈ کے قریب ایا_سب سے پہلے وہ شیر وانی اتاری جو زرناب
دیکھ رہی تھی_پہلی بار اسکی کوئی چیز اچھی لگی تھی_

شیر وانی اتار کر وہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے دراز سے کچھ نکال کر بیڈ پر اکر بیٹھا

تھا_

بہت تھک گئی ہو گی نا اج_؟؟؟؟ اسکی جانب دیکھتے ہویے پوچھا

بہت زیادہ___!!! واقعی وہ اج بے حد تھک گئی تھی

وہ اگے بڑھا اور سائیڈ پر رکھے تکیہ کو بیڈ کراون سے لگا کر اسے ٹیک لگانے

کو کہا تھا_

زرناب نے پیچھے ٹیک لگائی_

کچھ لمحے وہ اسے دیکھتا رہا_!!!!

پھر ہاتھ میں اٹھائی سگریٹ کی ڈبی سے سگریٹ نکالا اور لیٹر سے جلا کر لبوں

سے لگایا_

زرناب نے حیرانگئ سے اس کی جانب دیکھا_

زرباب پلیز میرے سامنے یہ گندے کام کیا نا کرو_!!! اسنے کمرے میں

پھیلے دھوئے کو دیکھتے ہوئے کہا

اج تو چس ہی اگئی ہے محبوب کے سامنے بیٹھ کر سگریٹ پینا کا بھی اپنا ہی مزہ ہے تم بھی لگاو اچھا لگے گا_!!! وہ اسکے سامنے سگریٹ کی ڈبی کرتا بولا

شرم نہیں اتی بے شرم بیوی کو سگریٹ پینے کا کہ رہے ہو_؟؟؟؟ اسے بے حد اس پر غصہ ایا

اتی ہے شرم مگر رات سونے کے بعد اور صبح اٹھنے سے پہلے_ کہتا اسنے منہ سے سگریٹ کا دھواں نکالا

_زرباب___ وہ دھوائیں کو ہاتھ سے اڑاتی بولی

جی زرباب کی جان____

جان کے بچے قسم سے مار کھاوگے مجھ سے پھینکو اس کو___!!!! وہ اس وقت کہی سے بھئ نئ دولہن نہیں لگ رہی تھی_

یار زرناب مجھے فیل ہی نہیں ہو رہا کی شادی ہوئی ہے تھوڑا شرماو یار تا کہ پتا چلے کی دولہن لائی ہے____ وہ سگریٹ پھکیتے ہوئے بولا

تم سے شرماوں گی میں ؟؟؟؟

___ظاہرہ ہے شوہر ہوں تمہارا چلو شرماو شاباش

نکلوائے بڑے شوہر ہوں سر دباو میرا ڈھول باجا سن کر کر میرے سر میں

____درد ہو گیا ہے

میں تمہارا سر دباوں_؟؟؟؟خود کی طرف اشارہ کیا

_ جی بلکل

!!!_پہلے مجھ سے شرماو پھر دباوں گا

میں کیوں شرماو تم سے_؟؟؟؟

___شوہر ہوں یار تمہارا

شوہر سے پہلے میرے---وہ رکی

یہ دیکھو خدا کے لئے اب چھوٹا بھائی مت کہ دینا___اسکے اگے ہاتھ جوڑتے

_ہوئے کہا

___سر دباو

_پہلے شرماو

جاو نہیں شرماتی وہ دوسری جانب رخ کرتی بولی

میں نے صرف ایک بات کرنی ہے صرف ایک زرناب میڈم پھر دیکھنا کیسے شرماتی ہو تم_ !!!! وہ اہستہ سے اسکے قریب اتا بولا

_زرناب نے اسکی جانب دیکھا

_یوں جب دیکھتی ہو نا تو کھانے کو دل کرتا ہے___ اسکے گال پر لب رکھے !!!!_یوں اسکی پہلی قربت پر زرناب کا دل کانپ گیا تھا

بس اس طرح پہلے شرمالیتی تو اسی وقت سر دبا دیتا____ اس کا سر دباتے

_ہوئے کہا

_اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ شادی کے پہلی رات ہی بیگم کا سر دبانا پڑے گا

اوئے زرناب بی بی سونا نہیں___ اسکی مسلسل بند انکھیں دیکھ کر اسنے کہا

نیند ارہی ہے سو جاو تم بھی تھک گے ہو گے ____ اس کا ہاتھ پکڑ کر سر پر

سے ہٹاتی بولی

تم پاس ہو تو کیسی تھکاوٹ _ جھک کر اسکی پیشانی پر پیار کرتے اسنے کہا

میں یہ سب اتارنے والی ہو ___ اسنے جیولری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہا ___

تم کیوں اتارو گی میں کس لئے ہوں یہاں ___

کہتا اسنے اسکے گلے سے بھاری سا ہار اتارا _

پہلے دوپٹہ تو اتارو ___ ہار دوپٹہ سے اٹکا تھا _

وہ تم خود ہی اتارو _ ہار اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہویے کہا

کیوں وہ کیوں نہیں اتارنا _

مرد عورت کے سر پر دوپٹہ رکھتے ہوئے اچھا لگتا ہے اتارے ہوئے نہیں _

اسکے جھمکے اتارتے کہا

واہ باتیں تو کافی گہرائی والی کرتے ہو_ زرناب دوپٹہ پر سے پینس اتارتی

بولی_

دوپٹہ اتار کر خود کے گرد رکھا تھا_ مکمل نہیں اتارا تھا_

اب جاو منہ بھی دھو کر آوں پہلے ہی چڑیل لگتی تھی اج ڈائن معلوم ہوتی

ہوں___

چڑیل لگ رہی تھی میں خود تو جیسے بڑے کوئی شہزادے لگ رہے تھے

کہتی وہ بیڈ سے اٹھی___

کپڑے کہاں ہیں میرے_؟؟؟؟؟

جی میڈم وہاں الماری میں ہو گے___ نہایت ادب سے بتمیزی سی ٔ پیش

ایا_

نکال ہی دو_ بھاری لہنگا سنبھالتی وہ بولی

__زرناب بی بی اپ کہتی ہیں تو اٹھا کر واشروم میں بھی لے جاتا ہوں

جو کہا ہے وہ کرتے نہیں باتیں کروالو____وہ بڑبڑاتی الماری کی جانب گئی

آرام سے یہ ناہو کہ کہی گرکراگے کے دو دانت ہی توڑ ڈالو_وہ پیچھے بیڈ پر

_بیٹھے کہارہاتھا

زرناب نے جیسے ہی الماری کھولی تھی اندر سے لال غبارے باہر

نکلے_الماری کے اندر گلاب کی پتیوں کا دل بنا ہوا تھا جس کے اوپر گولڈ کا

_سٹ پارا تھا

نہایت انوکھا انداز تھا منہ دیکھائی دینے کا__اسنے سوچا

زرباب یہ کیا ہے_؟؟؟؟وہی کھڑے کھڑے پوچھا

کیا ہے_؟؟؟کہتے ہوئے وہ اسکی جانب ایا

یہ پھول ہیں بلکل میری طرح___وہ مسکراتے ہوئے بولا

میں اسکی پوچھ رہی ہو_اسنے گولڈ کی جیولری کی طرف اشارہ کیا

!_یہ گولڈ ہے

انسانوں کی طرح ہاتھ میں بھی تولا کر دے سکتے تھے نا انوکھے کام کرنے ضروری ہوتے ہیں_؟؟؟؟

اب تم میرے تحفہ کی قدر نہیں کر رہی____

ایسی بات نہیں ہے__

ایسی ہی بات ہے__ وہ اسکے قریب ایا

کیسا ہے_؟؟؟؟؟

اچھا اچھا ہے___ وہ اسکی نزدیکی پر بوکھلائی

کتنا_؟؟؟؟؟ اسکے بلکل قریب ایا

بہت!!!

کتنا بہت_؟؟؟؟

زرباب____ اسکی انتہائی نزدیکی پر دل مچل رہا تھا_

ہیممم__

چینج کرنا ہے__!!!!

کیوں_؟؟؟؟؟

_وہ خاموش رہی دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا

_زرباب نے اسے پکڑ کر اپنے مزید قریب کیا

شکریہ مجھے قبول کرنے کا میری محبت کی قدر کرنا شکریہ زرناب زرباب

_خان___ کہتا اسنے گال پر لب رکھے

_زرناب نے انکھیں موندی

!!!_انسو گال میں بہ گے

_زرباب نے اسکے گال میں بہتے انسو دیکھ کر فورا سے پیچھے ہوا

_سوری سوری تمہیں برا لگا___ وہ فورا سے پیچھے ہوا

___زرناب نے اسکی جانب دیکھا

سچ میں محبت کرتے ہو نا مجھ سے_؟؟؟؟؟اسکی جانب دیکھتے بھیگی انکھوں

کے ساتھ پوچھا

میری محبت کا نکاح سے بھر کر کوئی ثبوت نہیں ہے مرد جب محبت کرتا"
ہے تو محبت کے دعویں نہیں کرتا بلکہ نکاح کر کے اپنی محنت کو حلال بناتا ہے
__"اور میں تم سے محبت کرتا ہوں جس کا ثبوت ہمارا نکاح ہے

کبھی بدلو گے تو نہیں نا___؟؟؟؟؟

!!!!_تم ہوتی ہو تو خود کو بھول جاتا ہوں بدلنا تو دور کی بات ہے

!!_وعدہ کرو ایسے ہی رہو گے

یہ سانسیں جب تک وفا کرے گی تب تک ہر سانس کے ساتھ تمہارا وفادار رہوں گا اور روز محشر بھی تمہارا ساتھ مانگو گا____اس کی انکھیں اب بھیگ رہی تھی

_شکریہ___!!!!سنے کہا اور نظریں جھکالی

____شکریہ تمہارا زرناب

___زرناب نے انکھیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

_وہ ٹھر گئی تھی_پلیں چھکانا بھول گئی

تم رو رہے ہو_ ؟؟؟؟

اسنے انکھیں میں ائی نی کو صاف کیا_ اور کہا

__ نہیں

____ تم تم رو رہے ہو زرباب

__ تم مل گئی ہو شکر تو بنتا ہے

اتنی محنت کرتے ہو ؟؟؟؟

!!!!_ اس سے بھی زیادہ

__ زرناب مسکرائی

__ اگے بھر کر خود اسکے سینے پر سر رکھا

اب تمہاری محبت کی کوئی دلیل کوئی ثبوت نہیں چاہیے میں ایمان لے ائی

____ تمہاری محبت پر

_ زرباب کے لب مسکرائے

اب تو پارٹی بنتی ہے ____ اسکی پیشانی پر پیار دیتے کہا

____ ہاں اور وہ بھی بڑا پارٹی

___ میں کیسی اور پارٹی کی بات کر رہا ہوں

___ تم جس کی بھی بات کر رہے ہو مجھے تو بڑا پارٹی چاہیے

___ اچھا چینج کرو پھر چلتے ہیں

___ پاگل ابھی نہیں

___ ابھی ہی

لگتا ہے شادی سر چڑھ گئی ہے ___ الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے کہا

چل رہی ہو یا نہیں _ ،؟؟؟

نہیں ___ کہا اور واشروم کی جانب ائی

___ ٹھیک ہے میں اٹھا کر لے جاوں گا

پاگل بے شرم ادمی جینچ کرو اور سو جاو انکھیں دیکھو لال انگارہ ہو رہی

ہیں ____

اچھا اچھار کو___وہ اسکی بات اگنور کرتا فورا اسے اسکی پاس ایا

_مہندی تو دیکھا و یار___اسکے دائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لتا بولا

زرناب بے اختیار اسے دیکھ کر مسکرائی جو اسکے ہاتھ پر لگی مہندی دیکھ رہا

_تھا

کافی گہرا رنگ ایا ہے___!!مہندئ کے نقوش پر لب رکھتے اسنے کہا

ہاں مہندی اچھئ تھئ نا اس ئے___!!!!وہ مسکرائی

_____ہاں بندے کی محبت زیادی سچی تھی مہندی سے

بندے کے بچے ہٹو بس سین کریٹ کر والو___اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ

چھوڑواتی بولی

زرناب زرناب دل چاہ رہا ہے اج آڑ کر اللہ کے پاس جاوٴ اور پھر اتنا شکر ادا

کروکے کوئی حد نا رہے____وہ اسے جذبات میں کہ رہا تھا

اسان حل بتاو_؟؟؟؟

ہاں^!!

دو رکعت نفل شکرانہ ادا کرلو اس شکر کی بھی کوئی حد نہیں ہو گی بلکہ اوں

____مل کر کرتے ہیں اس ذات کا شکر

_ ٹھیک ہے تم جینچ کراو

_ اسے دیکھ کر زرناب مسکرائی

__ اب بھی چھوٹے بچے ہی لگتے ہو

یہ دیکھو صرف دو سال چھوٹا ہوں تم سے اور تم ایسے کہ رہی ہو جیسے کوئی

بڈھی ہو تم جس نے میرا سارا بچپن جوانی دیکھ رکھی ہو جاو وضو کر کے

__ او

بھول گے جب میں نے کرکٹ کھیلنا سیکھایا تھا___؟؟؟؟

__ ہاں تب ہی میں اج پاکستانی ٹیم کے کرکٹ کا کپتان ہوں

_ دفاع ہو جاو___ زو سے اسکے سینے پر تھپڑ رسید کرتی وہ واشروم چلی گئ

_ کچھ دیر بعد وہ جینچ کر کے وضو کر کے واشروم سے باہر نکلی

پھر زرباب نے جینچ کر کے وضو کیا

_اور پھر دونوں نے مل کر نفلے شکرانہ ادا کئے

_زرباب اسے چند قدم اگے جائے نماز پر بیٹھا دعا کر رہا تھا

_اسکی دعا لمبی ہو گی تھی _ تقریبا پونا گھنٹا وہ جائے نماز پر بیٹھا دعا کرتا رہا

اسکے ساتھ ہی چند قدم پیچھے جائے نماز پر بیٹھی رناب نے بھی اللہ کا شکر ادا

_کیا تھا نیک اور مخلص ہمسفر کے لئے

جو مل گیا اس پر شکر اور جو نا ملا اس پر بھی الحمداللہ کہنے ولے لوگ ہی "

"کامیاب ہوتے ہیں

_ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنے حجاب کو پن کر رہی تھی

لڑکیاں کہتئ ہیں کہ ہیر سٹائلز بنانا مشکل ہے لیکن سیدہ حجاب زاہرہ کی

سوچ مختلف ہے اس کے خیال سے حجاب کو پن اپ کرنا سب سے زیادہ

_مشکل ہے

او بھائی ہو جا یار ___ وہ خود کو ائینے میں دیکھتی بڑ بڑائی

_ اخر ڈھیر ساری مشقت کے بعد پھر کہی جا کر اسکا حجاب پن اپ ہو گیا تھا

_ اپنے سیاہ ایرانی طرز کا عبایا اوڑھا

پاکستان میں اسنے سیمپل سیاہ عبایا اوڑھا کرتی تھی مگر یہاں اکر اسنے ایرانی

_ عبایا پہینا شروع کر دیا تھا

عبایا تو عبایا ہوتا ہے چاہیے جو بھی ہو _ "حیا کی چادر میں لپٹی عورت ہر"

_ رنگ میں ہی اچھے لگتی ہے

_ اج اسکی یونی کا پہلا دن تھا

_ سب کچھ بیگ میں ڈالتی وہ رکی

_ انکھیں بھیگ گئی

ماما کے ہاتھ کا لنچ _ ؟؟؟؟

_ اسکی کمی تھی اور بے انتہا کمی تھی

وہ رو رہی تھی _ بچپن سے اسنے کبھی بھی کینٹین سے لنچ نہیں کیا تھا نور خود اسے لنچ دیتی تھی _

انسو صاف کئے _ یہاں تو انسو صاف کرنے والا بھی نہیں تھا ___ بے رخی سے سوچتی وہ زخمی سا مسکرائی _

یارب گواہ رہنا کامیابی کے لئے بہت کچھ قربان کر رہی ہے اپکی بندی _"""

اوپر کی جانب دیکھتی اسنے اللہ سے کہا تھا

اور بیگ اٹھا کر حجاب اور عبائے کو اچھے سے سیٹ کر کے وہ گھر لاک کر کے باہر نکل ائی _

گاڑی کی جانب دیکھا اور بے اختیار گلے میں گلٹی سی ابھری _

والدین اپنی اولاد کے سکھ کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے اخر _؟؟؟؟

یااللہ میرے والدین کو سلامت رکھنا امین ثم امین ___ دل میں اپنے والدین کے لئے دعا کرتی وہ گاڑی میں بیٹھی _

اولاد تو وہی اچھی ہوتی ہے جو والدین کے حق میں دعا کرے _

_گاڑی ڈروائیو کرتی وہ مسلسل اپنے بچپن میں کھوئی ہوئی تھئ

کامیابیاں بچپن سے ہی اسکا مقدر تھی_اور اب بھی ان شاءاللہ

ایک اچھی بہترین اور پاکستان کی سب سے اچھی سوفٹ وئیر انجیبر بننے گئ

_سیدہ غجاب زاہرہ_ان شاءاللہ

گاڑی یونی کی پارکنگ میں کھڑی کرتے اسنے سر اٹھا کر یونی کی عمارے کی

_جانب دیکھا تھا

_ دل میں پختہ ارادہ کیا تھا

چلو حجاب اوہ کچھ مشکل کی راہ میں سفر کرے کونکہ تم کمزور نہیں ابھی تو تم

نے پاکستان کی نمائیندگی کرنئ ہے واحد لڑکی ہو پاکستان کی جو اٹلی کی یونئ

میں سوفٹ وئیر انجینر بننے ائی ہے دنیا کو دیکھانا___ گردن جھکائیں او قار

_چال کے ساتھ چلتی اپنے اڈیمارٹمنٹ کی طرف ائی تھی

زنگی کا کچھ خاص عرصہ یہاں اس جگہ گزارنا ہے_اپنے ڈیپارٹمنٹ کو

_دیکھتئ وہ بولی

وہ کلاس میں اندر گئی تھی_ جہاں لڑکے تھے لڑکیاں تھی ہندو تھے عیسائی تھے گورے تھے کالے تھے ہر طرح کے لوگ تھے مسلمان بھی تھے_ مگر ایرانی طرز کے عبائے میں خود کو مکمل چھپائے صرف ایک ہی لڑکی تھی_ "سیدہ حجاب زاہرہ"

_اج پہلا دن تھا اس لئے تعارف میں ہی لگ گیا

_سب نے اپنے بارے میں بتایا تھا

_اور جب حجاب نے بتایا تھا تو بہت سے لوگوں نے اسکی جانب دیکھا تھا

اج کا دن ختم ہوا تھا وہ اب پارلنگ ائیریا کی طرف جارہی تھی جب احمر اسے اپنی جانب اتا دیکھائے دیا_

اسلام علیکم کیسا رہا پہلا دن_ ،؟؟؟؟

وعلیکم اچھا تھا_ وہ اسکے ساتھ کبھی بھی سیدھے منہ بات نہیں کرے گی یہ بات تو اسنے پہلے دن ہی طے کرلی تھی

__ گڈ کیسی چیز کی ہلپ چاہیے تو ضرور بتائیں گا

جی شیور اللہ حافظ__ کہتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی

اللہ حافظ_ اسکی گاڑی کو دور جاتا دیکھ کر وہ زیر لب بڑبڑایا

بندے کے پاس علم ہو پیسا ہو اور حیا کی کشش ہو تو اتنا مغرور ہونا تو بنتا ہے

خیر مجھے کیا میرے لئے ایک ہی محترمہ بہت ہے جیسے اگر پتا چل گیا میری

سوچ کا تو مجھے گنجا کرنے میں لمحہ بھی نہیں لگائے گی__ وہ اخر میں کہتا خود

ہی مسکرا گیا ثمن سے اسے امید بھی ایسی ہی تھی

اسکی اور ثمن کی شادی کو ابھی چند ماہ ہی ہوئے تھے اور وہ ان چند ماہ میں ہی

_ ثمن سے ڈرنے لگ گیا تھا

وہ یونی سے کچھ اگے ائی تھی کہ اگے روڈ بلاک ہوئی تھی ٹریفک ہی ٹریفک

تھی

_

اواللہ اب یہ کیا ہے ؟؟؟؟ وہ گاڑیوں کی ایک لمبی قطار دیکھتی پریشانی سے

بولی

اسنے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور گاڑی کی قریب سے جاتی ایک لڑکی سے پوچھا تھا کہ یہ کیوں اتنا رش لگا ہوا ہے جوابا اس لڑکی نے چند لمحے اسے حیرت سے دیکھا پھر اسے بتایا کہ بلیک روز کو دیکھنے کی چاہ میں_بس اتنا ہی کہ کر وہ لڑکی اگے چلی گی تھی

ہونہہ "بلیک روز"_وہ بڑبڑاتی شیشہ اوپر کر گئی

_کچھ لمحے یونئ گزرے

کیا اللہ جی ایک پھول کو دیکھنے کے لئے یہاں اتنا رش لگ جاتا ہے___وہ چیڑ کر کہتی اب اکتا گئی تھی

_تھک ہار کر وہ گاڑی سے باہر نکلی

کچھ اگے جا کر اسے ایک سیاہ گاڑی نظر ائی جس کے سامنے رش ہی رش تھا

_گاڑی بھی صرف چھت سے ہی نظر ارہی تھی

اسنے یہاں سے گزرتے ایک ادھیڑ ادمی سے پوچھا تھا کہ یہ کون ادمی ہے جس کی وجہ سے ہی سب ہو رہا ہے

_

جواباً اس بندے نے حیرت سے دیکھا اور بتایا کہ اج بلیک روز پورے ایک

_ ماہ بعد نظر ایا ہے اس لئے اس سے دیکھنے کے لئے یہ سب لوگ جمع ہیں

اس بندے کی بات سن کر حجاب نے نہایت معصومیت سے پوچھا تھا کہ

_ بیلک روز کوئی ادمی ہے

اس بندے کو یہ لڑکی معصوم معلوم ہوئی تھی

_ اسنے بندے نے مسکرا کر گردن اثبات میں ہلائی اور وہاں سے چلا گیا

حجاب واپس اپنی گاڑی میں ائی

ہونہہ یہ ڈرامے یہاں بھیٔ ہوتے ہیں _ وہ بڑ بڑاتی ہوئی گاڑی کا دروازہ بند

کر دیا

کیا مصیبت ہے _ !!! اب تو وہ تھک گئی تھی

_ گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا یہاں ٹرفیک میں پھنسے

عجیب ہی کوئی ڈامہ ہے ہہ بھی _ گھنٹے بعد ٹرافیک بحال ہوئی تھیٔ اور اسنے

_ شکر ادا کیا تھا

_ گھر یونی سے پچیس منٹ کی مسافت پر تھا مگر اج تو دو گھنٹے لگا کر پہنچی تھی

اگلے دن جب وہ یونی گئی تھی تو ہر طرف ہر زبان میں اسنے بیلک روز پایا تھا _

_ اور پھر اس نے ایک لڑکی سے اخر پوچھا تھا کہ یہ بیلک روز کون ہے

جواباً اس لڑکی نے بیلک روز کی ایسی روداد سنائی کہ حجاب اس سے پوچھ کر پچھتا رہی تھی _

بلیک روز ایک بہت بہت خوبصورت لڑکا ہے جس کے پاس حسن کا خزانہ ہے جسیسے دیکھ کر دنیا جہاں کا حسن پھیکا پڑ جاتا ہے جس پر ہزاروں لوگوں کا کرش ہے لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی اسکی شخصیت کے اسیر ہیں تم بھی جب اسے دیکھو گی تو اسکی خوبصورتی کی اسیر ہو جاو گی ___

_ حجاب نے اس لڑکی کو مسکرا کر دیکھا

تھینکیو _ اس لڑکی کا شکریہ ادا کر کے وہ چلی ائی تھی

وہ یہاں اتنی قربانیاں دے کر پڑھنے ائی تھی کیسی کے حسن کی اسیر ہونے "

"نہیں ہونہہ اسیر

وہ اپنے دل میں سوچتی بیلک روز کو گھاس بھی ناڈالنے والے انداز میں کہہ

رہی تھی_

وہ واقعی اٹلی پڑھنے ائی تھی ناکہ بلیک روز کی دیوانی ہونے_

کیا ہوا ایمن پریشان ہو_؟؟؟؟؟ اسکے ساتھ بیٹھی مناہل نے پوچھا

نہیں میں ٹھیک ہوں___وہ اگر جھوٹ بول بھی دے تو کوئی فائیدہ نہیں تھا

اس کے چہرے سے سب عیاں ہو جاتا تھا

اگر کوئی پرابلم ہے تو تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو_!!!!

ایمن نے چند لمحے اسکے چہرے کو غور سے دیکھا

وہ چہرے نہیں پہچان سکتی تھی وہ نہیں پہچان سکتی تھی کہ کون مخلص ہے اور کون محض دکھاوا کر رہا ہے
_
اسی طرح وہ ابھی بھی مناہل کو بھی نہیں پہچان سکی تھی کہ وہ کیا واقی اسکے ساتھ مخلص ہے کہ نہیں!!؟؟؟؟

بتاوا یمن تم مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہو_!!!اسے ملسل کنفیوز دیکھ کر مناہل نے کہا

!!!!__مجھے کل کا اف چاہیئے تھا

کیوں سب خیریت؟؟؟؟

ہاں وہ میرے بھائی نے کینیڈا جانا تھا سو___وہ اخر میں اداسی سے کہتی گردن جھکا گئی

تو اپلیکشن لکھ کر سر سے سائین کروالو اس میں کونسا بڑی بات نہیں جو تم اتنی پریشان ہو رہی ہو
_
کیا وہ مجھے اف دے دیں گے؟؟؟اسکی جانب دیکھتے فکرمندی سے پوچھا

افکورس تمہاری مجبوری ہے اور تم کو نسا روزانہ چھٹی کرتی ہو جب سے ائی ہو ایک بھی چھٹی نہیں کی ایزیلی مل جائے گی تمہیں چھٹی ___ وہ اسے تسلی دیتی کہتی اپنے کمپیوٹر کی جانب مڑ گئی

_ ایمن نے ایک نظر اسے دیکھا

وہ اسے کیا بتاتی وہ جب سے یہاں ائی ہے اس کے احسانوں تلے دبتی ہی چلی گئی ہے

_ اخر وہ اج پھر سے ہادی کی محبت کی خاطر ایک اور احسان اسکا لینے چلی ائی تھی

_ دروازے پر کھڑی اسنے انکھیں بھینچی

میرا حق ہے ایک چھٹی کرنے کا _ !!! دل کی کیسی کونے سے آواز ائی تھی

___ دروازہ لاک کیا

_اندر سے یس کی آواز سن کر وہ دروازہ کھولتی اندر ائی

_زاویار اسے دیکھ کر فورا سے سیدھا ہو کر بیٹھا

یس مس ام ایمن_!!!!اسے وہاں کھڑا دیکھ کر زاویار نے پوچھا

سر وہ اپ سے بات کرنی ہے_!!!! مسلسل انگلیاں موڑورتی وہ بولی

اوکے کر لے مگر ان ہاتھوں پر ظلم مت کرے___وہ اسکے لال ہوتی

انگلیوں کی جانب اشارہ کرتا بولا

_ایمن نے فورا سے اپنی ہاتھوں کی جانب دیکھا

وہ اسکی اتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں کیوں نوٹس کرتا تھا؟؟؟؟؟

یہاں بیٹھ جائے_اسے کھڑا دیکھ کر کہا

_وہ خاموشی سے اکر کرسی پر بیٹھی

کہے کیا بات ہے_؟؟؟؟اسکی جانب دیکھتے پوچھا

مجھے کل کا اف چاہیئے پلیز_!!!!اخر میں اسکی جانب دیکھا۔

کیوں؟؟؟؟ائیبرواچکائے

بھائی نے کل کینیڈا چلے جانا ہے___اسکا لہجہ نم تھا

زاویار نے محسوس کیا جیسے وہ رونا ضبط کر رہی تھی

اوہ گریٹ کب کی فلائیٹ ہے انکی؟؟؟؟

_کل رات بارہ بجے کی

گڈ پھر اپ صبح افیس اسکتی ہیں_!!وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا یا گیا

_ایمن نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

جہاں اتنا بڑا احسان کیا تھا وہاں ایک چھٹی نہیں دیں سکتا تھا_اسے بے انتہا

رونا ایا

وہ کرسی سے اگے ہو کر بیٹھا

ایمن میں اپکو چھٹی دے دیتا بلکہ اپ جتنی کہتی اتنی دے دیتا مگر میں اگر کل اپکو چھٹی دوں گا تو پچھلے چار سال سے میرے ساتھ کام کرتے فہد کے ساتھ ناانصافی ہو جائے گی اسنے کل ہی مجھ سے چھٹی مانگی اور میں نے نہیں دی وجہ اپ جانتی ہیں کہ اجکل کتنا کام ہے افیس میں اس لئے نا میں نے انہیں اف دیا اور نا ہی اپکو دے سکتا ہوں سوری ___ اسنے اسے وجہ بتائی

اوح اوکے ___ وہ انسو اندر دھکیلتی چیئر سے اٹھی اور دروازے کی طرف گئی

سنیں ___ پیچھے سے پکارا اور اپنی چیئر سے اٹھ کر کھڑا ہوا

ایمن میری مجبوری سمجھئے گا مجھ سے ناراض ن ہوئی گا ___ اسکے لہجہ میں کچھ خاص تھا بہت خاص جو ایمن نے محسوس کیا تھا

_ وہ بس سر ہلاتی دروآزہ کھولتی باہر نکل گئی

!!! _ پیچھے زاویار واپس سے اپنی چیئر پر بیٹھا

محبت اہنی جگہ مگر اپنی محبت کی خاطر کیسی دوسرے کے ساتھ ناانصافی نہیں کرستا تھا وہ _

اسے دکھ ہورہا تھا کہ وہ اس سے کچھ مانگنے ائی تھی اور وہ اسے نہیں دے سکا تھا _

کیا ہوا اف ملا؟؟؟ منایل نے پوچھا

نہیں_!!! کہتی وہ چیئر پر بیٹھی

!!!اوہ سر کو کہتی نا مجبوری ہے

نہیں مناہل مجبوریوں کی وجہ سے کام نہیں روکے جا سکتا ہے ___ اسنے کہا

اور ایک انسو گال میں بہ گیا کب سے ضبط کیا ہوا تھا اور اب ضبط کی بس ہو گی تھی

بچپن کتنا حسین ہوتا ہے نانا کوئی رکاوٹ نا کوئی مجبوری سکول سے جب دل چاہ چھٹی کرلی جب دل چاہ کہی بھی چلے گی مگر اب ؟؟؟اب کیا ہے _!! اپنے بھائی کو ڈھنگ سی الوادع بھی نہیں کر سکتی_ مجبوریوں کی زنجیروں نے جکڑ کرر کھ دیا ہے____ اپنے انسو صاف کرتی وہ بولی

ایمن ہم مڈل کلاس لڑکیوں کی زندگی ایسی ہی ہوتی ہے ساری زندگی بس ترستے ہی گرز جاتی ہے_ مناہل نے کہا تھا

کاش زندگی بھی والدین جیسی ہوتی_ "ایمن مے کہا"

ایمن اگر زندگیُ والدین جیسی ہوتی تو دنیا جنت ہوتی" مناہل مسکرائی " _ایمن نے انکھیں رگڑی

میں تمہارا دکھ سمجھ سکتی ہوں میرے بابا بھی ساری زندگی پردیس میں گزاری ہے پردیس کی جدائی بہت کڑی ہوتی ہے___ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی مناہل نے تسلی دی

کاش ہمارے ملک میں سب کچھ سہی ہوتا پھر کیسی بھی بھائی باپ شوہر بیٹے کو پردیس جیسی سزا نہیں کاٹنی پڑتی_____ ایمن کے انسو پھر سے انکھوں سے نکلنے لگے

ایمن روتو مت وہاں کمیرے لگے ہیں اور تمہارے تو عین اوپر ہے_____ منایل نے کمیرے کی جانب دیکھے ہوئے کہا

کیا کرو میرا دل پھٹ رہا ہے مناہل وہ بھائی جس میں میری جان بستی ہے جس کے ساتھ میری ہر گھڑی ہر دھوپ چھاوں میری عید میری خوشی

سب کچھ تھا وہ جا رہا ہے اور مجھے اسے الوادع کرنے کے لئے وقت بھی نہیں مجھے اج اسکے ساتھ دن گزرانا تھا مجھے اس کے پاس رہنا تھا اور دیکھو میں یہاں ___ وہ رکی ___

میں سر سے بات کرتی ہوں ایک چھٹی دینے سے وہ مر نہیں جائے گے ___ مناہل چیئر سے اٹھی

نہیں مناہل چھوڑو بس میری وجہ سے کیسی اور کے ساتھ وہ ناانصافی نہیں کر سکتے ___ اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس چیئر پر بیٹھا یا

کیا مطلب ؟؟؟؟

کل کہی فہد نے بھی ان سے اف مانگا تھا اور انہیں نہیں دیا تھا ابھی وہ مجھے دے کر اسکے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتے ___

___ اوہ سر واقعی ایسے ہی ہیں

چھوڑو بس___ایمن نے کہااور ایک بار بھر سے اانکھیں رگڑی اور کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہوئی_

افیس سے چھٹی کے بعد وہ گھر اتے یوئے سارا راستہ خاموش انسو بہاتی رہی___

"کاش بچپن ہمیشہ رہے اب فکر ہر فکر سے آزاد زندگی"

گھر اتے ساتھ ہی وہ ہادی کے روم میں گئی تھی جو پیکنگ کر رہا تھا_

میں ہیلپ کرو___اسنے ابھی عبایا بھی نہیں تارا تھااور سیدھا اسکے پاس اگئی تھی

تم نے اتنی بڑی تو ہیلپ کر دی ہے ایمن جس کا احسان میں کبھی نہیں اتار سکتا____کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے وہ بولا

ہادی اج یہ بکوس کر دی ائیندہ کی تو میں اور تم پھر صرف نام کے بہن بھائی رہے گے سمجھے___

_ہادی نے اسکی جانب دیکھا جس کی انکھیں اج مرجھائی ہوئی تھی

تم جان ہو میری تم دنیا ہو میری تم سب کچھ ہو میرا ایمن___اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ بولا

_ایمن اسکے سینے سے لگی سارا ضبط ہار گئی تھی

ہادی کامیاب ہو کر جلدی اجانا یہاں سب نے ایک کو کھو دیا ہے اور تم سے تو دووری بھی نہیں برداشت کر سکتے مگر یہ صرف تمہاری خوشی کی خاطر ہم سب قربانی دے رہے ہیں بابا اپنے ایک بیٹے کی قربانی دے چکے ہین اب ان کی ہڈیوں میں اتنی طاقت نہیں ہے____

اسے دیکھتی وہ بولی

ایمن بس ایک بار کامیاب ہونے دو پھر دیکھنا ساری مشکلات حل ہو جائے گی ان شاءاللہ___ اسے پیار کرتے خود سے علیحیدہ کیا

ان شاءاللہ_ پیکنگ کرو میں عبایا چینج کر کے اتی ہوں___ وہ کہتی بیڈ سے اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل ائی

سب اسے کہ رہے تھے یہاں رہے کر بھی تو پڑھا جا سکتا ہے مگر جو پڑھائی وہ وہاں کرے گا اور پھر جو جاب اسے وہاں ملے گی یہاں اگر وہ زندگی بھی گزار دیتا تو تب بھی نا ملتی کیونکہ یہاں ہنر نہیں سفارش دیکھی جاتی ہے جو محمد حدید کے پاس نہیں تھی _

شام کے چھے بج رہے تھے ان کے گھر اسارے مہمان ہادی کو الوادع کرنے اچکے تھے _

ایمن کو زاویار نے دو بجے اف دیا تھا _

وہ کل اسکے انسو دیکھ چکا تھا اس لئے ہاف لیو دے دی

ابھی سب چائے پی کر ائیرپورٹ کے لئے نکل جائیے گے مگر ہادی کو ایک چہرے کا انتظار تھا جو اج ایا ہی نہیں تھا

اسنے زرناب سے پوچھا تھا کہ ذریش کہاں ہے زرناب نے ہی اسے بتایا تھا کہ اسے بخار ہے

_بخار تو بہانہ تھا اصل وجہ کچھ اور تھی

وہ ابھی سب سے بچ بچا کر گھر کے دوسری جانب ایا تھا

_ موبائیل جیب سے نکالا

_وہ کال اٹھالے گی اُتنا تو اسے پتا تھا

_اگر نہیں بھی اٹھائے گی تو وہ ایمن سے کہ دے گا

صرف دو سیکنڈ کی بیل گئی تھی اور جیسے کیسی کو بے صبری سے انتظار تھا دورا سے کال اٹھالی گئی

اسلام علیکم_!!!!ہادی نے سلام کیا

وعلیکم سلام___زکام زدہ آواز ائی تھی

کیسی ہو_؟؟؟؟؟

_ٹھیک ہوں_کہتی اس نے انکھییں بند کی
زکام ہے کیا؟؟؟؟ہادی نے پوچھا

_بہت کچھ ہے!!!!

میڈیسنز لی؟؟؟؟ بالکونی میں چکر کاٹتے ہادئ نے پوچھا

جب درد دلوں کے ہو تو ڈاکٹر کی دوائیاں اثر نہیں کرتی_ !!! کئی دنسے اسکی آواز نہیں سننئ تھئ اب اتنے دن بعد سنی تھئ انسو گال میں بہ گے

_ درد دل کے بعد راحت دل بھی ہو گا ان شاءاللہ

جو باوہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائی کبل خود پر اوڑھے بہت بری طرح سے رو دی تھی _

ذری پلیز یار یوں مت رو مجھ پر ترس کھاو___ وہ بے چینی سے بولا

____ ہادی تم چلے جاوگے مجھے کوئی ذری نہیں کہے گا

اسے ذری صرف ہادی ہی کہتا تھا

پلیز مت رو مت مجھے کمزور کرو دیکھو ابھی کی مشکل اگے کے لئے اسانی ہو گی ان شاء اللہ پلیز مت روذری میرا ساتھ دو یار ___ اسکی سسکیاں دل کی دنیا میں طوفان برپا کر رہی تھی

دو منٹ وہ مسلسل روتی رہی تھی اور ہادی اس کی سسکیاں اسمان کی جانب منہ کر کے انکھیں بند کر کے سنتا رہا تھا _

یا خدا زندگی میں کوئی بھی اتنا مجبور نا ہو جتنا مجبور اج ہادی ہے _

مسلسل رونے کے بعد ذریش نے انکھیں صاف کی _

میں تمہارا انتظار کروں گی ہادی اخری سانس تک کروں گی بس تم کامیابی کی منزل پر پہنچ کر مجھے بھول مت جانا باقی میں تمہارے ساتھ ہوں ___

وہ خود پہ ڈھیروں ضبط کیے کہہ رہی تھی

ذری بھولنا اسان نہیں ہوتا اور بچپن کو بھولنا تو بلکل بھی اسان نہیں ہوتا

___

_جوابا وہ بس ہیمم کہہ کر رہے گئ

ائی کیوں نہیں ہو_؟؟؟؟؟ وہ اب بالکونی میں چکر لگا رہا تھا

"!!_اب اتنی ہمت نہیں ہے"

_اسکی بات پر ہادی کا دل کٹ سا گیا تھا

اچھا یہ بتاؤ میں نے تمہیں کوئی چیز سینڈ کی تھی دیکھی نہیں تم نے ابھی تک_؟؟؟؟اسکا دل بھلانے کے لئے بات نکالی

"_دیکھی تھی اور میں نے ریکٹ بھی تو دیا تھا"

بیڑا غرق اس کا جس نے واٹساپ پر ریکٹ والا فیچر ایجاد کیا ہے جب سے یہ ایا ہے رابطے مزید مختصر ہو گیے ہیں"

کیا وہ ویڈیو صرف ایک ریکٹ کی حقدار تھئ

؟؟؟

ت مطلب_؟؟؟

_ کمازکم انشاءاللہ ہی کہ دیتی

_ کہا تھا دل میں

دل میں کہا تھا مجھے تو نہیں کہا با

___ اچھا غلطی ہو گی

_ ہادی نے کلائی میں بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا

اچھا میڈیسنز لینا اور اپنا بہت سا خیال رکھنا اور محنت کرنا دونوں نے مل کر

___ منزل تک پہنچنا ہے بات سمجھ میں ائیے

_ وہ اسے خدا حافظ کہ رہا تھا اور ذری کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا

_ وہ بلکل خاموش رہی تھی

ذری تم اپنا خیال رکھنا ___ اسنے اسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

ہادی کامیابیوں کی منزل پر پہنچ کر مجھے بھول مت جانا___ اسکی آواز رونے کے باعث بھاری ہو چکی تھی

بچپن کون بھولتا ہے پاگل_ وہ گردن جھکائیں بے بسی سے بولا تھا

اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا اور___ وہ کہنے لگی تھی کہ مجھے کال کرتے رہنا مگر زرناب کی بات یاد آئی

اور_ ؟؟؟؟؟

_ کچھ نہیں

کچھ تو ہے بتاو_ ؟؟؟؟

_ نہیں تم لیٹ ہو رہے ہو جاو

_ تم بولو تمہارے لئے بہت وقت ہے !!

اور یہی کہ جتنی جلدی ہو سکے میرے محرم بن جاو ہادی اور کچھ نہیں اور کچھ نہیں ہے کہنے کو ___ وہ اخر میں کہتی رو گئی تھی

_ صرف دو سال دو مجھے زری صرف دو سال بس

_ وہ محض گردن اثبات میں ہلا گئی

___ اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا اور میڈیسنز لے لینا

_ اللہ حافظ ___ اب کے ذریش نے کہا اور کال بند کر دی

موبائیل سائیڈ پر رکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی _ ایک بخار کی تپش تھی اور دوسرا رونے کے باعث اسکی انکھیں اور ناک لال ہو چکے تھے _

سر درد سے پھٹا جا رہا تھا _

وہ گھر تھی اس وجہ سے زاریان ہادی سے بس مل کر واپس زریش کی وجہ سے گھرا گیا تھا
_

وہ اپنی بیٹیوں کے معاملے میں کیسی صورت بھی کیسی غیر پر اعتبار کر ہی نہیں سکتا تھا

_ائیر پورٹ میں اس وقت سب اسے الوادع کرنے اچکے تھے

ہادی سب سے مل چکا تھا اب بس ایمن رہے گی تھی جس سے ملنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی
_

_فاطمہ اسے گلے سے لگائیں مسلسل اسے پیار کر رہی تھی

جتنی بے عزتیاں وہ ہادی کو کرتی تھی اتنی ایمن کی کبھی نہیں کی تھی
_

جب سے اذلان کو کھویا تھا اس وقت سے اب اپنی اولاد کو خود سے دور کرنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی مگر مجبوریاں !!!

دادا دادی پھو پھو بابا ماما اور ایمن سب کو اوادع کرنا بے حد مشکل تھا بے حد مشکل !!!

_ ایمن کو گلے سے لگائیں وہ اسے دلاسہ دے رہا تھا

!! _ کبھی سوچا بھی نہیں تھا یہ سب جو ہو رہا تھا

_ اسکے سینے سے لگی وہ مسلسل رو رہی تھی

_ ہادی نے اسکے سر پر پیار دیا

ایمن دادا دادی ماما بابا اپنا اور پھو پھو سب کا خیال رکھنا اللہ حافظ ___ اسے ایک اور پیار دیتے وہ کہتا اسے علیحدہ کر چکا تھا _ اگر وہ کچھ دیر مزید ایسی طرح روتی رہتی تو شاید ہادی اپنا فیصلہ بدل لیتا _

وہ اس سے لڑتا تھا جھگڑتا تھا اسکے پیسے سے ہیرا پھیری کرتا تھا مگر جو پیار وہ

ایمن سے کرتا تھا شاید ہی وہ کیسی اور سے کرتا تھا _

ایمن نے بھی تو اس پیار کا صلہ دیا تھا نا پانچ سال سات ماہ کی قربانی دے کر

پانچ سال تک بغیر تنخواہ کے کام کرنا _ مشکل تھا مگر !!!

وہ اب اپنا بیگ گھسیٹتا اندر کی جانب جا رہا تھا _

ایک بار پیچھے منہ کر کے ہاتھ ہلایا _

وہ جا رہا تھا اس کے خواب پورا کرنے کے لئے صائم فاطمہ اور اسکی بڑی بہن

سب نے بہت قربانیاں دی تھی ساری زندگی کی جمع پونجی اسکے باپ نے

اپنے بیٹے کے خواب کے لئے لگا دی تھی _

اسکے خاندان والوں نے سب کچھ اس پر لگا دیا تھا اب صرف کامیاب ہی "

نہیں بلکہ اپنے خاندان والوں کے خواب بھی پورے کرنے تھے "

دادو ___

ایمن نے فاروق صاحب کے کمرے میں اکر انہیں پکارا جو بیڈ پر بلکل سیدھے لیٹے انکھوں پر بازوں رکھے ہوئے تھے _

وہ سو نہیں رہے تھے یہ بات ایمن جانتی تھی _

دادو دوائی لے لیں نا ___ دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

فاروق صاحب نے انکھوں پر سے بازوں ہٹایا ایک نظر اسے دیکھا جواب دراز سے دوائیاں نکال رہی تھی _

تھک گیا ہوں دوائیاں کھا کھا کر ___ وہ دوائیوں سے بھرے ڈبے کی طرف دیکھ کر افسردگی سے بولے

جو بھی ہے اب دوائی تو کھانی ہی کھانی ہے نا___انہیں گولی دیتی ایمن نے کہا

ہادی کی کال ائی پہنچا کہ نہیں؟؟؟

نہیں ابھی کہاں پہنچا ہے گا صبح تک شاید_دودھ والا گلاس پکڑایا

اس کے ہاتھ سے دودھ لیتے انہوں نے جانچتی نظروں سے اپنے سامنے کھڑی ایمن کو دیکھا جو اج مرجھائی ہوئی تھی _

انہیں دوائی دے کر وہ کمرے سے باہر ہی نکل رہی تھی جب پیچھے سے انہوں نے کہا

ام ایمن_جیب سے کچھ نکالتے ہوئے پکارا

جی_وہ وہی کھڑے کھڑے پیچھے موڑی

_انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا
ہاتھ میں خالی دودھ کا گلاس لئے وہ اہستہ اہستہ چلتی ان کے پاس ائی

یہ لو_اپنی بند مٹھی اسکی طرف بڑھائی
_ایمن نے ان کی مٹھی سے وہ چیز اپنے ہاتھ میں رکھی
_بے اختیار وہ مسکرائی
دادواب میں بچی تھوڑی نا ہوں جو اپ اداس ہونے پر مجھے ٹافیاں دے
رہے ہیں___وہ اپنی ہتھیلی میں رکھی دو ٹوفیز کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی

تم جتنی بھی بڑی ہو جاو جتنی بھی کامیاب ہو جاو میرے لئے وہی چھوٹی سے

دو پونیوں والی ام ایمن ہی ہو ___

ہاہاہا اپ کو میری دو پونیاں بہت اچھے سے یاد ہیں دادو ___

وہ ہمیشہ اسکے بچپن میں دو پونیوں والی بات ضرور کرتے _

کیسے یاد نا ہو جب کرتا ہی خود تھا ___

ہاہاہا اچھا اب اپ آرام کرے تھک گے ہو گے نا ___ چند لمحوں کے لئے

ہی سہی مگر اداسی یکدم غائب ہو گی تھی _

اوکے بیٹا شب بخیر ___

شب بخیر دادو _ کہا اور کمرے سے باہر نکل ائی

کچن میں گلاس دھو کر رکھا پھر اپنے لئے چائے بنائی _

باقی سب چائے پی چکے تھے اس وقت دل نہیں کر رہا تھا کچھ بھی کھانے

پینے کو ابھی بھی بھوک تو نہیں تھی مگر چائے کی طلب تھی ___

ایک کپ چائے بنا کر وہ جیسے ہی کچن سے باہر نکل والی تھی کہ پاوں سبزی کی ٹوکری سے اٹکا

_گرتے گرتے بچ گئی تھی وہ اج

_بے اختیار نظر آلو پر پڑی

اب آلو ختم نہیں ہو گے ___ دل میں سوچ ہی رہی تھی کہ بے اختیار انکھیں نم ہوتی چلی گئی

" کبھی مجبوریاں تو کبھی جدائیاں انسان کو اندر سے ختم کرتی ہیں "

_وہ چائے کا کپ لے کر اپنے کمرے میں ائی

___نائٹ بلب ان کیا اور لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر اگئی

_دن کو ہاف لیو تو مل گئی تھی مگر اج کا کام لازمی کل دینا تھا

_ کام کرتے کرتے کتنا وقت ہو گیا پتا ہی نہیں چلا

_گھڑی میں ٹائم دیکھا

12:40

وہ حیران ہوئی تھی اج خود پر کہ اتنی لیٹ نائٹ اس نے کبھی پڑھائی نہیں کی تھی اور اج اتنی لیٹ نائٹ وہ افیس کا کام کر رہی تھی

_ابھی کام رہتا تھا تقریبا گھنٹہ لگ جائے گا

___انکھیں بند کر کے بیڈ کراون سے ٹیک لگائی_ گود میں رکھے لیپ ٹاپ کی سکرین روشن ہی تھی

_نیند سے سر چکرا رہا تھا

_انکھیں کھولی

_پانچ منٹ گزر چکے تھے

_اہ کاش بچپن ہمیشہ رہتا پڑھائی کا دور کبھی ختم نا ہوتا___ وہ بڑبڑائی ایک بار پھر سے کام لگ گئی

_گھر کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں ورنہ رات دیر تک جاگنے والے ہر بندہ کا"

"مسئلہ عشق نہیں ہوتا

پانچ سال سات ماہ_ کیسے گزرے گا یہ وقت ؟؟؟؟؟

_وہ مسلسل کام کر رہی تھی مگر ذہن بس ایسی سوچ میں اٹکا ہوا تھا

کیسے گزرے کا یہ اتنا عرصہ ؟؟

نا جانے کیا کچھ سہنا پڑے گا کیا کچھ کھونا پڑے گا_ ؟؟؟؟

جو بھی کھونا پڑے جو بھی سہنا پڑے جو بھی ہو جائے احسان تو کیسی کا نہیں

چڑھے گا نا

عزت نفس کو تو ٹھیس نہیں پہنچے گی نا_ خوداری کی چادر میں تو لپٹی ہی

__ ہو گی نا_ پھر کیسے پریشانی ریلکس ایمن فوکس ان یور ورک

خود کو تسلیاں دیتی وہ عادتاً خود ہی سے باتیں کر رہی تھی

کوئی دوسرا اسے اس طرح خود سے باتیں کرتا دیکھ لے تو شاید اسے پاگل ہی

_ سمجھے

ایک اللہ کی ذات اور ایک اپنی ذات ہی ہوتی ہے جو باتیں سنتے اکتاتی نہیں

ورنہ کوئی تیسرا کہاں توجہ سے ہمیں کبھی سنتا ہے

اٹھ جاو زرباب پھر کہو گے میری وجہ سے لیٹ ہو گے ___ !!! اسکے اوپر سے بلینکٹ کھینچتی وہ بولی

اٹھ رہا ہوں صبح صبح اپنی بے سری سی آواز سنا دیتی ہو بندہ پیار محبت سے اٹھاتا نہیں بھئی تم کیوں پیار سے اٹھاو گی اخر کو پولیس والے کی بیوی ہو ___ وہ اسے کہتا اٹھ کر بیٹھا

باتیں نا کرو ٹائم دیکھو مجھے بھی افیس ڈراپ کرنا ہے جلدی کرو ___ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ ائیر نگس پہنتے ہوئے بولی

عجیب ہی شادی ہے لوگ شادی کے بعد ہنی مون میں جاتے ہیں اور میں تھانے ___ بیڈ سے اٹھا اور اسکی کمر میں کھلے پڑے بالوں کو واپس میں الجھاتا وہ بولا

زربابببب قسم سے خدا کا خوف نا ہو تو پھر تمہیں بتاتی جتنا تم مجھے اس ایک ہفتے میں تنگ کر چکے ہیں اتنا میں ساری زندگی نہیں ہوئی ___

واقعی مجھ سے تنگ اگئی ہو _ ؟؟؟؟؟اسکا لہجہ یکم بدلا
زرناب نے شیشے سے اپنے پیچھے کھڑے زرباب کا چہرہ دیکھا جو ہر احساس سے عاری تھا _

تم جب تنگ کرو گے تو تنگ ہی ہو گی نا _ کہتی وہ نظریں جھکا گئی

اوکے اب نہیں ہو گی تم تنگ _ وہ بغیر اسکے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کئیے
_ واشروم کی جانب ایا

میرے ساتھ ناز یادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے جانتی ہو
تمہاری ساری شرافت ___ زرناب نے اسکے بدلے لہجہ کو خوب نوٹس کیا
تھا

___ زرناب اج مجھے افسوس ہی اس بات کا ہے کہ تم مجھے جانتی نہیں ہو

_ زرناب نے حیرانگئ سے اسے دیکھا جو واقعی سیریس تھا
زرباب ریئلی میں نے مزاق کیا تھا ائم سوری یار اگر تمہیں برا لگا ___ اسنے
فورا معذرت کی

_اسکی معذرت پر زرباب مسکرایا

تم واقعی مجھے کبھی نہیں سمجھ سکتی میڈم کیونکہ مجھے سمجھنے کے لئے سمجھداری چاہیے جو تم۔میں نہیں__وہ واپس سے اپنی ٹون میں ایا

کیا تم فزکس کا نومیریکل ہو جیسے سمجھنے کے لیے سمجھداری چاہیے_؟؟؟؟؟انکھیں گھما کر پوچھا

__اس سے بھی اوپر کی شے ہوں تم کبھی نہیں پہنچ سکتی مجھے

جاوادھر__اسے ہاتھ سے واشروم جانے کا کہتی واپس سے شیشے کی جانب موڑی

_

وردی نکال کرر کھو میری_اسے کہتا وہ ٹاول لئے واشروم چلا گیا

آڈر دیکھو ڈرامے باز ادمی کے ہونیہہ وردی نکالو___ وہ اپنے بالوں کا جوڑا بناتی الماری کی جانب اتی خود سے ہی بڑ بڑائی_

ان کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا زرباب کی چھٹیاں بھی ختم ہو گی تھی اور زرناب نے بھی واپس سے افیس جوائن کر لیا تھا_

اسکے افیس جوائن کرنے سے کیسی کو کوئی بھی مسئلہ نہیں تھا مگر سدرہ نے اسے اشارہ دے دیا تھا کہ اگے جا کر مشکل پیش اسکتی ہے افیس اور گھر دونوں کو ایک ساتھ سمبھالنا ہر لڑکی کے بس کی بات نہیں_

مگر زرناب نے یہی کہا تھا کہ جو کیسی کے بس میں نہیں وہی اپنے بس میں کرنا ہے_

ناممکن کچھ نھی نہیں سب ممکن ہے بس ممکن کرنے کی لگن ہونی چاہیے

اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھی وہ مسلسل پریشانی سے زرباب کو ہی دیکھ رہی تھی جو آج پہلی بار بلکل خاموش تھا_اب تو افیس بھی پہنچنے والی تھی وہ

_

زرباب تم سچ میں مجھ سے ناراض ہو؟؟؟آخر تھک ہار کر پوچھا

___نہیں تو

اچھا پھر بات کیوں نہیں کر رہے ہیں___؟؟؟؟؟

میری باتوں سے تم تنگ اگئی ہو نا اس لئے___نظریں ابھی بھی سامنے ہی مرکوز تھی

زرباب قسم لے لو سچ میں میں نے صرف مزاق کیا تھا کیا تم میرا اتنا سا مزاق نہیں برداشت کرسکتے____؟؟؟؟

زرباب نے اسکی جانب دیکھا جس کے چہرے سے پریشانی اور شرمندگیٔ دونوں کے تاثر نظر ارہے تھے_

اچھا تو کیا تم میرے زراہ سے ڈرامے نہیں دیکھ سکتی_؟؟؟؟ وہ اب مسکرا اہا

زرناب نے اسکی چہرے پر سجی مسکراہٹ کو دیکھا پھر داڑھی ٔمیں چھپے ڈمل کو ڈھونڈا مگر وہ دوسری جانب تھا_

کیا تم میرے ساتھ ابھی تک ڈرامے کر رہے تھے_؟؟؟ ائبرو اچکائے

زرناب جو محبت کرتے ہیں نا پھر وہ محبوب کی طرف سے ملنے والے ستم دکھ درد مزاق نخرے سب کھلے دل سے برداشت کرتے ہیں اور تم تو میری بیوی ہو تمہیں ہر چیز کی اجازت ہے یار_ میں تو بس ویسے ہی نخرے دیکھ رہا تھا___

زرناب نے بہت کڑی نظروں سے اسکی جانب دیکھا جو سامنے روڈ پر نظریں جمائے ہوئے تھا ___

تم ڈرامہ نہیں زرباب فلم ہو فلم تمہیں پولیس افیسر نہیں ایکٹر ہونا چاہیے تھا ___

ہاہاہاہاہا___ اسکی بات پر زرباب کا قہقہ گاڑی میں گونجا

یہ جو مجھے اتنا پریشان کیا ہے نا اسکے بدلے اب مجھے رات کو کیسی اچھے سے رئسٹورنیٹ میں ڈنر کرواوگے ___

جی جی ضرور بس بل تم پے کر دینا باقی ڈنر کراونا میری ذمہ داری ___

کیا اجکل کوئی رشوت وشوت نہیں مل رہی جو بیوی کے خرچے پر ڈنر کرو گے_؟؟؟؟؟

یار تم اج بتا دو میں نے کب رشوت لی ہے کیسی سے_؟؟؟؟ گاڑی افیس کے سامنے روکتے ہوئے پوچھا

لیتے ہو گے تھوڑا نا مجھے یا کیسی کو بتا کر لیتے ہو گے_؟؟؟؟ وہ کندھے اچکاتی بولی

___ تم بس ایک دفعہ مجھے ثبوت لا دو جس میں میں رشوت لی ہو اتنا فالتو ٹائم نہیں کہ تمہارے خلاف ثبوٹ اکٹھے کرتی پھیر و شام پانچ بجے مجھے پیک کر لینا اور جیب بھی گرم کر لینا یہ نا ہو کہ ایس پی زرباب خان کو

ہوٹل میں برتن دھونے پڑ جائے اللہ حافظ___ اسے کہتی وہ گاڑی کا دروازہ کھولا

جی جی جو حکم سرکار خادم حاضر اللہ حافظ___ تابعداری سے ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے گردن جھکا کر کہا___

خادم___ اسکی جھکے سر کے بال بگاڑتی وہ گاڑی سے باہر نکل گئی

اسکی نظروں سے اوجھل ہونے تک وہ گاڑی میں بیٹھا اسے دیکھتا رہا پھر جب وہ اندر چلی گئی تو اسنے بھی گاڑی تھانے کی راہ میں ڈالی_

یونی سے اکر وہ اپنے کمرے کی جانب جاہی رہی تھی جب زرناب کے

_ کمرے کے بند دروازے پر نظر پڑی

_ یکدم اسکا دل کہی ڈوب سا گیا

_ صرف ایک فرد کے چلے جانے سے گھر میں کتنی بے رونقی سی چھا گئ تھی

_ وہ نم انکھوں سے مسکرائی

اللہ میری پیاری سی اپی کو ہمیشہ خوش رکھنا امین ___ شدد سے دل میں دعا

_ کرتی وہ اپنے کمرے میں ائی

لیب کاٹ اور بیگ الماری میں رکھے اور عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے وضو

_ کرنے واشروم چلی گئ

_ پانچ منٹ بعد وہ واشروم سے واضو کر کے باہر ائی تھی

_ تھوڑی سے وضو کے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

_ جائے نماز بچھا کر نماز ادا کی

_ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے _ نگاہیں بے اختیار گھڑی میں گئی

_ چار بج رہے تھے

وہ پہنچ گیا ہو گا؟؟

_ اسنے سر جھٹکا

یا اللہ میرے اختیار میں نہیں یہ میں چاہ کر بھی اسے اپنے دل سے نہیں نکال سکتی؟؟ میں ہر طرح کی کوشش کرتی ہوں کہ میں اسے یاد نا کرو مگر؟؟؟ اللہ وہ پھر؟؟ وہ پھر کہی سے اکر مجھے اپنی یادوں کے سحر میں جکڑ لیتا ہے!!!

_ مجھے اس سب سے نکال دے اللہ _ مجھے اپنی راہ میں ڈال دے

مجھے۔اپنے والدین کے ساتھ مخلص کر دے_ انہیں اپنی بیٹی پر اعتبار ہے

_مجھے نامحرم کی محبت میں ڈال کر ان کے اعتبار کو ٹھیس نا پہنچا

اللہ جی___ وہ گڑ گڑاتی دعا والے ہاتھ چہرے پر رکھ کر سجدے میں چلی

_گئی

_وہ اب سسکیوں میں رو رہی تھی

نامحرم کی محبت چاہیے کتنی ہی سچی خالص کیوں نا ہو بنتی ہمیشہ بے سکونی کا"

" باعث ہی ہے

یہ وہ جن ہے جو ایک بار چمٹ جائے تو جان چھڑانا مشکل ہے مگر صرف

!!!مشکل ناممکن نہیں

اللہ کے اگے گڑ گڑا کر وہ اب کافی پر سکون تھی_ کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کہ

"اگر یہ سجدے نا ہوتے تو ہم ٹوٹے دل والے لوگ کہاں جاتے؟"

_نماز ادا کر کے وہ کمرے سے باہر اگئی

_سدرہ اب لاونج میں بیٹھی ٹی وی میں کوئی شو دیکھ رہی تھی

اسلام علیکم ماما

_وہ اسکے پاس ائی اور سلام کیا

_سدرہ نے مڑ کر اسکی جانب دیکھا

وعلیکم اسلام۔کب ائی میری گڑیا_؟؟؟؟اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتی بولی

بس کچھ دیر پہلے ہی اپ۔نماز پڑھ رہی تھی___اسکے پاس اتی ماں کے _کندھے پر سر رکھا

نماز پڑھ لی اپ نے؟؟؟؟

_جی___اسکے گلے میں ابھی بھی گلٹی سی ابھری ہوئی تھی

ماما اپی کی کال نہیں ائی؟؟؟

ائی تھی_؟؟؟؟

کیسی ہیں ؟؟؟

!!!!_ٹھیک ہے

_اسکے بعد گہری خاموشی چھا گئی

!!!بہت کوشش کی کہ نا پوچھے مگر پھر دل پر اختیار نا تھا

ماما خالہ کی کال ائی_؟؟؟؟

_ نہیں میں نے کی تھی

ذریش نے لب دانتوں تلے دبائیں_اور اگے ہو کر بیٹھی

ایک اور بار اختیار کھو دیا

ماما ہادی پہنچ گیا؟؟؟؟دل تھا کہاں مانتا تھا

_ہاں کچھ دیر پہلے ہی پہنچا ہے

_دل کے کیسی کونے میں سکون اترا تھا

اچھااا سر واپس سے اسکے کندھے پر رکھا

_سدرہ نے نظریں گھما کر اپنے کندھے پر سر رکھی اپنی بیٹی کی جانب دیکھا

اولاد سمجھتی ہے والدین کچھ نہیں جانتے وہ نادان ہے والدین تو وہ سب

جانتے ہیں جو اولاد ان سے چھپاتی ہے ماں سمجھ جاتی ہے اولاد کی اداسی کی

وجہ؟ باپ کبھی سمجھتا ہے کبھی نہیں مگر ماں!!! وہ سب جانتی ہے

اسی طرح سدرہ بھی اپنی بیٹی کے دل میں ابھرتے احساس سے واقف

تھی

اور کبھی کبھی ڈرتی تھی اسے ڈر لگتا تھا اپنی بیٹی کی قسمت سے

کھانا لگاو_ ؟؟؟؟ سدرہ نے ہوچھا

_نہیں بھوک نہیں

کیا کھایا تھا جو بھوک نہیں ؟؟؟

کچھ بھیں بس دل نہیں کر رہا__اس کا دل ابھی بھی کہی ڈوب ہوا ہی تھا

_جب تک اسکی آواز نا سن لے دل نے ایسے ہی رہنا تھا

ماما میں سونے جا رہی ہوں بابا ایے تو اٹھا دیجیۓ گا__وہ کہتی صوفے سے

_اٹھتی چپل پاوں میں اڑستی وہاں سے کمرے میں چلئ ائ

_پیچھے سدرہ نے اس بند درازے کو دیکھا جو ابھی بند ہوا تھا

_کاش دل پر اختیار ہوتا کاش!!! اسنے سوچا اور ٹی وی بند کر دیا

_وہ۔ کمرے میں ائ اور بے اختیار انسو گال میں بہنے لگے

اللہ اللہ جی کیا ہے کیوں ہو رہا ہے یہ اللہ جی ؟؟؟ وہ منہ پر ہاتھ رکھتی اپنے بیڈ پر ائ

_وہ ضبط کرتی کرتی اب ہچکیوں میں رو رہی تھی

_خوب رو کر انکھیں رگڑی

_ پھر سائیڈ ٹیبل پر سے موبائیل اٹھایا

_فون کی گیلری نکالی

_اج سے کچھ سال پہلے کی تصویریں نکالی

جہاں وہ تھی ہادی بھی تھا زرناب حجاب سب ایک ساتھ کھڑئ تھے کیسی قسم کا۔ کوئی خوف ڈر نا تھا نا مستقبل کی فکر نا ماضی کی پریشانی_ صرف بے فکری تھی

_ایمن زرناب کے کان میں کچھ کہ رہی تھی جس پر زرناب مسکرا رہی تھی

_اب تو ایمن اور اپی کی دوستی بھی ایسی نہیں رہی

_اب تو مہینے لگ جایے گی ملاقات کرنے کے لیے

_کتنی جلدی سب بدل گیا نا

_حجاب اپنی منزل پانے کے لئے اٹلی چلی گئ

اپی رخصت ہو کر اپنے گھر چلی گئ

ہادی کامیاب ہو نے کینیڈا چلا گیا

ایمن نے جاب سٹارٹ کرلی

_زرباب بھائی بھی کاماب ہو گے اور محبت بھی حاصل۔ کرلی

بس میں ہی ابھی تک یہی ہوں کیوں اللہ میں کیوں ابھی پیچھے ہوں ٹھیک ہے چھوٹی ہوں مگر اتنی سوچ کہاں سے اگئ مجھ میں _!

وقت سے پہلے کی میچیورٹی انسان کو اندر سے مار دیتی ہے !!

بس ذریش تم بھی سب چھوڑو اور اپنی تعلیم پر توجہ دو تمہاری بابا دن رات محنت کرتے ہیں صرف تمہارے لئے اور تم پیار محبت کے جھنجھٹ میں پڑ گئ _

اپنی تعلیم پر توجہ دو

بس ___ گیلری بند کرتی اسنے عہد کیا _

پھر نا چاہتے ہوئے بھی وٹساپ کھولا

سکرول کرتے کرتے وہ ہادی کی چیت پر اکر رکی _

وہ سب چیٹس دیکھتی جو رات کے بارہ بجے دو دو بجے تک وہ اس کے ساتھ کرتی رہتی تھی

_دل بہت زور سے دھڑکا تھا

_سب چیٹس کلیر کی

_اسکی پروفائیل پیکچر دیکھی

_پھر انسو پر اختیار نا رہا اور انسو گال میں بہنا شروع و گے

___مجھے بہت شدت سے اس لمحے کا انتظار ہے ہادی بہت شدت سے "

"

_کہتی اسنے وٹساپ بند کر دیا اور زرناب کا نمبر ملایا

_اور اسکے ساتھ باتوں میں معصروف ہو گی

_کبھی کچھ چھوڑنا پڑتا ہے کبھی اپنی عادتوں کو چھوڑنا پڑتا ہے

"_بہت سی قربانیوں کی صلہ ہوتی ہیں ایک کامیابی"

حجاب تم کل ارہی ہو نا پھر ؟؟؟حفصہ نے اس سے پوچھا جو ایک انڈیا میں رہنے والی مسلمان تھی اور حجاب کے ساتھ انجئیر نیگ کر رہی تھی _

ظاہرہ اب تو اوگی ہی ناسر نے ریسپو نسبیلیٹی ہی اتنی بڑی دے دی ہے ___

ہاں تھوڑا جلدی اجانا یار پھر ہال ڈیکور کرنے میں بھی ٹائم لگے گا ___

ہاں ٹھیک ہے او کے اللہ حافظ مجھے لیٹ ہو رہا ہے ____ اسے خدا حافظ کہتی وہ گھر کی طرف نکل ائی _

کل ان کی یونی میں ایک فنکشن تھا جس میں کچھ باہر کے لوگوں نے بھی انا تھا ان میں کچھ خاص شخصیات بھی تھی _

اسی کی تیاری میں اج سارا دن گزرا تھا _

اور اب کل ہال میں کچھ کام کرنا تھا جس کی ذمہ داری احمر نے حجاب اور حفصہ کو دی تھی _

ایسے کام تو حجاب ویسے بھی سکول کالج وقت میں بھی بہت شوق اور لگن سے کرتی تھی _ اپنے ادارے کے لیے کام کرنا ایک اعزاز ا ہی ہوتا ہے اور

یہ اعزاز ہمیشہ وہ حاصل کرتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ٹیچرز کی بھی فیورٹ سٹوڈنٹ رہی تھی _

اور اب یونی میں بھی بہت سی فی میل میل ٹیچرز کی وہ اچھے بچوں کی لسٹ میں شامل ہو چکی تھی _

اسے بہت کم لوگ یہاں اسکے نام سے پہچانتے تھے ہر کوئی یہاسے یہی کہتا تھا وہ جو بیلک عبایے والی لڑکی ہے وہ؟؟ وہ بیلک عبائے کی وجہ سے جانی جاتی تھی اور یہی اسے اپنے پہچان اچھی لگتی تھی _

ساری رات وہ اسی پریشانئ میں کرؤاٹیں بدلتی رہی کہ صبح کیا ہوگا پتا نہیں سر کو اچھا بھی لگے گا فلاں فلاں _ اسکا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی ہی جا کر ہال ڈیکور کرائے _ اسکا دماغ ہی ایسا تھا جس میں ایک بات گھس جائے تو پھر نکلنا مشکل ہو جاتا _

اگلے دن صبح ہوتے ہیں وہ سب سے پہلے یونی پہنچی تھی _

ناشتہ بھی اسنے سہی سے نہیں کیا تھا اور یونی پہنچ ائی تھی_۔

حفصہ جب ائی تو ہال ڈیکور دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہ تو گھنٹہ پہلے ائی تھی اور

_حجاب اس سے بھی پہلے

اوہ مائے گڈ حجاب تم نے یہ سب اکیلے کیسے کر لیا_؟؟؟؟؟

بس کر لیا یہ بتاو سہی تو ہے ناسر کو پسند تو ائے گا نا_؟؟؟؟؟

حجاب رئیلی یار یہ بہت اچھا ہے سچی میں تم نے تو مجھے اج حیران کر دیا___

اسے اپنے ساتھ لگاتی حفصہ نے کہا

تھینکیو___حجاب نے شکریہ ادا کیا

بس اب اب سیٹ ہے تمہیں پتا ہے ساری رات مجھے اس ٹینشن سے سہی

سے نیند نہیں ائی اور اب مجھے بہت زیادہ نیند ارہی ہے دل چاہ رہا سو

جاو___اپنے عبائے کو جھاڑتی وہ کہ رہی تھی

ہاں سو جاو نا کلاس روم میں جا کر ویسے بھی اج کلاس تو ہو گی نہیں سو جاو

____ تم

نہیں چھوڑو بس اب گھر جا کر سو گی

____ سو جاو حجاب بہت ٹائم ہے

حفصہ سر کو پتا چلا کہ میں یونی اکر سو گئی تو وہ غصہ ہو گے _ ؟؟؟ اسے سب سے زیادہ احمر سے ہی ڈر لگتا تھا

اوہو پاگل سر تمہیں کچھ نہیں کہے گے تم نے انکی اتنی ہیلپ کی اتنا تو اب تم ڈیزور کرتی ہو ریلکس ہو تم جاو میں دیکھ لوں گی ____

____ اچھا میں جا رہی ہوں صرف تمہارے کہنے پر

ہاں ہاں جاو فنکشن سٹارٹ ہونے میں بھی گھنٹہ باقی ہے جاو___ حفصہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا

نینداور تھکاوٹ بہت زیادہ تھی اس لئے وہ بھی کلاس روم میں اکر اپنی اوپر چادر اچھے سے کر کے کرسی کی پسٹ پر سر رکھ کر صرف پانچ منٹ میں ہی سوگئی تھی_

اور یہ پانچ منٹ کتنے بھاری ہونے والے تھے یہ صرف اب وقت ہی سیدہ حجاب زاہرہ کو بتائے گا_

کچھ دیر پہلے ہی وہ اپنے ہاسٹل پہنچا تھا_ اپنے سارے کپڑے بیگ سے نکال کر اسنے الماری میں سیٹ کئے_ پھر فرش ہو کر وہ اپنے روم میٹ کے ساتھ

بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گیا_ وہ تو شکر تھا کہ اس کا روم میٹ بھی مسلم ہی تھا ورنہ اس طرح کیسی غیر مذہب کے بندے کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے_

اچھا تو تم یہاں سٹڈی کے لئے ائے ہو گریٹ___ فہد نے کہا

جی ایا تو سٹڈی کے لئے ہی ہوں مگر ساتھ جاب بھی کرنا چاہتا ہوں کیا تمہاری نظر میں کوئی جاب وغیرہ؟؟؟ اسنے بات ادھوری چھوڑی_

جاب تو میرئ افیس میں ایک سیٹ خالی ہے میں کل سر سے بات کرتا ہوں تمہارے لئے___

تمہاری مہربانی ہو گی یار یہ____ ہادی کے دل میں اطمینان ہوا

یار مہربانی کیا اب تو ہم دونوں نے ہی ایک دوسرے پر مہربانیاں کرنی ہو گی پھر ہی تو یہاں وقت گزرے گا نا____

بات تو سہی ہے یہ خیر بتاو کب سے ہو تم یہاں_؟؟ کافی کا سیپ لیتے ہوئے پوچھا

___ دوماہ سے میرے ماموں نے ہی مجھے جاب دلوائیں ہے یہ

___ اچھاااا سہی

کیا سہی یار دوماہ ہو گے ہیں اپنی ماں سے ملے بہینوں کی شکل نہیں دیکھی بیوی روزانہ رات کو فون پر بات کرتی ہے تو روتی ہے سمجھ نہیں ارہا پیسے کمانے کے چکر میں اپنوں سے اتنا دور کیوں اگیا_ ؟؟؟؟ وہ کچھ زیادہ ہہ دکھی تھا

___ مگر اچھے حالات کے لئے کچھ تو قربانیاں دینی پڑتی ہیں نا

اہھمہ پردیس والی قربانی بہت سخت ہوتی ہے یار___ ایک افسردگی بھری سانس خرچ کی

بہت سخت___ ہادی نے بھی کہا

خیر تم بتاو کتنے ٹائم کے لئے یہاں ائے ہو_ ؟؟؟

___ پڑھائی مکمل کروں گا پھر یہی سیٹل ہو جاوں گا

ایسا سوچنا بھی مت تم یہاں کیسی صورت سیٹل مت ہونا اپنے ملک چلے جانا اپنا ملک اپنا ہوتا ہے وہاں بھوک سے مرنا بھی پڑے تو مر جانا مگر یہاں دوسرے ملک سیٹل مت ہونا _____

لیکن کیوں ؟؟؟؟

تم صرف ایک ہفتہ یہاں گزارو گے تو اس کیوں کا جواب تمہیں مل جائے گا____

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ یہاں کھانا خود بننا ہو گا؟؟؟

اگر تم یہاں کیسی اپنی گرل فرینڈ کو پھنسا کر اس سے کھانا بنوانا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں بس میرے لئے بھی بنوالیا کرنا____ فہد نے کہا اور کرسی سے اٹھا

توبہ کرو___ ہادی نے مسکراتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگایا

یہاں کوئی ماں کا لاڈلا نہیں ہادی یہاں ماوں کے لاڈلوں نے خود ہی سب کرنا ہوتا ہے یہاں ادھے سے زیادہ لڑکے وہی ہیں جو اپنے گھر میں ہل کر پانی بھی نہیں پیتے اور یہاں سب کرتے ہیں___

ہادی نے ایک سانس اندر کھینچی__

کہی بہت دور سے آواز ائی تھی

جاو دفاع ہو جاو وہاں جا کر جب خود کام کرو گے نا تو پھر میری باتیں یاد ایے گی دیکھنا ____

_وہ گردن جھکائیں افسر دگی سے مسکرایا

تم واقعی بہت یاداوں گی ذری بہت زیادہ _"وہ دل میں سوچتا وہاں سے "

_ اٹھ گیا اور کچن میں اکر کپ دھو کر وہ گھر سے باہر نکل ایا

کل سے کلاسسز شروع ہو جانی تھی اج کا ہی دن تھا گھوم پھیر لے پھر پتا نہیں وقت ملے گا بھی یہ نہیں _

گرم جیکٹ پہنے ہاتھ جئینز کی پاکٹ میں ڈالے وہ نظریں جھکائیں فٹ پاتھ پر چل رہا تھا _

_ سڑکوں کی کناروں میں پڑے برف اسے بہت دور لے گئ تھی

اج سے تین سال پہلے وہ اور خالہ لوگ اکٹھے مری گے تھے بہت انجوائے کیا تھا اور اسی انجوائے منٹ میں وہ لال گال والی ذری پر اپنا دل ہارا تھا وہ اس

وقت اس جذبے سے انجان تھا اسے معلوم بھی نہیں تھا کہ محبت کیا ہوتی ہے مگر جیسے جیسے بڑا ہوا تو سمجھ ایا کہ محبت کیا ہوتی ہے اور اسے یہ محبت کس سے ہے ؟؟؟؟

ہمیں زندگی میں ایک بار ایک بار ضرور کوئی اچھا لگتا ہے وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے ؟؟؟اسکی عادات اچھی لگ سکتی ہیں اسکی باتیں اچھی لگ سکتی ہیں زندگی میں ایک بار کوئی بہت زیادہ اچھا لگتا ہے اور اسے اپنی زندگی میں ایک بار ہی ذریش زاریان خان بہت اچھی لگی تھی _

9 کلاس میں تھے وہ دونوں جب وہ سب مری گے تھے پھر دونوں نے ایک ساتھ میٹرک کیا اور فرسٹ ائیر میں پہلی بار ہادی نے اسے عید والے دن صرف اتنا ہی کہا تھا کہ "ذری میں تمہیں اپنی دولہن بناوں گا" اسے علم بھی نا ہوا کہ وہ کتنی بڑی بات کر چکا ہے مگر وہ کر چکا تھا یہ بات _ پھر اہستہ اہستہ ذری بھی اسکی محبت میں رنگتی رہی _ رات دیر تک باتیں ہوتی رہتی _ نا دن کا ہوش نا رات کی خبر وہ بس ایک دوسرے سے لگے رہتے تھے اور

اب بھی یہی ہوتا اگر اس دن زرناب ذریش کو منع نہیں کرتی اور ایمن ہادی کو سمجھاتی نہیں ___

وہ دونوں خوش قسمت تھے جن کے پاس سمجھانے والے تھے جنہوں نے ان دونوں کو سمجھایا تھا کہ محبت جب ہو جائے تو پھر اسے اللہ کے حوالے کر دوں محبت تو وہی اچھی ہوتی ہے جو اللہ سے مانگی جایے _

محبت تو وہ بھی کرتے ہیں جو باتیں نہیں کرتے بلکہ اللہ سے گڑ گڑا کر محبت کو محرم بنانے کی دعائیں کرتے ہیں _

اور پھر ہادی نے وہی کیا وہ اب اللہ سے اپنی محبت کا محرم بن جانے کی دعا کرتا تھا ___

اسنے سر جھٹکا _

کہاں چلا گیا تھا میں ___ وہ بڑبڑایا

پاکیٹ سے موبائیل نکالا ___

ایک لمحے کے لئے ذری سے بات کرنے کا دل کیا مگر اگلے ہی لمحے اسنے بس مسکرا کر اپنی ماں کا نمبر ڈائل کر دیا _

" کچھ خواہشات ادھوری سی "

وہ بے سود سو ہوئی تھی تھی دنیا سے بے گانی وہ نیند کا لطف اٹھا رہی تھی _

باہر ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا اٹلی کی سب سے بڑی یونی میں اج فنکشن تھا تو پھر اٹلی کی بڑی بڑی شخصیات کی شرکت تو کرنی تھی _ اسی سلسلے میں بہت سی سخصیات ان کی یونی پہنچ گئی تھی _

اور وہ دنیا جہاں سے باگانی بس اپنی نیند کا کا مزہ لے رہی تھی _

کب کوئی روم میں ایا کب دروازہ کھولا کب دروازہ بند ہوا کوئی حوش نہیں تھا _

کیسی کے قدم اسکی جانب بڑھتے ہی جا رہے تھے _

_ قریب سے قریب تر ہوتا جارہا تھا کوئی

_ وہ جو کوئی بھی تھا مگر اسکا چہرہ بیلک ماسک سے ڈھکا ہوا تھا

_ گنگھریلے بال وہ پیچھے جھٹکتا وہ اسکے چہرے پر جھکا

اسکے چہرے پر سے زراہ سی چادر ہٹانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ

ہڑبڑا کر اٹھی تھی _۔

جب والدین کی دعائیں اور خود میں اللہ کا کلام پھونکا ہو تو حفاظت رب خود

_ کرتا ہے

_ وہ فوراً سے چیئر سے اٹھی

_ ہیزل گرے انکھیں خوف سے بھری تھی

ہائے سلیپکینگ کیوئن ___ اسکے قریب یا

پی ___ پیچھے پیچھے ____ انکھیں فورا نم ہوتی گئی

ڈئیر پلیز ٹاکینگ ویٹھ میں ان انگلش ___ وہ اسکے قریب سے قریب اتا _ جارہا تھا اور حجاب اپنا بیگ اپنے سینے سے لگائے دیوار سے چپکتی جارہی تھی

اس کے خلق میں ہی ساری چیخیں اٹک گئی تھی _ وہ کچھ بولنے پڑھنے کے قابل نہیں رہی تھی _۔

_ بس ایک چہرہ یادا رہا تھا

بابا _ بابا بس بابا کا چہرہ تھا جو نظروں کے سامنے لہرا رہا تھا اور سورہ یسین کی یاد کی گئی ایتیں تھیٔ جو دماغ میں گھوم رہی تھی _ لیکن لب قاصر تھے انہیں _ دہرانے سے

یولوک لا ایک اڈول بے بی___دیوار کے ساتھ چپکی حجاب کے گرد اسنے دیوار پر ہی اپنی بازوں کا حصار باندھا

_حجاب نے نظریں ار گرد گھمائیں
_سانسیں تھم رہی تھی
اج کا دن اسے اپنی زندگی کا اخری دن لگ رہا تھا
اس نے اپنے بیگ کی سائیڈ پاکیٹ میں ہاتھ ڈالا وہ لڑکا بس اسکی انکھوں میں دیکھ رہا تھا

_ہاتھ میں ایک نوکیلی چیز ائی
وہ کیا تھا کیا چیز تھی کس نے رکھی تھی وہ نہیں جانتی بس وہ نوکیلی شے بیگ سے نکال کر اس گھنگریلے بالوں والے لڑکے کے ناک کی ہڈی پر کھونپی تھی
___

وہ لڑکا اپنے ناک پر ہاتھ رکھے درد سے کرہاتا

پیچھے ہٹا اور حجاب اسی لمحے اپنا بیگ سینے سے لگائے روم سے باہر نکل کر

بھاگی _

اسنے پیچھے نہیں دیکھا تھا

اسنے اگے بھیٔ نہیں دیکھا تھا _ اگر دیکھا ہوتا تو شاید بچ جاتی _

مگر

وہ دوڑتی دوڑتی کب ہجوم کو چیڑ کر کیسی چیز سے ٹھوکر کھاتی سیڑیوں سے

جا لگی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں ائی تھی کہ اسکے ساتھ ہوا کیا تھا _

مگر ہجوم میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی تھی _

" سیاہ عبائے والی لڑکی بیلک روز سے ٹکرا کر سیڑھیوں پر جا لگی ہے _ "

کیسی نے یہ جملے انگلش میں کہے تھے

وہ سیڑھیوں پر ہی بے حوش ہو چکی تھی وہ اپنے صرف حوس کھو بیٹھی تھی اسے سنائی دے رہا تھا مگر بولنے کی قوت نہیں تھی ___

وہ اپنا اٹو گراف ایک لڑکی کو دے رہا تھا جب کوئی بہت زور سے اسکی دائیں بازوں سے ٹکرایا تھا _

اج تک کیسی کی بھی مجال نا تھی بیلک روز کو ٹچ کرنے کی تھی اور وہ لڑکی اسے ٹکرائی تھی ___

اٹو گراف وہی رکا وہی رہے گیا تھا اور وہ گردن پیچھے موڑے سیڑیوں پر پڑی لڑکی کو دیکھ رہا تھا

_ اسکی انکھیں کھولی ہوئی تھی وہ سانس بھی لے رہی تھی

_ یہ انکھیں تھی یہی انکھیں تھی جنھوں نے سب کچھ تباہ و برباد کر دیا تھا

اسکے ہاتھ میں پین تھا جو لڑکی نے اٹو گراف کے لئے ہی دیا تھا
_ وہ ہاتھ سے نیچے گر گیا

اب اس لڑکی کے پاس دو لڑکیاں تھی جن میں ایک ٹیچر تھی اور ایک

__ حفصہ

_ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیوں اس لڑکی کی جانب قدم بڑھ رہے تھے

_مگر جو بھی تھا وہ مسلسل اسی کی جانب جا رہا تھا

ہر کیمرہ یہ منظر قید کر رہا تھا چاروں طرف سے فلش لائیٹس پر رہی تھی ایک عجیب سی ہی سیٹویشن بن گئی تھی

_ہجوم کا شور مزید بڑھ گیا تھا

_وہ حفصہ کے بلکل عین قریب اکر کھڑا ہوا
حفصہ تو حیرت سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی وہ بھی بھول گئی تھی کہ کل تک جس لڑکی کو وہ اپنی دوست کا لقب دے چکی تھی اور اج اپنے کرش کو
_اپنے نزدیک دیکھ کر وہ اسے لمحوں میں بھول چکی تھی
وہ اپنے کرش کو دیکھنے میں معصرف تھی اور اسکا کرش اپنی دنیا بھلائے ان
_ہیزل گرے انکھوں میں پھیلے خوف کے سحر میں جکڑا ہوا تھا

حجاب اب کافی نارمل ہو چکی تھی_

اسنے ساری بات بغیر کیسی لگی لپٹی کے اپنی ٹیچر کو بتادی تھی جس پر ٹیچر اسے پرنسپل کے پاس لے گئی تھی_

وہ نہیں جانتی تھی وہ اب پرنسپل سے کیا کہے گی کیسے انہیں بتائے گی_ کیونکہ ادھی غلطی تو اسکی بھی تھی جو یونی میں خالی کلاس روم میں گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی_

مگر کیا اس یونی میں ایک اکیلی سوئی ہوئی لڑکی کی عزت خطرے میں ہوتی ہے؟؟؟؟

سوال تو یہ بھی تھا کہ کیا یہاں کے لڑکے سوئی ہوئی لڑکی میں اپنی غلیظ نیت خراب کرتے ہیں_؟؟؟

یہ اپکی غلطی ہے سیدہ حجاب زاہرہ اخراپ سوئی ہی کیوں تھی اور وہ بھی اکیلی کلاس روم میں ؟؟؟؟ وہ ادھیڑ عمر پرنسپل اس پر بہت بری طرح سے برس رہے تھے

اسر_می-میں تھک گئ___وہ اپنی صفائی میں کچھ کہتی اس سے پہلے ہی _پرنسپل کے روم کا افیس کھولا تھا

_گارڈ کو باہر کھڑا رہنے کا اشارہ کرتا وہ پرنسپل کے روم میں ایا تھا

!!!_پرنسپل اپنی چیئر سے کھڑے ہوئے تھے

کون تھا وہ لڑکا_؟؟؟؟اسکی آواز نہایت سخت تھی بے حد سخت

_ حجاب کو ایک اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

میں نے اپ سے کچھ پوچھا ہے کہ کون تھا وہ لڑکا ے؟؟؟؟ اسکا لہجہ مزید سخت ہوا

پ_ پتا___ نہیں ___ وہ بوکھلائی

مجھے سٹی وی فوٹیج چاہیے ____ وہ پرنسپل سے مختب ہوا

_ حجاب ایک سائیڈ پر بس خاموشی سے نظریں جھکائیں کھڑی تھی اج نا ہی تو کوئی احمر شاہد نظر ارہا تھا نا ہی کل سے دوست دوست کہتی حفصہ ؟؟؟

مشکل وقت میں کوئی ساتھ نہیں دیتا سوائے رب کے اج یہ بات سیدہ حجاب زاہرہ کو سمجھ اگئ تھی

_

دیکھے سراج ہماری یونی کا بہت برا ایونٹ ہے ایسے میں ہم ابھی اس بات پر ایکشن نہی لے سکتے پلیز ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ____ وہ پرنسپل بیلک روز سے کہ رہا تھا جس کے تاثراج کچھ اور ہی تھے

ایونٹ مائے فٹ ایویٹ اپکی یونی میں ایک لڑکی ایک مسلمان لڑکی کو ہراس کرنے کی کوشش کی گئ ہے اگر اگلے دو منٹ میں مجھے فوٹیج نا ملے تو پھر ساری زندگی جییل کی سلاخوں کے پیچھے بیٹھ کر ایوینٹ بناتے رہیے گا سمجھے

_ صرف دو منٹ___ وہ اپنی دائیں انگلیوں سے کہتا انہیں دھمکی دے رہا تھا

پرنسپل نے حیرت سے سائیڈ پر کھڑی ڈری ہوئی سیاہ عبائے میں ڈھکی

__ حجاب کو دیکھا اور پھر طیش سے بھری بیلک روز کی انکھوں میں دیکھا

__ اور صرف اگلے ایک منٹ میں ہی فوٹیج بیلک روز کے سامنے تھی

بس طاقت ہونی چاہیے پیسے کی طاقت شہرت کی طاقت پھر کچھ بھی فتح کیا

_ جا کستا ہے بقول بیلک روز کے

اوینٹ واقعی بھاڑ میں چلا گیا تھا_ بیلک روز نے ساری اٹلی کے سامنے اس

لڑکے سے حجاب کے قدموں میں زور سے دھکیل کر اس سے معافی

_ منگوائی تھی

_ اسمان پر سیاہ بادل گرجے تھے

_ ساتھ ہی حجاب کا دل لرزا تھا

_ جوف تھا بادلوں کا خوف نہیں بیلک روز کے احسان کا خوف

اٹلی میں موجود ہر انکھ نے وہ نظارہ دیکھا تھا جس میں صرف دس منٹ میں

_ سیدہ حجاب زاہرہ کو انصاف ملا تھا

محض بیلک روز کی طاقت اور شہرت کے وجہ سے ورنہ کیسی دوسرے ملک

_ انصاف اور وہ بھی اکیلی لڑکی کو ملنا

_ سارے اٹلی میں ایک بار پھر سے بیلک روز کا نام لہرایا تھا

_ ہر زبان پر بیلک روز تھا_ وہ اج پھر سے چھاہ گیا تھا

_ حجاب نے ایک بار بھی اسے سہی سے نہیں دیکھا

لیکن وہ تو دیکھ رہا تھا وہ تو ساری دنیا بھلا یے ان انکھوں میں ہی کب سے دیکھ رہا تھا_ شاید اتنی دیر میں نیلک روز نے سانس بھی نہیں لیا ہو گا جتنی بار وہ ان نقاب میں چھپی ہیزل گرے انکھوں کو دیکھ چکا تھا

_ ایونٹ اب اگلے ہفتے رکھا گیا تھا_ اب یونی سے کافی لوگ چلے گے تھے

_ بلیک روز___ اور اسکے بندے بھی چلے گے تھے
_ حفصہ اور کلاس کی کچھ اور لڑکیاں حجاب سے اسکی روداد سننے اگئی تھی
حجاب کو لگتا تھا کہ صرف پاکستان میں ہی لوگوں کے زخموں پر نمک
_ چھڑکنے ایا جاتا ہے مگر یہ رواج تو ساری دنیا میں تھا

تو یار تمہی زراہ بھی نہیں پتا چلا تھا کہ کوئی روم میں ایا ہے_ ؟؟؟ ایک بنگالی لڑکی نے انگلش میں پوچھا

اگر مجھے پتا چلتا تو میں پاگل تھی یا مجھے شوق تھا اس سب کا اسی بات کا تو دکھ ہے کہ میرے پاس میری ماں کے دیے ہوۓ چار کان اور چار انکھیں نہیں تھی مجھے کیا پتا تھا کہ یہاں بھی زندہ لاشوں کو نوچنے کی خواہش رکھتے ہیں ____ اس لڑکی کی بات پر اسے بہت غصہ ایا تھا _

کاش وہ اپنی ماں کے کہی بات یاد رکھ لیتی کاش وہ چار انکھیں اور چار کان رکھ لیتی _

جب ایک لڑکی گھر سے نکلتی ہے نا تو وہ اکیلی نہیں نکلتی وہ اپنے ساتھ اپنی اپنے خاندان والوں کی عزت ساتھ لے کر نکلتی ہے اب اس عزت کی حفاظت کے لئے اسے چار انکھیں اور چار کان رکھنے پڑتے ہیں کیونکہ اج کل معاشرے میں انسان کم اور حیوان زیادہ ہیں اور حیوانوں کے زمانے میں لڑکیوں کو اپنی حفاظت خود کرنی ہوتی ہے کوئی دوسرا تیسرا نہیں اتا _ صرف کہانیوں میں ہی بلیک روز اتے ہیں حقیقت میں نہیں اور یہی تلخ) حقیقت ہے (

وہ گھرائی تھی اور اتے ساتھ ہی اسنے وضو کیا اور جائے نماز پر بیٹھ گئی تھی _

اللہ جی اللہ جی میں جانتی ہوں میری غلطی ہے اور بہت بڑی غلطی ہے اگر اج اپ اس بندے کو نہیں بھیجتے تو مجھے کیسی صورت بھی انصاف نا ملتا اللہ جی اپکا شکریہ اللہ جی _ وہ گڑگڑاتی سجدے میں چلی گئی تھی _

وہ سجدے کی حالت میں رو رہی تھی جب ایک جھٹکے سے ایک خیال ذہن میں ایا _

روح تک لرز گئی تھی اس ایک خیال سے _

اور اگر یہ خیال حقیقت ہوا تو ؟؟؟

وہ فورا سے سجدے سے اٹھی تھی _

نہیں اللہ جی ایسا نا ہو بس ___ وہ فورا سے جائے نماز تہ کر کے الماری میں رکھتی جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائیل کی طرف بڑھی _

اگر خدانخواستہ ایسا کچھ ہوتا تو ماما بابا کی کال اجاتی مگر!!! اسنے موبائیل ڈائیلر کھولا جہاں یونی جانے سے پہلے کی کال ائی تھی جب اس نے مرتضی کو کال۔کی تھی اور سب سے بات کرتے کرتے وہ یونی پہنچی تھی_

افففف اللہ جی بس یہ ناہو بس یہ ناہو اللہ جی اگر یہ ہوا تو پھر اچھا نہیں ہوگا؟؟؟!!!

موبائیل واپس سے سائیڈ پر رکھا اور الماری سے اپنے کپڑے نکالے_

ایتہ الکرسی کی کرامت تھیُ جو اس لڑکے نے اسے چھوا تک بھی نہیں تھا سیدہ حجاب زاہرہ اج بھی اسی طرح پاک باپردہ سیدہ تھی_

اسے واشروم جاتے جاتے ایک دم خیال ایا تھا کہ اخر وہ نوکیلی چیز کیا تھی جو بیگ سے نکلی تھی_

اہ کچھ دن پہلے وہ اپنا ایک پروجیکٹ بنارہی اس میں ہی اسے کمپس کی ضرورت پڑی تھی اور اسنے جلدی میں استعمال کرکے وہی بیگ کی سائیڈ پاکیٹ میں رکھ دیا تھا_

کبھی کبھی کیسی موقع میں زراہ زراہ سی چیزیں بہت بڑا فائیدہ دے جاتی

ہیں_

وہ سوچتی واشروم چلی گئ_ فرش ہو کر وہ واپس روم میں ائی تھی ڈریسنگ

ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنے گیلے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ جب

سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائیل بجا_ وہ برش ہاتھ میں لئے سائیڈ ٹیبل کے

قریب ائی اور موبائیل اٹھایا

زندگی میں پہلی بار اسے اپنے باپ کا فون اٹھاتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا یہی راز

ہوتی ہوتے جو لڑکیوں کو ڈبو دیتے ہیں_

اللہ جی میری سوچ کو حقیقت میں مت بدلنا_

وہ دل میں دعا کرتی کال ریسو کر کے واپس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی

ہو گی_

وہ اب ساتھ ساتھ وہاں باری باری سب سے باتیں بھی کر رہی تھی اور

اپنے بال بھی سلجھا رہی تھی_

بہت پیاری لگ رہی ہوں کیا_ ؟؟؟؟؟زرناب نے اپنی سامنے بیٹھے زرباب سے پوچھا تو کب سے ابغیر انکھیں چھپکایے اسے ہی دیکھ رہا تھا

زرناب مجھے لگتا ہے میری ساری تنخواہ تمہارے نظر اتارنے میں ہی نکل جائے گی____ اپنی پاکیٹ سے پیسے نکالتے ہوئے وہ بولا

فلمیں نابناو کھانا آڈر کرو بھوک لگی ہے___ وہ اپنی مسکراہٹ دباتی بولی

بھوکی ہی رہنا ہمیشہ____ اسنے ویٹر کو بلایا

___ تمہاری طرح پیاری والی باتیں کر کے میرا پیٹ نہیں بھرتا

_تمہارا ابھر بھی نہیں سکتا___ کہتا اسنے ویٹر کو اس سے پوچھ کر آڈر دیا

وہ ایک بار پھر سے اسے دیکھنے میں مشغول ہو گیا

زرباب شرم کرو پبلیک پلیس ہے یہ یہاں تو اپنی چھچھوری حرکتوں سے بازرہو____زرناب نے ارگرد دیکھتے ہوئے کہا جہاں ان سے پیچھلے ٹیبل پر دو لڑکیاں بیٹھی تھی جو کب سے زرباب کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے___

ویسے زرناب میں ایک بات سوچ رہا تھا____وہ اس پر نظریں ہٹاتا بولا

کیا____؟؟؟؟زرناب نے پوچھا

زرباب نے اسکے ٹیبل پر رکھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا___

میں سوچ یہ رہا تھا کہ اگر تم یہ لائیز زراہ کم۔لگاتی تو زیادہ اچھی لگتی؟؟؟؟

اسکے ہاتھ میں گرفت مضبوط کرتے وہ بولا

زرناب نے اسکی بات سن کرار گرد دیکھا_اگر ابھی وہ پبلیک پلیس میں نا ہوتی تو اچھے سے اسے بتاتی مگر ضبط کا کڑوا گھونٹ بھرتی وہ بس اسے گھور ہی سکی تھی _

تم اتنی دیر سے میرے لائیز سے نقص نکال رہے تھے؟؟؟دانت پیس کر غصہ سے پوچھا

تو اور کیا کر رہا تھا تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری یہ انکھیں اتنی جو بصورت ہیں جن میں میں دیکھ رہا تھا؟؟؟؟وہ اسکا ہاتھ نرمی سے چھورتا کرسی پر پیچھے ہو کر بیٹھا

اچھاتو پھر ڈیٹ پر بھی اسی کے ساتھ اتے ناجس کی انکھیں مجھ سے زیادہ خوبصورت ہو ___

بس کیا بتاو یار مجبوری اسکی بھی شادی ہو گی ہے نابال بچوں والی ہو گی وہ ورنہ ہمیشہ اسی کے ساتھ اتا ہوں ____ وہ اسے فل تنگ کرنے والے موڈ میں تھا _

تم چلو گھر بتاتی ہوں تمہیں ____ زرناب نے سامنے سے ویٹر کو دیکھا جو ان ہی کی طرف ارہا تھا ___

سنو اس طرح پبلیک پلیس پر اتنی رومیٹنک باتیں نا کیا کرو شرم اجاتی ہے ____ کرسی سے اگے ہو کر بیٹھے وہ اسکے چہرے کے قریب ہو کر بولا

زرناب نے بہت سخت نظروں سے اسے گھورا تھا _

_زرباب کچھ کہنے والا ہی تھا کہ ویٹر آگیا اور انہیں کھانا سرو کرنے لگا

ویٹر کھانا سرور کر کے چلا گیا تھا لیکن زرناب ابھی بھی اپنے سامنے موجود اپنے شوہر کو ہی گھور رہی تھی_

جان لو گئی بچے کی کیا؟؟؟ائیبر واچکا کر زرباب نے پوچھا

جی بلکل گھر جا کر___زرناب نے کہا اور کھانے کی طرف متوجہ ہوئی

___اکیلے روم میں لینا

ایک تو بتاؤ تم اج مجھے؟؟زرناب نے ہاتھ کھانے سے روک کر کہا

جی جی دو بات پوچھے لیکن بتاوں گا ایک ہی___ بغیر اسکی طرف دیکھے کہا

تم اتنے ٹھرکی کب سے ہو؟؟؟

جب سے ابچپن میں اردو میں پورے نمبر حاصل کئے تب سے؟؟؟؟

مطلب؟؟؟

بچوں کو ٹھرکی بنانے میں ادھا ہاتھ تو غالب کی ناکام محبت کی شاعری ہے جو بیچپن میں ہمیں اردو کے مضمون میں پڑھائی جاتی تھی___

مجھے امید ہے کہ تم صرف اردو میں ہی پاس ہوتے ہو گے ہیں نا؟؟؟

بلکل اب چپ کر کے کھانا کھاو اور بل پے کر کے نو دو گیارہ ہو

____شاباش

___مسٹر میں کوئی پیسے ویسے نہیں لائی

چلو کوئی نہیں برتن دھو دینے اٹس اوکے میں گاڑی میں ویٹ کر لوں گا

___تسلی سے دھو کرانا مجھے کوئی جلدی نہیں

ویسے بہت ہی کوئی بداخلاق انسان ہو___؟؟

شکریہ تعریف کے لئے___وہ کھانے میں ہی معصروف تھا

_زرناب نے ایک نظر اسے دیکھا ھھر بے اختیار وہ مسکرائی

_پاگل ادمی___دل میں کہا اور مسکرا کر کھانے میں معصروف ہو گی

اپنی پسندیدہ چیئر پر بیٹھا وہ اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی مسل رہا تھا_اج کیا ہوا تھا اسکے ساتھ_زندگی کے اٹھائیس برس میں ایسا کچھ نہیں وا تھا جو اج اسکی لڑکی کو دیکھ کر اسے ہوا تھا_

اس لڑکی میں کچھ تو خاص تھا صرف انکھیں نہیں اس میں کچھ اور بھی تھا بہت عجیب کچھ اور تھا ایک کشش تھی نا جانے کیا تھا؟؟؟؟؟اسکے سر میں درد ہو چکا تھا اس لڑکی کو سوچ سوچ کر_

زندگی گزر گئی تھی اٹلی میں_ایک عرصہ ہوا تھا اسے یہاں مگر اج تک اسنے اس طرح سیاہ عبائے میں خود کو مکمل چھپائے ہوئی لڑکی کو نہیں دیکھا تھا ہاں بہت سی حجابی لڑکیاں تھی مگر اس میں کچھ اور ہی تھا_بہت کچھ اور_ کچھ بہت عجیب؟؟؟

شائن نے دروازہ لاک کیا_

ہیمممم___وہ اسی طرح اپنی پیشانی مسلتا رہا

بوس اس فائیل میں ساری ڈیٹیلز ہیں_ شائن نے ایک سیاہ کور والی فائیل بیلک روز کے سامنے عزت سے پیش کی

اسنے وہ فائیل کھولی تھی اور جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا ویسے ویسے ہی اسے اپنا جسم ڈھلتا محسوس ہو رہا تھا_

تم جاو_ اسے انگلی سے جانے کا اشارہ کیا

وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا_

"دنیا گول ہے دنیا واقعی گول ہے_"

اج یقین ہو گیا تھا کچھ لمحے یونہی وہ سر ہاتھوں میں گرائے سوچتا رہا_

زندگی میں اور بھی بہت سے کام تھے بہت سی الجھنیں تھی جن کو سلجھانا تھا

وہ فائیل اپنی سیف الماری میں رکھتے وہ کمرے سے باہر نکل ایا_ یہ وہ سیف الماری تھی جیسے اسکے سواہ کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا_ مگر عنقریب کوئی اور بھی اسکی گہرائی تک اترنے والا تھا_

سر سراج تو کمال کی خبر ملی ہے جیسے سن کر اپ مجھے داد دیے بغیر نہیں رہے گے ____ ڈونی اپنے اگے کے دو وادھے ٹوٹے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا _ خوشی سے بولا _ یہ دانت بھی اسنے بلیک روز کے گارڈ سے تڑوائے تھے

ضرور کوئی فالتو خبر ہو گی تم میرے پاس ہمیشہ فالتو خبریں ہی لاتے ہو ____ سگریٹ کا دھواں منہ سے باہر نکالتے شیخ نے کہا تھا

ارے شیخ ایک تو اپ مجھ پر اعتبار نہیں کرتے ___ ٹونی کو برا لگا

تم میں ایسا کچھ ہے ہی نہیں جو تم پر اعتبار کرو ____ سگرہٹ کا کش لیا

ارے شیخ صاحب سن لے نا___ سامنے والے صوفے پر بیٹھی زمل نے اپنے شوہر سے کہا

سناو پھر___ شیخ نے اپنی بیوی کی بات مناتے ہوئے کہا

شیخ اج مجھے بلیک روز کی کمزوری مل۔گئی___ وہ خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا

اسکی ماں مل گئی ہے کیا___ وہ حقارت سے بولا

ماں نہیں شیخ محبوبہ محبوبہ مل گئی اسکی ماں سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے محبوبہ شیخ صاحب___ ٹونی نے کہا

بکواس بند کرو میں جانتا ہوں اسے وہ ان کاموں میں نہیں پڑتا تم ضرور نشہ کر کے ایسے ہودفاع ہو جاو ____

اڑے شیخ اپ اج گھر سے باہر نہیں نکلے نا اج اٹلی کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں جو ہنگامہ ہوا وہ ہر کوئی جانتا ہے ____

سیدھے طریقے سے بکواس کرو ___ شیخ کو اب اس میں تجسس ہوا

ٹونی نے اج کی ساری روداد شیخ کو سنائی کی کیسے وہ لڑکی بیلک روز سے ٹکرائی کیسے بیلک روز سانس روکے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا اور پھر کیسے اس گھنگریلے بالوں والے لڑکے کو گردن سے پکڑ کر اس سیاہ عبائے والی لڑکی کے قدموں میں گرا کر اس سے معافی منگوائی تھی _

سب کچھ سننے کے بعد شیخ کا بلند قہقہ اس عمارت میں گونجا تھا

بیلک روزماں کے بعد اب اپنی محبوبہ کو کھونا چاہتے ہو___ وہ بڑبڑایا

شیخ صاحب بولا تھا نا کہ بہت بڑی خوشخبری ہے دیکھ لے ٹونی کوئی عام چیز نہیں ___

_ شیخ نے اسے بہت بری نظروں سے گھورا
_ "کل اس لڑکی کا دیدار کرواہمیں ہم بھی تو دیکھے" بیلک روز کی پسند بوس ائیٹم کمال کا ہے___ ٹونی نے دائیں انکھ دبائیں

بکواس بند کام کرو جا کر اپنا___ شیخ نے ٹونی سے کہا جو بس اتنا سامنہ لے کر باہر نکل گیا

تیار ہو جاو سیوٹ ہارٹ ___ شیخ نے اپنے سامنے بیٹھی اپنہ بیوی سے کہا

میں تو تیار ہوں اور ہمیشہ سے اس لڑکی کی زندگی برباد کرنے کے لئے تیار ہوں وہ نہیں سہی اسکی اولاد بھی تو سہے وہ دکھ جو کیسی وقت میں اس نے مجھے دیا تھا اسکی اولاد بھی تو مزہ جکھے ____ وہ عورت کم اور ڈائن زیادہ تھی _

مام پلیز یار ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ ____ وہ عاجزی سے کہ رہا تھا

کیا مطلب زاویار میں نے ایسا کیا بول دیا جو مجھے سمجھنے کی ضرورت ہے ؟؟؟؟ افشان بیگم نے لاعلمی ظاہر کی
مام میں کیسی صورت شادی نہیں کر سکتا کماز کم نا تاشہ سے تو بلکل بھی نہیں ___ بہت تحمل مزاجی سے منع کیا تھا

کیوں کیا کمی ہے اس میں اچھی خاصی پڑھی لکھی انڈیپینڈنٹ لڑکی ہے اتنی بڑی کمپنی اکیلے سنبھال رہی ہے اور کیا چاہیے تمہیں_ ؟؟؟؟؟

مام میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس میں کوئی کمی ہے بس وہ ازا لائف پارٹنر مجھے نہیں پسند___ اخری بات اسنے جنجھلاہٹ سے کہی تھیٔ وہ واقعی تھک چکا تھا انہیں ایک ہی بات سمجھا سمجھا کر

زاویار یہ بات چاہیئے تو لکھ لو یا پھر دماغ میں اچھی طرح سے بیٹھا لو کہ تمہاری شادی نتائشہ سے ہی ہو گی میں اپنی بہو اپنی بھتیجی کو ہی تسلیم کروں گی سمجھے____ وہ اسے سختی سے کہتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئ

پیچھے زاویار بس سر پکڑ کر وہی کا وہی بیٹھا رہا___ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ کرے تو کرے کیا_ ؟؟؟

جب سے ایمن سے ملاتب سے ہی جب بھی شادی کا سوچتا تو بس وہی دماغ میں اتی تھی
_

اسکا سرمئی حجاب ___ اسکا نظریں ملانا پھر اسی لمے نظریں جھکا لینا _ اسکی انکھوں میں انسو _ اسکی آواز _ کیا کچھ نہیں تھا اسکا جوزاویار احمد کو اس کا اچھا لگا تھا _ ???

دس منٹ مسلسل وہ اسی طرح بیٹھا اپنے ذہن میں اپنے خیالوں میں کھویا رہا تھا _ اور پھر اخر اپنا فیصلہ سوچ کر وہ منہ میں بڑبڑاتا وہاں سے اٹھ کر باہر نکل ایا
_

"_ جو بھی ہو جائے شادی تو ام ایمن سے ہی کروں گا"

مناہل اج سر نہیں ائے کیا؟؟؟؟ ایمن نے اپنے ساتھ والے کیبین میں بیٹھی مناہل سے پوچھا

ابھی تک تو نہیں اگے پتا نہیں ویسے بھی وہ ایسے موسم میں لیٹ ہی اتے ہیں___ مناہل نے بتایا

ایسا موسم مطلب ؟؟؟ایمن نے حیرانگئ سے پوچھا موسم سے بھلا افیس انے کا کیا تعلق_ ؟؟؟

_یار وہ بارش والے دن لیٹ ہی اتے ہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہی تھی

عجیب ہے یہ_ اسنے منہ بناتے ہوئے کہا خیر میں تو اس لئے پوچھ رہئ تھی کہ کل ساری رات جاگ کر یہ کمپلیٹ کی اور اب سر نہیں ائے غصہ ارہا مجھے___

غصہ کس پر ارہا ہے میڈم کو؟؟؟ مناہل نے ہستے ہوئے پوچھا

_ظاہرہ خود پر اب سر صاحب پر تو نہیں کر سکتی نا

ہاں یہ تو ہے خیر اجائے گے کچھ دیر تک___مناہل نے کہااور واپس سے اپنے کام میں مگن ہو گی

_تقریبا دو گھنٹے بعد وہ سامنے سے ارہا تھا

وائٹ شرٹ بیلو کوٹ اور پینٹ میں ملبوس وہ بغیر ٹائی کے تھا_بال کو سلیقے سے بنائے وہ اپنے دئیں ہاتھ میں اپنا موبائیل اٹھائے ارہا تھا

_اسکے چلنے میں ایک وقار تھا

ایمن نے اسے دیکھا_اور بے اختیار دل بہت عجیب طرح سے دھڑکا تھا___

_ اسکی شخصیت ایمن کو اپنی روح کے اندر تک اترتی محسوس ہوئی

_ سٹاف سارا اسکے احترام کے لئے کھڑا ہو گیا تھا

_ ایمن بھی فورا سے اٹھی

وعلیکم اسلام_ سر کو خم دیتے اسنے سلام کا جواب دیا اور چلتے چلتے ایمن کے کیبن کے بلکل قریب کھڑا ہوا

اپ کو میرے لئے کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ___ وہ دیکھ تو سب کی طرف رہا تھا وہ سب کو منع کر رہا تھا

_ مگر ایمن کو محسوس کچھ اور ہوا تھا

_ بیٹھ جائے ___ وہ کس سے کہ رہا تھا

سب سے یہ صرف ایمن سے ؟؟؟

ایمن نے گردن موڑ کر اس جانب دیکھا جہاں وہ اب اپنے افیس کی طرف جا رہا تھا _

_دل بے حد بری طرح سے دھڑک رہا تھا
_احساسات پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا

ایمن___مناہل نے اسے پکارا جو نجانے کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی

ایمن___کندھے سے پکڑ کو ہلایا

ہوں ہمممم_وہ بوکھلائی

جاو سر کو دیکھاو اپنا کام تاکہ اگے کام شروع کرے لیٹ ہو رہے ہیں_____
مناہل نے اسے کہا

_ہوں جاتی ہوں ___ وہ ابھی بھی بوکھلائی ہوئی تھی

_پانچ منٹ تو خود کو نارمل کرنے میں لگ گے تھے

پھر پانچ منٹ بعد وہ اپنے ایک ہاتھ میں اپنا موبائیل اور دوسرے ہاتھ میں

_فائیل لئے اسکے افس کے سامنے ائی

دروازہ لاک کیا_ دل پھر سے اسی طرح دھڑکنا شروع ہو گیا

_یس ___ اندر سے آواز ائی اور وہ دروازہ دھکیلتی وہ اندر ائی

_کمرے میں ایک سحر انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی

_اج اسکی خوشبو تبدیل تھی _ ایمن نے اندر اتے ساتھ ہی یہ محسوس کیا

_استغفر اللہ ایمن ___ اسنے سر جھٹکا

اج تک نا خود پر فیوم لگایا تھا اور نا ہی کیسی مرد کے پر فیوم۔ میں اتنی کشش محسوس کی تھی

_جو ابھی محسوس ہو رہی تھی

"_ دراصل کشش پرفیوم کی نہیں کشش تھی دلوں کی"

کیا ہوا ایمن_ ؟؟؟ اسے وہی کھڑا دیکھ کر زاویار نے ہوچھا

وہ سر اپکو یہ دیکھانی تھی ؟؟؟ اسنے فائیل اگے کی

_جی جی دیکھایے___ اسنے ہاتھ اگے بڑھایا

_وہ چلتی ہوئی اسکے ٹیبل کے قریب ائی اور وہ فائیل اسے دیکھائی

_زاویار نے اس سے وہ لی اور کھول کر پڑھنا شروع ہو گیا

وہ اسی طرح ہاتھوں کو باہم ملائے کھڑی اسکے چہرے کے تاثرات پڑھتی رہی _

بیٹھ جائے ایمن _ فائیل پڑھتے ہوئے بغیر اسے دیکھے کہا

_ ایمن بغیر کچھ کہے چیئر پر بیٹھ گئی تھی

ہیمم گڈ ورک ___ اسنے فائیل بند کی

سر اگے بھی ہے ___ ایمن نے بتایا جو صرف ایک ہی صحفہ پڑھ کر یہ کہ رہا تھا

_میں جانتا ہوں_فائیل واپس اسے دی

_ایمن نے اس سے فائیل لی

اب اپ اس پر کام شروع کرے تاکہ جلد از جلد ہمارا یہ پروجیکٹ کمپلیٹ ہو پھر ہم نیکسٹ پروجیکٹ پر کام۔ کرے___وہ یہ صرف باتیں بنا رہا تھا اتنا تو کمپنی میں کام۔ کرتے ہوئے ہر بندے کو پتا تھا

_ایمن نے اثبات میں سر ہلایا

وہ چند لمحے اسکا چہرہ تکتا رہا جواب نروس ہو کر بیٹھی تھی کہ اٹھ کر جائے یا نہیں؟؟

ایمن اپکے پاس پانچ منٹ ہو گے میں نے اپ سے بات کرنی ہے؟؟؟؟

بلا خر اسنے پوچھ ہی لیا

وہ اس سے ایسے پوچھ رہا تھا جیسے ملک کا سارا انظام تو وہی سمبھال رہی تھی _
ایمن نے دل میں سوچا اور دھڑکتے دل کے ساتھ ایک بار پھر سے سر
اثبات میں ہلایا

_ وہ چیئر سے تھوڑا اگے ہو کر بیٹھا

_ ہاتھ ٹیبل پر باہم ملا کر رکھے

_ اس وقت دونوں کے دل دھڑک رہے تھے

ایمن پلیز پہلے اپ میری بات سنے گی پھر اپنی بات کہے گی اوکے ___ اسکی
انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا

_ ایمن اس دفعہ نا سر ہلا سکی نا ہی پلکیں چھپکا سکی

ایمن پلیز صرف چند لمحوں میں میری انکھوں میں دیکھ لے محض چند لمحے صرف اس وقت تک جب تک میں اپ سے اپنی بات کہ رہا ہوں پلیز___

اسکا لہجہ انتہائی حد تک عاجزانہ تھا

_ایمن نے نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

صرف چند لمحے اور پھر نگاہیں جھکا لی_ اتنی حمت نہیں تھی کہ کیسی انجان کی انکھوں میں دیکھتیٔ رہے

ایمن پلیز___۔زاوہار نے کہا

اسنے نگاہیں ویسے ہی جھکائیں رکھی تھی

_زاویار نے ایک لمبی سانس خرچ کی

ایمن مجھ سے شادی کرنی ہے اپ نے ؟؟؟؟؟

اور پھر ام۔ ایمن کو زندگی میں پہلی بار جھٹکا لگا تھا

وہ اس سے پوچھ رہا تھا یہ اس پر حکم۔ کر رہا تھا_ ؟؟
شادی کرنی ہے مطلب ؟؟؟ اسنے اپنے ذہن میں ائے سوالات کو جھٹکا کا اور
_ نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

_ اسکی یہ گہری انکھیں ہی تھی جو زاویار احمد کو آپنے سحر میں جکڑ چکی تھی

ایمن پلیز سوچئے گا پلیز سوچئے گا پلیز ایمن پلیز___ وہ سمجھا کہ وہ کچھ کہنے
والئ ہے مگر وہ تو خاموش تھئ بلکل خاموش

ایمن اپکا اقرار اور انکار دونوں ہی میری زندگئ بدل دے گا خدارا میری زندگئ پر تھوڑا ترس کھانا پلیز_؟؟

_ایمن نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

نگاہیں ملی_ لیکن اس بار نگاہیں ایمن نے نہیں جھکائیں تھی اس بار زاویار احمد نے نظریں جھکالی تھی
_

محبت کچھ نہیں نکاح سب کچھ ہے مجھے میرے والدین نے بہت محنت اور محبت سے میری پرورش کی ہے ان کی مرضئ میرا سب کچھ ہے____
وہ نہیں جانتی تھی اتنی بات اسنے کہی تو کہی کیسے تھی مگر کہہ دی تھی_ اور اب چیئر سے اٹھ رہی تھی

لسن لسن ___ وہ فوراً چیئر سے کھڑا ہوا

_ ایمن ٹھری اور اسکی جانب دیکھا _ سوالیہ نظروں سے دیکھا

___ اپنا اڈریس دے دیں

جاب میں رکھنے سے پہلے ڈاکومنٹس پڑھے ہوتے تو اج یہ دن نا دیکھنا پڑتا
______ وہ اتنا کہتی اپنا دوپٹہ سیٹ کر کرتی باہر نکل ائی

_ زاویار اسکی بات پر مسکرایا

کچھ پڑھنے سوچنے کا موقع ہی کہاں دیا تھا اپکی ان نگاہوں نے محترمہ ___ وہ
_ خود سے کہتا واپس سے چیئر پر بیٹھا

_شکر ایک تو کام ہوا اب مام کو کیسے منانا ہے اس کی ترکیب سوچنی تھی

_چل کوئی نہیں زاویار یہ کام بھی ہو جائے گا__ خود کو تسلی دی

جب وہ گئی تھی تب سے ایک لمحے کے لئے بھی مسکراہٹ لبوں سے جدا نہیں ہوئی تھی

_بس بس زاوہار کام کر__ وہ کب سے اسی سوچ میں مگن تھا

_انکھیں موند کر سر کرسی کی پشت پر ڈالا

_"محبت کچھ نہیں نکاح سب کچھ ہے"

_یہی وہ جملہ تھا جو اسکے محبوب کا اقرار تھا

واہ اقرار بھی کیا شے ہے صرف زراہ سے اشارے کی دیر ہے اور سمجھ اجاتا ہے

_وہ اپنے کیبین میں جانے کے بجائے واشروم اگی تھی

_شیشے کے سامنے کھڑی وہ خود کو ہی دیکھ رہی تھی
_ہاتھ دل کے مقام پر رکھا

یہ کیا تھا اللہ ؟؟؟
جو بھی تھا لیکن بہت عجیب تھا؟؟؟
خود سے کہا

ایمن تمہارے پاس وہ الفاظ کہاں سے اگئے جو بڑی فیلمی انداز میں کہ کر ائی
ہو_؟؟؟

اففففففف ایمن ایمن اب وہ تمہارے گھر رشتہ لائے گا لڑکی بابا کو کیا منہ دیکھاو گی کہ جاب کے بجاے یہ کرتی رہی ہو میں _ ؟؟؟؟

نہیں نہیں اللہ اپ جانتے ہیں میں ایسا کچھ نہیں کرتی میں تو ایسی لڑکی ہی نہیں پلیز اللہ __!!!!

وہ خود سے کہ رہی تھی _

پتا نہیں اب کیا ہو گا؟؟؟

اگر وہ رشتہ لے بھی ایا تو ابھی ان کے حالات ایسے نہیں تھے جو وہ شادی کے لئے راضی ہو جاتی _

ابھی تو بہت سی ذمہ داریاں تھی اسکے سر پر __

ابھی تو جو اڈوانس سیلری لی تھی وہ؟؟؟

ابھی تو ہادی کو بھی اسکی ضرورت تھی _

جو بھی ہو جائے کم از کم ایسے حالاتوں میں وہ شادی نہیں کر سکتی تھی _

گھر کی بڑی بیٹی تھی خود سے زیادہ گھر کے انے والے مستقبل کی فکر تھی_

ایسے میں وہ شادی کر کے اپنی زندگی سکون سے بسر کر لے_؟؟؟

خود غرضی تھی یہ تو؟

جب تک ہادی کامیاب نہیں ہوتا جب تک وہ فائینیشنلی انڈیپینڈنٹ نہیں ہوتا اس وقت تو وہ شادی کا سوچ بھی نہیں سکتی ہاں مگر نکاح؟؟؟؟

ہاں وہ ٹھیک ہے؟؟!!!

نکاح کے لئے وہ راضی تھی مگر رخصتی نہیں_

منگنی کرنے کا تو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی عجیب لفظ تھا منگنی بندہ لٹکا ہوا ہوتا ہے

بس ڈائیرکٹ نکاح کر لو_ کم از کم دل تو مطمئین رہتا ہے

اللہ اللہ ایمن کی بچی تم دولہن بھی بن گئی اور ادھر جو کام تمہاری ساس کرے گی____وہ فائیل کو دیکھتی خود سے بڑبڑائی

بس اللہ پاک جو بھی اس میں میرے والدین اور اپکی رضا شامل ہو___وہ دل سے دعا کرتی واپس اپنے کیبن کی جانب اگی_

اسنے مناہل کو دیکھا جو اپنے کام میں ہی معصروف تھی_

اسکو بتاوں؟؟؟؟خود سے سوال کیا

نہیں پاگل ہو_؟؟فورا سے اپنے ہی سوال کی نفی کی اور اپنی چئیر پر بیٹھ گئی_

ہر بات ہادی سے شئیر کرتی تھئ مگر یہ بات؟؟؟

یہ بات ناہی تو وہ ہادی سے کہہ سکتی تھی اور ناہی داد و سے ؟؟؟ یہ بات صرف رب کو ہی بتا سکتی تھی
_

ہر انسان کی زندگی میں ایک ایسی کہانی ضرور ہوتی جس کے بارے میں رب کے علاوہ کیسی کو بھی علم نہیں ہوتا
_

اور یہی وہ حقیقی سچ ہوتا ہے جو ہمارے بارے میں ہوتا ہے

زاریان میری بات سنو_ ؟؟؟ اسکے ہاتھ سے موبائیل کھینچ کر بیڈ پر.
پھینکتی سدرہ نے اسے کہا

بہت بتمیز بیوی ہو___ اسکے گال کھینچے تھے

___ تم میری بات غور سے سنو پہلے

جی فرماو___زاریان نے کہا

ابھی ہی اسکی بات زرناب سے ہوئی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ وہ ارہی ہے لیکن ماما بابا کو بتانے سے منع کر دیا کہ سپرائز دے گی اسی خوشی میں زریش اپنے کمرے سے باہر نکل کر کچن کی جانب جارہی تھی کہ ملازم کو بتا دے کہ۔ مہمان انے والے ہیں کھانا بننانے کی تیاری کر لے___

وہ کچن سے باہر نکل کر واپس اپنے کمرے میں جارہی تھی جب اپنی ماں کی بات کان میں پڑی_

زاریان وہ مسسز وقار ہیں نا ان کی اج صبح ہی مجھے کال ائی ہے وہ زریش کا ہاتھ مانگ رہی ہیں اپنے چھوٹے بیٹھے کے لئے____

یہ الفاظ نہیں کوئی ہتھیار تھے جو اسکے سر پر بہت بری طرح سے لگے تھے _

یہ صرف ایک بات ہوئی تھی صرف ایک بات اور ذریش زاریان خان کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا _

وہ اب سانس روکے اپنے باپ کے جواب کا انتظار کر رہی تھی _
اس وقت اسے ساری امیدیں اپنے باپ سے ہی تھی _

سدرہ تمہارا دماغ سیٹ ہے میری بچی کی ابھی عمر ہی کیا ہے جو تم اسکے رشتے ڈھونڈ رہی ہو ارے یار ابھی کچھ دن پہلے تو اپنے ایک لخت جگر کو علیحدہ کیا ہے کیا اب دوسری کو بھی کر دو ____

دروازے کے سائیڈ پر کھڑی زریش کی سانس بحال۔ ہوئی تھی _ اور

_ بے اختیار لب مسکرائے تھے

_ انکھیں صاف کی

ہونیہہ ائی مسسز وقار اور انکا چھیلا ہوا الو _ وہ منہ میں بڑ بڑاتی واپس اپنے

کمرے کی جانب چلی ائی

بابا نے انکار کر دیا سو کر دیا اب دنیا کی کوئی شے ان کے انکار کو اقرار میں

_ نہیں بدل سکتا تھا

اللہ اللہ بس جلدی سے بڑا کر دے جلدی سے 18 کا کر دے پھر بس باقی اپکا

اور ہادی کا کام ہے پلیز اللہ پلیز اللہ بس اور ائیندہ کیسی ارے غیرے کی نظر

مجھ پر نا پڑنے دینا _ پلیز اللہ ___ کھڑکی سے اسمان کی جانب دیکھتی اللہ سے

باتیں کر رہی تھی وہ

اور دوسری جانب سدرہ کا بی پی ہائی ہو گیا تھا زاریان کی باتیں سن کر

زاریان عمر کی بات نا کرو سترہ سال کی ہے چھوٹی بچی نہیں اور میں کہاں رشتے پکے کر رہی ہوں صرف بات کر رہی تھی __

سدرہ سدرہ۔ بات بھئ نا کرو نا__ اسکا بگڑتا لہجہ دیکھ کر زاریان کا۔ لہجہ بدلا تھا

سدرہ اب کے خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی _

میری بیٹی ہے وہ ماں ہوں اسکی تم سے زیادہ اچھی لگتی ہے

اچھاااانا یار بس معاف کردو__ اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا یا

تم ایسے ہی کرتے ہو زاریان میرے ساتھ ہمیشہ پہلے غصے کرتے ہو اور بعد میں۔ معافی مانگ لیتے ہو
_

تو یار کیا اب کیسی اور کی بیوی کو تو غصہ نہیں کر سکتا نا اور ویسے بھی غصہ بندہ وہاں کرتا ہے جہاں مان ہو کہ اگلا سہ لے گا اور تم تو میرا پیارا سا چھوٹا سامان ہو نا____ اسکے سر پر پیار دیا

_ڈرامہ نا کرو میرے ساتھ

!! سیر سلی ڈرامے کیوں کروں گا میں تمہارے ساتھ

مجھے کیا پتا تمہاری عادت ہے_ !!!انکھیں گمائیں اور سر اسکے کندھے پر رکھا
_

اچھا تمہاری زرناب سے بات ہوئی_!! زاریان نے پوچھا

ہاں ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوئی ہے پوچھ رہی تھی کہ اج بابا افیس کیوں نہیں اںئے میں نے بھی کہہ دیا کہ وہ صبح بچوں کی طرح اٹھ ہی نہیں رہے تھے اس لئے لیٹ ہو گے پھر ائے ہی نہیں افیس__

شاباش کافی اچھا کام کیا__

تھینکیو تھینکیو__وہ مسکرائی

کیا گھر پر کوئی ہے؟؟؟؟ باہر سے آواز ائی

یہ زرناب ہے نا_ ؟؟؟؟زاریان نے انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ۔ کیا

ہاں مجھے تو وہی لگ رہی ہے چلو دیکھتے ہیں___وہ فورا سے بیڈ سے اٹھی اور دوپٹہ سیٹ کرکے باہر نکلی

جہاں سامنے ہی زرناب نیلی رنگ کی لمبی سی شرٹ اور سفید رنگ کا ٹراوز زیب تن کئے کندھے پر بیگ ڈالے ایک۔ ہاتھ میں اپنا فون پکڑے کھڑی مسکرائی تھی

_اپنے والدین کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر وہ بھاگتی ان کی پاس ائی

ٹھیک ہے ماں ماں ہوتی بہت عزیز ہوتی ہے مگر جو بات باپ کی ہوتی ہے وہ دنیا میں کہی نہیں ہوتی

زریش ہو یا زرناب دونوں ہی کے لئے ان کے بابا سب سے پہلے تھے سب سے پہلے

_اسی لئے وہ زاریان کے سینے سے اکر لگی تھی

_پورے ایک ہفتے بعد وہ اپنے ہی گھر مہمان بن کرائی تھی

کیسا ہے میرا بچہ ؟؟؟زاریان نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے پوچھا

بلکل ٹھیک ___وہ کہتی اب سدرہ سے مل رہی تھی

___وہ اسکی ماں تھی ماں کی باہوں کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے

وہ زاریان سے جب ملی تھی تو صرف انکھیں بھیگی تھی مگر سدرہ سے ملی تو انکھوں سے اشک بھی رواں ہوا تھا

اہہ اج تو بڑے بڑے لوگ ائے ہیں بھئی___ زریش نے پیچھے سے کہی اکر کہا

زرناب سدرہ سے الگ ہوتی اسکی طرف ائی

_اسے گلے سے لگایا

_پھر باری باری اسکے گال چومے

کیسی ہے گڑیا_؟؟؟؟اسکی پیشانی پر پیار دیتے پوچھا

ٹھیک___ زریش نے بھی اسے پیار دیا

بیٹا زرباب کہاں ہے؟؟؟

سدرہ نے اس سے پوچھا جو زاریان کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی

___ ماما وہ ڈیوٹی پر ہی ہے نائٹ ڈیوٹی ہے اج اسکی

اچھا اچھا ___ سدرہ نے سر اثبات میں ہلایا

جب شادی کے بعد بیٹیاں کھیلکھلاتی ہیں تو ماوں کو داماد بہت اچھے لگتے ہیں _

_ وہ اب سب سے باتوں میں مشغول ہو گی

_ رات کا کھانا کھایا پھر لان میں سب کے ساتھ چائے پی

کہی گیارہ بجے جا کر وہ ذریش کے ساتھ کمرے میں ائی تھی زاریان اور سدرہ کو گڈ نائٹ بول کر

اور سنائیں اپی شادی کر کے کیسا لگتا ہے ؟؟؟ بیڈ پر اسکے پاس بیٹھی ذریش نے مسکرا کر پوچھا

بہت اچھا لگتا ہے ذریش جب شوہر اچھا ہو؟!!

اچھاااز رباب بھائی ابھی بھی محبت کرتے ہیں ناآپ سے؟؟؟؟سوال عجیب سا تھا

لڑکی محبت عمر کے اس حصے میں بھی ویسی ہی تروتازہ رہتی ہے جب ہستے ہیں تو منہ میں دانت نہیں ہوتے کالی گہری زلفوں کے بجائے سفید چند ایک بال سر میں رہے جاتے ہیں محبت محبت ہوتی ہے جوں جوں عمر ڈھلتی ہے بڑھتی جاتی ہے!!!

ہائے اپی دل تو نا جلائے یار____اپنے بالوں کو پیچھے کرتی وہ منہ بنا کر بولی

چھوٹی ہو ابھی___زرناب نے اسے کہا

پتا ہے اپی اج کیا ہوا؟؟؟؟ذریش فوراً سے سہی ہو کر بیٹھتی بولی

ہاں کیا ہو ہے؟؟؟زرناب بھی سہی ہو کر بیٹھی

!!!_ وہ جو مسسز وقار نہیں

ہاں پھر؟؟

ان کا جو لبوترا سا چیٹا سا الو جیسا بیٹا ہے ارے کیا نام تھا یار اسکا؟؟؟وہ سر پر ہاتھ مارتی بولی_

شان___زرناب نے بتایا

___ہاں ہاں شان مان اسکا۔پرپوزل۔لائی تھی وہ

پھر؟؟؟

پھر کیا بابا نے بھئ صاف صاف منع کر دیا کیونکہ ابھی تو میں سترہ کی ہوں چھوٹی سو تو ہوں____ معصومیت سے کہا

ہاں چھوٹی سی بابا کو بتا چلے نا کہ انکی بیٹی کتنی چھوٹی اور اندر سے کتنی بڑی ہے تو پھر میں دیکھو_؟؟؟

طنز کی سمت کس جانب ہے مسسز زرباب۔؟؟؟ائیبر واچکا کر پوچھا

تم جس سمت سمجھو_!! کندھے اچکائے

اب میں اچھی بچی ہوں جب سے ہادی گیا ہے ایک بار بھی بات نہیں کی

ایک بار بھی نہیں ایون اسکی کیسی سٹوری پر بھی کمنٹ نہیں کیا؟

اسکی آواز میں اب کچھ درد سا تھا جو زرناب نے محسوس کیا تھا

زرناب کو بہت پیار اور ترس بیک وقت دونوں اۓ

میری شہزادی___ اسے اپنے ساتھ لگایا

اسکا سر چوما

اسکے پیار کی دیر تھی اور اتنے عرصے کا کیا ہوا ضبط ٹوٹا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اپی مجھے ہادی بہت یاد اتا ہے اپی___ وہ روتے ہوۓ بولی

ذریش تمہارا صبر تمہیں ایک دن بہت کچھ دے گا ان شاءاللہ ضبط کی چادر اوڑھی رکھو اسے اگر تمہارا محرم بن کر ہادی ہی اٹھائے گا ان شاءاللہ ___

وہ بس خاموشی سے اسکے سینے سے لگی روتی رہی ___

محبت ہو جانا اسان ہے فقط ایک لمحے کی دیر ہوتی ہے اور محبت ہو جاتی ہے مگر محبت میں صبر کرنا انتظار کرنا در اصل وہی محبت ہوتی ہے _

مجھے انتظار ہے اس لمحے کا جب تم میرے محرم بنو گے ")

مجھے انتظار ہے جب میرے ہاتھوں میں تمہارے نام۔ کی مہندی لگے گی

مجھے انتظار ہے جب میں۔ تمہارے نام سے جانی جاوں گئ

مجھے انتظار ہے جب میں تم سے چند قدم پیچھے نماز شکر نہ ادا کروں گی
مجھے انتظار ہے جب ہم مل۔ کراس ذات کا شکرادا کرے گے جس نے
ہمیں محرم بنایا

مجھے انتظار ہے فقط ااس لمحے کاانتظار جب تم میرے محرم بن کر مجھ سے اللہ
کو حاظر و ناظر جان کر اظہار محبت کرو گے

ہاں مجھے انتظار ہے "
مجھے فقط انتظار ہے
فقط انتظار ")از قلم بنت مہربان

ایسی محبتیں بہت پاکیزہ ہوتی ہین جن میں ملاقاتیں نہیں ہوتی جن میں
تصویریں نہیں دیکھی جاتی

جس میں رات دیر تک باتیں نہیں کرتے

پاکیزہ محبت وہ ہو جس میں دونوں طرف سے اللہ سے گڑ گڑا کر اس وقت محبت کو منگا جاتا ہے جس میں صرف اللہ والے اٹھتے ہیں جس نماز کی کوئی اذان نہیں ہوتی

پاکیزہ محبت کرنے والے وہ نماز ادا کرتے ہیں جس کی کوئی آزان نہیں ہوتی اس نماز کے لئے تو دل بلاتے ہیں

اسی محبت میں کچھ ائے گے رب کی جانب جنھوں نے رب کو کہی بہت دور بہت دور کھو دیا تھا_

ابھی تو اس محبت میں ان لوگوں نے بھی تہجد ادا کرنی ہے جنھوں نے کئ عرصے سے فجر قضا کر رکھی تھی_

نور حیا اپ کا پاسپورٹ کہاں پر ہے ؟؟؟؟
نور نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا جیسے نجانے کہاں سے اج اسکے پاسپورٹ کی یاد ائی تھی

یہی ہے کیوں_ ؟؟؟
نیکسٹ منتھ ذلقرنین کی بیٹی کی شادی ہے امریکہ جانا ہو گا سو ضرورت پڑے گا نا____!!!!

ذلقرنین بھائی کی بیٹی وہ تو بلچھوٹی سی تو ہے ابھی_!!! اسے حیرت ہوئی

___ چھوٹی تھی اج سے اٹھ سال پہلے جب اپ نے دیکھی تھی

اٹھ سال پہلے وہ بہت چھوٹی تھی مرتضی ائی تھینک سو کہ گیاہ بارہ سال بس_!!!

تو ہو گی نااب اسکی عمر شادی کی_اس نے مسکرا کر کہا

ہاں اج اگر ہماری اولاد بھی وقت پر ہو جاتی تو میں بھی اپنے اولاد کے ہاتھ پیلے کرتی___
وہ کہتی گئی اور مرتضی کی مسکراہٹ غائب ہوتی گئی

نور حیا جسٹ لاسٹ ہے جسٹ لاسٹ ٹائم ائیندہ ایسی بات میں نا سنوا_ پ سے زیادہ بہتر اللہ جانتا ہے کہ کب کس کو اولاد دینی ہے____

اسکی باتیں اج بھی الٹی ہی ہوتی تھی جنہیں سیدھا کرتے کرتے مرتضی کے

_ بال سفید ہونا شروع ہوگے تھے

غصہ کیوں کررہے ہیں بس بات تھی کردی فالتو میں ڈانٹنا شروع کر دیتے

ہیں ___اس نے خفگی سے کہا

بجائے معذرت کے وہ اس سے ہی خفا ہورہی تھی

_ نور حیا تھی اپنی غلطی ماننا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا

_ غصہ نہیں کررہا ہے سمجھا رہا تھا

سمجھا رہا تھا ایسے سمجھاتے ہیں کیا؟؟؟؟

اچھا سوری میں بھول گیا تھا کہ بچوں کو پیار سے محبت سے ایک دو کس کرے کہ پھر سمجھاتے ہیں سوری گڑیا ___ اس کے گال کھینچتے ہوئے شرارت سے کہا

سوری دل توڑ پھوڑ کر سوری __ اس کے نخرے تھے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتے تھے

نخرے تو بنتے تھے جب ہمسفر نخرے اٹھانے والا ہو

!! __ کوئی بات نہیں الفی پڑی ہے ٹوٹے پھوٹے دل کو جوڑ دیتے ہیں

!!! _ اسکی بات پر اسے گھورا

!!! __ میں وہاں سے حجاب سے بھی ملنے جاوں گی

امریکہ کہاں اور اٹلی کہاں؟؟؟؟؟

__ میں نہیں جانتی بس میں جاوں گی

جی جی چلی جائے گا امریکہ کی دوسری گلی میں ہی تو اٹلی ہے کیب مانگوانا اور چلی جانا__

__ میرا مزاق نا بنایا کرے سمجھے نا میں جاوں گی تو بس جاوں گی

اچھا اچھا چلی جانا پہلے چائے بنا کر لائے اور ساتھ میں اپنے ڈاکومنٹس بھی_!!

میرے ڈاکومنٹس بھی چائے کے ساتھ کھانے ہیں کیا؟؟؟

___اپ لادے یار میں وہ بھی کھالوں گا

نور بیڈ پر سے اٹھیٔ اور اپنے پیچھے رکھا تکیہ اٹھا کر اسے پھینکا جیس نے بر ی رفتاری سے کیچ کر لیا تھا
_

___اسے تکیہ پھینک کر وہ باہر چلی گیٔ

_یاد تو اسے بھی اپنی بیٹی کی بہت اتی تھی

___خیر چلے گے ایک دو ہفتے کا اف کر لے گے افیس سے

وہ دل میں سوچ رہا تھا

کہاں ہے وہ لڑکی تم تو کہ رہے تھے کہ اس وقت وہ گھر جاتی ہے لیکن مجھے تو کوئی نظر نہیں ارہا_ ؟؟؟؟؟ سگریٹ کا دھوا ہوا میں نکالتے شیخ نے غصے

سے ٹونی سے پوچھا جو پچھلے ایک گھنٹے سے شیخ کو یہی کہہ رہا تھا کہ وہ بس ابھی ارہی ہو گی بس ابھی اور وہ ابھی تک نہیں ائی تھی _

شیخ اجائے گی بلکہ ارہی ہو گی "بیلک روز کی بلیک روزی" ایک نیا نام ٹونی نے اسے دیا تھا

یہی تو بے صبری ہے کہ ہم بھی تو دیکھے بیلک روز کی بیلک روزی ___ وہ حقارت سے بول رہا تھا

___ شیخ لکھوالو کوئی عجیب ہی شے ہے

ٹونی اگر کچھ دیر میں وہ عجیب شے مجھے نظر نا ائی تو تم ضرور عجیب ٹونی بن جاو گے__ شیخ اسے غصے سے کہتا واپس سے اس جانب دیکھنے لگا جہاں سے سب سٹوڈنڈس ارہے تھے

بابا اپکی چائے_!!! سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتی ایمن نے صائم سے کہا

!!_شکریہ بیٹا
صائم نے مسکرا کر کہا

بابا پہلے دوائی لے لینا__ درواز سے ہی دوائیاں نکالی

__ نہیں اج طبعیت ٹھیک ہے اج نہیں لوں گا

بابا یہ ملٹی وائٹامنس ہیں پین کلر نہیں _ پانی کا گلاس اسے پکڑایا

_ تمہیں یاد کیسے رہتی ہیں میری دوائیاں

بابا سارے دن میں اگر نماز کے بعد مجھے جہاں سکون ملتا ہے وہ اپنے والدین کو اپنے ہاتھوں سے دوائیاں دینا ہوتا ہے اس لئے اپکی دوائی دادو کی دوائی مجھے بہت اچھے سے یاد ہوتی ہیں __ اسے دوائی دیتی ایمن نے کہا

صائم نے دوائی کھا کر گلاس سائیڈ پر رکھا

یہاں بابا کے پاس بیٹھو تمہیں ایک بات بتاوں_!!! اسے اپنے قریب بیڈ پر بیٹھنے کا کہا اور خود بھی سیدھا ہوا

وہ خاموشی سے اپنے بابا کے پاس بیٹھ گئ

ایک بار جب تم چھوٹی تھی یہی کوئی ایک دو سال کی اس وقت ایک دن میرے سر شدید درد ہو رہا تھا بہت شدید قسم کا اس وقت مجھے تمہاری ماں نے پین کلر دی تھی میں اسکے ہاتھ سے ٹبلیٹ لے رہا تھا اور میری گڑیا میرے قریب اس جگہ_ اپنی قریب اشارہ کہا
یہاں سوئی ہوئی تھی اس وقت میں نے سوچا تھا کہ جب میری بیٹی بڑی ہو جائے گی تب وہ ان رحمت والے ہاتھوں سے مجھے دوا دے گی___ اسنے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے

_ ایمن کی انکھیں بے اختیار بھیگی

باپ اپنی بیٹیوں کے لئے نا جانے کیا کیا سوچتے ہو گے اور میں اپنی بیٹی کے بارے میں یہ سوچتا تھا حیرت ہے نا _ ؟؟؟؟؟

نہیں بابا اور باپ اپنی بیٹیوں کو اپنے سے جدا کرنے کا سوچتے ہو گے اور اپ اپنی بیٹی کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنے اپنے قریب رکھنے کا سوچتے تھے __ اسکے ہاتھ چومتی ہوئی وہ بول رہی تھی

ان ہاتھوں نے بہت شفقت کی تھی تب ہی تو جا کر کہی اتنے سخت ہوئے تھے _

لوگوں کو پسند ہیں نرم و ملائم ہاتھ مگر مجھے پسند ہیں اپنے بابا کے وہ ہاتھ جو "رزق کے حلال کی کمائے کی مشقت میں سخت ہو گے تھے "(بنت مہربان)

افیس میں کوئی پریشانی تو نہیں ہے نا_ ؟؟؟؟

_ایمن نے نفی میں گردن ہلائی اور ایک خوشبو یاد ایی

باباہادی سے بات ہویی اپکی ؟؟؟

_جی دن کو ہوی تھی

اچھاااس بتمیز نے مجھے کال نہں کی دیکھتئ ہوں جا کر کال بھی نہیں کرتا____وہ کہتی خالی گلاس لے کر باہر نکل ائی

کمرے میں اتے ساتھ ہی اسے کال کی
جس نے فورا اسے کال اٹھالی تھی جیسے وہ اسی کے انتظار میں تھا

کہاں تھے ؟؟؟ سلام کے بعد ایمن نے پوچھا

وہی جہاں بھیجا تھا_ ؟؟؟

وہی جہاں بھیجا تھا بتمیز___ اس کی نقل اتاری

کیا ہوا کیوں اگ بر سار ہی ہو ماما سے ڈانٹ پڑی ہے کیا_ ؟؟؟؟ اخر میں وہ ہنسا تھا

ہادی کے بچے تم نے مجھے کال نہیں کی_؟؟؟وہ دکھ سے کہہ رہی تھی

___ہادی کے بچوں کی پھوپھو میں بس تمہیں کال کرنے ہی والا تھا

___ خاک کرنے والے تھے

___ اچھانا یار سوری معاف کردو اپنے بھتیجوں کے باپ کو

میں کرواں تمہیں شادی پہلے پڑھائی مکمل کرو نوکری ہو گی تو ہی جو کھڑی ملے گی ____

___ چھوکڑی ملی ہوئی بس نوکری مل جائے

__ نوکری ملنے کے لئے بھی محنت کرنا پڑتی ہے نا

اچھا تو لیکچر دینے کے لیے کال کی ہے؟؟

_ نہیں تمہاری آواز سننے کے لئے

اچھاااااوہی آواز جو تمہیں کیسی زمانے میں بری لگتی تھی _!!؟؟؟؟

دفاع ہو مجھے کب تمہاری آواز بری لگی ___؟؟؟ایک انسو نکل کر بہ گیا

اور دوسری جانب ہادی بس گردن جھکا کر مسکرایا

!!!_ ایمن رومت ہم دونوں رولانے والے ہیں رونے والے نہیں

وہ ہادی تھا ام ایمب کی ہر بات سے واقف تھا

روتو نہیں رہی ____ انسو رگڑے

!!! __ ہاں میں جانتا ہوں ایمن کو

اچھا چھوڑو یہ سب یہ بتاو پڑھائی کیسی جا رہی ہے ؟؟؟

سہی جا رہی ہے بس __ اافسردگی سی سانس خرچ کی

ہادی مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ دل لگا کر پڑھنا ___ ؟؟؟

نہیں اب پڑھنا مجبوری بن گیا ہے _ !!! اسکی آواز میں درد واضع تھا

___ میرا شہزادہ

یار مجھے اپنے شہزادے کی شہزادئ کی خبر تو لے کر دو___؟؟؟؟

_ایمن اسکی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی

!!!_ تمہاری شہزادی اجکل بہت معصروف ہے

_ ہیممم ظاہرہ ڈاکٹر جو بننے جاری ہیں

دونوں مل کر کامیاب ہوتاکہ کامیابی کا مزہ بھی ایے_ایمم نے کہا

ایمن ایک بات کہو_؟؟؟

جی کہیں_وہ بیڈ پر بیٹھی

مجھے دو سال بعد چھٹی ہو گی دو ماہ کی میں اس وقت اکر ذری سے نکاح کر لوں گا ٹھیک ہے نا؟؟؟

!!!!_ دو سال بات دیکھے گے ہادی

ایمن میں سیر س ہوں اسی طرح سیر س جس طرح کیبیڈاانے کے لیے تھا_

اچھا سیر یس بھائی اچھاااا

اچھاااب کل بات کرتے ہیں یونی جانا ہے___

_ او کے او کے اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا

_ اللہ حافظ

_ زندگی میں پہلی بار وہ کچھ ہادی سے چھپا رہی تھی بہت عجیب سا لگ رہا تھا اخر یہ بات بتاتی بھی تو کس کو _ ؟؟؟

سوائے اس چاند کے _ !! کھڑکی سے پار فلک پر چمکتے چاند کو دیکھتی وہ بولی

_ یارب مجھے نہیں معلوم کہ وہ شخص مخلص ہے یا نہیں مگر میرے ملک تجھ سے زیادہ تو میرا مخلص کوئی نہیں اے میرے رب میرے دل میں اسکے لئے اٹھتے جذابات اسی وقت اجاگر کرا گر وہ میرا محرم بننے ورنہ نا محرم کی محبت سے میری پناہ

اسی چاند کو دیکھتے ہوئے دعا کی

ایک لڑکی جو اپنی ہر بات اپنے بھائی سے کرتی تھی

_اج وہ کھڑکی میں کھڑی فلک پر چمکتۓ چاند سے اپنی باتیں کر رہی تھی

ہر کیسی کی زندگی میں ایک ایسا وقت ضرور اتا ہے جس میں وہ اپنی ساری باتیں چاند سے ہی کرنے لگ جاتا ہے

سٹوپ__!!!!

ڈرائیور نے حیرت سے پیچھے منہ کر کے دیکھا جہاں اسکا بوس اپنے گوگلز اتار رہا تھا_

یونی کے سامنے گاڑی روکنے کا مقصد_؟؟؟ڈروائیور نے سوچا

اسی مقصد کا ہی تو اسکے بوس کو نہیں پتا تھا__؟؟

__کہ اخر وہ کیوں یہاں رک گیا تھا

!!!__ بلکہ اسے تو میٹنگ کے لئے جانا تھا

ڈرائیور کے ذہن میں اتے سوال وہی رک گے جب اسنے دوسری سمت

__کھڑی شیخ کی گاڑی دیکھی

!!!__اچھا تو بوس نے اس بلا سے ملاقات کرنی تھی

بوس شیخ اس طرف ہے وہاں لے چلو گاڑی__؟؟؟؟اسنے پیچھے منہ کر کے

__بوس سے پوچھا

اسکی بات سن کر اسنے دوسری سمت میں دیکھا جہاں واقعی ہی شیخ کی گاڑی

__کھڑی تھی بلکہ شیخ کے چہرے کی ایک سائیڈ بھی نظر رہی تھی

اسے حیرت ہوئی کہ یہ یہاں کیا کرنے ایا ہے؟؟

مگر ساری حیرت اسیٔ وقت ختم ہو گی جب اسکی نظر سامنے سے اتی سیاہ ایرانی عبائے میں باو قار سے چلتی حجاب پر پڑی جو گاڑی کی چابی ہاتھ میں اٹھائے کندھے پر بیگ لٹکائے دنیا جہاں سے بیگانی اپنی ہی دنیا میں مست تھی اس بات سے انجان کے دو دو انکھیں اسکی تعقاب میں ہیں _

وہ چلتی چلتی اپنی گاڑی کی قریب ائی _

اس سارے عرصے میں بیلک رو نے ایک لمحے کے لئے بھی انکھیں نہیں چھپکائیں تھی بس سانس روکے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا _
وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی تھی

یہ کیسی بے قراری سی تھی_؟؟؟

وہ چلی گئی تھی_؟؟؟؟

_اسنے زور سے انکھیں بھینچی اور سر سیٹ کی پشت سے لگایا

_گوگلز پہنئے

اور پھر غیر ارادی طور پر اسکی نظر شیخ پر پڑی

_جس کا قہقے گونج رہے تھے

اور صرف ایک لمحہ لگا تھا صرف ایک لمحہ اور بلیک روز کو اپنی دنیا اجڑتی

_محسوس ہوئی

!!_یہ جو ہو گیا تھا وہ نہیں ہونا تھا

وہ خواب میں بھی کبھی بیلک روز نے نہیں سوچا تھا جو اج ایک لمحے میں ہو گیا تھا

_اسکی زندگی میں کوئی نہیں تھا کوئی نہیں

اسکی کمزوری کوئی نہیں تھی

_مگر ان ترستی نگاہوں نے سب برباد کر دیا تھا

_اس ایک جھلک کی آرزو نے سب فنا کر دیا تھا

گھر چلو___اسنے ڈرویئور سے گھر چلنے کو کہا

فرنٹ پر بیٹھے اس کے پی اۓ نے حیرت سے گردن موڑ کر اسکی جانب دیکھا_

جواج میٹینگ پر نا جا کر کرڑوں کا نقصان کر رہا تھا_!!

یہ کیا کر رہا تھا وہ اج_؟؟

شائن اس لڑکی کے ارد گرد گارڈز کا پہراہ ڈالو چوبیس گھنٹے گارڈز اسکے ساتھ ہو صبح شام دن رات سمجھے_!!!!

_شائن نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا
کس لڑکی کے گرد بوس؟؟؟؟ دس ہزار لڑکیاں تو تھی

سیاہ عبائے والی لڑکی_!!!

اور پھر شائن کو ایک لمحہ لگا تھا سیاہ عبائے والی لڑکی کی شناخت کرنے میں کیونکہ دس ہزار لڑکیوں میں صرف ایک ہی لڑکی سیاہ عبائے والی تھی

اوکے بوس___اسنے گردن ہلائی

_اور اس شیخ کی خبر رکھو کہ اج کل اس کے گھونسلے میں کیا رقص کر رہا ہے
اٹلی کی سڑکوں کو دیکھتا وہ بول رہا تھا

___جی ال رائٹ

_وہ اب کھڑکی کے پار دیکھ رہا تھا

_ساری زندگئ کیسی فلم کی طرح سامنے نظر ارہی تھی
_ڈراونئ فلم بہت ڈرونی فلم تھی اسکی زندگی
_اٹھائیس سالہ زندگئ میں وہ کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا جتنا اج ہو گیا تھا

اس شیخ کو تو میں دیکھ لوں گا مگر اس کو؟؟؟؟

تم میرے ملک ائی ہو بیلک روز کے اٹلی مہمان ہو میری تمہیں کوئی"
"_ خراش تو کیا نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تم پر ایک نظر پابند ہے
گاڑی کے شیشے سے پار باہر کا نظارہ کرتے اسنے دل میں سوچا

وہ کئی دن سے نہیں سو سکا تھا_؟
_ صرف اسکی ایک جھلک تھی اور روح تک میں عجیب سی کفیت اتر گئی تھی

_ ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنا اپ اس پر ہار گیا تھا بلکہ وہ وہ اپنا اپ خود سے ہی ہار گیا
اس نے کہا تھا اس پر محبت حرام ہو چکی ہے ہاں اس پر محبت واقعی حرام
_ ہو چکی تھی اس پر عشق طاری ہوا تھا
_ فنا کر دینا والا عشق
_ اگ لگا دینے والا عشق

خاک کر دینے والا عشق

"فقط ایک خاک سے بننے انسان کے پیچھے انسان خاک ہو جاتا ہے"

کچن میں کھڑی وہ اپنے لئے کافی بنا رہی تھی جب شیلف پر رکھا موبائیل بجا_

کپ ہاتھ میں ہی پکڑے اسنے موبائیل اٹھایا_

بے اختیار وہ مسکرائی_

والدین کی کال جب موبائیل پر اتی ہے اس وقت تو موبائیل بھی اتنا اچھا لگتا ہے_!!

اسلام علیکم ماما___ موبائیل دائیں کان اور کندھے کے درمیان رکھ کر وہ اب ساتھ ساتھ کافی بھی بنا رہی تھی_

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بیٹی_

الحمد اللہ بلکل ٹھیک اپ کیسی ہیں بابا دادا دادی سب کیسے ہیں_ ؟؟؟

سب بلکل ٹھیک ہیں اپ بتائے یونی جارہی ہیں_ ؟؟؟

جی ماما جارہی ہوں اور اب تو اتنی اسائمنٹس ملتی ہیں بہت تھک جاتی ہوں_

اسنے بلکل کیسی چھوٹے بچے کی طرح ماں سے شکوہ کیا تھا

نورا سکی بات پر مسکرائے بنا نہیں رہی

_ اچھا اب یہ سب تو ہو گا

ماما اپ کہ رہی تھی کہ اپ اور بابا نیکسٹ منتھ ائے گے نیکسٹ منتھ اگیا اپ نہیں ائی_ ؟؟؟؟اسے وعدہ یاد کرایا

ایے گے نا بیٹا اسئ منتھ امریکہ جائے گے اور پھر وہاں سے اپ کے

پاس___

ماما مجھے بھی جانا ہے نا شادی پر دیکھے زرناب اپی کی شادی پر بھئ نہیں تھی_

اسنے تقریبا منت والے انداز میں کہا

پیپرز کون دے گا_ ؟؟؟؟

!!!_افففففف ماماپ کو یاد تھے

_ بیٹا مجھے اور بھی بہت کچھ یاد ہے

___ اچھا ماما پھر اپ اپے گا پلیز مجھے بہت یاد اتی ہے اپکی

_ اچھا اچھا اپے گے

اب وہ اس سے شاپنگ وغیرہ ڈسکس کر رہی تھی اور ساتھ ہی کافی

_ والا۔ کپ ہاتھ میں لے کر بالکونی میں اگئ

وہ نور سے باتیں کر رہی تھی اور ساتھ ہی کافی بھی پی رہی تھی جب اچانک

_ اسکی نظر نیچے پڑی

جہاں ایک عجیب سا ادمی اوپر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اور اسکے دیکھنے پر فورا

_ سے پیچھے ہو گیا

_ حجاب کا دل ایک لمحے کے لئے انتہائی پریشان ہو گیا تھا

_ وہ تو شکر تھا اسکے چہرے کے اگے کپ تھا

لیکن وہ بندہ؟؟؟؟

نور کو اللہ حافظ بول کر اب وہ جانجتی نگاہوں سے نیچے دیکھ رہی تھی جہاں اب کوئی نہیں تھا

اف حجاب کیا ہو گیا ہے نظر کبھی بھی کہی پر بھی پڑ سکتی ہے تم تو ویسے ہی انکوائیری کر رہی ہوں چلو اسائمنٹ بناو ورنہ کل سر احمر افففف_ اگے تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

_ وہ خود سے کہتی اندر اپنے کمرے کی جانب چلی گئ

_اور پیچھے سے وہی نگاہیں ایک بار پھر سے اوپر کی جانب اٹھی تھی

شیخ اب مانتے ہیں نا اپ ٹونی کو_؟؟؟؟ اپنے فرضی کالر جھڑتا ٹونی نے بہت فخر سے سامنے بیٹھے شیخ سے پوچھا تھا جس کا چہرہ اج کچھ اور ہی تاثر دے رہا تھا

_اسکی بات سن کر شیخ نے قہقہ لگایا

شیخ اب تو اپ خوش ہیں نا مجھ سے_ ؟؟؟؟ٹونی نے پوچھا
شیخ نے اپنا قہقہ بمشکل روکا اور کہا
ہم تم سے خوش اس وقت ہو گے جب وہ لڑکی یہاں اپنے قدموں کے نیچیے اشارہ کیا_ یہاں ہو گی اور وہاں بیلک روز تڑپ رہا ہو گا اس وقت ہم تم سے خوش نہیں بہت خوش ہو گے اور ہمیں امید ہے تم ہمیں بہت جلد خوش کرنے والے ہو_ ؟؟؟؟اخر میں اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

_جی شیخ بہت جلد___ ٹونی کی مسکراہٹ غائب ہوئی
بس وہ لڑکی یہاں اجائے پھر ستائس کھڑب یہاں ہو گے___ شیخ نے
_چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ سجا کر کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا

شیخ وہ کیسے ؟؟ٹونی نے پوچھا

جو ڈیل وہ اگلے ماہ کرنے جارہا ہے ناوہ سٹائس کھڑب ہے سوچو وہ سٹائس کھڑب لے گا یا اپنی محبوبہ_؟؟؟ اسنے محبوبہ پر زور دیتے کہا

شیخ وہ پاگل تو نہیں جو سٹائس کھڑب چھوڑ کر جو اس سیاہ کارٹون والی محبوبہ کو چنے گا_ٹونی نے کہا

___ تم ابھی واقف نہیں عشق کی بلا سے جاو کام کرو اپنا
_ ٹونی نے حیرت سے شیخ کو دیکھا
مجال ہے جو یہ ادمی تعریف کے دو بول ہی بول دیتا ہو نیہہ بیلک روز پاگل
_ہے نا جیسے ___ وہ دل میں سوچتا وہاں سے چلا گیا

یار نتاشہ کیا پرابلم ہے ایک بار منع کر دیا سو کر دیا کیوں اپنا اور میرا ٹائم
_ ویسٹ کر رہی ہوں

کیا ہے زاویار ایک پارٹی ہی تو ہے اور پارٹی بھی بزنس پارٹی کوئی فالتو یا ٹائم ویسٹ تو نہیں تم مان جاؤنا پلیز___ نتائشہ نے ایک بار پھر سے منت کی

نہیں جارہا یار مت دماغ خراب کرو_ وہ تنگ آگیا تھا اب

ٹھیک ہے اب پھوپھو خود ہی تمہیں سمجھائے گی_ وہ غصے سے کہتی صوفے سے اٹھی_

سنو سنو_ اس نے پیچھے سے روکا اور کہا_ تم مجھے ہر بات پر مام کی دھمکی مت دیا کرو سمجھی حد میں رہا کرو___ اسکا لہجہ سخت تھا

کیا کرو زاویار میں تمہارے معاملے میں حد میں نہیں رہ سکتی___ وہ ایک بار پھر سے صوفے پر بیٹھتی عاجزی سے بولی

نتائشہ ___ اسنے انتہائی سخت لہجہ میں کہا

زاویار پلیز پلیز جسٹ لاسٹ ٹائم مان جاو نیکسٹ پکا کوئی فرمائش نہیں کروں گی پلیز پلیز _

_ زاویار نے اب تھکے سے انداز میں اسے دیکھا

کب ہے ؟؟؟

اج رات کو ___ اسنے خوشی سے بتایا

میں کوشش کروں گا ___ اسنے اتنا کہااور موبائیل میں۔ معصروف ہو گیا

تم وعدہ کرواوں گے ناا ا _ ؟؟؟؟

___ نتائشہ پرابلم کیا ہے ایک بار بول دیا کوشش کروں گا مطب کروگا

اوکے اوکے غصہ مت کرو غصے میں اور بھی بہت زیادہ کیوٹ لگتے ہو___

_اسے کہتی وہ وہاں سے اٹھ کر اپنی پھوپھو کے کمرے کی جانب چلی گئ

عجیب مصیبت ہے یہ بھی_موبائیل۔پر سے نظریں اٹھا کر بند دروازے کو

_دیکھتے وہ بڑبڑایا

پھوپھوپھوپھو___دروازہ کھولتی وہ خوشی سے چہکتے ہوۓ انہیں پکارتی روم

_میں ائے

کیا ہوا بیٹا؟؟؟افشاں بیگم نے پوچھا

پھوپھو زاویار مان گیا ہے_انہیں بتایا

میں جانتی تھی وہ مان جائے گا بہت نرم دل ہے میرا بیٹا_!!!!انہوں نے مسکرا کر کہا

جی بہت_نتائشہ نے دل میں سوچا اور مسکرائی

اوکے پھوپھو میں چلتی ہوں رات کو ہی زاویار سے اب ملاقات ہو گی

___بائے___انہیں بائے کہتیٔ وہ اپنے گھر چلی گئی

کیا ہوا ایمن اج کل کچھ زیادہ ہی کھوئی رہتی ہو خیریت ہے ناسب___

_زرناب نے ایمن سے پوچھا جو ابھی بھی خاموش ہی بیٹھی ہوئی تھی

ہوں کچھ نہیں_وہ بوکھلائی

ایمن کیا بات ہے تم مجھے بھی نہیں بتاو گی اب_؟؟؟زرناب نے کہا

اج زرناب فاطمہ سے ملنے ائی تھی شام کی چائے پر لیکن ابھی ایمن کو اتنا خاموش خاموش دیکھ کر وہ اکیلے میں اس سے پوچھ رہی تھی

کچھ نہیں زرناب بس ویسے ہی تم بتاو_ اسنے مسکرا کر کہا

_ ایمن اب تو واقعی مجھ سے بھی باتیں چھپاوگی مجھے یہ امید نہیں تھی تم سے

__ نہیں زرناب ایسی بات نہیں ہے تم غلط سمجھ ارہی تھی

نہیں میں بلکل سہی سمجھ رہی ہوں تم مجھ سے بہت کچھ چھپا رہی ہو صرف بہت کچھ نہیں بلکہ بہت کچھ خاص خیر اب تم نہیں بتانا چاہتی تو_ !!! اسنے بات ادھوری چھوڑ دی

اچھا نا یار پہلے تم بتاو تم میری دوست تو ہو نا__ کرسی سے اگے ہو کر بیٹھتی ایمن نے تصدیق کی

نہیں اگر میرا کوئی بھائی ہوتا تو میں تمہاری نند ہوتی لیکن خیر اب کیا کیا جا سکتا ہے__ اسنے کندھے اچکا کر کہا

_ایمن زرناب کی بات پر مسکرائی
_یہ بات وہ اسے پتا نہیں کتنی بار کہہ چکی تھی

مسکراو مت بات بتاو__ زرناب نے اسے مسکراتا دیکھ کر کہا
یار زرناب وہ نا_ !! اسے ہچکچاہٹ ہو رہی تھی بتانے میں
ایک اچھی لڑکی کے لئے اپنی کیسی سہیلی کے سامنے بھی اظہار محبت کرنا مشکل ہو رہا ہوتا ہے محبوب کے سامنے تو قیامت ہوتی ہے
_

وہ نا تمہیں پیار ہو گیا ہیں نا یہی بات ہے نا_ ؟؟؟؟زرناب نے مسکراتے ہوئے کہا

مجھے نہیں ہوا کیسی کو مجھ سے ہو گیا ہے__ اسنے دھڑکتے دل سے کہا

اچھا اور تم ڈرپوک لڑکی کی طرح اس بے چارے کو نانی یاد کروائی ہو گی رائٹ__ زرناب کو تو ایسا ہی لگا تھا کیونکہ ایمن تھی ہی ایسی

افففف زرناب خود سے ہی سوچو میری ئ نا سنا تم جاو نہیں بتاتی_ روٹھے پن سے کہتی اسنے واپس سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی_

نخرے نا کرو انسانوں کی طرح بتاو_ زرناب نے کہا

__ بھئی تم میری سن ہی کہاں رہی ہوں جو کچھ بتاؤں گی

اچھا نا بتاؤ پھر تم نے کیا کہا بلکہ یہ بتاؤ اس نے تم سے کیسے اظہار کیا بلکہ اظہار کیا یا پھر زرباب کیطرح حکم کیا تھا_ ؟؟؟؟؟

__ مجھے نہیں پتا زرناب کے انھوں نے اظہار کی پھر حکم

اہمہ انھوں نے واہ ابھی سے ہی انھوں نے اتنی عزت___ زرناب نے سب کچھ سائیڈ پر رکھ کر اسے پہلے چھیڑنا چاہ

__ توظاہرہ مجھ سے بڑے ہیں اب تم تم تو نہیں نا کر سکتی

اچھاااجی یوں تو یونی میں طیب لوگ بھی تم سے بڑے ہوتے تھے جنہیں تم گالیوں سے نوازتی تھی___زرناب نے اسے یاد دلایا

تو وہ طیب لوگ اس قابل تھے جو میں انہیں عزت دیتی یا عزت سے پکارتی_؟؟؟؟

اچھا تو یہ ہے عزت قابل_؟؟؟

_بلکل بہت عزت کے قابل ہیں اتنے کہ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی

!!!_ وہ سیانے کہتے ہیں نا کہ عزت محبت کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے ہیں نا پتا نہیں سیانوں کو تم ہی جانو فلحل مجھے بتاو میں کیا کروں_؟؟؟

تم مجھے پہلے یہ بتاو کہ وہ کون ہے نام کیا ہے کرتا کیا ہے اور اسنے تمہیں کس طرح پرپوز کیا_ ؟؟؟؟؟؟؟؟

ایمن نے ایک لمحہ اسے دیکھا_ بچپن کی دوست سے کچھ چھپانا انتہایی مشکل کام ہوتا ہے اور دوست بھی اگر کزن ہو اور کزن بھی خالہ کی بیٹی ہو تو رشتہ صرف کزن کا ہی نہیں بہینوں جیسا ہوتا_

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کے پاس دوست جیسی نعمت ہے ورنہ کچھ سیاہ بخت ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں نا ہی تو دوستیاں راس اتی ہیں اور نا ہی محبت_

ایمن نے اسے ساری بات بتائی کہ کیسے وہ اسے یونی میں پہلے دن ملا پھر جاب میں کیوں رکھا سب کچھ بتادیا تھا_

کہانی تو اچھی ہے بس اللہ کرے اینڈ بھی اچھا ہو_ اسکی ساری بات سن کر زرناب نے کہا

زرناب کی بچی یہ کہانی نہیں حقیقت ہے چول عورت مجھے بتاو اب میں کیا کروں یار کچھ سمجھ نہیں ارہا رات کی نیندیں برباد ہو چکی ہیں بھوک اڑ چکی ہے ہر وقت ذہین افیس میں رہتا ہر دھڑکن میں مجھے کچھ اور محسوس ہوتا ہے زرناب_ زرناب میں بہت بدل گئی ہوں میں ام ایمن نہیں رہی میں ہر وقت کیسی اور دنیا میں رہنے لگی ہوں زرناب_ ایک ایسی دنیا میں رہتی ہوں جس کا جہاں بہت خوبصورت ہے مگر میں جانتی ہوں زرناب کہ اس دنیا میں ایسا کچھ نہیں یہ دنیا بہت ظالم ہے مگر پھر بھی زرناب میں اسی جہاان میں بسنے لگی ہوں____ وہ اخر میں کہتی رو دی

ایمن ایمن میری جان رو کیوں رہی ہو___ اگے بھر کر اسے اپنی ساتھ لگایا
_جواب اپنی انکھوں میں ہاتھ رکھے بہت بری طرح سے رو رہی تھی

_ادھر دیکھو میری طرف___ اسکے ہاتھ چہرے پر سے ہٹائے
کچھ نہیں ہوا ایسا او کے تم پریشان نہیں ہو میں ہوں تمہارے ساتھ سمجھی
_ میرے ہوتے ہوئے تمہیں رونے کی ضرورت نہیں

زرناب مجھے سمجھ نہیں ارہا میں جانتی ہوں میرے گھر کے حالات ابھی
ایسے نہیں ہیں جس میں میں خود غرضوں کی طرح صرف اپنا سوچو میں
جب جب ان کو سوچتی ہوں تو مجھے_ مجھے ہادی یاد اتا ہے میں سوچتی ہوں
_ کہ ابھی وہ پڑھ رہا ہے اسے میری ضرورت ہے
زرناب میرے پاس گھریلو مسائل ہی بے حد تھے اور ایسے میں میں محبت
کے چکر میں پڑ گئی میری دنیا ہی کچھ اور بنتی جا رہی ہے میرے دل میں میرا

ہی اختیار نہیں جو کبھی ملا ہی نہیں اسے ہی اب کھونے سے ڈر لگنے لگا ہے

___

اسکی بات سن کر زرناب کو بیک وقت پیار اور ترس دونوں اپے

ایمن مسائل ہر کیسی کی زندگی میں ہوتے ہیں لیکن میری جان اس میں یہ

سب تو نہیں کرتے نا جو تم کر رہی ہو وہ تمہارے ساتھ سیریس ہے تو

ایکسپٹ کر لو اور گھریلو مسائل وہ اج کل کس کے ساتھ نہیں ہر دوسرا بندہ

ان میں جکڑا ہوا تم خود اپنی زندگی مشکلات میں مت ڈالو ایمن تم اسے قبول

کرو _

زرناب مجھے ڈر لگتا ہے ___

کس سے ایمن _ ؟؟؟؟؟؟

_ محبت سے

محبت سے کون ڈرتا ہے پاگل _؟؟؟؟

____ میں ڈرتی ہوں مجھے محبت سے ڈرتی ہوں زرناب

_ تم پاگل ہو محبت میں تو صرف محبت کے رنگ میں رنگا جاتا ہے

پتا نہیں زرناب پتا نہیں میرا دل کیا چیز ہے _؟؟؟ اپنے ہاتھوں کو مسلتی وہ بولی

گھر کی بڑی بیٹی سے محبت کرنا اففففف بے چارہ زاویار کیا چیز ہو ایمن کیسی لڑکی ہو یہاں لڑکیوں کو دس دس بوائے فرینڈ ہوتے ہیں وہ اتنا نہیں گھبراتی جتنا تم اس شریف ادمی کے پرپوز کرنے میں ڈر رہی ہو بہادر بنو لڑکی یہاں زندگی کیا کچھ دیکھاتی ہے اور تم افقف___

گھر کی بڑی بیٹی سے تمہارا مطلب_؟؟؟؟تم بھی تو بڑی بیٹی ہی تھی نا ا

_؟؟؟؟

!!_تھی کیا اب بھی ہوں

تو پھر مطلب کیا تھا_؟؟

مطلب کچھ نہیں تھا مطلب ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا گھر کی بڑی اولاد چاہیے لڑکا ہو یا لڑکی اسے خود سے زیادہ اپنے گھر کے مستقبل اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے مستقبل کی فکر لگی رہتی ہے اور تم نے نوٹ کیا ہے ایمن گھر کی پہلی اولاد کو سمجھداری بہت جلدی اجاتی ہے وہ لہجوں کو بہت جلدی محسوس کرنے لگ جاتے وہ سمجھ جاتے ہیں کون رشتے دار مخلص ہے اور کون دکھاوے کا یہ صرف مڈل کلاس یاہاہی کلاس نہیں ہے یہ ہر خاندان میں ہر جگہ ہے تم اکیلی نہیں ہو اس سفر میں میرا بھی تجربہ ہے_اسے بھی وہ وقت

اچھے سے یاد تھا جب زرباب نے اسے شادی کے لئے کہا تھا اور اسے سب سے پہلی فکر ہی اپنے گھر کی ہوئی تھی

تم سہی کہہ رہی ہو ___ وہ اب بھی اپنے ہاتھوں کو ہی مسل رہی تھی

چلو اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تم اپنی فیملی کی اج بھی بہت اچھی اور سمجھدار بیٹی ہو سمجھی محبت ہو جانا کوئی بری بات نہیں محبت میں بغاوت کرنا برا ہوتا ہے اگر تمہیں وہ اچھا لگنے لگا ہے تو کوئی گناہ نہیں کر رہی تم جو خود کو گناہگار سمجھنے لگی ہو _

ہیممممم تھینکو زرناب تھینکیو مجھے سننے کے لیے سمجھنے کے لئے اور سمجھانے کے لئے تھینکیو سو مچ _ کہتی اسے گلے سے لگا یا

نوٹ ویلکم ___ مسکرا کر کہا

چلواو فرائز بناتے ہیں___ اسے کہااور کرسی سے اٹھی

جیجبو جی سے کہو گی منہ دیکھائی میں تمہیں الو کا کھیت دے دے زیادہ فائیدہ مند رہے گا جب دیکھو فرائز فرائز تم تو اپنے بندے کو الو کھلا کھلا کر الو بنادو گی___

اگر مجھے واقعی میری منہ دیکھائی میں الو کا کھیت مل گیا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوگی بس اللہ کرے مل جائے___

توبہ ہے لڑکی چلو کچھ اور کھلاو مجھے میں کوئی نہیں کھارہی فرائز___

اچھا پھر تم پاستا اچھا بناتی ہو وہ بناو___

میں بناوں گی_ ؟؟؟؟خود کی طرف اشارہ کرتے پوچھا

_جی جی بلکل

_نکلو مہمان ائی ہوں تمہارے گھر بتمیز عزت کرلو

عزت کی تھی چائے بنا کر دی تھیٔ نا چلو اب مجھے پاستا بنا کر دو کل ہی تمہارا

___پاستا مجھ یاد ارہا تھا

ہاں میں یاد نہیں ارہی تھ میرا پاستا یاد ارہا تھا___اسکے ساتھ کچن میں جاتی وہ

_کہ رہی تھی

_ ایمن کا موڈ یک دم خوشگوار ہو گیا تھا

دوست کا کندھا واقعی دل۔ ہوتا جس پر سر رکھ کر دل کی ساری باتیں بتا

دیتے ہیں

دوستی میں تکلف نہیں ہوتے ایمن اور زرناب کی دوستی اس کی واضح مثال تھی_

مناہل نے ایک نظر ایمن کو دیکھا جو بے حد توجہ سے کمپیوٹر میں کام کر رہی تھی_

ایمن یہ تو دیکھو زراہ_ مناہل نے اپنا موبائیل اسکی جانب کرتے ہوئے کہا

ایمن کو لگا کہ شاید وہ اسے کوئی فنی وڈیو دیکھانے لگی ہو کیونکہ اکثر وہ اسے اسئ چیزیں دیکھاتی رہتی تھی لیکن اب وہ اسے جو دیکھا رہی تھی وہ کوئی فنی نہیں تھی_

اسے دیکھ کر تو ایمن کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا_

انکھیں بے اختیار نم ہو گئ_

وہ زاویار کی کل رات والی تصویریں تھی جو کہ نتائشہ کے ساتھ تھی_ جس میں نتائشہ زاویار کے گہی باہوں میں باہیں ڈال کر مسکرا رہی تھی تو کہی اسے باتیں کر رہی تھی
_

مناہل یہ لڑکی کون ہے_ ؟؟؟؟ اسنے لرزتے دل سے پوچھا

یہ سر کی کزن ہے اس کی بھی ایک کمپنی ہے اکثر ہم اس کے ساتھ پراجیکٹ رتے رہتے ہیں کہنے کو تو یہ سر کی کزن ہے لیکن سر کے ساتھ بے ہیوا ایسے کرتی ہے جیسے سر اسکے کزن نہیں کوئی ہسبیڈ ہو بہت ہی عجیب شے ہے یہ شکر کرو ابھی تک تمہارا اس سے واستہ نہیں پڑا_ مناہل اسے بتا رہی تھی اور وہ خاموشی سے نم انکھوں سے سنتی رہی
_

ہوں_انسو بشمکل اندر دھکیلتی وہ محض اتنا کہ کر واپس سے اپنے کمپیوٹر کی طرف موڑی_

مرد کا کوئی دین ایمان نہیں ہوتا زاویار احمد تمہارا ابھی کوئی دین ایمان نہیں تم محبت کے دعوے مجھ سے کر کے محبت کیسئ اور سے کر رہے ہو اور تمہارے جیسے مرد تو شادی بھی اس لڑکی سے نہیں کرتے جس سے وہ محبت کے دعوے کرتے ہیں_

مرد کا کوئی ایمان نہیں_مرد کبھی ایک عورت کا وفادر نہیں ہوتا ہے_وہ دل میں کتنی ہی غلط فہمیوں کا شکار ہو رہی تھی_

کچھ وقت گزرا تھا جب وہ اپنے افیس سے باہر نکل کر سب کے کبین میں اکر ان کا کام چیک کر رہا تھا_

_ غیر ارادی طور پر ایمن نے اسے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکبا

_ جو پہلے سے ہی اسکی جانب دیکھ رہا تھا

_ ایمن کے دیکھنے پر اسنے سمائل پاس کی

عوما جب بھی ان کی نگاہیں مل جاتی تو زاویار سمائل پاس کرتا تھا اور ایمن

_ نظریں جھکا لیتی تھی لیکن اج ایسا کچھ نہیں ہوا تھا

اج زاویار کے سمائل پاس کرنے پر ایمن نے نظریں جھکائ نہیں تھی بلکہ

_ بہت بری طرح سے نگاہوں کا رخ بدلا تھا

جس پر زاویار نے کچھ حیرت سے کندھے اچکائے تھے _ اور سب کو دیکھ کر

_ اخر میں وہ اسکی جانب ایا تھا

دیکھائے مس ام ایمن کیا کر رہی تھی اپ؟؟؟

تمہاری بیغیرتی پر افسوس_اس کے سوال پوچھنے پر دل میں سوچا اور چیئر سے اٹھی

بیٹھ جائے بیٹھ جائے_زاویار نے کہا

نہیں شکریہ_لہجہ انتہائی سخت تھا

_زاویار نے محسوس کیا تھا اسکا لہجہ

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے ناں؟؟؟ اسکے ہاتھ سے فائیل لیتے اہستہ سے پوچھا

جس پر ایمن نے جان بوجھ کر جواب نہیں دیا

ایمن اپ سے پوچھ رہا ہوں کچھ_؟؟؟؟

کام۔کے سوامیں اپ کے کیسی بھی سوال۔کے جواب کی پابند نہیں_
فائیل اسکے ہاتھ سے لیتی وہ بولی

__ جانتا ہوں لیکن کیا ہوا ہے اپ کو کچھ پرابلم ہے تو شئیر کر سکتی ہیں اپ

اپ سے بھر کر میری زندگی میں کوئی پرابلم نہیں مہربانی فرما کر اب اپ
یہاں سے جائے اور وہ جذبات میں مزید کچھ کہتے کہتے رکی

اور؟؟زایار نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

بھاڑ میں جائے اور _ غصہ سے کہتی وہ واپس چیئر پر بیٹھ گئی

اب میرا افیس اتنا بھی برا نہیں جسے اپ بھاڑ بنا رہی ہیں ___ مسکرا کر اسے کہا اور وہاں سے عزت سے چلا گیا

بتمیز بے حیا بے حس بے شرم ہر طرح کے بے کا سر دار ادمی _ اسے افیس میں جاتا دیکھ کر وہ بڑ بڑائی اور واپس سے کام میں لگ گئی لیکن دل و دماغ ابھی بھی انہیں تصاویر پر اٹکے ہوئے تھے

اپنے افیس میں اکر اسنے بس حیرانی سے سوچا تھا کہ اخر ایسا ہوا کیا تھا جو وہ اگ کی طرح بھڑکی ہئی تھی _

اسکا غصہ بھی حیسن تھا _ "وہ دل میں سوچتا اپنی چیئر پر بیٹھا"

ابھی افیس میں بلانا سہی نہیں رہے گا بعد میں پوچھ لے گا کہ کیوں وہ شیرنی بنی ہوئی تھی لیکن موبائیل پر فون کال یا میسجز پر افیس میں نہیں _

وہ سوچ رہا تھا اسے منانے کے طریقے

اور باہر وہ ہر طرح کی بدگمانیوں میں بندھی جا رہی تھی _

اپنے بیڈ کروان سے ٹیک لگائیں ہاتھ میں پین پکڑے گلاسز پہنے ہی وہ بے خبر سو رہی تھی _

رات کے دو بج رہے تھے اور وہ ابھی بھی اپنا پروجیکٹ بنا رہی تھی کہ کب نیند نے اسے گھیر لیا _ اور وہ اسی حالت میں سو گئی _

اسان نہیں ہوتا میڈیکل کی فیلڈ چننا جوانی برباد کرنے کا دم ہر کیسی میں نہیں ہوتا ہے _

نیندیں برباد چین وسکون تباہ ہر رشتہ وقت نا ملنے پر خفا زندگی بس اکیلے گزرتی ہے اس سفر پر_

لیکن!!

جب اپکے گلے میں سیتھو سکوپ کا پرمیننٹ ہار پڑ جاتا ہے نا_ تو وہاں وہاں سے خفا رشتہ دار نکل اتے ہیں جس کا تصور بھی نہیں کیا ہوتا

اچانک وہ ڈر کر اٹھی گئی تھی_

اپنے سامنے پڑے سارے سامان کو دیکھا اور بے اختیار جمائی روکی_

اف ذریش نیند تو صبح میم نکالے گی تمہاری___ اپنے کھلے بالوں کو جوڑا میں باد ھتئ وہ بڑبڑائی

دیوار پر لگی گھڑی پر ٹائم دیکھا_

ڈھائی بج رہے تھے_

کام وہی چھوڑ کر وہ واشروم چلی ائی_

وضو کر کے وہ باہر نکلی_

اور تہجد ادا کی_

عموماوہ اسی طرح پڑھتے پڑھتے سو جایا کرتی تھی اور جب انکھ کھل جاتی تو کام کرنے کے بجائے تہجد ادا کر لیتی اور بعد میں کام کر لیتی تھی_

ابھی بھی وہ اپنا پروجیکٹ اسی طرح ادھورا چھوڑ کر تہجد ادا کر کے اب اللہ سے دعائیں مانگ رہی تھی_

والدین کے لئے دعائیں مانگ کر بہن کی خوشیاں مانگ کر وہ اب اپنے لئے مانگ رہی تھی_

صرف اپنے لیے ؟؟؟؟

وہ۔ تو کامیاب ہو بھی جائے تو اس وقت تک ادھوری ہی تھی جب تک وہ کامیاب نا ہو_!!

یااللہ میں جانتی ہوں ہادی میرا کچھ نہیں لگتا وہ میرے لئے نا محرم ہے لیکن اللہ میں اج اپ سے اس کی محبت مانگنے نہیں ائی اج میں اسکی کامیابی مانگنے ائی ہوں اللہ جی محمد حدید کو اس کی منزل تک پہنچا دینا _

محمد حدید دنیا کا خوش قسمت مرد تھا جس کی کمیابی کی دعا ایک لڑکی تہجد میں مانگتی تھی _

ذریش زاریان خان سے بھی زیادہ کوئی وفادار تھا جو رات کے اخری پہر اللہ سے اسکی کامیابیاں مانگتی تھی جو بے فکری سے اپنی زندگی جی رہا تھا

امین _ کہا اور ہاتھ منہ پر پھیر کر وہ جایے نماز تہ کر کے الماری میں رکھ کر واپس اپنے پروجیکٹ کی طرف متوجہ ہوئی _

بہت برا سا منہ بنایا _

اپی اپی سسسسسسسس یووووویار ___ جب بھی پروجیکٹ ملتا تو زرناب کی یاد اتی تھی

جو اسے رات کو بارہ بارہ بجے تک جاگ کر اسکا پروجیکٹ بناتی اور ذریش خود مزے سے بے فکری کی نیند سو جاتی تھی اور صبح اٹھتی تو اسکا پروجیکٹ اسکی سوچ سے بھی زیادہ اچھا بنتا تھا _

لیکن اب تو خود ہی بننا پڑتا تھا _

یہ بڑی بہینیں نا چھوٹے بہن بھائیوں کی عادتیں بگاڑ کر خود چلی جاتی ہیں _

گردن افسردگی سے نفی میں ہلاتی وہ برے سے دل سے اپنا پروجیکٹ مکمل کرنے لگی _

وہ اپنی شان و شکوت سے باوقاری سے قدم ڈالتا راہداری میں چل رہا تھا _

اس پاس ہر طرف گارڈز کا پہرا تھا _

کیا خبر ہے شائن ؟؟؟ گلاسز اتار کر کوٹ کی جیب میں ڈالتا اسنے ساتھ چلتے شائن سے پوچھا

_ بوس مجھے ریڈ سائن کی پیشکش ہو رہی ہے شیخ کے ارادے سہی نہیں ہیں

شیخ خود بہت سہی بندہ ہے جو اسکے ارادے سہی ہو گے خیر تم بتاو گارڈ ز اپنی ڈیوٹی سہی سے کر رہے ہیں نا؟؟؟

__ جی بوس گارڈ چوبیس گھنٹے اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں لیکن

لیکن؟؟؟؟؟ایئر واچکائے
لیکن بوس گارڑز کو لگتا ہے کہ ان کے علاہ بھی کوئی ہے جو ان کے تعقب میں ہے_!!!اسنۓ بات مکمل کی

توان کو میں نے وہاں چنے بھنے نہیں بھیجا اسی بات کی خبر رکھنے کے لئے بھیجا ہوا ہے کن جاہلوں کو تم نے یہ ذمہ داری دی ہے ___ شائن کی بات پر اسکا پارہ ہائی ہو چکا تھا

نہیں بوس میرا مطلب تھا کہ شیخ کچھ نہیں بہت کچھ غلط کرنے جا رہا ہے ___ اسکے لئے ہال کا دروازہ کھولتے شائن نے اب سیدھی بات کی

تم کل سے خود اس کے ارگرد رہو گے سمجھے اور اس چیز کا علم کیسی کو بھی نہیں ہو گا کیسی کو بھی نہیں ___

جی ال رائٹ ___ اسنے ہمیشہ کی طرح تعبداری سے گردن اثبات میں ہلائی _

جاواب _ اسے باہر جانے کو کہا

_ شائن وہاں سے چلا گیا تھا

عجیب نئ مصیبت ہے _ تم سے کوئی تعلق نا ہونے کے باوجود بھی تمہاری "

" _ حفاظت اپنی اول ذمہ داری بنالی ہے

_ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑایا

_ اسکی گہری انکھیں اج بہت پریشان تھی

اگلی صبح وہ یونی کے لیے جا رہی تھی جب راستے میں اسے محسوس ہو رہا تھا

_ جیسے کوئی اسکی تعقب میں ہے

_ اسے بہت تعجب ہو رہا تھا _ عجیب سی پریشانی نے گھیر لیا تھا

_ اسنے اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا

_ لیکن کیا معلوم تھا اسے کہ یہ نظر انداز کرنا اسے کتنا مہنگا پڑ سکتا تھا

یونہی اکر اسے اپنے ار گرد بہت سے سائے منڈلاتے محسوس ہو رہے تھے_

عجیب سے کشمکش میں مبتلا ہو چکی تھی وہ_

اپنی اس پریشانی کو وہ یہاں کیسی سے شئیر بھی نہیں کر سکتی تھی_

اگر اپنی ماں سے بھی یہ بات شئیر کی تو وہ اس سے زیادہ پریشان ہو جاتی جو وہ نہیں چاہتی تھی_

دو ماہ میں وہ پہلی بار اپنی کوئی کلاس چھوڑ رہی تھی_

ابھی دماغ کیسی قسم کی کوئی بھی شے سیکھنے کے قابل نہیں تھا اور نا ہی دل کی اسی حالت تھی_

اللہ پاک یہ کیا ہے کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ ؟؟؟

پلیز اللہ_

کیا ہوا یہاں کیوں بیٹھی ہو کلاس ہو رہی ہے نا_ احمر اپنی روم میں جا رہا تھا

جب سامنے ہی اسکی طرف کمر کیئے سیاہ عبائے والی لڑکی بیٹھی تھی

_سیاہ عبائے والی اور ایرانی سیاہ عبائے والی تو ایک ہی تھی

کچھ نہیں سر_ وہ بوکھلا کر فورا بینچ سے اٹھی

کلاس کیوں بنک کر رہی ہو_ ؟؟؟؟اسے حیرت ہوئی بریلینٹ شٹوڈنٹ

کا کلاس بنک کرنے پر

وہ سر میں درد ہو رہا تھا اس لئے_ نظریں جھکا کر کہا

___ اوکے میڈیسنز لو اور گھر چلی جاو

جی سر_ حجاب نے سر اثبات میں ہلایا

_گڈ_ احمر نے کہا اور واپس چلا گیا

کوئی نہیں ہے مجھے سمجھنے والا اللہ رونا ارہا ہے ___ واپس سے بینچ پر بیٹھتی وہ افسردگی کی اخری حد پار کرتی بولی

_ مزید کچھ دیر اسی طرح خاموشی سے وہ وہاں بیٹھی رہی تھی

بابا ائی مس یو سو مچ _ کیسی معصوم سے بچے کی طرح اسنے کہا اور بے اختیار ہاتھ انکھوں پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی _

_ پھر اچانک خیال انے پر اسنے اپنے ارد گرد دیکھا

جہاں لوگوں کی بھیڑ تھی _ وہ ان سب سے بے پرواہ اپنی ہی دنیا میں مگن رو رہی تھی _

وہ اسی ہی تھی اسے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اسکی آس پاس کیا ہو رہا ہے وہ اپنے ماں کے کہئے چار انکھوں اور چار کانوں والے جملے پر کبھی پورا نہیں اتر سکتی تھی

_اور یہی چیز اسے ہمیشہ خسارے میں رکھتی تھی

وہ اب یونی سے باہر نکل ائی تھی _پڑھائی کا اج بلکل بھی دل نہیں کر رہا تھا

_پارکنیگ ایریا میں اکر اسنے ایک نظر اپنے ار گرد چاروں جانب دیکھا کچھ تھا؟؟ کچھ گڑ بڑ تھی _؟؟؟

!+!_ کچھ نہیں ہے حجاب

وہ ایک بار پھر سے سب کچھ بھول کر اپنا وہم سمجھ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھی _

گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ اچانک کوئی چیز بہت زور سے بازوں پر لگ کر گاڑی کے شیشے پر جا لگی تھی _

اسنے بے حد غصے میں پیچھے منہ کر کے دیکھا _

مگر سانس وہی اٹک گیا _!!!

ہیزل انکھیں خوف سے لرزنے لگی _

وہ ابھی سہی سے سنبھلی بھی نہیں تھی کہ اچانک سے گولیوں کی آوازانا شروع ہو گی تھی _

وہ کیسی سے نہیں ڈرتی تھی وہ گرجتے بادلوں سے بھی نہیں ڈرتی تھی مگر ایک فائیرنگ تھی جو اسکی روح تک کو ڈرا دیتی تھی _

وہ بیلک ماسک ولا شخص اسے وہی ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرے ہاتھ سے فائیرنگ کر رہا تھا _

حجاب کے سارے وجود کی طاقت ایک طرف اور اس مرد کی ایک ہاتھ کی طاقت ایک طرف تھی_

فائیر نگ کی آواز مزید بڑھ گئ تھی_

اب تو یونی کے انتظامہ بھی اس فائیر نگ میں شامل ہو چکی تھی_

حجاب کو اپنا سر گھومتا محسوس وا_

وہ اج ہر طرح سے ہار گئ تھئ_

کوئی فائیدہ نا ہوا سات پردوں میں چھپنے کا اج ایک نا محرم نے سات پردوں میں ہونے کے باوجود بھی اسے چھو لیا تھا_ اج اسے خود سے ہی نفرت محسوس ہو رہی تھی_

وہ اب عنقریب زمین بوس ہونے والی تھی جب اچانک اسکی نظر اس پر پڑی تھی جو گاڑی سے اتر رہا تھا_

اسکے ار گرد گارڈز ہی گارڑز تھے_

بوس بوس وہاں شیخ کے بندے ہیں اپ وہاں نہیں جاتی ہم دیکھتے ہیں_ شائن اسے میدان جنگ میں جاتا دیکھ کر بولا

شب اپ___ اسے کہا اور تقریبا بھاگتے ہی ہوئے وہ حجاب کی گاڑی کی دوسری جانب ایا

_اب ایک طرف حجاب تھی اور دوسری جانب وہ

___ اسنے حجاب کو صرف انکھ سے ایک اشارہ کیا تھا

اور حجاب زندگی میں پہلی بار وہ اشارہ سمجھ گئی تھی

جب بات زندگی اور موت کی ہو تو جاہل سے جاہل بندے کو بھی اشارے سمجھ اجاتے ہیں

_ حجاب نے انکھیں موندئ تھی

_ بے حد قریب سے گولی کی آواز ائی

___ اور اسے اپنا اپ آزاد ہوتا محسوس ہوا

جس شخص کی قید میں ہ تھی وہ اب زمین بوس ہو چکا تھا _ اور درد سے کرہا رہا تھا

_ فائیرنگ کی آواز مزید بڑھ گئ تھی

_ وہ اب حجاب کے قرہب ایا

اندر بیٹھو اور اس وقت تک باہر نا نکلنا جب تک میں نا کہو ___ گاڑی میں اسے بیٹھنے کا کہا

اسکا لہجہ اج بھی ویسا ہی سرد تھا

!

_ حجاب بغیر کچھ کہے فورا اسے گاڑی میں بیٹھ گئ

_ شائن نے اگے بھر کو دروازہ بند کر دیا

_ اور پھر اسکۓ بعد جو جنگ ہوئی تھی اسکی خبر حجاب کو نہیں تھی

___ وہ تو اس دنیا سے ہی بے خبر ہو چکی تھی

شیخ کے بندوں نے اج اسے اکیلا پاہ کر موقع سے فائیدہ اٹھاتے ہوۓ اپنا کام

_ کرنا چاہ تھا مگر وہ اس بات سے انجان کے بیلک روزان سب کا باپ تھا

_ ان کی تو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا تھا وہ پلین جو بیلک روز بناتا تھا

_ بچپن کی تلخیاں انسان کو ہر طرح کی سمجھداری سیکھا دیتی ہیں

شیخ کے بندوں نے جیسے ہی حجاب پر حملہ کرنا چاہ اسی وقت بیلک روز کے بندوں نے انہیں دن میں تارے دیکھائے تھے

__ وہ۔تواب پریشان ہو چکے تھے کہ اخر یہ سب یہاں کیسے ؟۔

_وہ جنگ لڑ رہے تھے اور نجانے کب کہاں سے وہ اگیا تھا

اور اتے ساتھ ہی اسنے سب سے پہلے اس بندے کو مارا تھا جس کی قید میں وہ تھی

_

_اب جو ہو رہا تھا وہ حجاب تو کیا کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا

_یونی کے اندر تک وحشت پھیل چکی تھی

_ہر نیوز رپورٹر بھی پہنچ چکے تھے

_پولیس افسرز بھی پہنچ چکے تھے

_نیوز رپیٹر گلا بھار پھاڑ کر بیلک روز سے اس لڑائی کی وجہ پوچھ رہے تھے

_جس پر بیلک روز نے خاموشی اختیار کی تھی

اگر وہ صرف ایک سوال کا جواب دیتا تو اگلے دس سوال کا جواب دینا لازمی بن جاتا اور ان دس سوالوں میں وہ کبھی بھی کیسی بھی طرح حجاب کا نام تو کیا لوگوں کے ذہنوں میں تصور بھی نہیں لانا چاہتا تھا_

اس لئے اس نے صرف یہی کہا تھا کہ وہ بہت جلد کانفرس کرے گا جس میں سب کے سوالوں کے جواب مل جائے گے_

پولیس افیسر سے کہہ کر اسنے نیوز رپیوٹر کو بھیجا تھا_

اب وہ ہر طرح سے جیت کر اسکی جانب ایا تھا_

شائن نے اگے بھر کو گاڑی کا دروازہ کھولا_

سریہ___ شائن نے اسکی بند انکھوں کو دیکھ کر واپس اسکی جانب موڑا

واٹ ؟؟؟؟ دل بہت بری طرح سے دھڑکا___

ایی تھینک یہ بے حوش ہے_ اسکی سانسیں سننے کے لئے ہاتھ اگے بڑھایا ہی تھا جب ایک جھٹکے سے پیچھے سے اسنے اسے پیچھے دھکیلا تھا_

اسے چھونے کی اجازت تو بیلک روز کو نہیں تھی___

شائن فورا اسے سنبھلا تھا_

نینا کو بلاو_اس کہا

جی بوس_شائن نے فورا اسے موبائیل نکلا اور ڈاکٹر نینا کا نمبر ڈائل کیا_

شائن جو بندہ یہاں کھڑا اس کی بازوں پکڑے ہوئے تھا مجھے وہ ہر حال میں زندہ چاہیے ہر حال میں اسے اتنی اسان موت نہیں مرنے دینا سمجھے___

جی جی بوس ال رائٹ___ شائن نے اثبات میں سر ہلایا اور نینا کو کال کی

وہ نینا کو وہاں کا اڈریس دے رہس تھا مگر وہ کب سے انے بوس کے تاثرات دیکھ رہا تھا_

وہ اج بے حد عجیب لگ رہ تھا_ اسکی ہر بات ہر حرکت سب عجیب لگ رہا تھا___

_ تقریبا پندرہ منٹ بعد نینا اگئی تھی

نینا اسے میری گاڑی تک لے کر جانا ہے اور صرف تم نے اسے تمہارے سوا کوئی ہاتھ بھی نہیں لگائے گا____ بلیک روز نے اسے کہا

میں میں اکیلی کیسے لے کر جاوں گی روز___ ایک نینا کو اجازت تھی روز کہنے کی صرف نینا تھی بلیک روز کو سمجھنے والی

_ائی ڈونٹ ناو بٹ تم کرو گی کیسے کرو گی یہ میرا مسئلہ نہیں

___ لیکن تم کیسی لیڈی کو ہی بلا لو کم از کم

میں نے کہا تھا نا اسے تمہارے سوا کوئی دوسرا نہیں چھو سکتا تو سمجھو اس بات کو جتنے پیسے کہو گئ دوں گا لیکن اسے میری گاڑی تک صرف تم ہی لاوں گئ__

پیسوں کی بات کر کے میری توہین مت کرو تمہارے لیے جان بھئ حاضر ہے__ یہ بات نینان بہت دکھ سے کہی تھی

_جوابا وہ خاموش رہا

بہت مشکل سے نینا نے اسے سٹیچر میں رکھا اور پھر اتنی ہی مشکل سے اسکی گاڑی میں رکھا_

اسکی اوپر چادر سہی سے رکھو__ پیچھے سے بیلک روز کی آواز ائی

جس پر نینا نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا_ اور پھر چادر سہی کی_

بلیک روز کا یہ رو ایہ نینا کا دل بہت بری طرح سے توڑ رہا تھا لیکن وہ پھر بھی نہیں ٹوٹ رہی تھی _

روز میرے خیال سے اسے ہاسپٹل لے کر جانا چاہیے ___ گاڑی میں اسے منتقل کر کے نینا نے کہا

جب تمہارے سوا اسے کوئی چھو نہیں سکتا تو دیکھ کیسے سکتا ہے گھر چلو میرے تمہیں میرا گھر میں ہسپٹل ملے گا ___

اسے کہا_ اور بغیر ڈرایور سے کہے وہ خود گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی خود ڈرایو کرنے لگ گیا _

ابھی تو اسنے اس شخص کا حشر بشر کرنا تھا جس نے اسے چھوا تھا _

اسے چھونا تو وہ خود نہیں چاہتا تھا تو پھر کیسی دوسرے کو کیسے معاف کر دیتا ___

_ گاڑی ڈریو کرتے ہوئے اسنے ایک بار پیچھے دیکھا

" معافی چاہتا ہوں امانت میں خیانت کی ہے"

_ پہلی بار کیسی سے معافی مانگئ تھی مگر وہ بھی اسکی بے حوشئ میں

بیک سیٹ پر دنیا سے بے خبر سیاہ چادر سے ڈھکی وہ دنیا سے لاپتہ ہو چکی تھئ

_

وہ تو اپنے والدین کی نازوں میں پلی پھولوں سئ بیٹی تھی جیسے اج کانٹوں پر

_ چلنا پر رہا تھا

_ یہ زندگی تھی والدین نہیں جو ہر قدم میں پیار نچھاور کرتی

والدین اوت ٹیچرز ترس کھا لیتے ہیں لیکن یہ زندگی کبھی ترس نہیں کھاتی

_ یہ لاڈلے اکلوتے نہیں دیکھتئ یہ اپنی تلخی سب کو دیکھاتی

_ نصیب یہ نہں دیکھتے کہ یہ بادشاہ کی اولاد ہے یا فقیر کی

نصیب نصیب ہوتے ہیں ہر کیسے کے لئے مختلف _ کیسی کے بہت

خوبصورت

_تو کیسی کے بہت سخت

کیسی کو سب مل گیا

اور کیسی کو سب مل کر بھی

کچھ نا ملا

کوئی حاصل کی ناقدری کرتا رہا

اور کوئی

لاحاصل کی چاہ میں روتا رہا

_اسنے گاڑی چلاتے ہوئے دوسری بار پیچھے دیکھا تھا

اور اس بار وہ بہت کچھ سوچ کر واپس اگے موڑا تھا

_اس نے محض ایک لمحے میں بہت کچھ سوچ لیا تھا

_ایک لمحہ لگا تھا"

_اور سب بکھیر گیا تھا

_ایک لمحہ

_ایک لمحہ کافی تھا

"_ہمیں تباہ کرنے میں

تم لوگوں سے کہا تھا ناکہ اج شام تک مجھے وہ فائیل چاہیئے؟؟ کہاں گئی وہ فائیل زمین کھا گئی یا اسمان؟؟؟ازرباب نے غصے سے تھا_

اسکے غصے کے اگے کیسی کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ نظریں بھی اٹھائے___

پچھلے دو دن سے وہ یہی تھانے میں دن رات ایک کر کے گمشدہ فائیل ڈھونڈ رہا تھا_ وہ فائیل بہت ضروری تھی_

اور اج تک سرکاری اداروں سے ضروری فائیلز ہی تو گم ہوتی ہیں_

ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ایک بہت ضروری فائیل گم ہو گی تھی لیکن یہاں افیسر ایس پی زرباب خان تھا_

جس نے مجرم زمین کے اندر سے بھی نکال لیے تھے_ یہ تو پھر ایک فائیل تھی_

تم لوگ ایسے نہیں سدھرو گے سارا سارا دن کرسیوں پر بیٹھ کر عادتیں بگاڑ گئی ہیں اج بچپن کی یاد تازہ کرو چلو سب سیٹ سٹینڈ کرو پھر دیکھتا ہوں میں !! وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر ان کے سامنے اتے ہوئے بولا___

سٹ سٹینڈ تو زرباب بیٹا میں تمہیں کرواں گی دیکھنا___ اسکی بات سن کر کمرے کے باہر انتظار کرتی زرناب نے دل میں سوچا تھا_

وہ بہت غصہ سے افئس سے نکل کر تھانے ائی تھی اسکی عقل درست کرنے جس نے پچھلے دو دن سے سارے گھر والوں کو پریشان کر کے رکھا ہوا تھا_

وہ اب ان سپاہوں کو سزا دے رہا تھا جنہوں نے اج کا اور کل کا دن صرف ضائع کیا تھا _

سیٹ سٹینڈ کر کے اب سب کی حالت بہت بری ہو گی تھی _

وہ تو شکر تھا کہ سب جوان تھے اس لئے ہمت کر گے ورنہ کیسی پکی عمر والے سپاہی کے لئے یہ مشکل سے بھی مشکل تھا _

اب دفاع ہو جاو یہاں سے اور اگلے تین گھنٹوں میں مجھے وہ ڈھونڈ کر لا کر دو سمجھے _ زرباب ان کی حالت دیکھ کر انہیں چھوڑ رہا تھا _

ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر وہ اسے یس سر کہہ کر اور سلوٹ مار کر باہر نکل گے _

وہ اب اپنی چیئر پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اخر یہ فائیل گئی تو گئی کہاں ؟؟؟

اپنی سوچوں میں گم تھا وہ جب اسے محسوس ہوا جیسے وہ خواب دیکھ رہا ہو _

سامنے سے وہ ارہی تھی_اور وہ صرف انہیں رہی تھی بلکہ بہت غصے سے ارہی تھی_

وہ فورا سے اپنی چیئر سے اٹھا_

زرناب زرناب تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟ائیبر واچکا کر اس نے بھی دھیمی مگر بہت غصہ سے پوچھا تھا_

کیا کر رہی ہوں میں بتاتی ہوں کیا کر رہی ہوں میں یہاں___وہ اسکے ٹیبل کی دوسری جانب سے اسکی طرف ائی_

زرباب خدا کی قسم اگر میرے شوہر نا ہوتی تو ابھی تک تمہیں اوپر پہنچا دیتی زراہ_زراہ سی بھی شرم ہے تم۔میں___ہاں؟؟؟؟وہ غصہ سے اونچا اونچا بول رہی تھی_

میں نے کیا کیا ہے جو شیرنی بنی ہو؟؟؟اسنے حیرت سے پوچھا

کیا کیا ہے؟؟؟پوچھو کیا نہیں کیا جنگلی بیلے___اسکے قریب اتی وہ ابھی بھی اسی طرح غصہ سے بولی

اتنی رومینٹیک باتیں تھانے میں نہیں کرتے گھر اوں گا تو اکیلے میں کرنا___اسکے غصے کو کیسی حساب میں لائے بغیر وہ ہستا ہوا بولا

جنگلی ادمی تمھیں زراہ بھی احساس ہے کہ تم دو دن سے گھر نہیں ائے نا تم نے کال۔کی نا ہی کوئی میسیج انسان میں انسانیت ہوتی ہے بندہ ایک بار کال۔تو کر دیتا ہے نا کہ میں کہاں ہو کہاں نہیں___نہیں تم۔کیوں بتاو گے بھئی اخر تم تو ایس پی ہو نا تمہارے اگے میں کیا معنی رکھتی ہوں___ارے

مجھے چھوڑو مجھے تو مارو گولی اپنے سگے ماں باپ ان کا جو تم ان دو دنوں میں خون جلا چکے ہو^____وہ غصہ سے کہ رہی تھی مگر زرباب بس بغیر انکھیں چھپکائی اُسکی انکھوں میں ای نمی کو دیکھ رہا تھا_جیسے وہ چھپا رہی تھی _مگر وہ نمی تھی کہ چھپنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

زہر لگ رہے ہو___اسکا مسلسل دیکھنا زرناب وا الجھا گیا تھا

میڈم میں یہاں اپنی۔ گرل فرئینڈ کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں ایا ہوا ان ڈیوٹی ہوں اور ڈیوٹی پر موبائیل استعمل کرنا منع ہے___اسکی انکھوں میں دیکھتے وہ بولا

تم یہ ڈیوٹی پر تھے ہاں اپنے سے چھوٹوں کو سزا دے رہے تھے شرم نہیں ا رہی تھی___؟؟؟؟

اچھاتواپ کو شرم۔ نہیں ارہی اپنے سے چھوٹے شوہر کوڈانٹنے ہوئے_؟؟؟؟نہایت معصومیت سے کہا

شوہر دل توچاہ رہاکہ اوپر پہنچادواج تمہیں مگرافسوس پھر خود ہی سفید جوڑا پہن کر رونے کاناٹک کرناپڑے گاتمہارے مرنے پر بھی مجھے ہی خسارہ ہوگاناورنہ اج تمہیں چھوڑتی نا___!!!وہ جذابت میں سامنے کھڑے ___بندے کے جذبات کی دھجیاں اڑاگئ تھی

زرناب گھر جاواور ائندہ تھانے ائی ناتوخدا کی قسم تمہاری ٹانگیں توڑدوں گا ____اس کا۔ لہجہ انتہائی نرم تھامگرالفاظ تھے کہ کوئی ہتھیاڑ؟؟؟؟

اوں گی ہمیشہ اوں گی کیا کرلوگے؟؟تمہاراجو مرضی دل۔ کرے کرتے پھیرواور میں تھانے بھی نہیں اسکتی؟؟؟

چیخو نہیں گھر نہیں ہے یہ !!!اسکی تیز آواز سن کر اسنے کہا

_ چیخو گی کیا کر لو گے میرا؟؟؟؟وہ بھی زرناب خان تھی

_ ہر ڈر سے آواز

اسکے اگے بے خوف بولنے والی صرف زرناب تھی جس سے بات کرتے

_ ہوئے بھی لوگ ڈرتے تھے اس کے اگے چیخنے والی ایک وہی تھی

زرناب خان اس خان کی پٹھانی جس سے سب ڈرتے تھے سوائے اسکی "

"خانی کے

!!!_ زرناب چلی جاو یہاں سے

چلی جاوں گی پہلے تم اپنی سزا تو بھگت لو_ !! بازوں سینے کے قریب

_ باندھتی وہ بہت اطمینان سے بولی

تھوڑی دیر پہلے والا غصہ اب ختم ہو چکا تھا_ وہ سہی سلامت تھا اسکی انکھوں کے سامنے بس یہی دیکھنا تھا اسی کے لیئ ہی تو دل بے چین تھا _

کونسی سزا؟؟

جو کچھ دیر پہلے اپنے سپاہیوں کو دے رہے تھے وہی سزا چلو تم بھی بچپن کی یاد تازہ کرو شاباش___ اسکی انکھوں میں دیکھتے وہ کہ رہی تھی

اچھا تو میں سیٹ سٹینڈ کروں گا نکلو زرناب میڈم یہاں سے_ !! اسے ہاتھ سے دروازہ کی راہ دیکھائی

بیٹا نکلوں گی تو میں بھی اج اسی وقت جب تم سزا بھگتو گے چاہیے رات کیوں نا ہو جائے___ بہت سکون واطمینان سے وہ اسکی کرسی پر بیٹھتی بولی _

میری بات سنو یہ کوئی گھر نہیں ہے تھانہ ہے اپنا حکم پر گھر چلایا کرو___

چئیر کے قریب اٹا وہ بولا

سیٹ سٹینڈ کر رہے ہو یا نہیں ؟؟؟اسکی بات کو اگنور کرتے پوچھا

نہیں کر رہا کر لو جو کرنا ہے ؟؟؟؟وہ بھی اکڑ کر کھڑا ہو گیا تھا

سوچ لو سارے تھانے کے سامنے جو کروں گی_ ؟؟؟؟وہ زر باب تھا تو یہ

_ طبھی زرناب تھی

کیا کرو گی ہاں ؟؟؟؟

!!!_سارے تھانے کے سامنے عزت لوٹ لوں گی سمجھے

اسکی بات سن کر کچھ لمحے تو وہ حیرانگی سے بس دیکھتا رہا پھر یک دم اسکا قہقہ
گونجا تھا__

اسے ہستے دیکھ کر زرناب کچھ ہچکچھائی_

واقعیً مرد صرف اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے ہی ڈرتا ہے___زرباب
نے اسکی جانب
دیکھتے ہوئے کہا_
اور عورت صرف اپنے پسدنیدہ مرد سے ہی نہیں گھبراتی چلو اب شروع
ہو جاو میرے شیر_!!!اسے ہاتھ سے اشارہ کرتی وہ بہت مزے سے بولی

زرناب یہاں اس کمرے کے کونے کونے میں کمیرے لگے ہوئے ہیں لیکن میں پھر بھی اپنی بیوی کی خاطر یہ کرر ہا ہوں ___

___ اپنے کان پکڑ کر وہ سیٹ سٹینڈ کرر ہا تھا

اور اج زرباب کو محسوسہ وا

جب مرد عشق کرتا ہے توانائیں وار کر پھینک دیتا ہے بس محبوب کی ہاں میں ہاں ملائی جاتی ہے _

_ وہ اسکی چیئر سے اٹھ کر اسکے قریب ائی

تھینکیو_ دھیمی آواز میں کہا

_ وہ جو کان پکڑے کھڑا تھا اسے دیکھار ہا تھا

تھینکیو کہو میرا جو صرف اتنی سی ہی سزا پر معاف کر رہی ہے ورنہ میرا ارادہ تو تمہیں اچھی خاصی سزا دینے کا تھا___ اسکی انکھوں میں دیکھتی وہ احسان جتا رہی تھی_

اچھا شکریہ جناب اپکی نوازش بندہ اپکا شکر گزار ہے___ سینے پر ہاتھ رکھ کر گردن کو جھکا کر کہا

شرافت سے گھر اجا نارات کو سمجھے ورنہ یہاں سے اٹھا کر لے جاوں گی___

جی جی میں تو یہاں اپنے ولیمہ پر ایا ہوں نا جب دل چاہ اجاو ڈیوٹی پر ہوں جب کیس ختم ہوا اجاوں گا تم جاو اور یہاں ائیندہ تھانے انے کا سوچنا بھی نا سمجھی!!! یہ جگہ تمہارے لئے نہیں ہے____

_زرناب کچھ لمحے یونہی اُسے دیکھتی رہی

اتنے پیار سے نہیں دیکھو نظر لگ جاے گی مجھے_لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی

_اسکی بات پر وہ بھی مسکرائی
_ڈملز نمایاں ہوئے
جاتی ہویا_؟؟؟؟؟اسکا مسلسل یوں مسکراکر دیکھنا زرباب کے لئے مشکل ہو رہا تھا
یا؟؟؟زرناب نے پوچھا

!!_جا و یار کام کرنا ہے مجھے

ہاں دوسروں کو سزا دینا ہے رائٹ ؟؟؟۔

جاویار زرناب تنخواہ حلال کرنی ہے یوں تمہارے دیدار کرتے کرتے میں اپنا اپ کھودواں گا ___!!!

_جارہی ہوں ڈرامے باز ادمی

_مہربانی ہوگی

بتمیز چائے پانی کا بھی نہیں پوچھ سکتے!!

___ اچھا توان میڈم کو چائے بھی پلاو نکلو اب یہاں سے

بیٹا ایک بار گھر تو اوں پھر دیکھنا اللہ حافظ ___ کہتی وہ رکی نہیں تھی

کوئی ظالم ہی ہو گا جو اب گھر نا ائے___ پیچھے وہ منہ میں بڑ بڑایا

دیدار محبوب زندگی کے لمحوں میں خوبصورت ترین لمحہ ہوتا ہے
جو کیسی کیسی کو ہی نصیب ہوتا ہے
ورنہ کچھ لوگ تو بس اس لمحے کو ساری زندگی ترستے ہی گزار دیتے ہیں_

پتا نہیں کس کو موت پڑی ہے___ غصہ سے کہتی ایمن نے موبائیل زور سے بیڈ پر پٹخا تھا_
پچھلے ادھے گھنٹے سے کوئی مسلسل کالز پر کالز کئے جا رہا تھا_ ایک بار تو ایمن نے کال ریسو بھی کی تھی مگر اگے سے کوئی بھی نہیں بولا تھا_

ایمن بتاو صبح کونسے کپڑے پہن کر جاو گی پریس کر دو ___ اسکے کمرے میں اکر فاطمہ نے پوچھا

رہنے دے ماما میں خود کر لوں گی ___ بیڈ پر بیٹھی اسنے منع کر دیا

نہیں تمہارے بابا کے کر رہی ہوں تم بھی جلدی سے بتاو کونسے پہنو گی ___ ؟؟؟

ویسے بھی کاہلی کی ماری ایمن کو تو الگ ہی کوئی تکلیف ہوتی تھی گھر کے کام کرنے میں اس لئے اب وہ الماری سے اپنے کپڑے نکال رہی تھی جب ___ ایک بار پھر سے بیڈ پر پڑا موبائیل بجا تھا

ایمن کال ارہی ہے ___ فاطمہ نے اسے کہا

_جی ماما_اسکے پاس اکر کپڑے اسے پکڑائے

_موبائیل دیکھا جہاں وہی نمبر تھا

_کون ہے؟؟؟ فاطمہ نے بس عادتا پوچھ لیا تھا

_مگر ایمن کا تو دل باہر نکل رہا تھا جیسے

ک_کوئی نہیں ماما_وہ بوکھلائی تھی

_فاطمہ نے کچھ جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

_عمر گزرای تھی تجربہ ہو چکا تھا اب

ایمن بیٹا جس طرح والدین اپنی اولاد پر انکھیں بند کر کے بھروسہ کرتے

ہیں نا ایسے اگر اولاد بھی والدین پر بھروسہ کرے تو کتنا اچھا ہو جائے

____وہ کہ رہی تھی اور ایمن کو اپنا دل باہر نکلتا محسوس ہوا

ماما ایسی بات نہیں _ نظریں جھکائے دھیمی سی آواز میں کہا

جو بھی بات ہے ایمن کمازکم ماں سے کچھ چھپا نہیں ہوتا وہ ہادی ہے نا مجھ سے سات سمندر دور وہ وہاں زراہ سی بھی تکلیف میں ہوتا تو میرا دل یہاں گھبرا جاتا ہے اور تم تو میرے بلکل قریب ہو ___

ماما میں اپ سے کچھ نہیں چھپا سکتی ایسی بات نہیں ہے یہ تو بس ایک رونگ نمبر سے بار بار کالز ارہی ہیں پتا نہیں کون ہے بس یہی بات ہے ماما میرا یقین کرے اور کوئی بات نہیں ہے ____

___ اٹھالوں شاید کوئی اپنا ہی ہو _ بلکہ مجھے دو میں بات کرتی ہوں

ماما ایک بار اٹھایا تھا کوئی بولا ہی نہی_ اسنے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ ایک بار پھر سے ہاتھ میں اٹھایا موبائیل بجا_

یہ لے اپ بات کرے___ موبائیل فاطمہ کو دیا

فاطمہ نے کال ریسو کی_

اسلام علیکم !"دوسری طرف کیسی لڑکے کی آواز تھی"_

ایمن فاطمہ کے قریب ہی کھڑی تھی اس لئے سلام کی آواز ڈائرکیٹ اسے سنائیں دی اور دل بہت بڑی طرح سے دھڑک رہا تھا_

وعلیکم اسلام جی کون_ ؟؟؟؟فاطمہ نے پوچھا

دوسری طرف زاویار نے موبائیل کان پر سے ہٹا کر ایک بار نمبر دیکھا_

نمبر تو یہی تھا پھر یہ کون ؟؟؟

ائم زاویار احمد کیا یہ ام ایمن کا ہی نمبر ہے ؟؟؟

_زاویار ___ فاطمہ نے زیر لب دھرایا
_ایمن کی جانب دیکھا
___ جی ام ایمن ہی ہیں میں ان کی والدہ
اوہ اچھا اچھا کیسی ہیں انٹی اپ ؟؟؟ وہ صوفے پر لیٹا ہوا تھا فورا اسے سیدھا ہو کر بیٹھا تھا
_ہو کر بیٹھا تھا

الحمداللہ بیٹا !! خیریت اس وقت کال کی اپ نے ؟؟؟ فاطمہ کو کھ اچھا نہیں لگا تھا اس وقت اسکا کال کرنا

جی میں معذرت خواہ ہوا کچیلوی کچھ کوڈز تھے جو مس ام ایمن کو ہی فائیلز کے پتا ہیں تو وہ پوچھنے کے لئے کال کی ائم رئیلی سوری ____ اسنے جھوٹ کے ساتھ ساتھ معذرت بھی کی _

_جی یہ بات کرلے ___ فاطمہ نے پاس کھڑی ایمن کو فون پکڑایا

_ایمن کا دل چاہ وہ زاویار کا گلہ گھونٹ دے لیکن افسوس

گھراتے ساتھ ہی اسنے سب سے پہلے زاویار کا نمبر بلاک کیا ہر طرح کے سوشل اکونٹ سے اسے بلاک کیا تھا_ اوراب وہ اسے پتا نہیں کس نمبر سے کال کررہا تھاے

!!!_ اسلام علیکم مس ام ایمن

_ایمن نے انکھیں بند کی

_ وعلیکم اسلام

کیسی ہیں؟؟؟؟صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی

_ ایمن نے ایک نظر فاطمہ کو دیکھا جواب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

___جی سر وہ کوڈز کومل کو پتا ہے اپ اس سے پوچھ لے

ایمن میں اپ سے کیا پوچھ رہا ہوں___؟؟؟؟زاویار نے حیرانگئ سے پوچھا

جو پوچھ کچھ رہا تھا اور وہ جواب کچھ اور دے رہی تھی

_اوکے سر تھینکیو اللہ حافظ___جلدی سے کہا اور فون بند کر دیا

سر تھے شاید نیو نمبر ہے___فون بند کرتے ساتھ ہی اسنے فاطمہ کو کہا

ہیمم لیکن افیس کے معاملات وہی تک رکھا کرو اور اب سو جاو پھر صبح تم نماز کے لئے مجھ سے منتیں کروا رہی ہوتی ہو____فاطمہ اسے سونے کی تلقین کر کے کمرے سے باہر نکل گئ_

اللہ اللہ کس شخص سے پالا پڑ گیا___اسکے جاتے ساتھ ہی ایمن نے دل میں کہا_

زاویار احمد تمہیں تو اللہ پوچھے___اسے دل میں گالیوں سے نوازتی وہ سونے کے لئے لیٹ گئ تھی_

مگر نیند انکھوں سے کوسو دور تھی_

پتا نہیں ماما کیا سوچے گی_؟؟؟یہی وہ سوال تھا جس کا جواب وہ ساری رات سوچتی رہی تھی_

دوسری طرف زاویار بس حیرت سے ہی سوچ رہا تھا کہ اج اسے ہوا کیا تھا دن کو وہ روایہ اور ابھی اس نے سہی سے بات نہیں کی تھی_؟؟؟
خیر صبح دیکھ لے گا_!!! دل میں سوچا اور انکھیں بند کرلی

ایک اور صبح کا سورج طلوع ہوا تھا کیسی کے لئے بہت کچھ لے کر تو کیسی کا
_بہت کچھ لینے °

_افیس اتے ساتھ ہی زاویار نے ایمن کو روم میں بلوایا تھا
_اب وہ اس کے روم کے باہر کھڑی عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھی

_خیر دل میں کچھ سوچتی وہ بھی اجازت طلب کر کے اندر اگئی

_سامنے ہی وہ بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا

"_اور پھر ایمن کا دل اسکے اختیار میں نہیں رہا تھا"

ائیں ایمن بیٹھے_!!!اسے اپنے سامنے لگی چیئر پر بیٹھنے کا کہا

_ایک نظر اسے دیکھا اور اہستہ سے چلتی کرسی پر بیٹھ گئ

_کچھ لمحہ خاموشی میں گزر گے

ایمن کیا بات ہے کیوں خفا ہیں مجھ سے ؟؟؟؟

_اسکی بات سن کر ایمن نے جھکی نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

اسکے اس طرح دیکھنے پر زاویار نے ائیبر و اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

_جس پر ایمن نے دوبارہ نظریں جھکالی

ایمن بتائیں مجھے_؟؟؟زاویار کو اسکی خاموشی اچھی نہیں لگی تھی

کیوں کیا بتاو میں اپکو اپ جو مرضی کرتے پھیرے جس مرضی کے ساتھ ڈیٹ مارتے پھیرے اور میں خاموش بھی نہیں رہے سکتی کیا_ ؟؟؟؟ وہ بولی تو ایسا بولی کہ زاویار بس سنتا ہی رہے گیا

زاویار کو فورا سمجھ اگیا کہ معاملا کیا ہے

!!! ایمن میں سمجھ گیا کہ کیا وجہ ہے میں اپکو بتانا چاہیے تھا لیکن

لیکن کیا_ ؟؟؟؟

_ لیکن یہ کہ اپ نے مجھے ہر اکاونٹ سے بلاک کیا ہوا تھا

تو کیااپ کال نہیں کر سکتے تھے کیا_ ؟؟؟

اپنے میرا نمبر بلاک کیا ہوا تھا ہر سوشل اکاونٹ سے بھی اپ نے مجھے بلاک کیا ہوا تھا اپنے سارے اکاونٹس سے میں اپکو میسیجز کالز کر چکا تھا نا ہی اپ میری کالز ریسو کر رہی تھی اور نا ہی میسیجز کا ریپلا یے دے رہی تھی

___ سب بہانے ہیں بتانے والے کہی سے بھی بتا دیتے ہیں

ارے کہاں سے بتاتا ئوٹیوب سے کال کرتا کیا_ ؟؟؟

_ کرنے والے کر لیتے

اچھا کون سے عظیم لوگ تھے جنہوں نے یوٹیوب پر کال کی ہے_ ؟؟؟

اپ میرا دماغ مت خراب کرت سیدھا سیدھا بولے کہ میں تمہارے ساتھ فلرٹ کرر ہا تھا ___

جی میں سیدھا سیدھا بول رہا ہوں کہ میں اپ کے سات ھفلرٹ کرر ہا تھا اس لئے نکاح کی دعوت دی اپکو ___

اپ جیسے مردوں کا کیا محبت کیسی اور سے شادی کیسی اور سے اور عشق کیسی اور سے _!!!

___اپ سب مردوں کو گولی مارے اور میری معذرت قبول کرے

___ان مردوں کی پہلی فہرست میں سب سے پہلے اپ ہی ہو گے

قبول ہے_وہ مسکرایا

_اپ کو کوئی کام ہے تو بتائیں اپ کی طرح ویلی نہیں ہوں میں

ایم سوری ایمن_وہ بلکل سیریس تھا

نتائشہ کون ہے ؟؟؟؟

__ میری کزن ہے صرف کزن ایمن اس سے میرا کوئی رشتہ نیں ہے

سچ میں_؟؟؟

بلکل اپ بے فکر رہے ایمن میری زندگی میں بیوی کی روپ میں صرف اپ ہو گی ان شاءاللہ

___ہاں اور گلر فرئینڈ چاہیے ہزار بنائی

___ استغفر اللہ میں بلکل سنگل بندہ ہوں

_اسکی بات سن کر ایمن دھیما سا مسکرائی

_اور چیئر سے اٹھ گئی

ایمن بات سن لے___وہ چیئر سے اٹھا اور کھڑا ہوا

_ایمن روکی اور پیچھے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا

میرے کچھ فیملی اشیوز ہیں انہیں سلجھا کر میں اپ کے گھر پرپوزل پھیجو گا

_اب جب تک اپنی فیملی کو مینٹلی تیار رکھے___نہایت نرم لہجا تھا اسکا

ایمن نے محسوس کیا جیسے وہ بہت پیارا بہت دھیما اور بہت خوبصورت بولتا

_ہو

شروع شروع میں سب کے لہجے دل چھو لینے والے ہوتے ہیں دلوں کو چیر دینے والے لہجہ تو لوگ دل بھر جانے کے بعد کے لیے رکھتے ہیں _

"اور نا محرم کا لہجہ تو ویسے بھی بہت پر کشش لگتا ہے _" مگر کم ایمان والو کو

ایمن نے فورا اسے استغفر اللہ کہا اور بغیر کچھ کہے روم سے باہر نکل ائی _

ایمن ایمن کنٹرول یور سیلف تم ایسی لڑکی نہیں ہو تمہارا معیار اتنا گرا ہوا نہیں ہے ___ روم سے نکلتے ساتھ ہی اسنے ایک لمبا سا سانس خرچ کیا اور دل میں خود کو سمجھایا کہ وہ کیا ہے ؟ اور کیا کر رہی ہے !

گھر اکر بھی اسکا ذہن الجھا ہوا ہی تھا _ وہ چاہ کر بھی اپنے اندر امڈنے والے جذبات پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی _

ابھی بھی وہ لاونج میں رکھے صوفے پر بیٹھی اپنی ہی سوچ میں گم تھی

اسے اس طرح وہاں اکیلے اور خاموش بیٹھا دیکھ کر فاروق صاحب اسکے پاس ائے

کیا ہوا ہماری بیٹی کو؟؟؟

ہوں کچھ نہیں دادو_ وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی اور سر پر دوپٹہ سہی کیا_

اچھا پھر یہاں کیوں اتنی اداسی سے بیٹھی ام ایمن؟؟؟

کچھ نہیں دادو بس ویسے ہی!!! سکے لہجے سے اداسی جھلک رہی تھی

بیٹیاں اداس نہیں اچھی لگتی یہ تو گھر کی رونق ہوتی ہیں اگر یہ اداس ہو جایے تو پھر گھر میں رونق نہیں رہتی چہکتی رہا کرے میری چڑیا_

جی دادو نظریں جھکائیں وہ مدھم آواز میں بولی

اچھا اب ہم اپنی بیٹی کو ایسی بات بتائیں گے کہ وہ خوش ہو جائے بتائیں کیا؟؟؟؟انہوں نے اسکا موڈ سہی کرنے کے لئے کہا

جی دادو جلدی بتائیں نا_ وہ ان کی جانب منہ کرتی بولی

ہمارے ہادی نے پہلی تنخواہ بھیجی ہے صائم کے اکانٹ میں_ ان کی طرف سے تو یہ خوشخبریٔ تھی مگر ایمن کی چند لمحوں کی مسکرہٹ یکدم غائب ہو گئی تھیٔ

کیا مطلب دادو ہادی نے وہاں جاب سٹارٹ کر دی ہے کیا؟؟؟؟

جی ہمیں کل ہی اسنے بتایا تھا کہ وہ وہاں جاب بھی کر رہا ہے___

کیا طلب دادو ہم نے اسے وہاں پڑھنے بھیجا تھا جاب کرنے کے لئے نہیں

اسکے ماتھے پر بل نمایا ہوئے اسے کچھ اچھی نہیں لگی تھی یہ بات___

سب نے اسے منع کیا ہے لیکن وہ نہیں مانا اور اچھی بات ہے وہ ذمہ داریوں کو نبھا رہا ہے سمجھدار بنتا جا رہا ہے ____ انہوں نے ایمن سے کہا

لیکن دادو اسے پڑھنے بھیجا تھا ___

پڑھ بھی لے گا اور ذمہ داریوں کو بھی جان لے گا تم اسکی فکر نا کرو بڑا ہوتا جا رہا ہے وہ ___ انہوں نے اسکے پریشان چہرے کو دیکھ کر تسلی دی

دادو وہ ہمارے لئے اج بھی چھوٹا ہی ہے مجھے نہیں پسند کہ وہ کام کرے میں ہوں نا بابا ہیں ہم کر رہے ہیں نا تو پھر وہ کیوں کرے _ ؟؟؟؟؟ ٹھیک ہے گھر میں وہ اس سے چپس بنواتی تھی برتن بھی دھلواتی تھی مگر کوئی دوسرا اس سے کام کروائے اچھا نہیں لگ رہا تھا _

بڑی ہو جاو ام ایمن وہ بڑا ہو گیا ہے خاندان سنبھالے گا اب وہ ___ اسے سر پر دلاسہ دیتے وہ صوفے پر سے اٹھے

_ان کی بات پر وہ بس نظریں جھکائیں بیٹھی رہی

خوش رہا کرو ___ اسے کہتے وہ وہاں سے چلے گے مگر وہ ابھی بھی وہی کی وہی تھی
_

_پتا ہی نہیں چلا کب وہ اتنا بڑا ہو گیا کہ اج پہلی تنخواہ بھی بھیج رہا تھا

ابھی کچھ ہی تو وقت گزرا تھا جب وہ اسے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے خود سیریلک کھلاتی تھی
_

اسکے ساتھ کھیلتی تھی _ اسے کہانیاں سناتی تھی
_

چھوٹے بہن بھائی اولاد کی طرح ہی لگتے ہیں
_

جن سے چاہیے جتنا لڑ جھگڑ لو جتنا برا بھلا کہہ لو مگر رہتے وہ پھر بھی جان ہی ہیں_

نینا روم سے باہر نکلی ہی تھی کہ سامنے ہی وہ وفے پر بیٹھا اپنی پیشانی مسل رہا تھا_

یہ اسکا انداز تھا پریشانی بیان کرنے کا_ وہ جب سخت پریشان ہوتا تو یونہی اپنی پیشانی مسلتا تھا_

روزاریو اوکے؟؟؟؟ نینا نے اسکے قریب اکر پوچھا _

پیشانی مسلتا ہاتھ روک کر اسنے نینا کی جانب دیکھا_

یمم ائم اوکے_ وہ کیسی ہے؟؟؟ بند دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

خوف کی وجہ سے وہ بے حوش ہوئی ہے انجیکشن لگا دیا ہے کچھ دیر تک حوش میں اجائے گی _

اوکے ___ کہا اور نظریں اس پر سے ہٹا لی

روز میں اب جاوں _ ؟؟؟؟

اگر تمہارے پاس کچھ وقت ہو تو تھوری دیر ٹھر جاو _ بغیر اسے دیکھے ہی کہا

میرے پاس وقت نا بھی ہو تو میں تمہارے لیے مینیج کر سکتی ہوں تم جانتے ہو ___

نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا _

نینا کی انکھوں میں نظر اتے جذبات کو دیکھ کر اسے بے اختیار اس پر ترس ایا

_ تھا

_ بیٹھ جاو ___ نینا کو اسی طرح کھڑے دیکھ کر بلیک روز نے اسے بیٹھنے کا کہا

_ وہ بغیر کچھ کہے اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئ

_ کچھ دیر گہری خاموشی رہی

_ لیکن نینا سے اب خاموش نہیں رہا جا سکا

کیا بات ہے روز تم پریشان ہو کوئی پرابلم ہے تو شئیر کرو مجھ سے ؟؟؟؟

مجھے اس لڑکی کو اب پروٹیکٹ کرنا ہے اس کی جان کو خطرہ ہے شیخ کیسی صورت بھی اب اسکو نہیں بخشے گا___ اس نے اب بھی بند دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا

ہاں یہ تو ہے شیخ ہار نہیں مانے گا لیکن اب ہمیں کیا کرنا ہو گا مطلب کیسے پروٹیکٹ کرے گے اب ہم اسکو؟؟؟

_ اسکی بات پر بلیک روز نے ایک نظر نینا کو دیکھا

___ تمہاری مدد کی ضرورت ہے نینا

_ میں تمہاری ہر طرح کی مدد کروں گی روز بس تم حکم کرو

روز کوایک لمحے کے لئے اندر موجود اس لڑکی سے نفرت محسوس ہوئی_

تھی ٔجس کی وجہ سے وہ اج اپنی زندگی ٔکی سب سے مخلص بندے کا دل

_کرچیوں میں توڑ رہا تھا

___ شائن کچھ دیر میں ارہا ہو گا

اوکے اسنے گردن اثبات میں ہلائی

_اور بلیک روز کو زندگی ٔمیں پہلی بار کیسی پر بہت ترس ارہا تھا

کاش نینا تمہارے دل پر اور اپنے حالتوں پر میرا اختیار ہوتا" اسے دیکھتے "

_اسنے دل میں سوچا اور وہاں سے اٹھ گیا

وہ سخت پتھر تھا یہ اسکی غلط فہمی تھی اسکا دل موم سا تھا_ جو بہت جلد پگھل

جاتا تھا_ وہ تو بس اسے زندگی نے موم سے پتھر بنا دیا تھا ورنہ اسکی رگوں

میں موجود خون اسکا تھا جس نے ساری زندگی دوسروں سے محبت کرتے

_گزاری تھی

مرتضی اپ کی حجاب سے بات ہوئی ہے اج؟؟نور نے اس سے پوچھا

جی صبح ہوئی تھی کیا اج اپکی بات نہیں ہوئی اس سے؟؟؟

نہیں ہوئی اور ابھی میں اسے کالز کر چکی ہوں اسکا نمبر مسلسل بند جا رہا ہے

_!!اس نے پریشانی سے کہا تھا

اگزام کی تیاری کر رہی ہو اس لئے فون اف کر دیا ہو گا اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟؟؟مرتضیٰ نے کہا

نہیں مرتضی وہ پھر بھی مجھے ضرور بتاتی میرا دل اج بہت خفا سا ہو رہا ہے

___

اپ کل دل راضی ہی کب ہوا تھا؟؟؟

میں اس وقت مزاق نہیں کر رہی اپ اپنے دوست کے بیٹے کو کال کرے اس سے پوچھے _

اچھا ویٹ !! میں کرتا ہوں کال _ موبائیل جیب سے نکالتے اسنے کہا اور احمر کا نمبر ڈائل کیا _

مسلسل وہ اسے کالز کر رہا تھا اور ڈر کے مارے احمر بھی کال نہیں اٹھا رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ حجاب کے بارے میں ہی پوچھنے کے لئے کال کر رہا ہے _
اور احمر کے پاس بھ کوئی جواب نہیں تھا _ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ حجاب اس وقت کہاں ہے ؟؟

کیا ہوا نہیں اٹھا رہا کیا ؟؟؟؟ نور نے اس سے پوچھا

_ نہیں _ مرتضی کا جواب یک لفظی تھا
_ احمر کا کال نا اٹھانا اب مرتضی کو بھی پریشان کر چکا تھا

!!! _ دوبارہ ٹرائے کرے نا

نور حیا میں بہت مرتبہ کر چکا ہوں اپ کے سامنے ہی پانچ دس منٹ انتظار کرتے ہیں _

اللہ جانے کیا نئی ازمائش ہے میرا دل تو بہت گھبرا رہا ہے حجاب اتنی لاپرواہ نہیں ہے پتا نہیں اج کیا ہو گیا ہے اسے ___
پریشان نہیں ہو اپ ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو گا ___ وہ اسے تسلی دے رہا تھا مگر اندر سے وہ خود بھی اب بے حد پریشان ہو چکا تھا _

وہ اپنی انکھیں اہستہ اہستہ کھول رہی تھی ___ مگر سر بہت بھاری ہو رہا تھا _

اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی نینا فورا اسے اٹھ کر اسکے قریب ائی _

ہائے حجاب اریو اوکے _ ؟؟؟؟اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا
حجاب نے آس آواز کو سن کر بہت مشکل سے انکھیں کھولی تھی ___

انکھیں کھولی ہی تو سامنے سانولی سی رنگت کی لڑکی تھی اس کا رنگ سانولہ
تھا مگر نین نقوش ایسے تھے کہ حجاب بھی کچھ لمحہ اسے دیکھتی رہی تھی _

تم ٹھیک ہو _ ؟؟؟نینا نے اس سے پوچھا

جس پر حجاب بس خاموش رہی _

رکو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کے لئے منگواتی ہوں ___ نینا نے کہا

نہیں مجھے گھر جانا ہے مجھے ___ مجھے بابا-- کے پاس جانا ہے ___ اس نے تقریبا روتے ہویے کہا

اوکے اوکے میں لے جاوں گی تم پلیز مت رو پلیز ___ پتا نہیں اسکی انکھوں میں انسو نینا کو اچھے نہیں لگے _

مجھے پلیز بابا کے پاس لے جاو پلیز پلیز ___ وہ اب واقعی ہچکیوں میں رو رہی تھی _

__ اوکے حجاب تم روتو نہیں پلیز پہلے کچھ کھالو پلیز حجاب

مجھے کچھ نہں کھانا مجھے کچھ نہیں پڑھنا مجھے نہیں بننا کامیاب مجھے کچھ نہیں کرنا مجھے بابا کے پاس جانا ہے مجھے ماما کے پاس جانا ہے خدا کا واسطہ مجھے لے جاو میرے بابا کے پاس لے جاو __ وہ روتے ہوئے کیسی بچے کی طرح ضد کر رہی تھی _

میں لے کر جاوں گی تمہیں لیکن تم رو نہیں اس وقت اگر تم روئی تو تم پھر سے بے حوش ہو جاو گی گڑیا تم رو نہیں __ اسے اپنے ساتھ لگاتے نینا نے کہا

_ حجاب کو ایک لمحہ کے لئے نینا کی قربت میں سکون ملا تھا

کچھ دیر وہ اسی طرح اس کے ساتھ لگی روتی رہی اور نینا اس کی کمر سہلاتی رہی_

چلو اب تم یہاں بیٹھو میں کھانے کے لئے لاتی ہوں_ اس سے پیچھے ہوتی وہ بولی اور وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گئی

اسکے جاتے ہی حجاب نے ایک نظر کمرے کو دیکھا_
وہ کہاں تھی؟؟ کس کے پاس تھی؟؟؟ یہ لڑکی کون تھی_؟؟؟ اس نے کچھ نہیں پوچھا_
اس وقت اسے اپنے والدین کی یاد آرہی تھی_
جو کچھ اس کے ساتھ ہو چکا تھا اب وہ یہاں ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں رہنا چاہتی تھی_

وہ جب گاڑی میں بیٹھی تھی اور باہر سے گولیوں کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھی اسی ایک گولی نے اسکے سارے خوابوں کا قتل کر دیا تھا _ اسنے وہی بیٹھے بیٹھے سب خواب اپنے ٹوٹتے دیکھے تھے _

اب وہ بس واپس جانا چاہتی تھی اسے کچھ نہیں بننا تھا اب _!!

اسے وہ وقت یاد ایا جب اسنے یہ خواب دیکھا تھا اسنے دیکھا تھا کہ وہ ایک سوفٹوئیر انجینئر بننے گی مگر ___ کچھ خواب بس خواب ہی رہتے ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا _

وہ سب کو چھوڑ کر یہاں ائی تھی اسے اب سمجھ ارہا تھا کہ سب کے درمیان رہے کر بھی وہ پڑھ لیتی تو اج یہ نا ہوتا _!!

وہ اپنی انہیں سوچو میں گم تھی جب دروازہ دھکیلتی نینا ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لئے اسکے پاس ائی _

چلو شاباش جلدی سے فریش ہو جاو پھر کھانا کھاو ___ ٹرے ٹیبل پر رکھتی نینا نے کہا _

__مجھے میرے گھر چھوڑ دو میں وہی کھالوں گی

_اس کی بات سن کر نینا نے اسے دیکھا

__اوکے تم چلی جانا مگر پہلے کھانا کھالو

میں اپنے گھر جا کر کھالوں گی_ نا وہ اسے جانتی تھی نا ہی اسے کچھ اسکے بارے میں معلوم تھا تو وہ کیسے کیسی انجان کے گھر کھانا کھا لیتی_؟؟ کیا پتا اس نے کھانے میں کچھ ملا دیا ہو؟؟

نہیں میں یہ کھانا نہیں کھا سکتی مجھے اپنے گھر جانا ہے_ حجاب نے صاف منع کر دیا

بے فکر رہو حجاب یہ کھانا پاک ہے_نینا اسکے انکار کی وجہ جان گئی تھی

_لیکن پھر بھی مجھے نہیں کھانا___اس نے کہا اور بیڈ سے اٹھی

_نینا بس خاموش رہی

واشروم کس جانب ہے،؟؟؟حجاب نے پوچھا

اس طرف ہے___ہاتھ سے دوسری جانب اشارہ کر کے نینا نے بتایا

_اس کے بتانے پر حجاب واشروم چلی ائی

_واش بیسین کے سامنے کھڑی وہ اپنے اپ کو ائینے میں دیکھ رہی تھی

کیا تھی وہ اور کیا بن گئی تھی اج وہ_؟؟؟

_اپنی لال ہوتی انکھوں کو دیکھ کر وہ مزید پھوٹ کر رودی

اللہ بابا ماما کہاں ہیں اپ سب ؟؟؟ میں بہت اکیلی ہوں _ ؟؟ اج بہت کچھ کھو چکی ہوں ا___ اللہ کو دل میں پکارتی وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی _

_باہر بیٹھی نینا کو اس کے رونے کی آواز ارہی تھی

_وہ نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی اسے اس لڑکی پر ترس ارہا تھا

بلیک روز کو نینا پر ترس ارہا تھا اور نینا کو حجاب پر لیکن حجاب کو کس پر ترس ارہا تھا _ ؟؟؟ بلیک روز پر کس ترس ارہا تھا _ ؟؟؟

___دروازہ لاک ہوا

_نینا نے فورا اسے انکھیں صاف کی _ اور اندر انے کی اجازت دی

میم بوس کہ رہے کہ اس سے یہاں سائن کروادے _ شائن نے نیلے رنگ کی فائیل اسے پکڑائی _

_ جیسے نینا نے بند ہوتے دل کے ساتھ تھام لی

_ شائن کے جاتے ساتھ ہی اسنے وہ فائیل کھولی

_ اور اندر موجود کاغذ دیکھ کر وہ بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

!! کاش دل پر اختیار ہوتا _ کاش

_ کاش یہ دل کیسی پر انے سے پہلے سوچ لیتا

_ شیشے کے سامنے کھڑی وہ اب اپنے انسو صاف کر رہی تھی

اور باہر صوفے پر بیٹھی نینا اپنے مسلسل انسو کا گلہ گھونٹ رہی تھی _ مگر انسو

_ تھے کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

_ جب چوٹ دل پر لگی ہو تو انکھیں نم ہی رہتی ہیں

حجاب نے اپنا دوپٹہ سیٹ کیا اور اپنے عبائے کے ساتھ لگی پین سے اپنا حجاب

_ کیا

نور نے ہی اسے سیکھایا تھا کہ تم ایک حجابی لڑکی ہو تمہیں بیگ میں لیپ سٹیک نہیں بلکہ پینز رکھنی ہیں اور حجاب ہمیشہ یہ چیز بھول جاتی تھی اس لئے وہ پینز اپنے ہر عبائے کے ساتھ لگا دیتی
_

ہر حجابی لڑکی کو کچھ اضافی پینز ایسے ہی پاس رکھنئ چاہئ جیسے کیسی لمبے سفر پر جاتے ہوئے گاڑی کے لئے پیٹرول رکھا جاتا ہے
_

نینا نے فورا سے اپنی انکھیں صاف کی اور فائیل بند کر کے ٹیبل پر رکھی
_

حجاب اب اپنا نقاب سیٹ کر کے باہر نکل ائی تھئ
_

نینا نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا جواب مکمل حجاب میں تھی اس کی انکھیں تھی جو نظر ارہی تھی اس کے علاوہ وہ اب مکمل سیاہ عبائے سے ڈھکی ہوئی تھی
_

پلیز مجھے گھر چھوڑ دو_!! حجاب نے اس سے کہا جو مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی
_

او کے چھوڑاوں گی لیکن پہلے یہاں سائن کر دو_نینا نے ٹیبل پر رکھی فائیل کی جانب اشارہ کیا

کیا مطلب کیوں سائن کر دوں_؟؟؟حجاب نے حیرانگی سے پوچھا

نینا کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا اس لئے بغیر کچھ کہے وہ فائیل اسے تھمائی

_جیسے کھولتے ساتھ ہی حجاب کو اپنا سر چکڑاتا ہوا محسوس ہوا

_کچھ لمحے وہ اسی طرح حیرانگی سے "نکاح نامہ" کو دیکھتی رہی

_اور پھر کچھ لمحے بعد ہی اسنے وہ فائیل زور سے ٹیبل پر پٹخی تھی

شرم ہے تم میں ہاں؟؟ زراہ سی بھی شرم نہیں ائی یہ کام کرتے ہوئے

زندگی میں پہلی بار کیسی انجان پر بھروسہ ہوا تھا اور اج وہ بھی ٹوٹ گیا

___وہ دبی آواز میں چلائی تھی

حجاب یہ بہت ضروری ہے گڑیا بہت ضروری بات کو سمجھو یہ نکاح صرف تمہاری پروٹیکشن کے لئے ہے __ نینا فورا اسے صوفے پر سے اٹھتی اسکے قریب اتی بولی

بھاڑ میں جائے تم اور میری پروٹیکشن اپنی پروٹیکشن کے لئے میں یہ کام کروں گی سوچا بھی کیسے _ ؟؟؟

__ حجاب پلیز شور مت کرواور روز کے انے سے پہلے یہاں سائن کردو

دفاع ہو جائے روز اور ساتھ میں تم بھی اور __ وہ ٹیبل پر جھکی تھی فائیل اٹھانے کے ایک دھاڑ سے دروازہ کھولا او وہ بھاگ کر اسکی طرف ایا اور وہ فائیل اسکے ہاتھ سے لے کر واپس ٹیبل پر رکھی جو وہ طیش میں اکر پھاڑنے جارہی تھی _

_ نیناتم جاو___اسنے نینا سے کہا

_اسکی بات پر نین فورا سے کمرے سے باہر نکل گئی

_اب کمرے میں وہ تھا اور حجاب تھی

ہاں کیا مسئلہ ہے لڑکی تمہارا کیوں ڈرامہ بنا رہی ہو کرو یہاں سائن___اسکی انکھوں میں دیکھتے وہ سخت لہجے میں بولا

جاہل گوار ادمی تم نے کیا سمجھا ہوا ہے مجھے ہاں اگر تم نے میری حفاظت کی ہے تو کیا میں اب تمہارے ساتھ نکاح کرلوں گی پاگل ہوں میں

_؟؟؟؟وہ بھی چیخی تھی

پاگل نہیں بلکہ کم عقل ہو سمجھی اور میرے ساتھ ڈرامے ناکرو شرافت سے یہاں سائن کر دو ورنہ!!!!! اسنے بات ادھوری چھوڑی

ورنہ ہاں ورنہ کیا ورنہ؟؟؟؟ اسکی انکھوں میں دیکھتی وہ بولی

لڑکی مجھے مجبور مت کرو کہ میں ورنہ سے اگے جاوں_!!! وہ چند قدم اگے ایا

حد میں رہو ورنہ وہ حشر کروں گی کہ ساری زندگیٔ یاد رکھے گے میں ڈرنے والی لڑکی نہیں ہوں سمجھی مجھے تم جیسے لفنگو سے ڈر نہیں لگتا____ وہ کہہ رہی تھیٔ مگر خدا جانتا تھا اس کے دل کی حالت کو

اخری بار عزت سے کہ رہا ہوں سائن کرو یہاں __ اس کا لہجہ یکدم نہایت زیادہ سخت ہوا

اور میں بھی اخری بار کہ رہی ہوں کہ نہیں کرتی کر لو جو بھی کرنا ہے نہیں ڈرتی میں __

او کے اب تو تمہاری اگلی پیچھلی نسلیں بھی کرے گی سائن __ اپنے کوٹ سے پسٹیل نکلتے ہوئے وہ بولا

_ حجاب نے اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری

پسٹیل دیکھ کر اسکا دل باہر کو ارہا تھا

_ سائن کرو _ فائیل اسے تھمائی

نہی نہیں--کر-تی__لفظ ساتھ چھوڑ رہے تھے

میں نے کہا سائن کرو__وہ اتنے زور سے دھاڑا کہ حجاب کو اپنی روح نکلتی محسوس ہوئی
_

اسنے اب بھی گردن نفی میں ہلائی
__

اب کی بار بیلک روزمنہ سے نہیں بولا تھا اب اسنے ہاتھ میں اٹھائی پسٹیل کا استعمال کیا تھا
_

اسنے گولی دیوار پر ماری
__

فائیرینگ کی آواز سن کر حجاب کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا
__

سائن کرو__وہ اب بھی دھاڑا

اور حجاب نے اب بھئ فائیل نہیں تھامی تھئ

لڑکی مجھے مجبور مت کرو کہ میں اگلی گولی تمہارے سینے پر اتار وتا کہ یہ قصہ ہی ختم ہو جائے___ وہ کچھ قدم مزید قریب ہوا

_اور حجاب دیوار سے جا لگی تھی

___ دستخط کر و یہاں اور پھر اپنی مرنے کا سوگ بنانا

_حجاب اب دیوار کے سہارے زمین پر بیٹھتی جا رہی تھی

_اسے لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی مر گئی ہو اور اب اسے دفنایا جا رہا ہو

_زبان کچھ بھی بولنے سے قاصر ہو چکی تھی

ہیزل گے انکھوں میں انسو کے سوا کچھ نہیں تھا

___بلیک روز نے ایک اور گولی سامنے والی دیوار پر ماری

_جس کی آواز پر حجاب کانپ گئی تھی

_اب وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا
قسم خدا کی تیسری تمہاری سینے پر اترے گی___فائیل اسکی گود میں رکھتے

_وہ بولا

_ پین دیتے ہوئے بلیک روز کا ہاتھ حجاب کے ہاتھ سے ٹچ ہوا

_جس پر بلیک روز نے فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

_حجاب کے ہاتھ حد درجہ کے ڈھنڈے ہو رہے تھے

مرنے سے پہلے یہاں دستخط کر جاو___وہ لفظوں کے ہتھیار چلا رہا تھا

___حجاب نے انکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

ایک لمحے کے لئے بلیک روز کی سانس تھم سی گئی تھی_اسکی انکھوں میں درد تھا بے تحاشہ درد
_

خدا تمھیں غرق کرے گا تم نے ایک سید زادی کی عزت پر وار کیا ہے میرا رب تمھیں نہیں بخشے گا__آواز دھیمی تھی مگر لفظ بہت سخت تھے

__ عزت لوٹنی ہوتی تو نکاح نا کرتا سمجھی!! اپنی عزت بنا رہا ہوں

__ عزت-تم جیسے مرد عزت کے ع سے بھی ناواقف ہو
اور تم جیسے عورتیں عقل کی ع سے بھی محروم ہو اب بکواس نہیں کرو دستخط کرو اور__اسنے ایک بار پھر سے بات ادھوری چھوڑ دی

اور مر جاو یہی کہنے چاہ رہے تھے نا___ حجاب نے گود میں رکھی فائیل کھولی اور دھڑادھڑ سائن کیے_ہاتھ کانپنا دور کی بات تھی اسکی روح تک کانپ رہی تھی_

لوں مر گئی میں بناو جشن جا کر مر گئی میں ڈوب کر مر گئی میں اپنے والدین کی عزت خاک میں ملا کر مر گئی میں خدا کرے تم بھی ایک دن اس سے بھی بھیانک موت مر جاو___ فائیل اسکی منہ پر مارتی وہ چیخی تھی_

بیک روز کچھ کہنا چاہتا تھا مگر !!!

مگر خاموشی سے وہاں سے اٹھا اور باہر نکل ایا جہاں نینا انکھوں میں انسو لیے کھڑی تھی_

اسکے پاس نہیں جانا اسے سوگ بنانے دو___ اسے کہتا وہ وہاں سے چلا گیا

_نینا اب حجاب کی ہچکیوں کی آواسن رہی تھی

_اور بے اختیار وہ بھی رو دی

_ایک بار پھر سے دونوں ایک داتھ اپنی اپنی قسمت پر رو رہی تھی

_کوئی حاصل کی چاہ میں تڑپتا رہا اور کوئی حاصل کی بے قدری کرتا رہا

اسلام علیکم انکل!!! احمر نے کال ریسو کرتے ہی سلام کیا

وعلیکم اسلام احمر کب سے کالز کر رہا ہوں اپکو کہاں تھے اپ؟؟؟؟ مرتضی نے پوچھا

سوسوری انکل وہ موبائیل سائلنٹ پر تھا___اس نے جھوٹ بولا

اوکے مجھے اپ سے پوچھنا تھا کہ حجاب کہاں ہے؟؟؟

!!_اور احمر نے زور سے انکھیں بند کی

جی انکل وہ یہی یونی میں ہے خیریت ؟؟

_ہاں خیریت ہے بس وہ کال نہیں ریسو کر رہی تھی

اچھا ایکچیولی اج اس کا پیپر تھا اور موبائیل لانا سختی سے منع ہے___ ایک اور جھوٹ بولا

اوا چھا کب تک ختم ہو گا؟؟؟؟ پتا نہیں کیوں دل کو اطمیمان نہیں ہو رہا تھا_

___ گھنٹہ دو گھنٹے تک

___اوکے بیٹے تھینکیو اللہ حافظ

_احمر نے سکھ کا سانس خرچ کیا

_اوکے انکل خدا حافظ___ فورا سے فون بند کر دیا

کیا ہوا کیا کہ رہا ہے ؟؟؟؟ نور نے کال بند ہوتے ساتھ ہی بے صبری سے پوچھا

__ پیپر ہے اج اس وجہ سے موبائیل اف ہے

لیکن اس کا پیپر تو کل ہے __ نور کو اچھے سے یاد تھا کہ حجاب نے بتایا تھا کہ

پہلا پیپر کس تاریخ کو ہے

!! شاید ڈیٹ چینج ہو گی ہو

ہیمم ہو سکتا ہے _ نور نے کہا

_ لیکن مرتضی کے چہرے کے تاثرات اب بدل چکے تھے

احمر اس سے جھوٹ بول رہا تھا تو کیا ہوا ایک زندگی گزاری تھی اس نے

صرف ایک کال کی دیر تھی حجاب کہاں ہے کیا کر رہی ہے سب کچھ

معلومات مل جائے گی اسے لیکن !! ابھی وہ احمر کی بات پر اعتبار کر کے

_ صرف دو گھنٹے انتظار کر رہا تھا

پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب اس یونی میں پروفیسر بنا تھا اور اس سے

بھی زیادہ منحوس گھڑی تھی جب وہ لڑکی اس یونی میں ائی تھی عجیب نئ

مصیبت گلے پڑگئی____احمر غصے سے کہتا وبائیل جیب میں ڈال کر اپنے

_روم سے باہر نکل ایا

کوئی اتا پتا نہیں تھا کہ کہاں گئی وہ؟؟؟

ایک دفعہ بندہ اگریونی کے گیٹ سے باہر نکل گیا سوان کہ ذمہ داری ختم

ہو گی یونی والے تو بلکل مطمئین تھے مگر احمر؟؟؟اسکی خیر نہیں تھی وہ

_جانتا تھا کہ اب اگے کیا ہو گا

اور سب سے بھر کر اسے اب اس بات کا ڈر لگ رہا تھا کہ نے مرتضی سے

_جھوٹ بولا ہے

ماما خیریت ہے اج گھر میں کافی رونق لگی ہوئی ہے؟؟؟زاویار نے بھاگ

بھاگ کر کام کرتے ملازموں کو دیکھ کر افشاں بیگم سے ہو چھا اور سامنے

لگے صوفے پر بیٹھا

جی بیٹا بلکل خیریت ہے بلکہ اپ کے لیے ایک سپرائز ہے___؟؟؟انہوں نے مسکرا کر جواب دیا

کیسا سپرائز ماما؟

بس یہ تو اپکو رات کو پتا چلے گا اس لئے رات کو اپ اچھا سا تیار رہنا

او کے_!!اسے کہا اور صوفے پر سے اٹھی

لیکن ماما کچھ بتا تو دے کہ کیسا سپرائز ہے؟؟؟وہ بھی صوفے پر سے اٹھا تھا

بس بیٹا اپ رات میں دیکھ لینا سپرائز ابھی مجھے بہت تیاری کرنی ہے اپ بھی وقت پر تیار ہو جانا___نرم لہجے میں اسے کہتی وہ وہاں سے چلی گئی

اف پتا نہیں اب کونسا سپرائز ہے؟؟؟منہ میں بڑبڑاتا وہ واپس سے صوفے پر بیٹھا___

کچھ دیر وہ ویسے ہی خاموش بیٹھا رہا پھر ایک خیال کے آنے پر اس نے جیب

_پر سے موبائیل نکلا

اگر کچھ پتا چلے کہ کیسا سپرائز ہے تو وہ ایمن کو بھی انوائٹ کرے گا_ لیکن

یہاں تو اسے بھی نہیں پتا تھا کہ رات کو کیا ہو گا؟؟

_ خیر اس نے پھر بھی ایمن کا نمبر نکالا

_ اسکی ڈی پی شو ہو رہی تھی

_ بے اختیار لب مسکراہٹ میں ڈھلے

_ شکر قید سے آزاد تو ہوا!!! دل میں سوچا اور اسے اسلام علیکم کا میسج کیا

"وہ انلائن تھی_ "اچھیٔ بات ہے

_ کچھ دیر بعد اسنے مسیج بھی سین کر لیا

اور و علیکم اسلام لکھ کر ساتھ "؟" بھیٔ بھیجا

کیسی ہیں؟؟؟ ٹائپ کیا اور اسے بھیجا

ایمن نے میسج سین کر کے اپنے سامنے بیٹھی فاطمہ کو دیکھا جو ٹی وی دیکھ
رہی تھی_
جیسی صبح تھی ویسی ہی "اسنے لکھا"
جیسے پڑھ کر وہ اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی_
یعنی خوبصورت"؟؟؟"

یہ پڑھ کر ایمن کا دل بے اختیار بہت زور سے دھڑکا_
اور اپنے مسلسل مسکراتے ہونٹوں پر مٹھی بنا کر ہاتھ رکھا_کہ کہی فاطمہ
کی نظر ہی نا پڑ جائے_
نہیں خوبصورت نہیں ناراض_"لکھا اور پھر اپنے قریب بیٹھی اپنی دادی"
کو دیکھا جو اپنی تسبیح کے دانے جوڑ رہی تھی_
"☺ناراض کیوں ؟_ _"
میری مرضی☹"_اسے مسیج بھیجا اور موبائل بند کر کے گود میں"
رکھا_

اچھا اپکی جو مرضی میں نے اپ س ایک بات پوچھنی ہے ؟؟؟؟نا چاہتے ہوئے بھی اسنے یہ مسیج لکھا اور سینڈ کر دیا

ایمن تمہاری مسکراہٹ اج تمہیں مروائے گی _ مسلسل مسکراتی لب پر قابو رکھتۓ وہ بولا

ایمن اٹھو چائے بناو بابا انے والے ہو گے افس سے _ فاطمہ نے اسے چائے بنانے کا کہا _ پورے دن میں ایک ہی تو کام تھا اسکا شام کی چائے بنانا

_ جی اچھا ماما _ کہا اور موبائیک وہی صوفے ہر رکھ کر وہ کچن میں چلی گئ

دوسری طرف مسیسج کا جواب نا ملنے پر اسنے حیرت سے سوچا تھا کہ کہاں چلی گئ ؟؟

_ اسنے مسیج بھی لکھا تھا کہ

_ کہاں گئ ؟؟؟ مگر یہ مسیج چلا تو گیا تھا مگر سین نہیں وا تھا

کچن میں چائے بناتی ایمن کو فورا اسے یاد ایا کہ وہ تو اسکے میسیج کا انتظار کر رہا ہو گا __ !!

ہائے ایمن___زور سے اپنی پیشانی پر ہاتھ مرتی وہ کچن سے باہر نکلی ہی تھی

_کہ سامنے دروازہ کھول کر صائم اندر ارہا تھا

_اسنے فورا سے سر پر دوپٹہ سہی کیا اور اسکے قریب اکر سلام کیا

اسلام علیکم بابا جان___"اسکے ہاتھ سے شاپر لیتے ایمن نے سلام کیا"

ایمن کی پیدائش سے لے کر اج تک وہ کبھی بھی افیس سے خالی ہاتھ گھر

_نہیں اتا تھا

کچھ نا کچھ کھانے کے لئے ضرور لاتا تھا_اکثر اگر وہ رات کو لیٹ ہو جاتا

ایمن اور ہادی سو جاتے تھے لیکن صبح انکھ کھولتے ساتھ ہی انہیں اپنے باپ

کا چہرہ دیکھنا ہوتا تھا اور ساتھ میں وہ شاپر بھی جس میں ان کے لئے رات

_کو وہ چیز لایا تھا

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بیٹا_؟؟اسکے سر پر شفقت بھرا دلاسہ دیتے

ہوئے پوچھا

_اور پھر اپنی ماں کو سینے سے لگا کر سلام کیا

بلکل ٹھیک بابا اپ کے لئے پانی لاو؟؟؟ ایمن نے پوچھا

_ جس کے جواب پر صائم نے سر اثبات میں ہلایا_ اور صوفے پر بیٹھ گیا

_ افاطمہ نے بھی اسکا حال احوال پوچھا اور اسکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی

جگ سے گلاس میں پانی ڈالتی ایمن کو خیال ایا کہ واپس کچن میں اتے ہوئے

!!!_ موبائیل بھی ساتھ لے ائی گی

_ پانی کا گلاس صائم کو تھما کر اسنے موبائل کو تلاشتی نظروں سے دیکھا

اور پھر اسے موبائیل نظر تو اگیا تھا مگر

حال کچھ اس طرح تھا کہ موبائیل صائم کے بلکل قریب رکھے صوفے کی

_ سائڈ ٹیبل پر پڑا ہوا تھا اور صائم نے اس پر اپنا دائیاں بازوں بھی رکھا ہوا تھا

! مشکل تو یہ تھی کہ صائم کی بازوں اگے اور موبائل پیچھے تھا

ایمن کو اچھا نہیں لگ رہا تھا یوں موبائیل اٹھا کر کچن میں لے کر جانا_

کیونکہ وہ موبائیل کی طرف سے بلکل بے خبر رہتی تھی_ اسکا موبائیل گھر

والے سنبھالتے تھے_ مگر اب جب سے زاویار کا نمبر سیو کیا تھا وقت سے

وہ موبائیل کی پرواہ خود سے بھی زیادہ کرتی تھی_ لیکن ابھی اچھا نہیں لگا تھا

_ کہ باپ کے قریب سے موبائیل اٹھا لے_ ماں ہوتی تو بات اور تھی

افففف اللہ پتا نہیں کونسی بات تھی؟؟؟ کچن میں اتے ساتھ اسنے دل میں

_ سوچا

وہ اب کپس میں چائے ڈال رہی تھی مگر دل ابھی بھی وہی موبائیل پر اٹکا ہوا

_ تھا

_ کہ کہی صائم یا فاطمہ میں سے کوئی موبائیل ان نا کر دے

ٹائم دیکھنے کے لئے ہی سہی اگر اسکا موبائیل ان کرے گے تو سکرین میں

_ زاویار کے میسیج شو ہو جائے گے

اسنے تو کبھی موبائل کی پرائویسی کو مڑ کو بھی نہیں دیکھا تھا_ کبھی ضرورت

ہی نہیں پڑی تھی_ مگر اجا سے سہی معنوں میں اپنی اس کم عقلی پر غصہ ارہا

_ تھا

نامحرم سے گفتگو اسان نہیں ہوتی ایمان کے ساتھ ساتھ دل کا سکون و"
"چین بھی گوانا پڑتا ہے

_ یہ اگ ہے اس اگ میں جتنا جلو گے اتنے ہی جلتے جاو گے

چائے والی ٹرے اسنے سامنے لگے ٹیبل پر رکھی اور ایک نظر پھر موبائیل کو دیکھا _

_ جواب بھی اسی حالت میں تھا

پتا نہیں اب اسکا دل ڈوبتا جا رہا تھا_ باپ کے پاس سے موبائیل اٹھاتے ہوئے بھی شرم محسوس ہو رہی تھی اور دل کی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں سے بھی الجھن ہو رہی تھی _

_ اپنے اپ سے الجھتی وہ وہی واپس سے صفیہ بیگم کے قریب بیٹھ گئی

_ اب تو لاونج میں فاروق صاحب بھی موجود تھے

سب ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے جن کی ہاں میں ہاں ایمن بھی ملا رہی تھی _

ظاہری طور پر تو وہ وہی ان کے درمیان موجود تھی مگر ذہنی طور پر وہ موبائیل اور اسکی بات پر اٹکی ہوئی تھی کہ پتا نہیں کونسی بات ہے؟؟؟

بچپن سہی ہوتا ہے جب کوئی ٹینشن پریشان یا کوئی تکلیف ہو تو رو پیٹ کر دل ہلکا کر لیتے ہیں بڑے ہو جائے تو سامنے بیٹھے والدین کو بھی اپنی پریشانی نہیں بتا سکتے_

دوسری جانب اسکے میسیج کے انتظار میں بیٹھا وہ بس یہی سوچ رہا تھا کہ کیا ہو جاتا اگر وہ صرف جی ہی لکھ دیتی_ ایک جی لکھنے میں کتنا وقت لگنا تھا؟؟ لیکن خیر وہ محبت تھوڑا نا کرتی ہے مجھ سے___ بے رخی سے دل میں سوچتا وہ صوفے پر سے اٹھا اور اپنے روم میں اگیا_

موبائیل بیڈ پر پھینکا اور خود فریش ہونے واشروم چلا گیا_

شام تو ڈھل چکی تھی اور رات کی تاریکی تقریبا پھیل چکی تھی_ باہر لان سے اب مہمانوں کی آوازیں بھی ارہی تھی_

بہت برے سے دل کے ساتھ وہ فریش ہونے گیا تھا_

_باہر سے اللہ اکبر کی آوازائی تھی اور ایمن نے سکون کا سانس لیا

_مطلب اب بابا اور دادو مسجد جائے گے پھر موبائیل لے لوں گی

_آزان کے وقت بلکل خاموشی تھی

بس دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز لانچ میں سنائی دے رہی تھی اور

_کچن میں فاطمہ کی چمچا سالن میں ہلانے کی آواز تھی

_سالن کے تڑکے کی خوشبو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی

یہ خوشبو کیسی کو پسند ہو یا نا ہو مگر ہادی کو بہت پسند تھی ___ وہ بہت شوق

_سے ی خوشبو محسوس کرتا تھا

_آذان ختم ساتھ ہی صائم اور فاروق صاحب مسجد چلے گے

___ کھانا ابھی لیٹ تھا اس لیے مسجد با جماعت نماز ادا کرنے وہ چلے گے

_صفیہ بیگم بھی نماز ادا کرنے اپنے کمرے میں چلی گئ

_اب لاونچ میں صرف ایمن تھی اور اسکا بچھڑا موبائیل تھا

فوراسے اسنے ٹیبل پر سے موبائیل اٹھایا_

میسیج تو اسکے صرف دو ہی تھے_

اسے لگا تھا کہ وہ میسیج کی لائن لگا دے گا کہ کہاں ہو جواب کیوں نہیں دے رہی وغیرہ مگر یہاں تو صرف دو ہی میسج تھے_ وہی دو جو وہ سین کر چکی تھی_

اسنے فوراسے جی ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا_

ڈریسنگ کے سامنے کھڑا وہ خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا کہ بیڈ پر گرا موبائیل پر میسیج کی ٹون بجی تھی_

پرفیوم وہی رکھا اور موبائیل بیڈ پر سے اٹھایا_

"سامنے یک لفظی جواب تھا"جی___

ایک لمحہ کے لیے زاویار بس ٹھر سا گیا بتھا

"مطلب دو گھنٹوں کے انتظار کے بعد صرف"جی_

خیر "وہ محبوب ہے اسے حق ہے اس چیز کا کہ وہ جو مرضی کرے چاہیے اس مرضی میں ظلم ہی کیوں نا ہو"

_زاویار نے فورا اسے ٹائپ کرنا شروع کیا

بہت جلدی خیال نہیں اگیا؟؟؟؟ لکھ کر بھیجا اور موبئیل ساتھ لے کر ہی ڈریسنگ کے سامنے اگیا

_دوسری طرف ہاتھ میں موبائیل لئے کھڑی یمن نے میسج پڑھ کر عجیب سی پریشانی میں مبتلا ہوئی کہ اب کیا کہے؟؟؟

موبائیل کی چارچینگ ختم ہو گی تھی "ٹائپ کر کے اسے سینڈ کیا اور" چارچینگ دیکھی جو ابھی ستر پرسینٹ تھی

_فاطمہ جو ہنڈی چولہے پر دھیمی انچ پر چڑھا کر جاپے نماز لاونچ پر رکھے صوفے سے اٹھانے ائی تھی ایمن کو وہی کھڑے دیکھا تو بولے بغیر نہیں رہی

_

ایمن بیٹا نماز پڑلو پہلے یہ یہی ہے _ موبائیل کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

_ اسکی بات پر ایمن نے نظریں موبائیل پر سے اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

___ جی ماما بس پڑھنے والی ہوں

_ جو با فاطمہ بس خاموشی سے جائے نماز لے کر وہاں سے چلی گئ

_ اسکے جواب ہر زاویار نے انکھیں بند کر کے یقین کر لیا تھا

_ کیونکہ جو محبت کرتے ہیں وہ یقین اور انتظار دونوں کرتے ہیں

اچھا _ "زاویار نے سینڈ کیا"

جس پر ایمن نے فورا اسے پوچھا تھا

اپ نے کیا بات کرنی تھی "؟؟؟"

زاویار نے ہاتھ میں پکڑا اپرش سائیڈ پر رکھا اور موبائیل لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا

_

"بس رہنے دے اب"

نہیں بتائیں اب !!! فوراسے جواب ایا

میں نے کہنا تھا کہ اگر میں اج اپکو اپنی پارٹی میں انوائٹ کروں تو اپ ائے "

"گی کیا؟؟؟؟

میسج پڑھ کر ایمن کا دل چاہ کہ وہ موبائیل ہی پٹخ دے _ مطلب اس بات کے لئے وہ دو گھنٹوں سے سولی پر لٹکی ہوئی تھی

_

بلکل بھی نہیں میرے پرینٹس بلکل نہیں مانے گے اور اگر وہ مان بھی "

جائے تو میں ہر گز نہیں اوں گی" واقعی وہ کیسے کیسی بھی پارٹی میں جاسکتی تھی زاویار کے سواہ کو جانتی ہی کیسے تھی ؟؟؟

اچھا او کے اچھی بات ہے "نا جانے کیوں زاویار کو اسکا انکار کرنا اچھا لگا "

تھا _ اس کا انکار کرنا بتا رہا تھا کہ وہ کیسی کے بھی ساتھ عام لڑکیوں کی طرح نہیں جاتی تھی

_

اپ نے کچھ اور بھی کہنا تو جلدی سے کہ دے "ایمن نے کہا"

"کیوں کہی جانا ہے کیا؟؟؟"زاویار مسکرایا جلدی اسکو تھی جو باہر لوگ اسکا انتظار کررہے تھے مگر پھر بھی وہ ابھی بلکل سکون واطمینان سے اسکے سے ساتھ باتیں خرریا تھا_

"جی جانا ہے"اسنے لکھااور بیج دیا_

جانا ہی تھا اسنے کیونکہ اگراگلے پندرہ منٹ میں وہ جائے نماز میں نا کھڑی ہوئی تو بیچارے موبائیل کی ذلالت پکی تھی_

"کہاں جانا؟؟"

نماز پڑھنے جانا ہے"ایمن نے فورا اسے جواب دیا:

نماز پڑھنے؟؟"زاویار نے لکھااور ااتھ میں سوالیہ نشان بھی لگایا"

کیوں کیااپ نے نہیں پڑھنی نماز؟؟؟"ایمن کو حیرت ہوئی تھی اسکی" سوالیہ نشان پر

"نہیں گھر میں پارٹی ہے سو....."

اسکے جواب ہر ایمن کا دل بہت زور سے جیسے ٹوٹا تھا_ کیونکہ اسنے کہی پڑھا تھا کہ ہر وہ شخص بے وفا ہے جو نماز نہیں پڑھتا تو کیا وہ بھی بے وفا ہے ؟؟؟؟

ااسکا دل چاہ کہ بس وہ وہی سب بند کر کے چلی جائے مگر وہ جانتی تھی کہ وہ اسکے جواب کا انتظار کر رہا ہو گا

_" پارٹی گھر پر مسجد میں تو نہیں اپ نسجد چلے جائے "

_اسکا مسیج پڑھ کر زاویار کے دل کو کچھ ہو تھا

_وہ کچھ لمحہ اسی طرح وہ میسج بار بار پڑھتا رہا

_ہاں پارٹہ گھر پر تھی نماز تو وہ کمرے میں بھی پڑھ سکتا تھا

بس رب سے ملاقات کہ چاہ ہونی چاہیے ملاقات کا ذریعہ رب خود بنا دیتا ہے

_ایک منٹ گزر گیا تھا لیکن اسکا جواب نہئں ایا تھا

نماز پڑھا کرے کیونکہ اپنی نماز ہی بتاتی ہے کہ اپ کتنے وفادار ہیں" اسنے یہ لکھ کر اسے سینڈ کیا اور ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر موبائل کمرے میں رکھ کر وضو کرنے چلی گئ_

اور وہ وہی بیڈ پر بیٹھا اسکا میسج بار بار پڑھتا رہا_

لان اس وقت مکمل لائیٹینگ سے سجا ہوا تھا_ ہر طرف قہقہوں کی گونج تھی_ ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے ہلکا ہلکا میوزیک بھی تھا_

افشاں زاویار کہاں ہے نظر نہیں ارہا_ ???افشاں بیگم کے ساتھ کھڑی جویریہ نے پوچھا_

ان کی بات سن کو افشاں بیگم نے ایک نظر سارے لان میں گھمائیں_ وہ انہیں کہی بھی نہیں دیکھائی دیا_

انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے زاویار کے پی اے کو اپنے پاس بلایا تھا_

جی بیگم صاحبہ_ ???پی ائے نے تابعداری سے ہاتھ باند کر پوچھا

زاویار کہاں ہے؟؟؟انہوں نے کچھ سخت لہجہ میں پوچھا تھا

"___جی بیگم صاحبہ وہ مسجد گے ہیں"

اسکی بات سن کر افشاں بیگم قدرے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا_جیسے اس

_نے خدانخواستہ بہت بری بات کہ دی ہو

مسجد؟؟مسجد کیوں گیا ہے وہ؟؟؟جویریہ بے پوچھا

زاویار کے پی اے کا دل چاہ کہ وہ اس عورت کی عقل پر ماتم کرے جو پوچھ

_رہی تھی کہ مسجد کیوں گیا ہے

جی میم وہ مسجد نماز ادا کرنے گے ہیں_"بہت ضبط سے اسنے کہا"

_اچھا تم جاو_افشاں بیگم نے اس سے کہا اور وہ آکر ادا کرتا وہاں سے چلا گیا

اسے سارے خاندان میں ایک زاویار ہی انسان لگتا تھا باقی سب تو ایک

ربوٹ ہی کی طرح تھے نا کیسی دوسرے کا احساس تھا ان میں اور نا ہی

_دوسرے کی عزت بس جس کے پاس پیسہ ہے وہی سب کچھ ہے

افشاں بیگم نے جویریہ کو کیسی اور بات میں لگا کر ان کا دھیان زاویار سے ہٹا

دیا_

اور دل میں یہی سوچا کہ اج ائے تو وہ اسے بتائے گی کہ گھر میں سب "

"_ مہمان تمہارا ویٹ کر رہے ہیں اور تم مسجد نماز پڑھنے چلے گے

مسجد میں اس وقت اخری رکعت ادا کی جا رہی تھی_

"_اگر تم نے حقیقی حسن دیکھنا ہے تو مرد کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لینا"

واللہ دنیا جہاں حسن سمیٹ کر مرد سجدے میں جاتا ہے

تہشد کے لئے انگلی اٹھاتے ہوئے اسنے ذہن میں بہت دور کچھ سوچا تھا کہ

نجانے کتنے عرصے بعد وہ یہ کلمات ادا کر رہا ہے_

عید کی نماز ادا کی تھی اور عید کو بھی گزرے تقریبا سال ہونے والا تھا_

سلام پھیر کر اسنے اب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے_

اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافیں مانگے یا پھر "شکر ادا کرے جو اس کی زندگی میں ایسی لڑکی کو بھیجا جو اسکے لئے ہدایت کا ذریعہ بن گئی"

_

دوسری طرف وہ تھی جو جایے نماز پر بیٹھی بس یہی سوچ رہی تھی کہ اج نجانے کیوں است نماز پڑھ کر سکون کیوں نہین ملا؟؟؟ حلانکہ جب وہ نماز پڑھتی تھی تو روح تک سکون مڑسوس ہوتا تھا اور خاص کر عشاء کی نماز جس کے لئے شیطان سے ایک۔ جنگ لڑنا پڑتی ہے

یا اللہ میں نہیں جانتی کہ میرے دل کے ساتھ کیا ہو رہا ہے_،؟؟

_اللہ میرے دل کو اپنے نور سے پر کر دے

-میرا دل ہدائت کی راہ بھول گیا ہے

_روتے ہوئے کہتی وہ چہرہ ہاتھوں میں رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

_ ایک وقت میں رب اور شیطان دونوں کی بات نہیں مانی جا سکتی

_ایک وقت میں ایک ہی راہ چنی جاتی ہے جنت یا جہنم کی راہ

زریش کیا ہوا ہے اج تمہیں_؟؟؟اسے مسلسل خاموش دیکھ کر اسکی دوست مسکان نے پوچھا

کچھ نہیں_" نظریں جھکا کر اہستہ سے کہا"

کچھ تو ہے وہ الگ بات ہے کہ تم اب ہمیں بتانا نہیں چاہتی خیر چھوڑو سیر سلی تمہارے چہرے پر معصومیت زراہ بھی نہیں جچتی ہیں نا مسکان_؟؟؟اس کی ایک اور پاس بیٹھی دوست نے کہا اور اخر میں مسکان سے پوچھا
_
بلکل دعا سہی کہ رہی ہے تم خاموش بلکل بھی اچھی نہیں لگتی یہ بات صرف ہم نہیں کہ رہے ایون میم راحیلہ نے بھی مجھ سے اج پوچھا کہ زریش کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا_؟؟؟؟

_اسکی بات پر ذریش نے حیرت سے اسے دیکھا

کیا واقعی میم نے پوچھا تھا_؟؟؟؟اسے حیرانگی ہوئی کہ اب اسکی ٹیچرز تک

_اسکی بدلی ہوئی کیفیتسے واقف ہو گی تھی

بلکل یار میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گی اور ویسے بھی ٹیچرز کیا سب نے

بوٹس کیا ہے پہلے تم کلاس میں بھی ہنسی مزاق کرتی تھی مگر اب تو تم بولتی

_بھی نہیں ہو سب اس چیز کو نوٹ تو کرے گے نا

_ذریش کچھ لمحہ اسے دیکھتی رہی

وہ انہیں کیا بتاتی کہ جب سے وہ گیا تھا اب تو سانس لینا کا بھی دل نہیں کرتا

_تھا،ہنسیٔ مزاق تو دور کی بات تھی

اچھا چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے_"چیئر سے اٹھتی ذریش نے کہا"

ابھی پانچ منٹ ہیں ذریش_"دعا نے کلائی میں بندھی گھڑی میں ٹائم"

دیکھتے ہوئے کہا

"_لیکن کلاس میں جاتے جاتے ٹائم لگ جائے گا"

ذریش کلاس میں جانا ہے شاپنگ پر نہیں یہ سامنے ولی سیڑھیاں چڑھے "
گی تو سامنے ہی کلاس ہو گی_" مسکلان نے کہا
_اس کی بات سن کر ذریش واپس چیئر پر بیٹھی
اداسی کی وجہ نہیں بتانا چاہتی تو مت بتاو لیکن اٹ لیسٹ ساتھ تو بیٹھ "
جاو_" دعا نے شکوہ کیا
"_ ایسی بات نہیں ہے دعا بس اب میرا دل نہیں کرتا"
"دوستوں سے بھی بات کرنے کا بھی دل نہیں کرتا کیا؟؟"
پتا نہیں مسکان_" کہتی اس نے نظریں جھکا لی"

_اسکی بات پر دعا اور مسکان نے اسے دیکھا جواب نظریں جھکائیں بیٹھی تھی
_تین سال سے وہ اکٹھی تھی کبھی بھی وہ اس طرح خاموش نہیں ہوتی تھی

بلکہ اس کی زیادہ بولنی کی عادت سے تو ٹیچرز بھی تنگ تھی اور اکثر سدرہ سے شکایت بھی کرتی کہ اپکی بیٹی کا دماغ کے ساتھ ساتھ زبان بھی بہت چلتی ہے اور سدرہ کا ایک ہی جواب ہوتا تھا کہ اپنے باپ پر گئی ہے _

مگر اب تو سدرہ بھی دیکھتئ تھی کہ وہ بہت خاموش ہو گی تھی بات کرو گے تو جواب دے گی ورنہ بس خاموش _

جب دل اداس ہو تو زبان بھی بند ہو جاتی ہے "

"بس دل چاہتا کہ ہم ہو اور ہماری اداسی

ہادی ضرور تم نے کچھ ٹھنڈا کھایا ہو گا تب ہی یہی حالت ہے ورنہ بیٹھے " بیٹھے کوئی بھی اتنا بیمار نہیں ہوتا_ "فون کے دوسری طرف اسکی ماں کا یہ کوئی تیسری بار یہی جملہ سن رہا تھا _

ماما یار یہاں کا موسم ہی ایسا ہے اور اپکو تو پتا ہے نہ مجھے سردیوں میں فلو رہتا" ہی ہے اس لئے _"اب وہ سمجھ دار ہو گیا تھا جانتا تھا کہ اگر کچھ ایسا ویسا کھا کر بیمار پڑ گیا تو پڑھائی کا خرچ ہو گا افیس سے اف کیا تو سیلری سے ایک دن کی کے پیسے کاٹ لی جائے گے اب وہ بے فکر ہادی نہیں رہا تھا _

_ تمہارے منہ کو بھی آرام نہیں ہے ناں ضرور کولڈ کافی پی ہو گی

ہادی نے انکھیں زور سے بند کی _ کچھ بھی کر لے اب اسکی ماں نے یقین نہیں کرنا _

میڈیسنز بھی لی ہیں کہ بس ویسے ہی بیڈ پر لیٹے ہو -" فاطمہ نے فکر مندی" سے پوچھا

ہادی کا دل چاہ کہ وہ انکی گود میں سر رکھے اور کہے کہ اپ یہاں نہیں ہیں تو کوئی دوائی اثر نہیں کرے گی

_ مگر وہ اپنی ماں کا دل نہیں چھوٹا کرنا چاہتا تھا

"_ جی ماما لی ہیں"

"_ قہوہ بنا کر پیو دوائیوں سے زیادہ بہتر ہے"

_ بیڈ کراون سے ٹیک لگائیں ہادی کے لب مسکرائے

اب وہ یہاں الائچی ادراک اور پتا نہیں کیا کیا ڈھونڈتا پھیرے گا پھر جا کر کہی قہوہ بنے گا __ وہ اسے کیسے سمجھائے کہ یہ پاکستان نہیں جہاں گھر میں کوئی چیز موجود نہیں تو وقطی پڑوسیوں سے لے لی جائے __

_ لیکن ابھی اسنے انکھیں بند کر کے یہی کہا تھا کہ

"_ جی اچھا ماما"

_ ابھی آرام کرو اور خبر دار جو افیس یا یونی گے

"_ جی او کے ہو گیا ماما"

اللہ حافظ رات کو کال کرنا پھر بابا اور ایمن سے بھی بات کر لینا ابھی"

"_ ریسٹ کرو

_ جی او کے اللہ حافظ

_ اسنے فون بند کر دیا

یونی سے تواف کر لیا تھا مگر افیس سے نہیں کر سکتا تھا اس لئے ابھی فون سائیڈ پر رکھ کر سو گیا کیونکہ دو گھنٹے بعد افیس کا ٹائم ہو جانا تھا_

بہت مشکل سے جاب ملی تھی کیسی صورت بھی کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا_ اور چھٹی کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا_

وہ اس قدر اپنی زندگی میں معصروف ہو گیا تھا کہ تکیہ پر سر رکھ کر ہی اسے ذری یاد اتی تھی ورنہ سارا دن تو وہ خود کو بھی بھول جاتا تھا_

"بہت مشکل ہے یہ سفر_ اور سفر بھی وہ جو پردیس کا ہو"

میرا بس نہیں چل رہا کہ اس (گالی) کے جسم سے خون کا اخری قطرہ بھی نچوڑ لوں_" حقارت سے کہتے شیخ نے سگریٹ پاؤں سے مسلا

"_اپنے ہاتھ سے شکار نکلا تھا دکھ افسوس اور غصہ تو انا ہی تھا"

شیخ اب غصہ چھوڑو جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب اپنا خون مت جلاو_'' پاس'' بیٹھی شیخ کی بیوی نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہویے کہا

کیسے کیسے جو ہو گیا ہونے دوں وہ میرے سامنے سب جیت گیا ہے_'' وہ'' غصہ سے دھاڑا

شیخ وہ اور تم دونوں بھول گے ہو کہ وہ ہمارا اشاگرد تھا اور ہم اسکے استاد وہ جو'' کچھ بھی ہے اج صرف و صرف ہماری وجہ سے بے فکر رہوا گر وہ بھول بھی گیا ہے یہ بات تو ہم ہیں اسے یاد دلانے کے لئے__'' اسکے لہجے سے نفرت جھلک رہی تھی_

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟؟ شیخ کو اسکی بات کی سمجھ نہیں ائی

"_کوئی مطلب نہیں"

تمہارے پہلیاں مجھے سمجھ نہیں اتی_وہ لڑکی اس وقت اسکے پاس ہے اور یہی بات مجھے پاگل کر رہی ہے___

تمہیں یہ بات پاگل کر رہی ہے اور مجھے خوش___"وہ ہونٹوں پر معنی خیز" مسکراہٹ سجا کر بولی

تمہیں خوش کر رہی ہے یہ بات تم پاگل ہو وہ لڑکی ہی اسکی کمزوری تھی جس کے ذریعے ہم بہت کچھ کر سکتے تھے_

تم جانتے ہو شیخ یہ جو مسلمان ہوتے ہیں نا ان کی کمزوری عزت ہوتی ہے" اور مسلمان لڑکی کے پاس تو سب کچھ عزت ہوتی ہے کیا تم بھول گے اسکی

ماں کو؟؟؟؟ وہ پہلے کیا تھی اور مسلمان ہونے کے بعد کی بن گئ تھی بس

"___ تحمل مزاجی سے کام لو

کیا مطلب ہے تمہارا کیوں مجھے الجھا رہی ہو_ " شیخ اسکی باتوں کو واقعی"

نہیں سمجھ سکتا تھا

تم بس فلحال یہ یاد رکھو کہ تم شیخ ہو دبئ کے سب سے خطرناک شیخ"

_ "اسکے کندھے پر اپنے ہاتھ کا دباو ڈالتی وہ اپنے شوہر کو تسلی دے رہی تھی

وہ اس وقت اپنے شوہر کی ایک وفادار بیوی کا کام سرانجام دے رہی وہ

بیوی جو ایک شوہر کی مشکل میں اسکے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی ہے

مرد اگر دشمنی پر اے تو صرف دشمن کو تباہ کرتا"

مگر شیخ یہ نہیں جانتا تھا کہ اگر عورت دشمنی پر اترائے تو نسلیں تباہ کر دیتی

"ہے

وقت کیا ہوا تھا باہر دن تھا یا رات_ ،؟؟؟

اسے کچھ نہیں علم تھا بس یاد تھا تو اتنا کہ وہ اب سیدہ کہلانے کے لائق نہیں

_رہی

_وہ اب اچھی بیٹی نہیں رہی تھی

_وہ اب اچھی لڑکی نہیں رہی تھی

"وہ اب سیدہ حجاب زاہرہ نہیں رہی تھی/

_نجانے کب سے وہ اسی طرح ڈھنڈے فرش پر بیٹھی رو رہی تھی

_نقاب ب اتر چکا تھا

_حجاب ڈھلا پڑ چکا تھا
_جس سے بال باہر نکل کر جھول رہے تھے
کیسی کو بھی کمرے میں انے کی اجازت نہیں تھی_اس لئے ٹیبل پر رکھا
_کھانا وہی رکھا ہوا تھا

_سفید گال اج حد درجہ کے لال ہو رہے تھے
_ہیزل گرے انکھوں کی چمک اج کہی کھو گئی تھی
وہ بال جنہیں وہ خود سے زیادہ سنبھال کر رکھتی تھی اج وہ اپنی بے قدری پر
_رو رہے تھے
_اج وہ کہی سے بھی سیدہ حجاب زاہرہ نہیں لگ رہی تھی
_اج وہ سید مرتضی علی شاہ اور نور حیا کی بیٹی نہیں لگ رہی تھی
اج وہ ایک ہاری ہوئی لڑکی لگ رہی تھی جو زمین پر بیٹھی اپنے کھع جانے کا
_سوگ بنا رہی تھی

_ نجانے کتنے ہی لمحے گزر گے اسے خود کے کھو جابے کا سوگ بناتے ہوئے

_ تب ہی دروازہ کھلا تھا اور کوئی اندر آیا تھا

_ اسنے ایک نظر دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی

_ اب جو بھی ایے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

بلیک روز نے ایک نظر ٹیبل پر رکھے کھانے کو دیکھا جیسے کیسی نے چھو بھی

_ نہیں تھا اور پھر ایک نظر زمین پر بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا

_ جو سیاہ عبائے میں اپنا بخت بھئ سیاہ کر چکی تھی

_ اسنے ملازم کو بلوا کر کھانا لے جانے کا کہا اور فرش کھانا منگویا

_ اور اب وہ سامنے صوفے پر بیٹھا تھا

شائن سے جا کر بیگ لے کر اوں _ "اسنے ملازمہ سے کہا"

جو سر اثبات میں ہلاتی باہر نکل گئی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ حجاب کا کتابوں

_ والا بیگ بیڈ پر رکھ کر دروازہ بند کر کے چلی گئی

_کچھ لمحہ وہ اسی طرح صوفے پر بیٹھا اسکی جھکی گردن دیکھتا رہا

جو بھی تھا اسنے ابھی تک اسکی لڑکی کا چہرہ نہیں دیکھا تھا اور نا ہی اسے کوئہ

شوق تھا اس کا چہرہ دیکھنے کا_

لڑکی سوگ تین دن کا ہوتا اور کل تمہارا پیپر ہے اسکی تیاری کرو لیکن اس

سے پہلے کچھ کھالو ورنہ یہ نا ہو کہ مجھے تین دن کا ماتم کرنے کا انتظام کرنا

پڑے_

لیکن اس بار تو یہ لفظوں کے ہتھیار حجاب پر زراہ بھی اثر نہین ہوئے وہ اسی

طرح گود میں سر رکھے بیٹھی رہی تھی_

تم بہری ہو کیا؟؟ بیلک روز نے پوچھا

لیکن وہ ابھی بھی ویسے ہی رہی جیسے کچھ سنا ہی نا ہو_

__ سنو یہ ڈرامہ بعد میں کرنا سمجھی کھانا کھاواور اپنے گھر کال کرو

گھر کال کرو" حجاب کو بس یہی سنائی دیا تھا اسنے فوراً اسے گردن گود سے" اٹھا کر اسے دیکھا _

اور ایک لمحے کے لیے واقعی بلیک روز نے سانس روک لیا تھا _

وہ خوبصورت تو تھی مگر اسکے نین نقوش تھے جو لیک روز کو سانس روکنے پر مجبور کر گے تھے _

وہ پلکیں چھپکائیں بغیر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا جو لال ہوتی انکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ وہ واقعی اسے گھر کال کرنے کا کہہ رہا ہے _

حجاب نے بیڈ پر رکھا اپنا بیگ دیکھا_اور فوراً اسے فرش سے اٹھ کر بیڈ کے قریب ائی اور بیگ اٹھایا
_

تم نے سہی سے نہین سنا پہلے کھانا کھاؤ پھر کال کرنا_اسے بیگ سے موبائیل نکالتے دیکھ کر کہا

لیکن اسنے تو اسے ایسے اگنور کیا جیسے کچھ سنا ہی نا ہو___اور موبائیل بیگ سے نکال کر اف کیا ہوا موبائیل ان کر رہی تھی
_

صرف کچھ لمحہ کا جو اسکا سحر بلیک روز پر طاری ہوا تھا وہ پل میں اتر گیا اور وہ صوفے سے قٹھ کر اسکے قریب ایا

تم جتنی شکل سے معصوم ہو اسی طرح میرے ساتھ رہو تو اچھا ہو گا___
اسکے ہاتھ سے موبائیل کھینچتے ہوئے وہ بولا

مو---بائ"--ل دو_اسنے اٹکے ہوئے لفظوں سے موبائی مانگا

دے دوں گا پہلے کھانا کھاو_موبائیل اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا

نہین کھانا تمہارا احرام کا کھانا پاس رکھو بھوکی مر جاوں گی ُاچھا ہو گا___""""
وہ خلق کے بل چلائی

تم تو بھوک سے مر جاوں گی مگر میں بھری جوانی میں بیوہ نہیں ہونا چاہتا اس لئے قلمیں نند کرع اور کھانا کھاو فالتو کے ڈرامے_وہ اخری جملہ میں
_بڑبڑاتا واپس صوفے پر اکر بیٹھا

میرے مرنے سے بیوہ تو تم تب ہو گے جب میں اس زبردستی کے نکاح کو مانوں گی بندوق کے زور میں صرف تم نے مجھ سے کاغذ پر دستخط کروائیں ہیں میرا دل تم جیسے منحوس ادمی کو کییس صورت بھی اپنا شوہر نہیں مانے گا __ اج اسکی آواز حد درجہ کی اونچی تھی

بندوق کے ذریعے اگر میں تم سے شادی کر دکتا ہوں تو کھانا بھی کھلا سکتا ہوں سمجھی __

تمہیں اتا ہی کیا ہے سوائے گولیاں چلانے کے __

بہت کچھ اتا ہے کہو تو کر کے دیکھاو _ اسنے اسکی انکھوں میں دیکھتے کہا

_ حجاب نے فوراً اسے نگاہیں اس پر سے ہٹائیں

ٹھرکی بڈھا نا ہو تو_ "دل میں اسے ٹھرکی کا لقب دیتی وہ بیڈ پر بیٹھی "

ملکہ عالیہ صاحبہ تمہارے اگے لا کر کوئی کھانا نہین پیش کرے گا خود ہی اپنے قدمین مطارک کو زحمت دے اور کھانا نوش فرمائے_ وہ طنز بہت اچھے کر لیتا تھا

کہانا نہیں کھانا تو نییں کھانا__ وہ اکڑ کر بولا

لگتا ہے تمہین میری زبان سمجھ نہیں اتی تمہیں اسکی زبان سمجھ اتی ہے__ کوٹ کی اندرونی جیب سے پسٹیل نکالتے وہ بولا

_ حجاب کا تو دل اس سیاہ پسٹول کو دیکھ کر ہی کانپ جاتا تھا

اٹھو اخری بات اپنہ زبان سے کہہ رہا ہوں ورنہ اگلی بار یہ بولے گی___ ہاتھ کی جانب اشارہ کیا

_مگر حجاب ہلی بھی نہیں تھی

لابےہ بیلک روز کے ہات میں موجد پسٹول سے گولی مکلنے کی آواز سارے کمرے میں گونجیتجی
_
_اور حجاب بدک کر بیڈ سے اٹھی تھی

_نلیک روز نے انکھ کے اشاریٔ سے سامجے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

_اور وہ دیوار پر سورخ کو دیکھتی سامنے صقفے پر ب بیٹھ گئ

_ کھاو کھانا_ اسکے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھے اسنے حکم جاری کیا

_ حجاب نے کانپتے ہاتھوں سے بریانی کی پلیٹ سے ایک چمچہ منہ میں ڈالا
_ بے اختیار وہ خلق میں پھنس گیا تھا
_ پہلے ہی اسکا چہرہ لال تھا اور کھنسے سے مزید لال ہو گیا تھا
پہلی بار کھا رہی ہو کیا پانی پیو_ دور بیٹھے شخص نے بولنا ضروری سمجھا تھا
_ مگر حجاب نے مڑ کر دیکھنا بھی پسند نہیں کیا

لڑکی تم سے کہہ رہا ہوں پانی پیو_ اسنے دیکھا تھا کہ وہ اب بہت بری طرح
_ سے کھانس رہی تھی

بلیک روز کو سمجھ اگیا تھا کہ اسکی کچھ گھنٹوں کی بیوی کو انسانوں کی زبان سمجھ نہیں اتی اسے اسکی پستول کی زبان سمجھ اتی ہے اس لئے اسنے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اسکی پسند کی زبان میں سمجھائے گا

سواب اسنے ایک گولی چوتھی گولی سامنے دیوار پر اتاری تھی اور صوفے پر بیٹھی حجاب بدک کر اٹھی_

بلیک روز نے انکھوں سے پانی کے گلاس کی جانب اشارہ کیا_

حجاب نے اس دیوار کو دیکھا جہاں چار گولیوں کے سوراخ تھے_

اور اسنے بغیر سامنے بیٹھے آخص کو دیکھے کھڑے کھڑے ہی پانی کا گلاس ایک ہی سانس میں پی لیا_

"اسے ویسے نہایت ہی بے ادب خاتون ہو پانی کے مانیرز نہیں تمہیں_" دیکھتے وہ بولا

_جس کے جواب اسنے بس خاموشی سے دیا تھا

کھانا کھاواب___"پسٹول سے کھانے کی طرف اشارہ کیا"

حجاب کو جتنی بھی گالیاں اتی تھی اج اسنے دل میں اس شخص کو دے دی تھی
_
_جو اسے گولیوں سے ڈرا رہا تھا
اسے یاد تھا جب وہ بارہ سال کی تھی جب پہلی بار اسنے گولی کی آواز سنی تھی اور بہت بری طرح سے ڈر گئی تھی اس کے بعد اج تک مرتضی نے اسے پستول دیکھایا بھی نہیں تھا
_

اور اج قسمت اسے یہ دن دکھا رہی تھی کہ ہر سانس کے ساتھ فائیرینگ کی آواز ہی سن رہی تھی

_ ایک دو لقموں کے بعد اسکا دل بھر ایا تھا

_ اسنے بس وہی چھوڑ دیا

چلو اب یہ لو موبائیل اور اپنے گھر کال کرو_ "موبائیل کوٹ سے نکالتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر اسکے قریب اکر بیٹھا

جو بھی کہو گا وہی تم اپنے گھر والوں کو کہوں گی سمجھی_ موبائیل دینے سے پہلے اسے کہا

حجاب نے کچھ دیر اسے دیکھا_ اور دل میں کہا کہ بس ایک بار کال تو کرو پھر صرف ایک ہچکی کی دیر ہے میرے والدین لہجہ ہی سمجھ جائے گے

_اسنے دل میں یہ سوچا اور گردن اثبات میں ہلائی

جاری ہے

نور بیٹا پریشان مت ہو ان شاءاللہ کوئی اچھی خبر
ملے گی ___ نورین بیگم نے روتی ہوئی نور کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی
دی

انٹی میرا دل بند ہو رہا ہے میری بیٹی ٹھیک نہیں ہے ___ اسنے روتے ہوئے
کہا

نہیں میری بیٹی یوں نہیں کہوں ___ مرتضی پتا کروا رہا ہے ناان شاءاللہ سب ٹھیک ہو گا ___ وہ اسے تسلی دے رہی تھی مگر خود اپنے انسو پونچھ رہی تھی _

وہ پوتی جو اگر سکول جاتی تھی تو ان سے رہا نہیں جاتا تھا اور اج وہ کہاں تھی کس حال میں تھی کچھ بھی علم نہیں تھا _

مرتضی اابھی بھی اپنے ایک جانے والے دوست کو کال کر کے لاونج میں ایا تھا جہاں نور نورین بیگم کے ساتھ لگی رو رہی تھی _

اسے وہاں دیکھ کر نور فورا اسے صوفے سے اٹھی اور اسکے قریب ائی _

کیا ہوا کچھ پتا چلا _ ؟؟؟؟انسو کے نشان ابھی بھی رخسار پر موجود تھے _

مرتضی کا دل اج بھی کٹ سا جاتا تھا جب وہ نور کی انکھوں میں انسو دیکھتا

تھا _

ابھی بھی اسکے لئے ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا نور کو اپنے سینے سے لگایا _

نور حیا روئے نہیں ان شاءاللہ کچھ دیر تک پتا چل جائے گا ___ اسے تسلی

دیتے خود سے علیحیدہ کیا _

میں نے اس لیے تو نہیں وی اللہ سے رو رو کر مانگی تھی کہ اج اسے کھو"

دوں ___" اپنے انسو صاف کرتی وہ زخمی دل سے بولی

اسنے صرف اتنا کہا تھا اور مرتضی کو سہی معنوں میں اپنا دل بند ہوتا محسوس

ہوا تھا _

کیا واقعی وہ اسے کھو چکا ہے ؟؟؟

نہیں اگر ایسا ہوا تو _ !!

_اسے لگا کہ اب وہ اگلی سانس نہیں لے سکے گا

وہ ایک ریٹائیرڈ آرمی افیسر تھا بہادر افیسر جس نے ساری زندگی بہادری سے گزاری تھی مگر اج وہ بہادر مرد خود کو دنیا کا کمزور ترین مرد سمجھ رہا تھا_

_بامشکل وہ نور کے قریب ہی صوفے پر بیٹھا

_کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی تھی

_اور اس خاموشی کو موبائیل کی رنگ ٹون نے توڑا^

_اس رنگ ٹون کے ساتھ بہت سی امیدیں جڑی تھی

___ مرتضی نے ٹیبل پر رکھا موبائیل اٹھایا اور

سکرین میں جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر مرتضیٰ کا ایک لمحہ کے لئے سانس رک گیا_ مرتضی کو لگا یہ کوئی معجزہ ہوا ہے_ کہ اسکے موبائیل میں اسکی بیٹی کی کال ارہی تھی

_کال ارہی تھی

___اسنے کال ریسو کی اور سپیکر ان کر دیا

ہیلو اسلام علیکم بابا جان ___ "اسکی آواز تھی یا کوئی جادو جو اس لاونچ میں موجود تمام نفوس کے دل تک کو سکون بخش رہی تھی _

وعلیکم اسلام بیٹے ___ مرتضی نے جواب دیا

اسلام علیکم حجاب کہاں تھی بیٹا صبح سے کالز پر کالز کر رہے ہیں نمبر کیوں بند تھا اتنی لاپرواہی حجاب ___ " سپیکر ان تھا اس لئے نور نے اسکی آواز سن لی تھی

اور فون کی دوسری پار حجاب کے انسو بے اختیار گال میں بہتے چلے گے _ جنہیں پاس بیٹھے بلیک روز نے پسٹول دیکھا کر واپسی کی راہ دیکھائی تھی _ وہ لڑکی جو جو کیسی کا زرا سا سخت لہجہ تک براداشت نہیں کر سکتی اج وہ دنیا جہاں کے ظالم شخص کی قید میں ظلم برداشت کر رہی تھی _

حجاب نے دکھتی نگاہوں سے پاس بیٹھے بے حس شخص کو دیکھا_ اور ایک سانس خرچ کیا

ماما ایگزام تھے ناتوان کی تیاری کر رہی تھی اور_ اسے شاید رٹا بھول گیا تھا جو ایک بار پھر بلیک روز کو دیکھا_ اسکی سرد انکھوں میں دیکھنی کی دیر تھی

_سب کچھ یاد اگیا تھا

اور کیا حجاب_ ؟؟؟نور نے بے صبری سے پوچھا

اور ماما موبائیل خراب ہو گیا تھا_ جھوٹ بول کر اسنے انکھیں زور سے بند کی

_

_لڑی کی ماند دانسو انکھوں سے نکل کر گال میں بہ گے

تو حجاب احمر سے موبائیل لے لیتی اسے انفارم کر دیتی بیٹا اتنی غیر ذمہ داری یہاں ہماری سانسیں بند ہو رہی تھی___ مرتضی نے اسے کہا

__ بابا مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا کیسی سے مانگنا

بیٹا اپ سے اتنی غیر ذمہ داری کی امید نہیں تھی حجاب اپ تو میری سمجھدار بیٹی ہیں اتنی لاپرواہی بیٹا__ مرتضی نے زندگی میں پہلی بار اس سے شکوہ کیا تھا

حجاب کو لگا کہ اج سب ختم ہو گیا ہے_ ناوہ باوقار لڑکی رہی ہے اور نا ہی اچھی بیٹی_ وہ کچھ نہیں رہی_ کچھ بھی نہیں_ اسکی ذات زرہ زرہ بکھیر گئی تھی_

ائم سوری اسکی آواز میں اب رونے والی ہو گئی تھی

اٹس نوٹ فیئر بیٹا مجھے سوری نہیں چاہیے اپکا پرومس چاہیے ___ مرتضیٰ کو _ گوارا نا تھا اپنے سامنے اپنی ہی عورتوں کو جھکانا

بابا ائم پرومس ائیندہ ایسا نہیں ہو گا ___ یہ کہا اور ایک بار پھر سے انسو صاف کئے

حجاب رو کیوں رہی ہو اتنی سی بات پر تمہیں رونا اگیا ہے ___ نور نے اسکی آواز میں نمی کو پہچان لیا تھا
بے شک ماں دور تھیٔ مگر اولاد کی زراہ سی تکلیف اسے اپنے جسم میں _ محسوس ہوتی ہے

_ نہیں ماما رو تو نہیں رہی ___ "جلدی سے خود کو کمپوز کیا"

رو نہیں رہی تو پھر آواز کیوں بھاری ہو رہی ہے_؟؟؟"نور نے پوچھا"

اب تک جتنی بھی بات نور نے کہی تھی اتنی ہی بار بلیک روز کا دل باہر نکلنے کو

___ایا تھا

گلہ خراب ہے اس وجہ سے_"حجاب نے کہا"

میڈیسنز لو نا___نور نے کہا

جو درد مجھے لگا ہے اسکی کوئی دوائی نہیں ہے ماما حجاب نے سوچا

___جی ماما لی ہے

کچھ دیر وہ اسی طرح سب سے بات کرتی رہی سب کو اطمینان ہو چکا تھا اب

_کہ واقعی وہ ٹھیک ہے

_لیکن مرتضی کو ابھی بھی شک تھا

_ اسکی سوچ عام ادمیوں والی نہیں تھی وہ حجاب کا لہجہ سمجھ گیا تھا

اور سب سے بڑی بات تو یہ تھی اسے شک میں مبتلا کرنے والی بات یہ تھی

کہ احمر نے کہا تھا کہ اج حجاب کا ایگزام تھا اور موبائیل لانا منع ہے مگر حجاب

_ نے تو ایگزام کا ذکر بھی نہیں کیا تھا

_ کچھ تو تھا جو حجاب چھپا رہی تھی

_ وہ کیا تھا؟؟؟ اسکو جانا مرتضی کے لئے اب بے حد ضروری ہو چکا تھا

اب رونا دھونا بند کرو اور پیپر کی تیاری کرو ایک نمبر بھی کم ایا نا تو یہ دیکھ

لو___ فون بند کرتے ساتھ ہی اسنے کہا اور اسے پسٹول دیکھاتے ہوئے بولا

زیادہ میرے باپ بنے کی ضروت نہیں ہے___ حکم تو ایسا کر رہا تھا جیسے وہ

_ اسکی مان لے گی

تم جیسی اولاد کا باپ بنا میں پسند بھی نہیں کرتا___ کہا اور اسکا موبائیل جیب میں ڈلتا وہ صوفے سے اٹھا
_

مجھے نہیں دینا ایگزام نہیں پڑھنا مجھے زندگی برباد ہو چکی ہے اب میری
__

دروازے کی جانب جاتے روز نے گردن مڑ کر اسے دیکھا
_

گھنٹی بعد اوں گا اور اس کتاب سے کچھ بھی پوچھوں گا اگر نہیں ایا تو کل تم اپنی پڑھائی نہیں کروں گی بلکہ میں تمہارا جنازہ پڑھوں گا سمجھ ایی____
اسے پسٹول دیکھا کر وارن کرتا وہ باہر نکل گیا
_

خبیث جنگلی جانور موبائیل دے جاو میرا___ وہ پیچھے سے چلائی تھی مگر دوسری طرف وہ ایسا وہاں سے گیا تھا جیسے اس نے تو کچھ سنا ہی نہیں ہے___

اللہ کرے مر جاو تم مر جاو___ روتے ہوئے وہ است ایک بار پھر سے بد دعا دے گئی تھی_

زاویار لو بیٹا رنگ پہیناو نتائشہ کو___ افشاں بیگم نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا_ جو بلکل حیران سا کھڑا اپنی ماں کا چہرہ دیکھ رہا تھا_

ماما یہ اپ کیا کر رہی ہیں میں اپکو اپنی مرضی بتا چکا تھا___ وہ دھیمی آواز میں بولا تھا_

تمہیں خدا کا واسطہ ہے زاویار میری عزت اج رکھ لو بھری محفل میں مجھے رسوا نہیں کرنا___وہ بھی اتنی ہی آواز میں اس سے منت کر رہی تھئ_

اسنے بہت دکھ اور شکوہ کن نگاہوں سے اپنی ماں کو دیکھا_ اور پھر لوگوں کو جواج وہاں موجود تھے_

اسنے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اسکی ماں ایسا بھی کر سکتی ہے_

ساتھ کھڑی نتائشہ کو دیکھا___ جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی_

زاویار نے ایک نظر پھر اپنی ماں کو دیکھا_ اور بے حد نرمی سے وہ انگوٹھی ان سے لی_ اور اتنی ہی بے رخی سے وہ نتائشہ کو پہینایی تھی_

انگوٹھی پہیناتے ساتھ ہی لان میں تالیوں کی آواز گونجی تھی_

زاویار نے بہت کرب سے انکھیں بھینچی_

مائیں اس قدر ظالم بھی ہوتی ہیں_ ؟؟؟

اسنے سوچا اور بغیر کیسی سے کچھ بھی کہے وہ گھر سے باہر نکل گیا تھا_

پیچھے افشاں بیگم اور نتائشہ اسے ڈھونڈتی ہی رہی مگر وہ رات کے اخری پہر

_ گاڑی خالی سڑکوں میں گھماتا رہا

___ اسنے بے فائی نہیں کی تھی لیکن پھر بھی وہ بے وفا کہلائے گا

_ یہی سوچ کر اسے گھٹن ہو رہی تھی کہ وہ بے وفا ہے

_ دوسری طرف اج نتائشہ کی خوشی کی کوئی حد نہیں تھی

_ اج اسے اپنی فتح پر فخر ہو رہا تھا

بس ایک بار ایک بار زاویار تم مکمل طور پر میرے ہو جاو پھر دیکھنا یہ انا یہ غرور سب تمہارا کہاں جاتا ہے___ ائیر نگس اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی

_ وہ سوچ رہی تھی

وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی وہ اسکی ضد تھی جیسے وہ اج پورا کر چکی تھی

_

کیونکہ جو محبت کرتے ہیں تو محبوب کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں انہیں

_ اپنے رنگ میں بدلنے کی کوشش نہیں کرتے

_فرش پر بیٹھی حجاب ابھی بھی کتابوں کو ہاتھ نہیں لگا رہی تھی

_اسکا دیا ہوا ایک گھنٹہ اب منٹس میں رہ گیا تھا

_ مگر اسے کوئی پرواہ کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی

زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ سیدہ حجاب زاہرہ کو کتابیں بری لگ رہی تھی___

___کتابیں کیا اسے تو آج خود سے بھی نفرت ہو رہی تھی

اسی طرح وہ فرش پر بیٹھی خود کو کوستی رہی تھی_اور ایک گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا_

_ اب دروازہ کھلا تھا اور وہ اندر آیا

یہ پہلی بار تھا کہ وہ کیسی کے لیئے بار بار خود آرہا تھا_ ورنہ وہ کبھی بھی کیسی کے پاس خود نہیں جاتا تھا_

_اسے وہی بیٹھا دیکھ کر ایک لمحہ کے لیئے وہ بس اسے دیکھتا ہی رہا

لڑکی تم سے کیا کہا تھا میں نے _؟؟ اسکے سر پر کھڑے ہوتے ہوئے وہ بولا

_ وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

کیا لڑکی لڑکی لگا رکھا ہے تمہارے جیسا گھٹیا نام نہیں ہے _ میرا حجاب نام ہے سمجھے ____ وہ اتنے زور سے چلائی تھی کہ بلیک روز کو بھی اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے _

جتنی زبان چلاتی ہو اگر اتنا ہی دماغ چلاتی تو اج یہ دن نا دیکھنا پڑتا محترمہ سیدہ حجاب زاہرہ ولد سید مرتضی علی شاہ ابن سید میر عالم شاہ ___ وہ اخر میں اسکے نام کو لیتا ساتھ میں اسکا مکمل تعارف بھی بتا چکا تھا

اور حجاب تو بس حیرانگی سے انکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہی تھی جس نے اسکے باپ دادا سب یاد دلا دیا تھا _

چلواب لے کراواپنی کتاب اور جو میں پوچھو طوطے کی طرح بتاتی

چلو____

تم میرے باپ کیوں بن رہے ہو جب کہا ہے نہیں پڑھنا تو کیا موت پڑ رہی ہے تمہیں___؟؟ حجاب واقعی حیران تھی کہ یہ شخص اسکی پڑھائی کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے_

بہت بولتی ہو تم___"اتنا کہا اور بری بے تکلفی سے صوفے پر جا بیٹھا"_

اور حجاب بس وہاں کھڑی اسے دیکھتی رہی_

کاش انکھوں سے قتل کیا جا سکتا_تو اج بلیک روز کا قتل ہو جاتا_

اب کھڑی کیوں ہو لے او کتاب سنا ہے کہی ٹاپ واپ بھی کیا ہوا ہے ___

وہ اخر میں طنزیہ انداز میں بولا

وہ اس پر طنز ایسا کر رہا تھا جیسے بہت قریبی جانے والا ہو

"___ تم مر جاو خبیث ادمی

_ میرا ابھیٔ یہی خیال ہے کہ میری بیوی بیوہ ہو جائے_ "اسکا لہجہ گھمبیر تھا"

وہ ابھی بھی وہی کھڑی تھی___ اور اسے دیکھ رہی تھی جس نے چند لمحوں

_ میں زندگی برباد کر دی تھی اسکی

اسے وہی کھڑے دیکھ کر وہ صوفے سے اٹھا اور اسکے قریب ایا_ مگر چند

_ قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہو کر وہ چہرہ اسکے قریب کرتے ہوئے بولا

میری بات سنو محترمہ حجاب تمہارے اس سمیسٹر میں سو فیصد رزلٹ نا ایا نا تو یہ دیکھ رہی ہو نا بغیر تکلف کے یہ تمہارے سینے میں اترے گی ___

_ اس سے پیچھے ہوا

اگر میری کیسی بھی بات کو تم نے دھمکی سمجھی نا تو یہ تمہاری زندگی کی بہت بڑی غلطی ہو گی پڑھو یا سوگ بناو میری بلا سے مجھے رزلٹ میری مرضی کا چاہیے سمجھی _ وہ اسے کہتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ____ اور حجاب بس بند ہوتے دروازے کو کو دیکھ رہی تھی

ہونیہہ اپنے بچوں پر رعب جمائے جا کر _ خبیث ادمی ___ اسے برا بھلا کہتی وہ واقعی اب اپنی کتاب کھول کر بیڈ پر بیٹھ گئی _

تیاری تو اسکی تھی _ بچپن سے پیپرز سے پہلے ہی وہ پیپرز کی تیاری کر لیتے تھی اسی لئے ابھی بھی اسکی مکمل تیاری تھی بس دہرائی کرنا تھی جس کا دل زراہ برابر بھی نہیں کر رہا تھا _ دل تو اس وقت جیسے دھڑک ہی نہیں رہا تھا _ ہر احساس امید خواب سب کچھ بکھیر چکا تھا

ہم نے سنی ہیں خاموشیوں کی سر گوشی")
ہم نے دیکھا ہے اپنی ذات کو بکھیرتے ہوئے
(ہم نے جانا ہے فقط خدا کے کوئی نہیں ہے ہمارا _ "بنت مہربان

کیا ہوا ایمن ایسے کیوں بیٹھی ہو ___ فاطمہ کچن کا اج کے دن کا اخری دیدار کر کے کمرے میں جانے لگی تھی کہ لاونج میں صوفے پر بیٹھی ایمن نظر ائی _

اسنے شاید کچھ سنا ہی نہیں تھا اس لئے ابھی بھی وہ صوفے کی پشت پر سر گرائے بیٹھی رہی_

فاطمہ اسکے قریب ائی_

ایمن تم سے پوچھ رہی ہوں کچھ ؟؟؟ اسکے کندھے سے پکڑ کر ہلاتی فاطمہ نے کہا

ہوں سوری ماما_ وہ چونکی تھی

کیا ہوا کیوں بیٹھی ہو ایسے ؟؟؟ اسکے پاس ہی وہ بھی صوفے پر بیٹھ گئ_

کچھ نہیں ماما بس ویسے ہی___ کہتی وہ فاطمہ کے کندھے پر سر رکھ گئ

_فاطمہ نے شفقت سے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرا

تھک گئی ہے میری بیٹی____؟؟؟

جسمانی تھکن نہیں ہے ماما ذہنی طور پر تھک گئی ہوں_ کہتی ایک افسردہ سی سانس خرچ کی_ اسکے لہجہ میں تھکن واضع تھی

کیوں ذہنی طور پر کیسے تھکن ہے_؟؟؟ فاطمہ اب اسکے بال سہلا رہی تھی

__ پتا نہیں ماما دن بدن یہ تھکن بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے

جسمانی تھکاوٹ کام کی وجہ سے ہو جاتی ہے لیکن پتا ہے بیٹا ذہنی تھکاوٹ کیوں ہوتی ہے_؟؟؟

کیوں ہوتی ہے_؟؟؟اسنے بہت تجسس سے پوچھا

"_جب روح کو دوا چاہیے ہوتی ہے"

"روح کی کونسی دوا ہوتی ہے ماما_؟؟"

"_ذکر الہی اور الفت الہی"

"ماما میں پڑھتیٔ ہوں نماز اب تو فجر میں بھی اپکو تنگ نہیں کرتی اپکی ایک آواز میں اٹھ جاتی ہوں_"

تمہیں کیا لگتا ہے ایمن کے صرف نماز پڑھنے سے ذکر الہی الفت الہی ہو گی ؟؟؟ نہیں ایمن یہ ہماری زندگی کی سب سے بڑی غلط فہمی ہوتی ہے کہ نماز ادا کرنے سے سب کچھ حاصل ہو جائے گا_ بیٹا جنت صرف سجدوں سے نہیں ملتی بلکہ جنت حاصل کرنے کے لئے ادنیا کا سکون حاصل کرنے کے لئے_ اللہ سے تعلق بنانا پڑتا ہے ایمن_____ وہ رکی تھی_

ماما اللہ سے تعلق کیسے بناتے ہیں_ ؟؟؟ کیسی بچے کی طرح اسنے معصومیت سے سوال پوچھا تھا

"اللہ سے تعلق بہت خوبصورت ہے ایمن اگر ایک بار بن جائے تو پھر کبھی ختم نہیں ہوتا_ یہ تعلق بنانا مشکل نہیں ہے اللہ سے تعلق بنانا اللہ سے اپنی باتیں شئیر کرنا اللہ کو بتانا کہ تم اللہ سے کتنی محبت کرتی ہو اللہ سے اپنے

دکھ پریشانیاں اپنے احساسات سب کچھ شئیر کرنا یہ سب اللہ سے تعلق بناتے ہیں___"

ماما اللہ سب جانتے ہیں اللہ جانتے ہیں کہ ہم کیا محسوس کر رہے ہیں تو" ہمیں کیا ضرورت ہے_"

ایمن یہی تو ہماری بے قوفی ہوتی ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ بس نماز روزے" حج عمرے ادا کر لیے تو بس ہم جنتی بن گے ایمن اللہ سے اظہار کرنا اللہ سے محبت کا اظہار کرنا اور بار بار کرنا ہمارے لئے ضروری ہے جب ہم اللہ سے اظہار کرتے ہیں نا کہ یا اللہ میں اپ سے بہت محبت کرتی ہوں میں اپکی رضا میں راضی ہوں تو اس وقت دراصل ہم خود کو یاد دلا رہے ہوتے ہیں کہ ہم اللہ سے بہت محبت کرے ہیں ہم اللہ کی رضا میں راضی ہیں___"

وہ اب خاموش رہی تھی_ کچھ بولنے کے لئے تھا ہی نہیں

"ایمن یاد رکھنا بیٹا جو اللہ والے ہوتے ہیں نا وہ ہر وقت جائے نماز بچھا کر نہیں بیٹھے رہتے وہ چوبیس گھنٹے ہر سانس کے ساتھ اللہ کو یاد رکھتے ہیں کیا تم نے کبھی اپنے سارے دن کی روٹین اللہ سے شئیر کی ؟؟ نہیں نا ! ! کیوں ؟؟ کیونکہ تمہیں یہی لگتا ہے کہ اللہ سب جانتے ہیں بے شک اللہ سب جانتے ہیں بے شک کائینات کی ہر شے اللہ کے حکم سے ہوتی ہے لیکن ایمن کبھی سارے دن کی روٹین رات کو بیڈ پر بیٹھ کر سکون سے اللہ سے شئیر کرنا پھر دیکھنا تمہاری یہ ساری تھکاوٹ کہاں جاتی ہے میری بات پر یقین کرو ایمن تمہاری ساری تھکن یکدم ختم ہو جائے گی یہ ذہنی تھکاوٹ نہیں ہے ایمن یہ روح کی اداسی ہے روح کو تروتازہ کرو_"

وہ خاموشی سے اسکے کندھے پر سر رکھے بیٹھی رہی اور سوچتی رہی کہ کیا اسنے زندگی میں کبھی اللہ سے بتایا تھا کہ وہ کس مشکل میں ہے اسکا دل کیا چاہتا ہے_؟؟؟ نہیں_ کبھی یہ چیز محسوس ہی نہیں کی تھی کبھی اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا

ایمن اجکل کی نوجوان نسل کی پریشانی دکھ تکلیف خوف کی وجہ یہی ہے کہ وہ اللہ سے دور ہیں بہت دور انہیں یہی لگتا ہے کہ نماز پڑھ لی تو بس حقوق اللہ پورے کر لیے بیٹا ایسا نہیں ہوتا اللہ سے محبت کرو اسے اپنے دکھ تکلیف اسیے ہی شئیر کرو جیسے اپنے کیسی گہرے دوست سے کرتے ہو ویسے ہی اسے بتاو کہ تم کیسا محسوس کرتی ہو_ سب بتاو اللہ کو_ تم جانتی ہوں ایمن تمہاری پھوپھو جب تمہاری عمر میں تھی تو کیسی تھی_؟؟؟

کیسی تھی_؟؟؟؟

وہ ہمیشہ چوبیس گھنٹے اللہ کے قریب رہتی تھی وہ کھانا کھانے سے پہلے اللہ " سے کہتی تھی وہ سونے سے پہلے اللہ سے باتیں کرتی تھی ایمن یہی عادت اسنے مجھے بھی ڈالی تھی اور اج میں تمہیں بتا رہی ہوں _"

جی ماما_ "بس اتنا ہی کہا اور سر اسکے کندھے پر سے ہٹائی"

جاواب سو جاو اور ذہنی سکون کیسے حاصل کرنا اب تم یہ بات جانتی ہو___ اسکی پیشانئ پر پیار کرتے ہوئے کہا

تھینکیو ماما___ اسکے گلے لگتے شکریہ ادا کیا

میری گڑیا ہو تم ایمن جب اداس ہوتی ہو تو دل کٹ جاتا ہے ___ اسے پیار کرتے نجانے کیوں انکھیں بھیگ گئی تھی

وہ پہلی بار جب اسکی گود میں ائی تھی تو فاطمہ نے وہ منظر یاد کیا تھا جب وہ اسے رخصت کرے گی اور اس وقت بھی مکمل اسکا وجود کانپا تھا اور اب _ جیسے جیسے ایمن بڑی ہو رہی تھی فاطمہ کو ایمن دور جاتی محسوس ہو رہی

ماما اب سو جائے اپ تھک گئی ہو گی _ "اسے پیار کرتے ہوئے کہتی وہ بولی"

جسمانی تھکاوٹ کچھ بھی نہیں ہوتی بس روح اداس نہیں ہونی چاہیے _ کہتی فاطمہ صوفے پر سے اٹھی

_ ساتھ ہی ایمن بھی صوفے پر سے اٹھ گئی تھی

سو جاو سکون سے_ "اسے کہتہ فاطمہ اپنے کمرے میں چلی گی"

اور ایمن اپنے کمرے میں
___

کمرے میں اتے ساتھ ہی ایمن نے محسوس کیا تھا جیسے دل تھوڑا سکون

حاصل کر رہا ہے
___

اللہ میں نہیں جانتی اپ سے باتیں کیسے کرتے ہیں مجھے نہئں پتا بس اللہ میں

کروں گی اپ بس سن لینا اللہ اور میری کیسی غلط بات پر مجھے معاف بھی

کر دینا___ وہ کہ رہی تھی اور ساتھ ساتھ آواز بھی اب نم ہوتی جا رہی

تھی
_

وہ نادان نہیں جانتی تھی کہ صرف اللہ کی ہی ذات ہے جس سے بات

کرتے ہوئے کوئی خوف نہیں ہوتا_ ایک وہی ذات تو ہے جیس سے دل کھو

ل کر ساری باتیں کر لی جاتی ہیں
_

اسکا دل اج واقعئ جیسے باہر نکلنے والا ہو رہا تھا

اسکی انکھ اچانک سے کھلی تھی_ وہ بدک کر اٹھئ_ اور دیوار پر لگی گھڑی پر ٹائم دیکھا جہاں نو بج چکے تھے_ زرناب نے بے حد غصے سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے زرباب کو دیکھا جس کی کمر اسکی جانب تھی اور خود وہ بال بنا رہا تھا___

اسنے فوراً اسے جو دپر سے بلینکٹ اٹھا کر پیچھے پھینکا اور اچانک سے اسے پیچھے سے پکڑ چھچھوڑا تھا___ وہ جو اپنی ہی مستی میں مزے سے بال بنا رہا تھا اچانک سے خود پر حملہ ہوتا دیکھ کر ڈر ہی گیا تھا___

کیا کرتی ہو زرناب ڈرا ہی دیا ہے اس طرح تو میں مجرموں کو بھی نہیں پکڑتا جس طرح تم نے ابھی مجھے پکڑا ہے___ اسے کہا

فراڈی ایس پی تم خود تیار ہو گے اور مجھے اٹھایا بھی نہیں کہا بھی تھا کہ گھر جانا ہے صبح لیٹ ہو گی ہوں بابا افیس کے لیے اب نکل گے ہو گے____ اسے کہتی اخر میں وہ اسکے بال بگاڑ گئی

زرباب نے اسے دیکھا_ وہ حیران تھا کہ کیوں اس لڑکی کے سامنے وہ بلکل خاموش ہو جاتا ہے_ وہ اسے غصہ تو دور کی بات اسے اونچی آواز سے بات بھی نہیں کر سکتا تھا_

ایسے مت دیکھو بہت غصہ ارہا ہے مجھے تم پر___ خود کو مسلسل گھورتا دیکھ کر زرناب نے اس سے کہا

میں دیکھ رہا ہوں کہ ایسا کونسا جادو کرتی ہو تم جو مجھے تم پر غصہ نہیں اتا___ کہا اور اسے اپنے قریب کیا

زیادہ فری مت ہو اب اور نا ہی زیادہ ہینڈ سم اور کول بننے کی کوشش کرو بھول گے شادی شدہ ہو اب ___ اسکی وردی کے گریبان کے دو بٹن بند کرتے ہوئے زرناب نے کہا

_

زرباب کے لب مسکرائے

___اس سے شدیٔ شدہ ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا

لیکن جس سے شادیٔ ہوئی ہے اسے بہت پڑے گا ___ وہ اب اسکی وردی پر ہاتھ مارتی کہہ رہی تھی

اب میری نیت خراب مت کرو میڈم پھر کہو گی کہ میں بے شرم ہوں

___

تم نیت خراب کرو گے اور میں یہی سے تمہیں اوپر پہنچا دوں گی_ اسکی گردن پر اپنے ہاتھ سے پکڑتی وہ بولی

_زرباب کو اپنی گردن پر کچھ چبھا تھا

ادھر ادھر ناخن دیکھا نا___ اسنے فوراً سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کیا

میری جنگلی بیلی یہ کیا ہے_ ؟؟؟اسکے لمبے ناخنوں کو دیکھتا وہ بولا

"_وہی جو تمہارے ہیں"

___لیکن میرے تمہاری طرح بلیوں جتنے لمبے نہیں ہیں

___کیونکہ تم بیلی بن بھی نہیں سکتے نا تم تو بیلے ہونا

فالتو باتیں مت کیا کرو ا نہیں کاٹو___ اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا وہ بولا

کیوں کاٹوں نہیں کاٹتی میرے ہاتھ میرے ناخن میری مرضی ___ وہ بھی زرناب تھی مجال جو وہ زرباب کی پہلی دفاع کی بات کو مان لے

___ اچھا پھر میرا ابھی نیل کٹر ہو گا میری بیوی ہو گی اور میری مرضی ہو گی

کیا ہے زرباب اتنے اچھے تو لگ رہے ہیں نا ___ اسے ناخن دیکھاتے کہا

___ بہت اچھے لگ رہے ہو گے لیکن تمہیں مجھے نہیں پسند بڑے ناخن

___ اچھا فرائے ڈے کو کاٹ لوں گی

فرائے ڈے دور ہے ابھی ہی کاٹو پھر کمرے سے باہر نکلو گی ___ وہ منع کر گیا

کیا ہے زرباب رکھنے دو نا شوق ہے میرا ابا بانے تو کبھی ٔمنع نہیں کیا ___

زرناب وہ تمہارے بابا ہیں اور میں شوہر بس مجھے نہیں پسند یہ لمبے ناخن اگر یہ رکھنا اچھا ہوتا تو اللہ انہیں کاٹنے کا حکم ہی نہیں دیتے ضدمت کرو شاباش کاٹ دو انہیں ___ اخر میں پیار سے کہا تھا

عجیب ہے بندہ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتا ___

تم اپنی مرضی سے سب کچھ کر سکتی ہو زرناب مگر وہ کام ہر گز نہیں جو زرباب خان کی بیوی کو زیب نا دے _ _

چھا زرباب خان جی کاٹ رہی ہوں خوش ہو جاو ___ وہ اس پر احسان کرتے ہوئے کہتی اس سے پیچھے ہٹی

___ بلکل تم انہیں کاٹوں میں مسجد میں ان کے انتقال کا اعلان کرواتا ہوں

_ اسکی بات پر زرناب نے گھور کر اسے دیکھا
تم مجھے ایک بات بتاو زراہ اج کس خوشی میں اتنے پر فیوم لگائی ہے سانس رک رہا ہے میرا ___ ناخن کاٹتے اسنے پوچھا

___ وہ اج ایک سائیڈ پر جانا ہے نا

سائیڈ پر جانا ہے یا ڈیٹ پر پرفیوم ایسے لگائی ہے جیسے گرل فرئیبڈ کے ساتھ پہلی ڈیٹ پر جا رہے ہو
___

کیا پتا شاید چانس لگ ہی جائے ___ اسے انکھ مار کر کہتا وہ بولا

بیٹا تمہارے چانس تو ماموں لگوائے گے رات کو بھی تم بارہ بجے گھر ائے ہو بتاو گی ماموں کو میں دیکھنا ___

تم میری بات سنو میں نالڑکا ہوں کام کاج والا لڑکا جاب کرتا ہوں یار تم تو ایسے کہ رہی ہو جیسے ساری ساری رات دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتا رہتا ہوں ___

"_ جو بھی ہے رات کو لیٹ ائے تھے تم"

"_ غلطی ہو گی معاف کر دے"

ماموں کو تو پھر بھی بتاوں گی ئیں_ وہ اب اسے تنگ کر رہی تھئ

اچھا بتانا فلحال جلدی کرو___ کلائی میں بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے

کہا

___زرناب نے گھور کر اسے دیکھا

جانتا ہوں بہت پیارا لگ رہا ہوں ماشاءاللہ بول دو میری ماں میری نظر

اتارتے اتارتے تھک جاتی ہے اور انکی بہو ہر دن نظر لگا دیتی

ہے____ مسکراتے ہوئے کہا

ہو نہ یہ ماں کا لال تو دیکھنا جس کو میری نظر لگے___ کہتی وہ نظروں کا زوایا

بدل گئی

_وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسکی نظر ہر نظر کے ساتھ ہی اتارتی تھی

یہ لو خوش ہو اب ___ اسے اپنے ہاتھ دیکھاتی بولی

___ زرباب نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا

پرفیکٹ اب بلکل زرباب خان کی بیوی کے ہاتھ لگ رہے ہیں ___ اس کے ہاتھ پر لب رکھتے وہ پیچھے ہوا

___ زرباب مسکرائے

ڈرامے باز آدمی ___ اسے کہتی وہ واشروم چلی گئی

ہمسفر کا مخلص رہنا ہمسفر کے خوبصورت ہونے سے زیادہ خوش قسمتی ہوتی ہے_

"_اور ہمسفر کے معاملے میں زرباب اور زرناب دونوں خوش قسمت تھے

اپنے کمرے میں بیٹھی وہ موبائیل پر اپنی سب سے قیمتی چیز کو کھول کر دیکھ رہی تھی_

وہ ہادی کی تصویر تھی جو اسی سال عید کی تھی_ کاٹن کے سفید کرتا شلوار پہنے_ ہاتھ میں اپنا موبائیل اٹھائے وہ دوسری جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا

یہ تصویر ذریش کی سب سے پسندیدہ تصویر تھی اسے ہادی کی یہ تصویر بہت پسند تھی_

بس ایک بار مجھے اللہ اجازت دے پھر یہ تصویر میرے موبائیل کے وال پیپر پر میری ہر_ ہر پر وفائیل پر لگے گی ان شاءاللہ___ وہ خود سے بڑ بڑائی تھی

وہ پاگل لڑکی بیٹھی یہاں تک اپنی سوچ کو لے ائی تھی بغیر یہ سوچے کے محبتیں اسانی سے نہیں ملا کرتی
_

بہت کوشش کرتی ہوں کی مت دیکھو تمھیں مگر کیا کرو یہ دل ہے نا قسم سے تمہاری طرح بے انتہا ڈھیٹ ہے___ وہ کہ کر اب مسکرا رہی تھی

عنقریب میں پاگل ہو جاوں گی خود سے باتیں کر کے _ یہ جملہ وہ اکثر خود سے کہا کرتی تھی

جب تم ملوں گے محرم بن کر تو مجھے ڈر ہے ہادی کہ کہی خوشی کے مارے میں مر ہی نا جاو_ لیکن تمہارے نام کے ساتھ مروں گی_ زوجہ محمد حدید

_

اسکے بعد تمہارے ساتھ جنت کی چاہ باقی رہے گی اسکے بعد سب خواہشات پوری ہو جائے گی___ وہ خود سے کہ رہی تھی اور لب مسکرا رہے تھے مگر انکھیں نم تھی

_

ایک اچھی لڑکی محبت کے چکر میں پڑتی ہی نہیں ہاں اگر کبھی محبت یو جائے تو وہ اپنے پسندیدہ مرد کو اپنے خیالوں میں بھی اپنا محرم بنا کر ہی دیکھتی ہے

_ اچھی لڑکیاں جب محبت کرتی ہیں تو وہ محرم بنے کی دعائیں مانگتی ہیں

ذریش خان کی طرح رات کی تاریکی میں اللہ سے سفارشیں کرتی ہیں اللہ کے سامنے گڑگڑا لیتی ہیں

_

مگر اپنے پسندندہ مرد کے سامنے کبھی نہیں محبت کی بھیگ مانگتی_ کیونکہ وہ اچھی بیٹیاں ہوتی ہیں_ انہیں اپنے والدین کا مان بھی رکھنا ہوتا ہے_ اچھی لڑکی اللہ کے سامنے محبت کی بھیگ گڑگڑا کر مانگ لیتی ہے مگر وہ اپنی محبت کے لیئے نامحرم کے سامنے کبھی نیھں گھٹنے ٹیکتی_ کیونکہ وہ اپنے والدین کی باوقار بیٹی ہوتی ہیں_ جاری ہے

اس کی آنکھ اچانک سے کھلی تھی۔ بدک کر وہ اُٹھی اور ارد گرد خالی نظروں سے دیکھا۔ دماغ ماؤف تھا۔ گھڑی پر نظر پڑی۔

ابھی گھنٹہ پہلے ہی تو اس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں، اور پھر اچانک پتہ نہیں کیسے اتنا سکون ملا کہ نیند ہی آگئی۔

آج پہلی صبح تھی سیدہ حجاب زاہرہ کی بلیک روز کے گھر۔

اسے بے اختیار اپنا گھر اور اپنے والدین سب یاد آگئے۔

زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی اٹلی آنا۔

آنکھوں سے اشک رواں تھے، اور وہ بے اختیار بے حد پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی۔

سر گھٹنوں میں رکھ کر وہ روتی رہی۔ کبھی سسکیاں، تو کبھی ہچکیاں۔

"یا اللہ، تھک چکی ہوں، پلیز اللہ تھوڑا سکون چاہتی ہوں، بس بلا لے مجھے اپنے پاس، نہیں رہنا اس بے حس دنیا میں..." کہتی وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ اتنی اکیلی تھی کہ یہاں کوئی نہیں تھا جو اس کے آنسو پونچھ سکے۔

کیسی بے بسی ہے، یا اللہ؟ کیسی مجبوری ہے؟ اللہ، یہ اگر آزمائش ہے تو، پلیز اللہ، اپنی بندی کو ہمت دے۔ اللہ، اب اور نہیں رہا جائے گا۔ وہ سسک رہی تھی۔

یہ بھی بہتر تھا کہ یہاں اس کے والدین نہیں تھے، ورنہ اگر وہ اپنی منتوں سے اپنی بیٹی کو تڑپتے دیکھ کر شاید مر جاتے۔

اگر والدین یہاں ہوتے تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

وہ دھوپ میں چھاؤں کی مانند ہوتے۔

حجاب ابھی بھی بہت بری طرح سے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

ساری رات وہ اس طرح روتی رہی تھی، ایک لمحے کے لیے بھی اس کی آنکھیں خشک نہیں ہوئیں۔

دروازہ لاک ہوا اور کوئی اندر آیا،

لیکن حجاب نے ایک نظر بھی اسے دیکھنا گوارہ نہیں کیا۔

میم، بوس کہہ رہے ہیں، دس منٹ میں ریڈی ہو جائیں یونی کے لیے۔""

ایک ملازمہ نے آکر اسے بتایا۔

حجاب نے اپنی لال ہوتی آنکھیں اُٹھا کر اسے دیکھا،

اور بغیر کچھ کہے، بغیر نظریں واپس جھکا لیں۔

ملازمہ واپس چلی گئی۔

بوس، اللہ کرے یہ بوس آج گاڑی کے نیچے آکر مر جائے جس نے میری" زندگی تباہ کر دی، مجھے برباد کر دیا، مجھے بے سہارا کر دیا، اللہ کرے تم مر جاؤ، مر جاؤ تم، اللہ تمہیں کبھی معاف نہ کرے۔ تم نے اس لڑکی کی بد دعا لی ہے جس نے آج تک کسی سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی۔"

وہ اسے بد دعا دیتی واشروم میں منہ دھو کر اپنا حجاب سیٹ کر کے بیگ اٹھا کر باہر نکل آئی۔

میم، بریکفاسٹ میں آپ کیا لیں گی؟" اسی ملازمہ نے پوچھا۔"

زہر لوں گی، لا دو اگر ہے۔" بے رخی سے کہا۔"

سوری میم،" اس ملازمہ کو کچھ سمجھ ہی نہ آیا۔"

حجاب نے ایک نظر اسے دیکھا۔

پتہ نہیں کیوں، اس شخص سے جڑی ہر چیز اور ہر شخص سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

رکو!" پیچھے سے پکارا۔"

وہ رکی مگر پیچھے نہ مڑی۔

یہ نخرے اپنے ماں باپ کو دکھانا۔ سمجھی؟ناشتہ کرنا ہے تو کرو، نہیں کرنا" تو بھاڑ میں جاؤ، مگر خبر دار جو آئندہ میرے کسی بھی بندے سے بدتمیزی کی۔"اس کے قریب آتے ہوئے بیزاری سے کہا۔

تمہیں بدتمیزی کی بہت پرواہ ہے؟ہاں؟مگر جو میرے ساتھ بے غیرتی" کی،اس کا کیا؟"وہ غصے میں چلا اُٹھی۔

بکواس بند کرو!بے غیرتی کرنا کیسے کہتے ہیں؟تمہاری چھٹی حس بھی" نہیں جانتی۔آئندہ بولنے سے پہلے سوچ لینا۔"وہ بھی اتنی ہی اونچی آواز سے بولا۔

اس کی آواز اتنی سخت تھی کہ حجاب کو اپنے کانوں میں پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"میں نہ تم سے ڈرتی ہوں اور نہ ہی تمہاری اس رعب دار شکل سے۔ مجھ پر اپنا رعب مت جمانا۔" وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی۔

"ناشتہ کرنا ہے، یہ نہئں ؟" اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ بولا۔

"ساری زندگی حلال کا کھایا، مر جاؤں گی مگر حرام نہیں کھاؤں گی۔"

"کھانے کی بات نہ کرو، جس طرح رات کو کھلایا تھا، ویسے ہی میں ابھی بھی تمہیں کھلا سکتا ہوں، مگر..." وہ چند قدم اس کے قریب آیا۔

"ابھی میرا تم جیسی بد تمیز اور جنگلی عورت کے منہ لگنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔ سو اب چلو!"

"دور رہ کر بات کرو۔" اس سے پیچھے ہٹتے ہوئے وہ بولی۔

میں تم سے بات تو کیا، تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔"اس کے مزید" قریب آتے ہوئے وہ بولا۔

حد میں رہو اور پیچھے ہو!"حجاب مزید پیچھے ہوئی۔"

حد میں تو تم لاؤ گی مجھے!"وہ اس کے بے حد قریب ہو چکا تھا۔"

اور حجاب اب دیوار سے جا لگی تھی۔

ہیرل گرے، آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تم خوبصورت ہو اور میری بھی ہو، مگر پھر بھی" مجھے اچھی نہیں لگی۔"اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسوں کی تپش چھوڑتا وہ بولا۔

"!پلیز، دور ہو جاؤ"

شاباش، اس طرح ڈری سہمی اچھی لگتی ہو، اسی طرح رہا کرو..."اس کے "

کان میں سرگوشی کرتا وہ پیچھے چلا گیا۔

یہ تو سچ تھا کہ ایک لمحے کے لیے ہی سہی، بلیک روز نے ان آنکھوں میں "

"کچھ خاص محسوس کیا تھا۔

وہ انکھیں اب لال ہو چکی تھیں۔

میرے پیچھے چلو!" اسے کہا اور آگے چل پڑا۔"

اس دفعہ حجاب میں ہمت نہ تھی اس کے خلاف کچھ کرنے کی۔

بس خاموشی سے اس کے پیچھے آہستہ آہستہ چل پڑی۔

وہ یونی خالی پیٹ جا رہی تھی۔ یہ خبر کافی تھی اس کے والدین کو بے چین

کرنے کے لیے۔

وہ گاڑی کے قریب آرہا تھا جب ڈرائیور نے دروازہ کھولا۔

بلیک روز نے گاڑی کی چابی ڈرائیور سے لی اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

ڈرائیور کو اشارہ کیا اور ڈرائیور نے دوسری طرف کا دروازہ کھول دیا۔

حجاب نے ایک نظر، محض ایک نظر اس بڑی عمارت کو دیکھا۔

اللہ کرے یہی تمہارے اوپر گر جائے..." دل میی ایک اور بد دعا دیتی وہ"

گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اس وقت گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

میری بات کان، آنکھیں، ناک، منہ سب کھول کر سنو!" گاڑی چلاتے "

ہوئے بلیک روز نے کہا۔

حجاب نے بس ایک نظر اُٹھا کر اسے دیکھا اور نظریں گھما لیں۔

"خبر دار، اگر یونی میں یا کسی اور کو اس نکاح کے بارے میں بتایا، ورنہ مجھ سے برا تمہیں پتا ہے کہ کوئی نہیں۔" اسے دیکھ کر کہا۔

حجاب بے خیالی سے خاموش بیٹھی رہی جیسے کچھ سنا ہی نہ تھا۔

"اگر کسی کو پتا چلا تو پھر یاد رکھنا، اس سزا کا میں تمہیں کچھ نہیں چھوڑوں گا، نہ موت مقدر بنے گی اور نہ زندگی۔" اس کی خاموشی کا مطلب سمجھتے ہوئے اس نے کہا۔

"ابھی بھی تو ایسی ہی زندگی جی رہی ہوں میں، نہ موت نصیب ہو رہی ہے اور نہ زندگی، درمیان میں اٹکی ہوئی ہوں۔ اس سے بڑی اور کوئی سزا نہیں۔"

اس کا مطلب ہے کہ تم بتاؤ گی؟"اس نے پوچھا۔"

حجاب اب بھی خاموش رہی۔

حجاب، یاد رکھنا، اگر ذرا سا بھی کسی کو شک ہوا تو تم کہیں کی نہیں رہو گی،" اپنی عزت کا خیال رکھنا، اگر کسی کو بتایا تو تمہیں دنیا کے سامنے ذلیل کر کے رکھ دوں گا اور یہ میرے چٹکی کا کام ہے۔"

حجاب نے نظریں اُٹھا کر حیرانی سے اسے دیکھا۔

میرے گارڈز، تمہارے ساتھ ہوگے، سمجھ گی؟ ان کی موجودگی تمہیں" بھی محسوس نہیں ہوگی۔ جاؤ یونی، اب جاؤ!" گاڑی روکتے ہوئے بلیک روز نے کہا۔

حجاب نے اسے دیکھا،

تمہیں شرم نہیں آتی؟ اس عمر میں اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی کرتے" ہوئے، ذرا بھی شرم نہیں آئی، اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکی سے زبردستی نکاح کرتے ہوئے؟" وہ بول رہی تھی اور وہ حیرانی سے بس اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ لڑکی اسے سمجھتی کیا تھی؟"

کون سے بچے؟ کون سی بیوی؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔"

معصوم بننے کی ضرورت نہیں، ہے!" اسے کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھول" کر باہر نکلی۔

اور واپس دروازہ اتنے زور سے بند کیا کہ بلیک روز کی آنکھیں چھپکائیں۔

طلب ہے کہ یہ لڑکی اسے شادی شدہ سمجھتی تھی، صرف شادی شدہ ہی" "نہیں بلکہ بچوں کا باپ بھی سمجھتی ہے۔
واہ یہ بھی صحیح ہے..." وہ خود سے سوچتا گاڑی آگے بڑھا کر چلا گیا۔"

وہ ابھی ہی آفس پہنچی تھی اور آج آفس کا ماحول دیکھ کر وہ تھوڑی حیران ہوئی تھی۔ آج معمول کے خلاف کوئی ہلچل تھی۔

وہ جیسے ہی اپنی مطلوبہ فلور پر آئی، تو سامنے ہی زینب نے اس کے سامنے میٹھائی والا ڈبہ رکھا تھا۔

وہ پہلے تو کچھ حیران ہوئی تھی، پھر اسے اپنی حیرانی کو چھپا کر پوچھا :

خیریت زینب، یہ کس خوشی میں؟" اس نے گلاب جامن لیتے ہوئے" پوچھا۔

تمہیں نہیں پتا؟ ایمن سر کی انگیجمنٹ ہو گئی ہے! " زینب نے بہت خوشی" سے بتایا۔

کون سے سر کی؟ سر تو بہت تھے! " اس نے لاپرواہی سے پوچھتے ہوئے" منہ میں گلاب جامن رکھا تھا، مگر وہ وہیں رُک گیا۔

افکورس یار! سرزاویار کی!" یہ سنتے ہی ایمن کے ہاتھ سے گلاب جامن" گرکرزمین پر گرا تھا۔

اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہوا۔

اور لفٹ سے باہر نکلتے زاویار نے اس کے قدموں میں گرا گلاب جامن دیکھا،اور پھر ساتھ ہی اس کے چہرے کو جو آج ایمن کا لگ ہی نہیں رہا تھا۔

ایمن بس حیرانگی سے زینب کو دیکھ رہی تھی۔

اور اچانک ہی اس کی نظر لفٹ کے قریب کھڑے زاویار پر پڑی۔ایمن کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔دل ٹوٹا تھا،آواز اس کے کانوں کے پردے کو چیر رہی تھی۔درد برداشت کرنا ناممکن سا ہو رہا تھا۔

آنکھوں سے اشک رواں ہوئے،وہ اس کی نگاہوں میں کوئی سکون نہیں تھا۔اس کی آنکھیں خالی تھیں۔

اور یہ خالی آنکھیں دیکھتے ہی دیکھتے بند ہوتی گئیں،اور وہ یکدم زمین بوس ہو گئی۔

زاویار بھاگ کر اس کے قریب زمین پر بیٹھا تھا۔

"ایمن! ایمن!" اسے دور سے ہی پکارا تھا، مگر ایمن تو آج شاید اپنا سب کچھ کھو بیٹھی تھی۔

"زینب! ایمبولینس بلاؤ!" اس نے پاس کھڑی زینب سے کہا۔

سارا اسٹاف اکٹھا ہو چکا تھا۔ زاویار کی حالت ایسی تھی جیسے اسے سزائے موت سنا دی گئی ہو، جیسے آج سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔ وہ وعدے، وہ باتیں، سب کچھ آج اپنی آنکھوں کے سامنے جلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں ایمبولینس پہنچ گئی تھی، اور اسے اسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔

زاویار نے سٹاف میں سے کسی کو بھی ساتھ آنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ وہ خود ہی اسے گناہگار محسوس کر رہا تھا۔

ابھی بھی وہ کوریڈور میں چکر پر چکر کاٹ رہا تھا۔ اسے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ ساری رات وہ بے مقصد گاڑی چلاتا رہا تھا، اور صبح فجر کے وقت وہ گھر گیا تھا، نماز پڑھی، اور ناشتہ کیے بغیر آفس آ گیا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کوئی ماں ایسی بھی ہو سکتی ہے؟ وہ بہت دکھ میں تھا، حالانکہ وہ روتا نہیں تھا، مگر اب ایمن کی حالت پر اسے خود سے نفرت ہو رہی تھی۔ کیا وہ واقعی مرد کہلانے کے لائق تھا؟ جو آج ایک لڑکی کا گناہگار بن چکا تھا؟

مسلسل کوریڈور میں چکر کاٹتے وہ بہت پریشان تھا۔ دل چاہ رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر کہیں دور جا کر ایمن کو لے جائے، جہاں کوئی نہ ہو، کوئی بھی نہ ہو۔ مگر یہ دنیا ظالم ہے، یہ دو دلوں کو ملنے نہیں دیتی۔

یااللہ، ایمن کو ٹھیک کر دے، اسے میری سانسوں کی بھی ضرورت ہے۔" اگر اسے کچھ ہو گا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا۔ اسے صحت یاب کر دے، میرے مالک!" وہ دل میں دعائیں مانگ رہا تھا۔

ایکسکیوز می، مسٹر زاویار!" ایک ڈاکٹر نے اسے بلایا۔"

یس!" وہ پیچھے مڑا۔"

آپ کی پیشنٹ مس ایمن کو ہوش آگیا ہے۔" ڈاکٹر نے بتایا۔"

شکر الحمد للہ! کیسی ہیں اب وہ؟" زاویار نے پوچھا۔"

اسٹریس لیا ہے، اور یہ اسٹریس خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن فی الحال" وہ ٹھیک ہیں، آپ انہیں لے جا سکتے ہیں۔"ڈاکٹر نے کہا۔

اوکے، تھینک یو سو مچ! کیا میں روم میں جا سکتا ہوں؟"زاویار نے پوچھا۔"

جی بالکل، آپ انہیں اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔"ڈاکٹر نے کہا۔"

زاویار نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور روم میں آیا۔ دروازہ کھولا، اور اسے بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹے دیکھا۔ وہ آج اس کی حالت کا ذمہ دار تھا۔

تھوڑا سا اس کے قریب آکر اس نے اسے پکارا:

"ایمن!"

کبھی کبھی اپنا نام بھی برا لگتا ہے، جب اس کو پکارنے والا کوئی بے حس ہو۔ ایمن نے آنکھیں موندے ہوئے سوچا۔

"ایمن، پلیز آنکھیں کھولے!" زاویار نے اس کی آنکھیں چھپکانی دیکھ کر کہا۔

"یہاں سے جائے آپ!" آنکھیں کھولتے ہی اس نے کہا۔

"میں چلا جاوں گا ایمن، پہلے میری بات سن لے۔"

"چلے جائیں یہاں سے! نہیں ہوں میں آپ کے ساتھ، محفوظ ہوں میں، آپ کے ساتھ محفوظ ہوں۔" وہ کہہ رہی تھی، اور زاویار کو اپنے دل پر چھری چلتی محسوس ہوئی تھی۔ یہ الفاظ اسے اپنے منہ پر تھپڑ لگے تھے۔

"جو بھی سمجھنا ہے سمجھ لیجیے، بے وفا بھی سمجھ لیجیے، مگر اس طرح مت کہے، ایمن، پلیز!" اس کے لہجے میں درد تھا۔

"کیا نہ کیا؟ کیا کیا ہے اپنا؟ بتائیں، یہ کیا کیا ہے؟ کہاں گئے وہ وعدے، باتیں؟" وہ اٹھ کر بیٹھی تھی۔

"ایمن، میں مجبور ہو گیا تھا۔ پلیز سمجھو!" اس کے سامنے کھڑا وہ بولا۔

مجبور؟ مرد مجبور کیا ہوتے ہیں؟ مرد مجبور نہیں ہوتے! اگر مرد واقعی "
"! محبت کرے تو دنیا سے لڑ جاتا ہے

"! ایمن، ایک مرد دنیا سے لڑ سکتا ہے، مگر اپنی ماں سے نہیں"

ایمن نے ایک لمحہ اس سے دیکھا، اسی انکھیں دل کی حالت بیاں کر رہی تھیٔ_ اس نے دل توڑ دیا تھا، مگر پھر بھی وہ برا نہیں لگا، بلکہ اس وقت اسے اس پر ترس محسوس ہوا۔

کچھ لمحے وہ اسے دیکھتی رہی، اور پھر بیڈ سے اُٹھی، اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے اپنے پرس کو اُٹھالیا۔

زاویار بس اسے دیکھ رہا تھا۔

"ایمن، پلیز سب کچھ چھوڑ دو!" وہ اس کے قریب آیا۔

"پلیز مجھے اپنے سامنے کمزور مت کرت!" ایمن آواز میں نمی تھی۔

زاویار نے کچھ لمحے اسے دیکھا۔

"میں معافی چاہتا ہوں، ایمن، مجھے معاف کر دے!"

"میں بھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پا رہا۔ اپنی ماں کا دل دکھایا، اور آخر کار تم مجھے پہچاننے سے بھی انکار کر دو گے!" اس نے کہا، اور آنکھ سے آنسو کی دھار بہہ نکلی۔

مت رو، ایمن، پلیز مت رو!" پہلی بار وہ قریب سے اسے روتا دیکھ رہا" تھا۔ دل پھٹ رہا تھا۔

ایمن خود پر ضبط کرنا مشکل محسوس کر رہی تھی، اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

زاویار احمد نے بھی خود کو بکھرتا محسوس کیا۔

بغیر اپنی ذات کو دیکھے، وہ خود کو اس کے سامنے جھکانے لگا۔ وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے جھکا اور ہاتھ جوڑے۔

مجھے معاف کر دے، ایمن، پلیز مت رو، میں اللہ کو کیسے حساب دوں گا" ان آنسوؤں کا؟ ایمن، میں بہت گناہگار ہوں مجھے مزید اللہ کا گناہگار

متبنائے مجھے معاف کردے!" وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا معافی مانگ رہا تھا۔

ایمن کو لگا کہ وہ مر گئی ہو، نہ سانس آرہی تھی، نہ ہی سانس جارہی تھی۔

ایمن، خدارا مجھے معاف کردے!" ہاتھ جوڑ کر وہ اس کے سامنے بیٹھا" معافی مانگ رہا تھا۔

ایمن کو اس وقت خود سے نفرت محسوس ہوئی، جو وہ اس کے سامنے جھکا ہوا تھا، دل کو کہاں گواہ تھا کہ محبوب قدموں میں بیٹھا ہو۔

وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں، آپ اپنی والدہ کی بات مان لیں۔ دنیا میں" محبت حاصل کرنے کے لئے آخرت برباد مت کرے۔ آپ آزاد ہیں، آپ میری محبت سے آزاد ہیں، آپ سے کوئی گلہ نہیں، آپ اچھے ہیں، آپ ہمیشہ اچھے رہیں گے!" وہ کہہ رہی تھی، اور آنکھیں نم ہوتی جا رہی تھیں۔

زاویار نے اپنے گال پر بہتے ہوئے آنسو صاف کیے۔

ان آنکھوں میں میری وجہ سے آنسو آئے ہیں، ایمن۔ میرا آپ سے وعدہ" ہے، ان لبوں پر مسکراہٹ لانے کے لیے میں کچھ بھی کرلوں گا!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

ایمن وہاں سے اُٹھی۔

میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں، ریسٹ کریں، گھر پر!" زاویار نے اس" سے کہا۔

نہیں، میں چلی جاؤں گی، خدا حافظ!" کہتی ہوئی وہ کندھوں پر بیگ سجا کر" باہر نکل گئی۔

ایمن!" زاویار نے اسے پکارا۔"

وہ رکی، اور اسے دیکھا۔

مجھ سے نکاح کرلو، باقی میں دیکھلوں گا!" اس کے دماغ میں یہ خیال چند" لمحے پہلے آیا تھا۔

وہ مسکرائی۔

"میں آپ کی محبت کو تسلیم کرتی ہوں زاویار، آپ کی محبت پاک ہے اور میرے لیے خاص بھی ہے۔ مگر میں اس خاص محبت کے لیے اپنے والدین کو دکھ نہیں دے سکتی۔ میں انہیں زمانے کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتی۔ میں اپنے والدین سے بہت پیار کرتی ہوں، اور ان کے لیے بدنامی کا باعث نہیں بننا چاہتی۔ آئندہ ایسا سوچنا بھی مت!"

"مگر ایمن، میں سنبھال لوں گا ناسب آپ کو، آپ کی فیملی کو کوئی بھی نہیں دیکھے گا!" وہ کہا۔

"والدین کے دل پیروں تلے روند کر منزل تک نہیں پہنچا جاسکتا، زاویار۔ آپ کو اپنی والدہ اور مجھے اپنے والدین بہت عزیز ہیں۔ اگر مقدر میں ہوا، تو ہزاروں مشکلات کے باوجود مل جائیں گے۔"

"میں آپ کو مقدر پر نہیں چھوڑ سکتا، ایمن! سمجھو اس بات کو!" اس کی آنکھوں میں آج کچھ اور ہی تاثر تھا۔

ایمن کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

"جذباتی مت ہو، اپنا خیال رکھیے گا۔ ماؤں اور بہنوں کو ان کے بھائیوں اور بیٹوں سے بہت امیدیں ہوتی ہیں۔ ان امیدوں کو نہ توڑیں۔ اللہ حافظ!" اس بار اس نے واقعی اسے خدا حافظ کہہ دیا۔

اور دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

اور وہ وہی کھڑا، دروازے کو بند ہوتا دیکھ رہا تھا۔

ایمن نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا، اسے محسوس ہوا جیسے آج اس کا دل ہمت ہار رہا تھا۔

بہت مشکل سے وہ گھر پہنچی تھی۔

فاطمہ اور صفیہ بیگم ہی اس وقت گھر پر تھیں۔ لاؤنج پر بیٹھی وہ باتیں کر رہی تھیں، تب جالی والے دروازے سے اس نے اندر آکر قدم رکھا۔

اسے یہاں دیکھ کر فاطمہ اور صفیہ بیگم حیران ہو گئیں۔

فاطمہ نے اس کا چہرہ دیکھا، جو صبح کچھ اور تھا، اور اب اتنا مرجھایا ہوا تھا۔

ایمن، کیا ہوا بیٹا؟" وہ اٹھ کر اس کے قریب آئی اور بولی۔ "

ایمن نے کچھ لمحے اسے دیکھا۔

کیا مائیں زاویار احمد کی ماؤں کی طرح ظالم ہوتی ہیں؟""نہیں تو، مائیں تو" "مائیں ہوتی ہیں، اولاد کی خوشی کے لیے سب کچھ کر جانے والی۔

ماما، طبیعت خراب تھی!"اس کی آواز میں نمی تھی۔ "

میری جان، رو کیوں رہی ہو؟"اسے اپنی گلے سے لگاتے ہوئے فاطمہ "
نے اس کا ماتھا چوما۔

اور بس اس قربت کی دیر تھی کہ ایمن پھوٹ پھوٹ کر سینے سے لگی رو رہی تھی۔

صفیہ بیگم نے ایمن کو فاطمہ سے الگ کیا۔

کیا ہوا ہماری بیٹی کو؟"بہت نرم لہجے سے پوچھا۔"

ایمن نے آنکھیں صاف کیں۔

"کچھ نہیں دادو، بس طبیعت خراب ہو رہی ہے۔"خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے اس نے کہا۔

صفیہ بیگم نے کچھ لمحے ایمن کی آنکھوں میں دیکھا۔

"جاؤ، جا کر کمرے میں آرام کرو!" انہوں نے کہا تھا، اور ایمن فوراً اپنے کمرے میں چلی گئی۔

حالات ایسے نہ تھے کہ وہ کسی سوال کا جواب دیتی۔

""فاطمہ، اسے دودھ گرم کر کے دے آؤ، اور مزید سوال مت پوچھنا!"" صفیہ بیگم نے فاطمہ سے کہا، جو پریشانی سے کھڑی تھی۔

جی، اچھا امی!" کہتے ہوئے وہ کچن میں دودھ گرم کرنے چلی گئی۔"

ماما یہ دیکھے یہ والا ڈریس میں نے لیا ہے، کیسا ہے؟ زرناب نے موبائل سدرہ کے سامنے کرتے ہوئے اسے بتایا۔

ماشاءاللہ، بہت پیارا ہے اور میری بیٹی تو کچھ بھی پہنے، اچھی ہی لگتی ہے۔ آخر میں وہ اس کے چہرے پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔

یہ زرباب کی چوائس ہے,"اس نے بتایا۔"

کتاب پر سے سر اٹھا کر ذریش نے سامنے دیکھا۔

"دکھاؤ مجھے۔"

اس کے کہنے پر زرناب نے موبائل کی سکرین اس کی جانب کی۔

"بھائی کی تو چوائس اتنی پیاری ہے ماشاءاللہ، بس پتہ نہیں، آپ کو چوائس کرتے ہوئے کیا سوچ لیا تھا انہوں نے؟" آخر میں وہ سدرہ کو دیکھ کر مسکرا کر بولی تھی۔

"ماما، دیکھیں اسے کیا کہہ رہی ہے؟" زرناب نے ماں سے شکایت لگائی۔

"چھوڑو اس کو، یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی، کیا بنواں؟"

"کچھ بھی بنوا لے۔"

"ٹھیک ہے، میں بریانی بنوالیتی ہوں، تمہیں پسند ہے نا؟" سدرہ صوفے پر سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"بلکل، خود سے زیادہ پسند ہے۔" اس کی بات پر سدرہ مسکراکر باہر چلی گئی۔

"اہم اہم! ذریش کے لیے ایک گڈ نیوز ہے میرے پاس!" زرناب نے ذریش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے؟" ذری نے تو کتاب فوراً سے بند کر کے سائیڈ پر رکھی۔

نہیں جی، ایسے تو نہیں بتاؤں گی، پہلے کچھ خدمت تو کرو میری۔" وہ اب "اسے تنگ کر رہی تھی۔

آپ کی خدمت میں آپ کا گلہ دبا سکتی ہوں؟ دباو کیا؟" معصومیت سے " پوچھا۔

میرا شوہر تمہیں چھوڑے گا نہیں!" زرناب نے صوفے کی پشت سے " ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"!اپی یار، بتادیں نا"

کل خالہ سے بات ہوئی تھی میری، وہ کہہ رہی تھی کہ ہادی عید پر آئے " "گا۔

"کونسی عید؟"

"ظاہر ہے، ابھی رمضان کے بعد جو آئے گی وہی۔"

"رمضان کو ابھی پانچ ماہ رہتے ہیں اور عید کو چھے ماہ پہلے سے ہی کیوں بتا دیا، اب یہ دن سولی پر لٹک کر گزرے گے۔" چہرہ جھکا کر کہا تھا۔

"ادھر زیادہ ڈرامے نہ کرو، میں جانتی ہوں تمہارے دل میں اس وقت لڈو، برفی، گلاب جامن سب پھوٹ رہے ہیں۔" زرناب نے کہا۔

اس کی بات پر ذریش نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس بار چہرہ لال ہوا اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

وہ فوراً سے صوفے پر سے اٹھی۔

"میں آپ کو بتا نہیں سکتی اپی، میرے دل میں کیا کیا ہو رہا ہے، ابھی اتنی خوشی، اتنی خوشی صرف اس کے آنے کی خبر سن کر ہو رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ جب وہ آئے گا تو اسی خوشی میں مر ہی نہ جاؤں۔" اس کے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی۔

"بتمیز، اچھی بات منہ سے نکال لیا کرو، اللہ تمہیں میری بھی عمر لگا دے!" اسے تھپڑ رسید کرتے ہوئے زرناب نے ڈانٹا تھا۔

"اففففف اپی! اب بس! مجھے انتظار ہے عید کا!" وہ گول گول گھومتی ہوئی بولی۔

"چلواب زیادہ خوش نہ ہو، گھر میں رہو، میں اور ماما خالہ کے گھر جارہے ہیں۔" اسے ہاتھ سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھاتے ہوئے زرناب نے کہا۔

"میں بھی جاؤں گی ساتھ۔"

جی نہیں، تم گھر پر رہو گی۔" زرناب نے منع کیا۔"

"!اپی، میں نے رونے لگ جانا ہے، میں ساتھ جاؤں گی"

"چھوٹی بچی ہو جو رونے لگ جاؤ گی، سکون سے گھر بیٹھو، بلکہ اپنا یونی کا کام کرو، فیوچر کی ناکام ڈاکٹر!"

"ماماما مماماما!" وہ اس کی بات سن کر گلا پھاڑ کر سدرہ کو آواز دے رہی تھی۔"

جس کی آواز سن کر سدرہ کچن سے باہر لاؤنج میں آئی۔

"میرا جوتا کہاں ہے؟ کتنی بار بولا ہے، مت چیخا کرو پھر بھی نہیں سنتی، ڈھیٹ ہڈی!" سدرہ کو اس کا چیخنا زہر لگتا تھا۔

"ماما، میں بھی جاؤں گی خالہ کے گھر!" اس کی بے عزتی کو کبھی سیریئس لیا تھا جو آج لیتی وہ۔

"بھیجوں میں تمہیں؟ کل پریزینٹیشن کو کون دے گا، تیاری کرو اس کی۔"

"ماما، پکا کر لوں گی، وہ بھی پلیز جانے دے نا، پلیز دیکھو، چھوٹی بیٹی ہوں آپ کی، جانے دے نا!" معصومیت کے ریکارڈ آج ذریش توڑ رہی تھی۔

"نہیں تو بس نہیں، آنے تو آج زاریان کو بتاتی ہوں، اسے کہ یہ کینچی کی طرح چلتی زبان کو کنٹرول کرے۔"

"ماما جانے دے نا!" وہ ابھی بھی اسی بات پر ضد کر رہی تھی۔

"نہیں جانا، بس پہلے پڑھائی پھر باقی سب کچھ!" سدرہ نے پھر منع کر دیا۔

"ٹھیک ہے، بس نالے کر جائیے، میں تو کچھ لگتی ہی نہیں ہوں آپ کی، صحیح کہتی ہیں آپی، مجھے واقعی مانگ کر لیا تھا!" کہتی ہوئے آنسو آنکھوں میں اگے تھے۔

ان کالی کالی آنکھوں میں جب موٹے موٹے آنسو آتے تھے تو کوئی بھی پگھل جاتا تھا، وہ تو پھر ماں تھی۔

چلو ٹھیک، چلو میرے ساتھ، لیکن یاد رکھنا اگر کل پریزینٹیشن نہ سہی" دی، پھر دیکھنا!" اسے کہتی ہوئی سدرہ اپنے کمرے سے بیگ لینے چلی گئی۔

دیکھا، جادو ہے جادو، میرے آنسوؤں میں!" وہ زرناب کو مسکرا کر کہتی" خود بھی کمرے میں چلی گئی۔

ڈرامے باز لڑکی، بتاوں گی میں بابا کو!" اس نے پیچھے سے کہا۔"

بچپن سے آج تک وہ اپنی ہر بات اسی طرح ضد کر کے منوالیتی تھی، کبھی آنسو ٹپکا کر تو کبھی معصوم سی صورت بنا۔ وہ شکل سے اتنی معصوم لگتی تھی کہ جب روتی تھی تو ظالم سے ظالم شخص کو بھی ترس آجاتا تھا اس پر۔ یہی وجہ تھی کہ اتنی شرارتی ہونے کے باوجود کوئی بھی ٹیچر اسے اتنا نہیں ڈانٹتا تھا۔

انسو ٹپکا کر وہ ماں باپ سے باتیں منوالیتی تھی مگر زندگی_ ؟؟؟ یہ تو نا انسو دیکھتی اور نا ہی معصوم صورت_ "

اس وقت ٹی وی لاؤنج میں صفیہ بیگم، فاطمہ، سدرہ، زرناب اور ذریش موجود تھے۔

ذریش ہادی کے جانے کے بعد پہلی بار آئی تھی، اور آج تو وہ گھر گھر ہی نہیں لگ رہا تھا۔

"خالہ ایمن سو رہی ہے کیا؟" زرناب نے پوچھا۔

"بیٹا، اس کی طبیعت خراب ہے، بارہ بجے ہی آفس سے آگئی تھی، ابھی تک روم میں ہی ہے۔" فاطمہ نے بتایا۔

"میں جا کر دیکھوں؟" اس نے پوچھا۔

"جی، جاؤ دیکھو اور اسے کھانا بھی کھلاؤ، کچھ بھی نہیں کھا رہی۔" فاطمہ جانتی تھی کہ ایمن زرناب کی بات مان لیتی تھی۔

وہ صوفے سے اٹھی اور اس کے کمرے کی جانب چل دی۔ ساتھ ساتھ زریش بھی تھی۔

کمرے میں جاتے ہی زرناب نے اونچی آواز میں سلام دیا اور ذریش نے لائٹ ان کی۔

زرناب کی آواز سنتے ہی ایمن ایک جھٹکے سے اُٹھی تھی۔

اس وقت اس کو بہت ضرورت تھی۔

زرناب کچھ لمحے اس کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھتی رہی۔

"ایمن، یہ آنکھوں کی کیا حالت ہو گئی ہے؟" زرناب اس کے قریب آکر پریشانی سے پوچھا۔

زرناب، اس کے گلے لگتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

مشکل وقت میں ساتھ دینے والا ایک مخلص دوست ہی تو ہوتا ہے، ہر جگہ محبوب کہاں کام آتا ہے۔

ایمن کو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اس کے گلے لگ کر رو رہی تھی، ویسے ہی دل کا بوجھ ہلکا ہو رہا تھا۔

اس سب میں ذریش بالکل خاموش تھی۔

ایمن آپی، ہوا کیا ہے؟" اس نے ایمن سے پوچھا۔"

ہاں، بتاؤ ایمن، کیا ہوا ہے میری جان؟" زرناب نے اسے خود سے علیحدہ" کرتے ہوئے اس کی پیشانی پر پیار دیتے ہوئے پوچھا۔

آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتی ایمن نے زرناب کو دیکھا۔

زرناب، میں... میں کہیں کی نہیں رہی... میں..." وہ کہتے کہتے ایک بار" پھر سے رونے لگی۔

جاؤ ذریش، جا کر پانی لے آؤ۔" زرناب نے پاس کھڑی ذریش سے کہا، جو" فوراً سے سر ہلاتی باہر نکل آئی۔

اس کے جاتے ہی زرناب نے ایمن کا چہرہ اوپر کر کے پوچھا،
"کیا ہوا ایمن؟ بتاؤ مجھے؟"

زرناب، وہ...ان کی منگنی کرلی ہے، مگر..."وہ ہچکچاتے ہوئے کہہ رہی" تھی۔

مگر کیا؟"زرناب نے پوچھا۔"

وہ...ان کی ماں نے زبردستی کی ہے،زرناب، وہ راضی نہیں تھے..."وہ" بہت مشکل سے کہہ رہی تھی۔

ادھر دیکھوایمن، صرف منگنی ہوئی ہے میری جان، وہ مرد ہے، کچھ نہ" کچھ کرلے گا،مت رواس طرح۔جانتی ہوں خالہ کتنی پریشان ہے،اور جب انکل تمہیں اس حالت میں دیکھیں گے تو کیا گزرے گاان کے دل پر؟"اس کے الجھے بالوں کو درست کرتے ہوئے زرناب نے کہا۔

"یہ پانی لے!"زریش نے ایمن کو گلاس پکڑایا۔

ایمن نے گال میں بہتے ہوئے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ گلاس اس کے ہاتھ سے لیا اور پانی پی کر سائیڈ پر رکھا۔

زریش ان آنکھوں کو دیکھ کر جان گئی تھی کہ یہ درد کس طرح کا ہے، وہ خود اس اذیت سے گزری تھی۔

"چلو اٹھو، صبح سے کچھ نہیں کھایا تم نے، منہ دھو کر آؤ، میں کھانا لے کر آتی ہوں۔"زرناب نے ایک بار پھر سے اسے پیار دیا تھا۔

زرناب کا دل کٹ سا گیا تھا ایمن کی یہ حالت دیکھ کر۔اسے تو خود رونا آگیا تھا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔"ایمن نے کہا۔"

جب کھلاوں گی تو لگ جائے گی بھوک بھی، شاباش میری جان،اٹھو!""" اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا۔

"زرناب، میرا دل بلکل بند ہے، کچھ نہیں کھایا جائے گا۔"

ایمن اپی، اپکے کھانا نہ کھانے سے کچھ نہیں ہو گا، لیکن اپکی طبیعت خراب" ہو جائے گی۔"ذریش نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

ایمن نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا،
کیسی ہو؟"اسے گلے سے لگاتی ایمن نے پوچھا۔"

اس کی تو جیسے یاد ہی بھول گئی تھی۔

ٹھیک ہوں!"اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔"

خالہ بھی آئی ہیں؟"ایمن نے پوچھا۔"

جی، وہ لاؤنج میں بیٹھی ہیں، فرش ہو کر، تم جاؤ، میں کھانا لا رہی ہوں۔"""
زرناب نے کہا۔

نہیں، تم جاؤ، میں خود لے لوں گی!"ایمن نے کہا۔"

جاؤتم!"زرناب نے تو جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی اور باہر نکل" گئی۔

پیچھے ایمن بھی فرش ہونے چلی گئی۔

_ حجاب پیپر دے کر حال سے باہر کلی ہی تھی کہ حفصہ نے اسے پکڑ لیا تھا اسنے بہت کوشش کی تھی کہ وہ کیسی کی بھی نظر میں ناائے مگر پھر بھی وہ _ کیسے سب سے یک جگہ چھپ سکتی تھی

کیا ہوا حجاب کیا مجھ سے ناراض ہو_؟؟حفصہ نے سلام دعا کے بعد پوچھا

_ حجاب نے گردن نفی میں ہلائی

ناراض تو وہاں ہوا جاتا ہے جہاں مان ہو کہ اگلا بندہ راضی کر لے گا_
_ غیروں پر نا مان ہوتا ہے اور نا ہی امید

تو پھر مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی_ ؟؟؟اسکے ساتھ چلتے حفصہ نے پوچھا

بس طبعیت خراب ہے__ حجاب نے کہا اور بینچ پر بیٹھ گئی

__ میڈیسنز لو نا_ بلکہ چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں

نہیں ٹھیک ہو جاوں گی_ حجاب نے منع کر دیا

حجاب تمہیں پتا ہے کل جب تم یونی سے چلی گئی تو اتنا ہنگامہ ہوا افف یونی کے ارگرد سے فائیرنگ کی آوازا رہی تھی_ کیا تم نے کل نیوز سنی تھی_ ؟؟؟

_اسکی بات پر حجاب نے کچھ لمحہ حیرانگی سے اسے دیکھا

نہیں_ "کہا اور نظریں جھکالی"

شکر ادا کرو تم چلی گئی تھی کل ورنہ تمہیں تو ویسے بھی فائیرنگ سے کتنا ڈر لگتا ہے___ حفصہ نے کہا

_وہ اسے کیا بتاتی کل سے وہ اس فائیرنگ کے ساتھ ہی جی رہی تھی

_اور حجاب نے بس نظریں جھکا کر خود کو انجان ظاہر کیا

_ان کے درمیان مسلسل خاموشی تھی اب

اچھا چلو کینٹین چلتے ہیں_؟؟"حفصہ نے کہا"

نہیں میں نہیں جارہی تم جاو_"حجاب نے یہ بھی منع کردیا"

_یار کیا ہے حجاب چلو نا پلیز

پلیز حفصہ مجھے اکیلا چھوڑ دو میں نے کہی نہیں جانا_"حجاب نے بے زاری سے کہا

حفصہ نے کچھ لمحے اسے دیکھا_اور منہ بنا کر چلی گئ جیسے کہا ہو بھاڑ میں _جاو

_ حجاب اچھے سے جانتی تھی حفصہ کی دوستی کو

لہجوں کا حساب رکھنا اتا تھا اسے _ یہی وجہ تھی کہ وہ اج تک اکیلی تھی _ اسے وہ شخص چاہئے تھا جو اسکی انکھوں میں موجود درد کو جان لے جو اسکی خاموشی کی ساری سرگوشیوں کو سن لے _ مگر اج تک کوئی ایسی دواست نہیں ملی تھی _

دوست تو ہوتا ہی وہ ہے جو زبان سے زیادہ اپکی خاموشی کی باتیں سن لے _

وہ خاموشی سی وہاں بیٹھی تھی _ بلیک روز نے کہا تھا کہ جب گھر او گی تو کال کرنا ڈرائیور پک کرلے گا _ بس اسی لئے وہ ابھی کچھ لمحے یہاں سکون کے گزار رہی تھی _

وہ بیٹھی اپنی دنیا میں کھوئی اپنی قسمت کو رو رہی تھی جب احمر نے اسے وہاں

_ دیکھا اور بے حد غصہ سے وہاں ایا

_ کل سے اس لڑکی نے جان سولی پر لٹکا کر رکھی ہوئی تھی

کہاں تھی تم کل کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی___؟؟؟ اتے ساتھ ہی وہ اس

پر برس رہا تھا

_ حجاب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

جب زخم روح کو لگ جائے تو

سخت لہجہ سن کر انکھیں نم نہیں ہوتی کیونکہ اب تو عادت سی بن جاتی ہے

_ تلخیاں سہنے کی

تم سے پوچھ رہا ہوں کہاں تھی کل جواب دو_؟

اپ کو اس سے مطلب جہاں بھی تھی اپ نے تو جیسے میرے باپ سے کئے سارے وعدے پورے کئے ہیں اپکو کوئی ضرورت نہیں میری فکر کرنے کی اپ نے اب تک مجھے ہر مشکل میں اکیلا ہی چھوڑا اپ سے اچھا تو وہ_ وہ کہتی اچانک رک گئی
_
وہ جذبات میں کیا کہنے لگی تھی_ ؟؟

کیا وہ تمہیں زراہ سی بھی شرم ہے تمہارا سر ہوں میں استاد ہوں_ ؟؟؟ وہ بے جا کا رعب جما رہا تھا

جب انسان غلط ہو اور غلطی بن بھی نا رہا ہو تو پھر ایک رعب ہی بچتا ہے جو وہ جما سکتا ہے
_

میں اسی کا لحاظ کر رہی ہوں سر کہ اپ میرے استاد ہیں ورنہ میرے والدین نے اللہ کے بعد اپ پر بھروسہ رکھا ہوا ہے اور اپنے انکے بھروسے کو پیروں تلے روندا ہوا __

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں کل کہاں تھی کس کے ساتھ تھی ہاں اس پردے کے پیچھے کتنا گھٹیا کردار چھپا رکھا ہے مجھے اج پتا چلا ہے ___؟؟؟" وہ غصے سے کہہ رہا تھا

"اپنی اس گھٹیا زبان سے میرے بارے میں ایک بھی بات اور کہی تو بھول جاوں گی کہ اپ میرے استاد ہیں_" حجاب کا چہرہ یکدم سرخ پڑ گیا تھا

"میں اج ہی تمہارے باپ کو بتاوں گا کہ ان کی نواب زادی کتنی حیا والی ہے اور یہاں کیا کیا گل کھلا رہی ___" وہ اسے دھمکی دے رہ تھا

ضرور بتائے بلکہ ابھی کال کرے الحمداللہ میرے والدین کو مجھ پر بھروسہ تھا تو تب ہی اس گھٹیا لوگوں کے ملک میں بھیجا ہے ___ وہ کیسی اور کا غصہ بھی اسی پر اتار رہی تھی

تم ایک نمبر کی بتمیز بے حیا اور بے شرم لڑکی ہو تمہارے ساری سچائی میں تمہارے باپ کو بتاوں گا بہت فخر ہے نا اسے اپنی شرم و حیا والی بیٹی پر دیکھنا کیسے دھوا بن کر یہ فخر اڑاتا ہوں ___ وہ غصے سے کہتا وہاں سے اسی طیش سے چلا گیا جتنی طیش سے ایا تھا

_ حجاب واپس سے بینچ پر بیٹھی

اسے یقین ہے کہ اسکے والدین کیسی کی بھی بات پر یقین نہیں کرے گے

اسے مان ہے کہ اسکا باپ اپنی بیٹی کے کردار پر انگلی اٹھانے والے ہر شخص کا

ہاتھ توڑ دے گا_

ایک لڑکی کو اپنے کردار پر اتنا تو بھروسہ ہونا چاہیے کہ جب کوئی اسے

بدکرادر کہے تو کہنے ولے کا منہ نوچ لے_

لڑکیاں ڈر جاتی ہیں حالنکہ انہیں ڈرانے والوں کو مار دینا چاہیے_

ایک اکیلی لڑکی جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو وہ اپنے لئے خود ہی باپ بھائی کا

رول پلے کر رہی ہوتی اگر کوئی زراہ سا کچھ کہتا ہے تو ڈرنے کے بجائے مرد

بن کر اگلے کو مار دینا چاہیے_

لڑکی اس وقت زمانے سے ہار جاتی ہے جب اسکے والدین شک کی نگاہ سے

دیکھنے لگ جاتے ہیں_

ہمارے معاشرے میں لڑکیاں ڈر جاتی ہیں وہ ڈر جاتی ہیں اور ڈرانے والا اپنی ہر بات ان کی عزت پر وار کر کے منوا لیتا اور ڈری سہمی لڑکی اسکی ہر بات مان بھی لیتی اس وقت وہ دنیا کا سب سے بڑا ظلم خود پر کر رہی ہوتی _

ڈرانے والوں سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اپنے اندر کے خوف کو مار دینا چاہیے _کوئی جتنا مرضی بلیک میل کرے _اپ نے اپنے کو مضبوط کرنا ہے _
خود کے لئے خود ہی لڑنا ہے _کوئی ہیرو اکر ساری دنیا کے کمپیٹر ہک نہیں کرے گا اپ کے لئے _بلکہ اپنے خود ہی سب کچھ تباہ کرنا ہے _خود ہی خود کے لئے ہیرو بننا ہے _

حجاب کو زراہ برابر بھی آحمر کی دی گئی دھمکیوں کی فکر تھی_ وہ جانتی تھی جب وہ یہ سب باتیں اسکے باپ سے کہے گا تو اسکا باپ احمر کا کیا حشر کرے گا__

رات کے گیارے بج رہے تھے اور افشاں بیگم اس وقت لاونج میں پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھی_

کل رات کے بعد انہوں نے ابھی تک زاویار کو نہیں دیکھا تھا_

کل ساری رات باہر گزاری اور صبح گھر اکر تیار ہوا اور افیس چلا گیا اور اب رات کے گیارے بج رہے تھے وہ واپس گھر نہیں ایا تھا_

وہ اتنا لاپرواہ نہیں تھا_ وہ اپنے گھر کا ذمہ دار بیٹا تھا_ عام لڑکوں کی طرح دوستوں کے ساتھ رات دیر تک باہر نہیں رہتا تھا_ وہ ایک سلجھا ہوا لڑکا تھا_

_اور اج وہی سلجھا ہوا لڑکا بہت سی الجھنوں میں الجھا ہوا تھا

_وہ اسے مسلسل کالز پر کالز کر رہی تھی اور اسکا نمبر مسلسل ہی بند جا رہا تھا

ایک بار تو انہوں نے نتائشہ کو کال بھی کی تھی مگر اس نے انہیں نیند میں یہی کہا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں ہے اور فون بند کر دیا_ اسے کیا پرواہ تھی کہ وہ کہاں ہے کس حالت میں ہے_؟؟

_اب تو افشاں بیگم کی حالت بھی خراب ہو چکی تھی
لاونج میں رکھے صوفے پر تھک ہار کر بیٹھ گئی

_کچھ دیر وہ اسی طرح بیٹھ رہی
_اسکے سارے دوستوں سے پوچھ لیا تھا وہ کیسی کے ساتھ نہیں تھا

_ ان۔ کا دل اب ہر گزرتے لمحے کے ساتھ پریشانی میں مبتلا ہو رہا تھا

_ کچھ دیر اسی طرح گزر گئی

_ تقریبا ساڑھے بارہ بجے کے قریب وہ ایا تھا

ہاتھ میں اٹھایا_ کوٹ_ ماتھے پر بکھیرے بال_ لال ہوتی انکھیں_ گریبان کے کھلے بٹن_ وہ اج ایسی حالت میں تھا کہ کوئی بھی اسی پہچانے سے انکار کر دیتا_ مگر وہ تو ماں تھی_ اسی لئے اسکی خوشبو ہی ان کے لئے کافی تھی_

اسے دیکھ کر فورا سے اسکے قریب ائی_ جو انہیں وہاں دیکھ کر بھی اپنے کمرے میں جا رہا تھا_

زاویار بیٹا کہاں تھے تم کب سے کالز کر رہی ہوں اتنی پریشانی ہو رہی تھی مجھے _ انہوں نے اسے کہا

_ ان کی بات سن کر وہ پیچھے مڑا

زندہ ہوں دیکھ لے اپنے کوشش تو کی مارنے کی لیکن نہیں مر سکا ___ وہ بے رخی سے کہہ رہا تھا

اللہ نا کرے زاویار کیسی باتیں کر رہے ہو کوئی ماں کب چاہیے گی کہ اسکی اولاد کو زراہ برابر بھی کچھ ہو ___ ان کا تو دل جیسے کیسی نے مٹھی میں لے لیا ہو _

"___ لیکن اپنے تو ایسا ہی کیا ہے جیتے جی مارا ہے"

"زاویار تم ایسی باتں کیوں کر رہے ہو نتائشہ تم سے محبت کرتی ہے تم کیوں نہیں سمجھ رہے _"

ماما اپکو اپنی بھتیجی کی محت کی قدر ہے مگر اپکا بیٹا جو کیسی سے محبت کرتا اسکی اپنے زراہ براطر بھی فکر نہیں کی ماما نتائشہ مجھ سے محبت نہیں کرتی __ اسکے لہجے میں درد تھا جو افشاں بیگم کو محسوس ہوا تھا

"__ ایسی بات نہیں ہے زاویار نتائشہ تم سے بہت محبت کرتی ہے"

محبت جھکا دیتی ہے اور نتائشہ کبھی نہیں جھک سکتی محبت تو صرف اس نے کی ہے جو جھکی بھی ہے اور میرے ساتھ کھڑی بھی ہے اپ جو مرضی کر لے ماما ام ایمن کی جگہ دنیا کی کوئی عورت نہیں لے سکتی وہ صرف ایک ہے

صرف ایک جو صرف میری ہے یاد رکھیے گا اگر اسے حاصل کرنے کے لئے دنیا سے بھی لڑنا پڑا نا تو لڑ جاؤں گا_ وہ انہیں کہتا ایک سیکنڈ بھی ضائع کئے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا_

اور پیچھے وہ بس اسے دیکھتی رہی_ ان کا بیٹا اتنا جنونی ہو گا انہیں اندازہ نہیں تھا_

اپنے کمرے میں اکر اسنے کوٹ بیڈ پر پھینکا_ جیب سے موبائیل نکال کر وہ بھی بیڈ پر پھینکا_

اج سے پہلے کبھی اتنا غصہ نہیں ایا تھا جتنا اج ارہا تھا_

وہ تحمل مزاج لڑکا تھا_ جو ہر بات ہنس کر سہا جاتا تھا_ اج یہی تحمل مزاجی اسکے لئے غلطی بن گئی تھی_

اسے بار بار ایمن کے انسو یاد ارہے تھے_ ایمن کی باتیں_ ایمن کا زرد
_ چہرہ_ سب کچھ اسے یاد اارہا تھا

_ وہ اگر نکاح کے لئے ہاں کر دیتی تو پھر وہ بھی دیکھتا کہ کون روکتا ہے_ مگر
وہ ایک وفادار لڑکی ہونے کے ساتھ ایک وفادر ابیٹی بھی تھی_ اور اسنے یہ
بھی کہا تھا
_ کہ والدین کا دل پیروتلے روند کر منزل تک نہیں پہنچا جا سکتا
_ بس یہی وجہ تھی کہ وہ خاموش ہو گیا تھا
___ ورنہ جب تحمل مزاج بندہ جنونی ہوتا تو پھر وہ کچھ نہیں دیکھتتا
_ ابھی بھی وہ اپنے غصہ کو کنڑول کرنے کے لئے فرش ہونے چلا گیا تھا

_ واپس اکر اسنے موبائیل چارچ پر لگایا اور ایمن کا نمبر ڈائل کیا

رات کا ایک بج رہا تھا_

وہ جاگ رہی تھی_ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے_ وہ نائٹ بلب کی روشنی میں سامنے لگی گھڑی میں ٹائم دیکھ رہی

تھی_ تب ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائیل وائبریٹ ہوا_

ایمن نے وہی سے نام دیکھا_ اور بغیر کچھ بھی سوچے موبائیل اف کر دیا_

دوسری طرف اسے اسکا نمبر بند کرنا بے حد غصہ دلا گیا_

رکھ کر موبائل زمین پر پٹخا اور ساتھ میں چارچر بھی بے چارہ پٹخا گیا تھا_

کبھی کبھی زندگی میں ہم بھی بلکل اس چارچر کی مانند ہوتے ہیں غلطی نا ہونے کے باوجود بھی سزا سہ لیتے ہیں_

کبھی بھی اسنے چیزوں کو غصی میں نقصان نہیں پہچایا تھا مگر اج تو دل چاہ رہا تھا کہ کمرے کو ہی الگ لگا دے_

غصے سے ادھر ادھر چکر کاٹتا وہ اب تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھا_

اور سر وہی بیڈ پر رکھ دیا_

حاصل تو تمہیں کر لوں گا بس ایک بار صب اجانے دو_ "خود سے کہا اور" انکھیں موند لی_

نظروں کے سامنے پھیر سے وہی روتی ہوئی انکھیں ائی_

اب تو ہر جگہ ہر سانس کے ساتھ وہی یاد ارہی تھی_

کیا ہوا بیوٹی کیوئن اتنی خوش کیوں ہو؟؟ شیخ نے صوفے پر بیٹھتے اپنے سامنے بیٹھی اپنی بیوی سے پوچھا جس کے چہرے سے اج مسکراہٹ غائب ہی نہیں ہو رہی تھی

بس تم دیکھتے جاو شیخ ___ معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ بولی
_ شیخ کے چہرے کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی
کیوں ایسا کیا کیا ہے _ ؟؟؟ اسنے حیرانگی سے پوچھا

بس صبح تک کا انتظار کرو اور پھر دیکھو یہ صبح کا سورج اٹلی میں کس کو اپنے ساتھ لے کر ڈوبتا ہے ___

شیخ نے اسکی بات سن کر جانچتی نظروں سے اسے دیکھا_ جیسے وہ اسکی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو___

_اسے مسلسل سوچتے دیکھ کر وہ اپنے صوفے سے اٹھی اور اسکے قریب ائی

سویٹ ہارٹ اتنا دماغ مت استعمال کرو صبح تک سب پتا چل جائے گا ابھی میں ایک پارٹی پر جا رہی ہو ٹیک کیئر____ اس سے کہتی وہ اگے چل پڑی

یہ بتاو یہ سورج کس کو ساتھ لے کر ڈوب رہا ہے_؟ شیخ نے پیچھے سے پوچھا

وہ پیچھے مڑی اور مسکرائی___

"ہمارے ہاتھوں میں پلے ہوئے شیر کو_" اس نے یہ کہا اور سمائل پاس کر کے چلی گی

اور شیخ کو تو ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ اگلی صبح کا سورج کس کو ڈباو گا ____

وہ مسکرایا _

ہو گا کیا؟؟ اس بات سے وہ انجان تھا بس اسے نقصان پہنچے گا خوش ہونے کے لئے یہی کافی ہے _

فاطمہ کا اج ایمن کے کمرے کا تیسرا چکر تھا_ وہ پہلے دو بار اسے فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے جگانے اچکی تھی _

مگر اج تو جیسے ایمن کو کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا ہو _

منہ پر کمبل تانے وہ بلکل دنیا سے بے خبر تھی _

فاطمہ کو تو اب اس پر تھوڑا غصہ بھی ایا تھا _

بیمار تھی تو کیا مطلب اب نماز نہیں پڑھے گی _ ؟؟

"ایمن اٹھ جاو خود ہی ورنہ صائم مسجد سے انے والا ہے___"اسکے منہ سے کمبل اٹھاتے فاطمہ نے صائم کی دھمکی دی
_

صائم اور کیسی معاملے میں سخت ہو یا نا ہو مگر نماز کے معاملے میں وہ لاڈ نہیں کرتا تھا
_

فاطمہ نے جیسے ہی اسکے منہ سے کمبل اٹھایا_ نائٹ بلب کی نیلی روشنی میں اس کا چہرہ نظر ایا
_

__فاطمہ نے اس کے کمرے کی لائٹ ان کی
_اور ایک لمحے کے لیے اسے لگا جیسے اس کی روح کھینچ لی گئی ہو
_ایمن کا چہرہ اس وقت انتہائی حد تک سرخ پڑ رہ تھا
_

انکھیں ہولے ہولے لرز رہی تھی_ سیاہ پلکوں میں نمی موتیوں کی مانند
چمک رہی تھی_

فاطمہ نے اپنا ہاتھ اسکی پیشانی پر رکھا_ اور اسے محسوس ہوا جیسے گرم انگاڑہ
ہاتھ میں پکڑا ہو_

انتہائی حد تک اسے بخار تھا_

فاطمہ کا تو دماغ نے جیسے ساتھ چھوڑ دیا ہو_

بخار ہوتا ہے مگر آس حد تک تیز بخار_

فاطمہ کمرے سے باہر ائی_

جہاں سامنے ہی صائم اپنی ٹوپی اتار کر ٹیبل پر رکھ رہا تھا_

صائم صائم ایمن کو بخار ہو رہا ہے___ اس نے صائم کو بتایا

جو اسکی بات سن کر ایمن کے کمرے میں ایا_

اس کے پیچھے ہی صفیہ بیگم اور فاروق صاحب بھی دوڑے ائے تھے_

_کمرے میں اتے ساتھ ہی صائم کی نظراس کے سرخ چہرے پر پڑی لرزتی پلکیں_کپکپاتے ہونٹ_انسو کے نشان رخسار پر واضع نظر ارہے تھے_

_صائم کا تو صرف اسے دیکھ کر دل کانپ گیا

_اور دل کٹ سا گیا تھا جب اسکے پیشانی کو بخار میں۔جلتے پایا تھا

باپ کو کمزور دنیا کی کوئی شے نہیں کر سکتی جتنی اپنی اولاد کا بیمار چہرہ کر دیتا ہے_

وہ اپنا بہت کچھ کھو چکا تھا اب تو زراہ سی کوئی خراش اتی کیسی کو تو صائم کو سفید عبا یا لال ہوتا نظر اتا تو کبھی چار سالہ بچے کا کھلکھاتا چہرہ _

مزید دیر کئے بغیر ہی وہ اسے ہسپتال لے ائے تھے _

اس وقت وہ سٹیچر پر موجود لمبے لمبے سانس لے رہی تھی _
ہسپتال پہنچتے ہی اسکی سانس رکنا شروع ہو گی تھی _

بوڑھے دادا دادی پریشان ماں باپ _ اور ہسپتال میں اپنی زندگی اور موت سے جگ لڑتی جوان اولاد _
یہ منظر بھی قیامت سے کم تھا کیا _ ؟؟؟
ایمن کو فورا اسے ائی سیو میں شفٹ کیا گیا تھا _ اسکی حالت مزید بگڑ چکی تھی _

دوسری طرف اپنی رولینگ چیئر پر بیٹھا سگریٹ کا دھواں اڑاتے زاویار نے اپنی بند انکھیں کھولی_

محبت ہو جانا تو اسان ہے محض ایک لمحہ لگتا ہے اور کوئی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو جاتا ہے مگر مشکل تو وفاداری ہے جیسے ثابت کرنے کے لئے کبھی زمانے سے لڑنا پڑتا تو کبھی ہسپتال کے ائی سی یو میں زندگی اور موت سے جگ لڑنا پڑتی ہے_

اس وقت دونوں طرف وفاداری ثابت کی جا رہی تھی ایک زمانے سے لڑ رہا تھا اور دوسرا ہسپتال میں زندگی اور موت سے_

زاویار نے انکھیں کھول کر کھڑکی کے پار دیکھا جہاں رات کی تارکی ڈھل کر اب فلک کو نیلا کر چکی تھی_

پرندوں کا چہکنا نئی صبح کا سورج نکلنا صبح کی ڈھنڈی ہوا سب اسے بہت پسند تھا مگر اج نہیں_

اج نا ہی تو پرندوں کا چہکنا کانوں کو بھلا لگ رہا تھا نا صبح کا سورج انکھوں کو بہا رہا تھا اار نا ہی یہ ڈھنڈی ہوا سکون دے رہی تھی_

"اداسی تکلیف اور کرب جب روح میں موجود ہو تو کچھ بھی نہیں اچھا لگتا_"

صبح ہوتے ساتھ ہی اسنے شکر ادا کیا_ اور افیس جانے کے لئے فرش ہونے چلا گیا_

اب تو یہ گھر گھر نہیں قید خانہ لگنے لگا تھا_

_اور قید سے آزادی کی خوشی صرف ایک قیدی ہی سمجھ سکتا ہے

تیار ہو کر وہ کمرے سے باہر نکلا اور بغیر اگے پیچھے دیکھے وہ باہر کی طرف

_بڑھا

_پیچھے افشاں بیگم اسے پکارتی رہی کہ ناشتہ کر جائے مگر اسنے سنا ہی نہیں تھا

بچے نافرمان تب ہوتے جب انہیں گھر گھر نہیں بلکہ قید خانہ لگتا ہے اور

اافشاں بیگم نے تو خود اپنے ہاتھوں سے اس گھر کو اپنے بیٹے کے لئے قید خانہ

بنایا تھا_بچوں کو فرمانبردار بننے کے لئے پہلے گھر کا ماحول ان کے لئے

_پرسکون بنائے

_افس تک کا راستہ اس نے بلکل خاموشی سے طے کیا

صبح سات بجے تو افیس میں صرف سیپرز ہی ہوتے ہیں جب افیس کی ٹائمنگ

_ نو بجے ہو

خیر اسے کیا قید خانے سے ازادی مل جائے تو اس کے بعد جہاں بھی جگہ

_ ملے الحمداللہ

_ وہ بھی خاموشی سے اپنے کمرے می جا کر بیٹھ گیا

_ کچھ دیر گزری ہی تھی کہ اہستہ اہستہ لوگ انا شروع ہو گے تھے

_ اس نے کچھ لوگوں سے سلام کیا اور ناشتہ کرنے کے لئے باہر نکل ایا

_ کل صبح جو بس ہلکا سا ناشتہ کیا تھا

ناشتہ کرنے کا دل ابھی بھی نہیں تھا بس کافی منگوائی اور وہی پی کر وہ بل پے کر کے واپس افیس اگیا _

افیس اکر اسنے دیکھا زینب اسی کی طرف ارہی تھی _

اسلام علیکم سر _ ! زرینب نے سلام کیا

وعلیکم اسلام خیریت ہے سب _ ؟؟؟

اپنی تکلیف میں دوسروں کو اپنے لفظوں سے اذید پہچانا زاویار احمد نے نہیں سیکھا تھا _

اسے پریشان دیکھ کر اس لئے اسنے پوچھا

سر وہ ایمن کی طبعیت بہت خراب ہو گی ائی سیو میں ہے اور ___ اس کے الفاظ منہ می ہی رہے گے

کون سے ہسپتال_؟؟؟؟زاویار نے اسکی بات کاٹ کر جلدی میں پوچھا

زینب نے اسے ہسپتال کا نام بتایا ہی تھا کہ اگلے لمحے وہ اسے لفٹ کے سامنے کھڑا نظر ایا_اور وہاں سے غائب ہو گیا

زینب وہی رہے گئی اور وہ پارکینگ ائیریا میں ایا اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی بھا گائی تھی_
افیس سے ہسپتال کا سفر پندرہ منٹ کا تھا جیسے زاویار نے صبح صبح ٹرفیک ہونے کے باوجود سات منٹ میں طے کیا_

ہسپتال پہنچتے ہی اسنے ریسیپشن می ام ایمن کا پوچھا اور انہوں نے کچھ حیرانی سے اس بندے کو دیکھا جس کی انکھیں لال سرخ تھی_

لفٹ م کے ذریعے وہ اپنے مطلوبہ منزل پر پہنچا_

وہ اس وقت کیا تھا؟؟ کیا کر رہا تھا؟؟ اور اس کے بعد کیا کچھ ہو جائے گا اسے اس سب سے کوئی پرواہ نہیں تھی_

وہ ہسپتال میں یہ ائی سی یو میں تھی اور اس سب کے پیچھے وجہ اسکی محبت تھی تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا_

اسے سامنے ہی صائم نظر اگیا_ جو پریشانی سے ٹہل رہا تھا_

ایک بار امین نے صائم کی پیکچر سٹیٹس پر لگائی تھی جس سے وہ اسے اسانی سے پہچان گیا کہ یہی ایمن کا باپ ہے_

وہاں تو اسارا خاندان موجود تھا_

نور کو جیسے ہی پتا چلا کہ ایمن ہسپتال ہے تو وہ تو جیسے سب کچھ ہی بھول بھال کر مرتضی کے ساتھ ہسپتال بھاگی تھی_

یہی حالت سدرہ کی بھی تھی_ اور زرناب تو ویسے بھی اج وہی تھی تو سدرہ کے ساتھ ہی وہ سب بھی وہاں ہی اگے تھے_

زرناب کی نظر اچانک سے زاویار پر پڑی_

اس نے کچھ لمحہ اسے پہچانے پر لگائے تھے اور پھر یاد ایا کہ ایمن نے اسی بندے کی تصویر دیکھائی تھ_

زرناب نے فورا اسے صائم کو دیکھا_

اگر صائم کو پتا چلا کہ یہی وہ ہے جس کی وجہ سے اج اسکی بیٹی ہستال میں زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے تو وہ تو اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا_

زرناب کیسی طرح اسے منع کرنا چاہتی تھی کہ وہ وہاں سے چل جایے مگر

_وہ تو وہی ان کے پاس ارہا تھا

اتے ساتھ ہی اسے صائم سے سلام کیا اور باقی سب کو بھی صرف منہ سے

سلام کیا اور مرتضی سے ملا

_مرتضی تو اسے دیکھ کر واقع حیران تھا

_مرتضی اور زاریان سے ملنے کے بعد وہ واپس سے صائم کے پاس ایا

اس وقت است وہاں دیکھ کر سب حیرن تھے ایک عجیب سی کشمکش میں

سب کے دل مبتلا ہو چکے تھے

انکل کیسی طبعیت ہے ایمن کی اب_ ؟؟؟اس نے صائم سے پوچا

_صائم نے اپنے سامنے کھڑے اس لڑکے کو دیکھا

ائی سی ہو میں موجود شخص کی حالت کیسی ہو سکتی ہے؟؟__صائم نے کہا

_وہ کچھ لمحے وہاں کھڑا رہا

_خود میں ہمت جمع کرتا رہا

_اور پھر محبت جہاں ہو وہاں جھکنا تو پڑتا ہے

_وہ بھی محبت کی خاطر جھک چکا تھا

_کرسی پر تھک ہار کر بیٹھے ایک باپ کے قدموں میں وہ گھٹنے ٹیک کر بیٹھا

وہ کڑوں کھڑبوں کا مالک اپنے خاندان کا اکلوتا شہزادہ اپنی محبت کی خاطر ایک

_عام سے بندے کے قدموں میں بیٹھا تھا

وفاداری کی کوئی مثال اب نہیں چاہئ تھی ایمن اگر یہ جان جائے گی تو

اسے کچھ نہیں چاہیے تھا مگر ایمن جانے گی بھی کہ نہیں_،؟؟؟

_وہاں موجود سب حیران تھے انتہا کے حیران

_ڈائینگ ٹیبل پر اس وقت مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی

سر براہی کرسی پر بیٹھے بلیک روز نے اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی حجاب کو دیکھا جو بس پلیٹ میں چمچ کو ہلا ہلا کر ٹائم گزار رہی تھی_

مرنا تو سب نے ہی ہے کم از کم کچھ کھا پی کر مرو_ "ایک بار پھر اس پر طنز" کے تیر چلاتا وہ واپس سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہوا

حجاب نے انتہا کی سخت نظروں سے اسے دیکھا جو اب اپنی پلیٹ پر جھکا انتہائی توجہ سے کھانا کھا رہا تھا_

_ناشتہ کر کے اسنے نپکین سے ہاتھ صاف کئے

اور چیئر گھسیٹ کر اٹھا_

سنو_ حجاب نے ہمت کر کے اسے پکارا

وہ پیچھے مڑا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا_

موبائیل دو میرا اپنے گھر کال کرنی ہے میں نے_/"بغیر گھبرائے وہ بولی"

یہ صرف حجاب کی ہمت تھی جو بغیر ہچکچائے اسے کچھ بھی بول دیتی اور وہ ضبط کر کے اسے سنتا رہتا_
اتنی بہادری وہ صرف اسے دیکھاتی تھی مگر اندر سے وہ اس سے کتنا ڈرتی تھی یہ وہی جانتی تھی ے

کیوں کرنی ہے گھر کال وجہ بتاؤ_ وہ اب اس کی طرف مڑ کر سکون سے پوچھ رہا تھا

"تمہاری طرح اگے پیچھے سے لٹی پٹی ہوئی نہیں ہوئی خاندان ہے میرا ایک خاندانی لڑکی ہو _"

اس کے یہ الفاظ ایک لمحے کے لئے بلیک روز کو خاموش کروا گے

"زبان کنڑول میں رکھو ورنہ کاٹ کے پھینک دوں گا___ "وہ غصے سے بولا

"موبائیل دو میرا_/"اسکی بات کو کیسی حساب میں لائے بغیر ہی اسنے کہا

گھر کال کرو اور صرف دس منٹ ہیں جس مرضی سے بات کرو مگر صرف دس منٹ اور ان دس منٹ میں تمہارا ایک بھی انسو نکلا تو پھر دیکھنا___اپنے کوٹ کی جیب سے اسے اسکا موبائیل نکال کر دیتے اسے کہا

ااسکے کوٹ میں اسکے موبائیل اور گن کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا مگر اج تیسرا دن تھا اس کے کوٹ میں اسکا موبائیل لئے وہ سارا اٹلی گھوم رہا تھا_

میں صبر کے اس درجے پر ہوں جہاں انسو ختم ہو جاتے ہیں_"اسکے ہاتھ" سے تقریبا موبائیل کھینچتے ہوئے کہا

حجاب نے موبائیل ان کرتے ساتھ ہی حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا_

اسکا موبائیل بلکل اہسا تھا جئسے ابھی دوکان سے لایا گیا ہو_

_ کچھ بھی نہیں تھا سب صفایا ہو چکا تھا

جاہل ادمی یہ کیا کیا ہے سب کچھ ڈلیٹ کر دیا اتنے امپورٹنٹ نوٹس تھے میرے اس میں _____ غصے سے اسے پوچھا

دس منٹ سے تقریبا دو منٹ تم ضائع کر چکی ہو _ "کلائی میں بندھی" گھڑی کی طرف دیکھتے اسنے کہا

_ حجاب نے اسے دیکھا دس ہزار اس پر لعنتیں بھیجی اور اپنے باپ کا نمبر ملایا

ایک دو بیلز کے ساتھ ہی دوسری جانب سے کال اٹھالی گئی تھی

اسلام علیکم بابا جانی _ "حجاب نے سلام کیا"

وعلیکم اسلام کیسی ہیں میری گڑیا_"مرتضی نے پوچھا"

_اسکا یہ پوچھنا تھااور حجاب کو اپنے دل میں کچھ چھبتا ہوا محسوس ہوا
کیا بتاتی کیسی ہے وہ_"وہ تو بس اسے لاڈ سے گڑیا کہتے تھے مگر اسے کیا"
_معلوم زندگی اسے واقعی ایک کھلونا سمجھ لے گئی

_حجاب نے اپنی لال ہوتی انکھوں کو بند کیا

"میں بلکل ٹھیک بابا اپ کیسے ہیں اور ماما دادا دادی سب کیسے ہیں_؟؟"

الحمداللہ سب ٹھیک ہیں_"اسنے کہا"

باباپ کہاں ہیں_؟؟؟؟حجاب نے پیچھے بہت سارا شور سن کر پوچھا

"_ میں ہوسٹیل ہوں بیٹا"

ہوسپٹل باباسب خیریت ہے نا_؟؟اپ ٹھیک ہیں_" ہسپتال کا نام سن کر ہی حجاب کو کچھ ہورہا تھا

میں ٹھیک ہوں بیٹا ایمن کی طبعیت خراب ہو گی ہے اس لئے میں اور اپکی "___ماما ہسپتال ائے تھے

"کیاہوا ابابا ایمن اپی کو_؟؟؟"

"ابھی تک کچھ نہیں پتا چلا ائی سیو میں ہے وہ ابھی اپ دعا کرے"

/ای سی یو میں بابا وہ زیادہ بیمار ہیں کیا_ ؟؟؟

"_جی بیٹے اپ دعا کرئے گا"

جی بابا لیکن کون کون ہے وہاں اور صائم ماموں اور مامی وہ کیسے "
"ہیں_ ؟؟؟

اپنے موبائیل پر کیسی کو میسج ٹائپ کرتے بلیک روز نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا_

"_ بیٹا وہ کیسے ہو سکتے ہیں اپ فکر مت کرے"

"_ بابا جیسے ہی ڈاکٹرز نے کچھ بتایا تو مجھے بتاے گا"

"_اوکے بیٹا اپنا خیال رکھنا اپ"

اوکے اللہ حافظ_ "حجاب نے اسے اللہ حافظ کہا اور سامنے بیٹھے بلیک روز "
کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

_ دوسری طرف سے فون بند ہو گیا تھا

کیا ہوا ہے_ ؟؟؟ روز نے اس سے وچھا

تم سے مطلب_ "؟؟ وہ بھی حجاب تھی سیدھا جواب وہ بھی اسے نہیں
دے تی تھی

لڑکی کیسی دن تم اپنی یہ زبان کٹواہی لوگی مجھ سے شرافت سے بتادیا کرو" جو میں پوچھو_" اسنے کہا

"_تمہیں کیوں بتاو جو بھی ہے یہ میری فیملی ہے میری مرضی ہے"

روز نے غصے سے اسے دیکھا_اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ واقعی اسکی زبان کاٹ دے_

بلیک روز نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے موبائیل پر نینا کی کال اگئی تھی_

غصے سے اسے گھور کر اسنے کال ریسو کی_

روز کہاں ہو تم_؟؟؟"دوسری طرف فون اٹھاتے ساتھ ہی نینا نے" پوچھا

"_گھر پر ہوں"

تم نے نیوز سنی اج کی_"؟؟؟نینا نے پوچھا "

نہیں ابھی کچھ دیر پہلے میٹینگ سے ایا ہوں ٹائم نہیں ملا خیر ہت ہے" "نا_؟؟؟

روز خیریت نہیں ہے تم نیوز سنو_"نینا کے لہجہ سے پریشانی جھلک رہی" تھی

_ روز نے کچھ حیرت سے فون بند کیا

_ وہ ابھی چیئر سے اٹھا ہی تھا کہ شائن سامنے سے اتا دیکھائی دیا

حجاب کی وجہ سے وہ اپنے کیسی بھی مرد ملازم کو اندر نہیں انے دیتا تھا_ مگر شائن پھر بھی اگیا تھا

_ حجاب کی کمر شائن کی جانب تھی اس لئے شائن اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا

کیا ہوا ہے_ "؟روز نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا"

بوس وہ باہر پولیس اور نیوز رپوٹر اۓ ہیں اپ سے ملنا چاہتے ہیں ہم" نے بہت کوشش کی مگر وہ کیسی صورت نہیں مان رہے_"شائن نے اسے بتایا

لیکن ہوا کیا ہے_"???"

"_بوس وہ_ شائن رکا اور حجاب کو دیکھا"

کیا وہ بولو بھی_؟؟؟؟اسے غصہ ایا تھا

وہ اپکو اور ان کا شائن کہتے کہتے رک گیا

_بکواس مت کرو چلو___وہ غصے سے کہتا چیئر سے اٹھا

وہ اٹلی تھا جہاں نا ہی تو پیسے کا زور چلتا تھا اور ناہی شہرت اگر کیسی نے غلط کام کیا ہے تو اسے سزا ملے گی چاہیے وہ کتنا ہی امیر اور بڑا ادمی کیوں نا ہو

وہاں موجود سب نے حیرت سے اس لڑکے کو دیکھا جو صائم کے قدموں میں بیٹھا تھا_

"انکل اپ جو بھی کہ لے کچھ بھی کر لے میرے ساتھ مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر پلیز انکل ایمن کو میرا کر دے وہ یہاں صرف میری وجہ سے ہے پلیز انکل اسے میرے نکاح میں دے دیں_" بغیر کیسی بات ہو گھمائے اسنے کہا

اور صائم نے حیرت سے اس لڑکے و دیکھا_

_ صائم نے کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اس سے پہلے ہی مرتضی اسے کے قریب ایا

"_ زاویار بچے قدموں سے اٹھو"

_ زاویار نے مرتضی کو دیکھا_ یہ نظریں ساتھ مانگنے کی طلب کی تھی

انکل پلیز اپ میری بات کو سمجھے مجھے اپکی بیٹی پسند ہے شادی کرنا چاہتا"
ہوں اس سے خدا گواہ ہے مجھے ان سے بہت محبت ہے انکل_ "وہ ابھی بھی
اسے قدموں میں ہی بیٹھا تھا

_ زرناب کے ساتھ کھڑی ذریش کا چہرہ لال ہوا تھا

ایکسوزمی مسٹر زاویار مزاق سمجھا ہوا ہے اپنے ام ایمن کو پہلے اسے اپنی" محبت دیکھائی اپنے خواب دیکھائے اور پھر منگنی کیسی اور سے کرلی اور اب جب وہ اس حالت میں پہنچ گئی ہے تو تب اسکی محبت جاگ گئی_"ذریش نے کافی اونچی آواز میں کہا تھا

اسکی بات سن کر سب نے حیرت سے اس کو دیکھا جو اج غصے سے لال ہو رہی تھی_

اور صائم کے قدموں میں بیٹھے زاویار نے بھی قدرے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو یہاں موجود سب سے چھوٹی تھی اور اسے حیران کر گئی تھی

ذریش چپ کرو___"زرناب نے اسے منع کیا تھاہ تو حیران تھی کہ اسے" پتا چلا بھی تو کیسے_؟؟؟

اٹھے یہاں سے یہاں کوئی فلم نہیں چل رہی کہ اپکے کہنے پر ایمن اپی اپکو : دے دے گے چلتے بنے یہاں سے اپ جیسے مرد ہوتے ہیں یسے ہیں پہلے سہانے خواب دیکھاتے ہیں اور پھر بعد میں انکھیں ہی نکال لیتے ہیں ___ :
وہ اب بھی غصے میں ہی کہ رہہ تھی

زاویار نے صائم کو دیکھا _ جو کبھی ذریش کو دیکھ رہا تھا اور کبھی زاویار کو _

ایک عجیب سی جنگ چل رہی تھی دل و دماغ کے درمیان _ دل قدموں میں بیٹھے اس لڑکے کے حق میں گوای دے رہاتا اور دماغ ذریش کی باتوں میں الجھا ہوا تھا _

ذریش بیٹا اپ خاموش ہو جائے _ "زاریارن نے اسے منع کیا"

"بابا میں خاموش ہو جاتی ہوں مگر یقین کرے یہ ادمی ایک نمبر کا جھوٹا ہے_" زاویار کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی وہ بولی

"ایکسکیوز می مس ام ایمن کے ساتھ اپ لوگ ہیں_؟؟؟ائی سی یو سے باہر نکلتی ڈاکٹر نے پوچھا

"جی ہم ہی ہیں_" نور نے کہا

"اوکے اپ کی پیشینٹ کو ہوش اگیا ہے ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیا ہیں ان کے فادر ان سے جا کر مل سکتے ہیں کیونکہ اپنی بے ہوشی میں وہ بار بار اپنے فادر کو پکار رہی تھی__" ڈاکٹر نے کہا اور وہاں سے چلی گئی

"_ سب نے ایک ساتھ شکر ادا کیا تھا"

بھائی اپ جائے امین کے پاس_ "نور نے صائم سے کہا"

_ صائم نے ایک نظر زاویر کو دیکھا جس کے چہرے پر اب کچھ اور تاثر تھے

_ وہ بغیر کیسی سے کچھ کہے روم میں چلا گیا

_ پریشانی سے اپنے کمرے میں چکر کاٹتے ہادی نے بیڈ سے اپنا موبائیل اٹھایا

ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ یونی سے ایا تھا اور اتے ساتھ ہی اسنے گھر میں سب کا نمبر ملایا مگر کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا اس لئے اسنے گھر کے نمبر پر کال کی جو کام والی بے اٹھائی _

ہر بدھ کو کام والی اتی اور فاطمہ کے ساتھ مل کر کپڑے وغیرہ دھو دیتی تھی اس وفاع جب وہ گھر ئی تو گھر پر کوئی نہیں تھا اسے حیرت ہوئی کہ کہاں گے سب اور گھر بھی کھلا ہوا تھا اسنے بھی کئی بار سب کو کال کی مگر کوئی نہیں اٹھا رہا تھا اسنے ساتھ والے گھر سے پوچھا تو پتا چلا کہ ایمن کو ہسپتال لے کر گے ہیں اور یہی بات اسنے بغیر سوچے سمجھے ہادی کو بتادی _

اور اب ہادی کئی بار سب کو کال کر چکا تھا کیسی کو تو کال لگ ہی نہیں رہی تھی اور جس کو لگ رہی تھی وہ فون اٹھا نہیں رہا تھا _

اسے اس وقت شدد سے خود پر غصہ ا رہا تھا _

اخر سب کو کل کر کے تھک کر اسنت ذریش کا نمبر ملایا _

وہ جانتا تھا کچھ بھی ہو جائے ذریش اسکی کال نہیں کاٹے گی _

_اور ہوا بھی یہی تھا

_ذریش نے اسکی کال اٹھالی تھی

اسلام علیکم ذری کہاں پر ہو_ ؟؟؟فون ریسھو ہوتے ساتھ ہی اسنے پوچھا

_ایک لمحے کے لئے تو ذری نے اپنا سانس رک کر اپنے ہی نام کو محسوس کیا

وعلیکم اسلام یہی ہوں_ "اسنے ار گرد سب کی نظروں کو خود ہر گھورتا پا کر" کہا

_وہ کیا کرتی وہ ہادی سے جھوٹ نہیں بول سکتی تھی

ذری سچ بتاوایمن کیسی ہے مجھے پتا ہے تم مجھ سے جھوٹ نہیں"
بولتی_"؟؟اسکے لہجے میں اپنے لیے مان دیکھ کر ذری کے دل کو کچھ ہوا

ہادی ایمن اپی بلکل ٹھیک ہیں اب بس تھوڑا سا بخار ہو گیا تھا اب الحمداللہ"
"__بلکل ٹھیک ہیں

تم جھوٹ بول رہی ہو ذری ایمن ہسپتال تب ہی جاتی ہے جب وہ بہت"
"_ بیمار ہو تم سب مجھ سے چھپا رہے ہو

ہادی یہ تم ماما سے بات کر لو_"اسیں مزید ہمت نا رہی تھی"

سدرہ نے ہادی کو یقین دلایا کہ ایمن اب ٹھیک ہے اسکی بات پر وہ یقین
_کر چکا تھا اس لئے وہ اب فاطمہ سے بات کر رہا تھا

فاطمہ نے بہت ہمت کر کے اسے بات کہ_
پردیس میں بیٹھے بیٹے کو کیسے وہ رو رو کر اپنا دل ہلکا کرتی_

"اپی اسے کہے کہ اب جائے نا یہاں سے_" زریش نے زرناب کے کان میں زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا

"تمہی تو گھر جا کر می سیدھا کرتی ہوں بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتی ہو_"

"میں نے کچھ غلط نہیں بولا_" ناک سکیڑ کر کہا

بتمیز نا بڑوں کا لحاظ ہے تم میں اور ناہی حیا ہے کچھ شرم کر لیتی بابا انکل سب کے سامنے تم ایک لڑکے کو کچھ بھی کہ رہی تھی_

"اپی جو بھی کہے میں نے کچھ غلط نہیں کیا یہ لڑکے ہوتے ہی اسی قابل ہیں اور یہ تو شکل سے ہی مجھے دو نمبر آدمی لگتا ہے پتا نہیں کتنی لڑکی کو پھسایا ہو گا___" اسنے زاویار کو دیکھ کر ایسے نظریں گھمائی تھی جیسے اسکے اگلے پیچھلے زاویار نے ہی مارے تھے

زاویار تو بس اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا_ تھی وہ ات ی چھوٹی کہ ایک عام سے قد والے لڑکے کو بھی نظریں جھکا کر اس سے بات کرنی پڑتی تھی اور زبان ایسی کہ کینچی بھی کم تھی اسکے آگے_

صائم نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ انکھیں موندے ہوئی تھی_

_صرف ایک رات میں اسکا چہرہ اتنا مرجھا گیا تھا جیسے ہصدیوں سے بیمار ہو

صائم کا دل کٹ سا گیا تھا_ بہت کچھ کھو چکا تھا وہ اپنا اب اس عمر میں اولاد کا دکھ نہیں برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ_ اب ہمت نا تھی کچھ بھی برداشت کرنے کی۔۔

_اسکے قریب اتے بہت شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا

_بابا کا لمس محسوس کرتے ہی اسنے اپنی اکھیں کھولی تھی

انکھیں اس قدر ویران تھی کہ صائم کو خوف محسوس ہوا تھا ان چمکتی انکھوں میں ویرانی دیکھ کر_۔

"کیسا ہے میرا بیٹا_؟؟؟"

_اسنے محض گردن اثبات میں ہلائی

_ایمن نے صائم کے ہاتھ کو چوما
_محبت اس نے کی تھی اور اسکی سزا اسکت والدین بھگت رہے تھے

میرا بیٹا بہادر ہے ان شاءاللہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا_"صائم نے پھر" سے اسکت سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا

"بابا ماما کہاں ہیں_؟؟،"

"_ وہ یہی ہے سب یہی ہیں سب ہیں"

ایمب نے انکھیں موندی
کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا
"ایمن ایک بات پوچھوں اپ سے_؟؟؟"

_بند انکھیں کھول کر اسے دیکھا

"زاویار کو پسند کرتی ہو_؟؟"

ایک باپ اٹھ کر اپنی بیٹی سے یہ پوچھے کے وہ کیسی کو پسند کرتی ہے تو کیسا لگتا ہے_؟؟ عجیب بے حد عجیب_؟؟ ہمارا معاشرے میں ایسے مرد کو بے غیرت بھی کہا جاتا ہے گر یہ کیسی بے غیرتی ہوئی بھلا_؟؟؟
کیا بیٹیاں انسان نہیں_؟؟ کیا ان کا دل نہیں_؟؟؟
کائینات کے سب سے عظیم مرد کی بیٹی کا جب رشتہ ایا تھا تو انہوں نے بھی "تو پوچھا تھا نا" فاطمہ علی کا رشتہ ایا ہے ہاں کر دو_؟؟؟
کیا ان سے بڑی شخصیت ہے دنیا میں_؟؟؟
نہیں وہ سب سے اعلی مرد سب سے اچھے شوہر اور سب سے بہترین باپ تھے_

یہ ہمارے معاشرے کی سوچ غلط ہے_؟؟ بیٹیوم سے ان کی رضا پوچھنا گناہ نہیں بلکہ سنت ہے_

_ایمن نے حیرانگی سے اپنے باپ کو دیکھا تھا

""" بچے بتاؤ مجھے وہ اور میں دونوں تمہارے جواب کے انتظار میں ہیں _
صائم نے اسے کہا جو مسلسل حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

" _ خواب میں بھی یہ نہیں سوچا تھا اس نے "

" _ ا" یمن بتاؤ میں اسے کیا جواب دوں ہاں کہ دوں

_ ایمن نے کچھ لمحے کو اسے دیکھا _ انکھیں دیکھتے دیکھتے بھیگنے لگی تھی

_ صائم نے بہت شفقت سے اسے سر پر ہاتھ پھیرا
_ ایمن کا دل بے حد زور سے دھڑکا تھا

صائم نے ایک بار پھر اشارہ سے پوچھا _

جس پر ایمن نے صرف سرہاں میں ہلایا _

"رونا نہیں ایمن بلکل بھی نہیں رونا باپ کے ہوتے ہوئے تمہارے پاس
سے دکھ گزر بھی نہیں سکتے میں اپنی بچوں کو وہ دکھ نہیں سہنے دے سکتا جو
کبھی میں نے سہا ہے بس جلدی سے ٹھیک ہو جاو" _

صائم کہ رہا تھا اور اسکی انکھیں بھیگ رہی تھی _

ایمن نے اسکا ہاتھ اپنے سر پر سے اٹھا کر اسے چوما _

ایمن کو اس وقت یہی محسوس ہو رہا تھا کہ دنیا کا کوئی باپ بھی اسکے باپ
جیسا نہیں _

ہر لڑکی کے لیے ہی اسکے باپ کا نعم لبدل نہیں ہوتا _

_اس وقت بلیک روز کے گھر کے سامنے پولیس اور نیوز رپوٹرز موجود تھے

_ایک اینکر نے اس سے اٹلائیک زبان میں پوچھا تھا

"یہ لڑکی کون ہے اور تین دن سے اپکے گھر میں کیا کر رہی ہے_؟؟؟؟"
_پہلے تو روز نے بہت سخت نظروں سے اس اینکر لڑکی کو دیکھا

بیوی ہے یہ میری_ "اسنے سخت لہجے میں اٹلائیک میں ہی کہا تھا"

اسکی بات سن کر سب نے اس لڑکی کو دیکھا جو چہرے کو دوپٹہ سے چھپایے
_بلیک روز کے عین پیچھے چھپے ہوئے انداز میں کھڑی تھی

بلیک روز کا اس لڑکی کو بیوی کہنا تھا اور سب بلکل خاموش ہو گے تھے_

پولیس جو اس پر بہت کچھ کرنے کے چکر میں ائی ھی اب اپنی شامت کا سوچ کر پریشان ہو رہی تھی_

کیا یہ سچ بول رہے ہیں کیا اپ ان کی بیوی ہی ہیں_؟؟؟" ایک دوسرے اینکر نے اٹالئیک میں حجاب سے پوچھا

یہ اٹلائیک نہیں جانتی انگلش میں پوچھے_" روز نے اس ائینکر سے کہا"

اس ائینکر نے یہی بات حجاب سے اانگلش میں پوچھی تھی_

_ بجاب نے ایک نظر روز کو دیکھا

ہجوم میں اس شخص کو ہمسفر کہنا

_ دل میں چھڑیاں لگنے کے برابر ہے

_ مگراج عزت کی خاطر یہ زخم بھی دل میں کھانا تھا

_ حجاب نے سرہاں میں ہلایا

اسکا اقرار کرنا تھااور دسری طرف شیخ نے اور اسکی بیوی نے موبائیل زمین

_ پر پٹخ دیا تھا

_ وہ جو اسے اج ڈبونا چاہتے تھے اج خود ہی ڈوب گے تھے

یہ یہ اتنی اسانی سے نہیں مرے گا _ " شیخ نے حقارت سے کہا "

لیکن اس نے شادی کرلی اس لڑکی سے_؟؟؟ کون ہے یہ لڑکی اب تو اس" لڑکی کا دیدار کرنا لازم ہے_" شیخ کو دیکھتے ہوئے کہا

_شیخ نے اسے دیکھا
"_ ختم کر دینا کا دل چاہ رہا ہے ان دونوں کو"
شیخ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ واقعی ان دونوں کو مار دیتا

سارا بنا بایا پلین برباد ہو گیا تھا انہوں نے تو سوچا بھی نہیں تھا بلیک روز شادی کر لئے گا اور وہ بھی اس لڑکی سے

بیلک روز نے سب کے سوالوں کے جواب دیے پولیس نے اس سے معذرت کی _

اس سب میں حجاب بس اسکے کندھے کے پیچھے چھپی رہی _

اسکے بازو کو پکڑے وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جو اٹلائیک میں بات کر رہا تھا _

سب کے سوالوں کے جواب دے کر وہ اپنے گارڈڈز کے ہمراہ واپس اپنے گھر ایا تھا _

اور اتے ساتھ ہی اسنے حجاب کو دیکھا _ جو بلکل خاموش تھی _

وہ اسے خاموشی دیکھ کر تھوڑا حیران ہوا _

ویسے تو جنگلی بیلی بننے اسے کاٹنے کواتی تھی اور اج تو ایسے خاموش تھی جیسے _زبان ہی نہیں ہے اسکے پاس

"اج جیسے کندھے کے پیچھے چھپ گئی تھی ائیندہ ایسے چھپی تو پھر دیکھنا جیسے میرے اگے زبان چلاتی ہو ویسے ہی دنیا کے سامنے بھی چلایا کرو_" وہ اسے کہ رہا تھا اور حجاب اسے دھکتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

تیار ہو جاو جا کر یونی کے لئے الریڈی لیٹ ہو چکی ہو تم_" گھڑی میں ٹائم" دیکھتے وئے کہا

مجھے نہیں جانا یونی_" اسنے کہا"

"کیوں نہیں جانا_؟؟؟؟"

بس نہیں جانا_ "وہ اکڑتے ہوئے بولی"

یونی تو تم جاوگی اس لئے جلدی کرو پیپر تمہارا سٹارٹ ہو چکا ہے اگر مزید "لیٹ ہونا ہے تو مجھے بتادو میں ویٹ کرلوں گا مگر یونی تو تمہارے اچھے بھی جائے گے_ "اسے کہتا وہ انتہائی سکون سے صوفے پر بیٹھا

مجھ سے نہیں دیے جائے گے لوگوں کے سوالو کے جواب نہیں جانا مجھے "مجھے اب کہی نہیں جانا_ "وہ جانتی تھی اب یہ سب نیوز میں ائے گا اور پتا نہیں لوگ اسے کیا کچھ کہے گے

تمہارا دماغ اتنا فضول ہے کہ کبھی مجھے افسوس ہوتا کہ مستقبل کے انجنئیر "ایسے ہو گے تو ہمارا کیا ہو گا_ "اسے دیکھتے وہ پہلی بار تھوڑا مسکرایا تھا

حجاب کو یہ مسکراہٹ کیسی لگی تھی_؟؟اچھئ یا بری وی نہیں سمجھ سکی_ مگر اسکی مسکراہٹ میں کچھ تھا ایک کشش جو اسنے پہلے بھی کبھی محسوس کی تھی_

کھڑی کیا ہو جاو اب تیار ہو کر او_"اسے مسلسل خود کو دیکھتا اکر وہ بوا"

"__ نہیں جانا مجھے ایک بار کہ دیا ہے نا"

جاتی ہو یا نہیں___"وہ اپنے کوٹ کے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے" ہوئے بولا

_حجاب نے اسے دیکھا

منحوس ادمی مر جاو"اسے کہتی وہ کمرے میں چلی گئ"

_پیچھے بلیک روز کو ایک چہرہ نظروں کے سامنے لہرایا
وہ غصے میں اپنی ماں پر گئ تھی_"یہ بات اسنے جان لی تھی"

_ تقریبا پانچ منٹ بعد وہ اپنے عبائے میں اگئ تھی

_سارا راستہ خاموشی سے طے کیا اور یونی پہنچ کر اسنے اسکا پیپر دلوایا تھا

پیپر شروع ہوئے ادھا گھنٹہ ہو چکا تھا مگر بلیک روز کی وجہ سے وہ پیپر دے
_رہی تھی ورنہ اج کے پیپر میں اسکی غیر حاضری لگ جاتی

_پیپر دے کر وہ واپس روز کے ساتھ ہی گھر اگئ تھی

اس وقت اسے سب کن نظروں سے دیکھ رہے تھے یہ صرف حجاب ہی جانتی تھی _

دیوار سے ٹیک لگائے وہ بازو کو اپس میں باندھے اس بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں اسکی پسندیدہ لڑکی صرف و صرف اسکی وجہ سے وہاں تھی _

وہ سب صائم کے انے کا انتظار کر رہے تھے _

تقریبا دس منٹ بعد صائم واپس ایا تھا _

سب نے ایک ساتھ ہی اسے دیکھا _

الحمداللہ وہ بہتر ہے اب _ "صائم نے سب کو بتایا"

_ جس پر سب نے ہی الحمد اللہ کہا تھا

_ وہ اب زاویار کے پاس ایا

اسے دیکھا_ وہ شکل سے ہی اچھے گھرانے کا سلجھا ہوا لڑکا معلوم ہوتا تھا_ وہ تو اج عشق کی مہربانیاں تھی جو اسکی حالت بگڑی ہوئی تھی

میں تمہیں نہیں جانتا تم کون ہو_ ؟؟ کہاں سے ائے ہو"
"_ مگر مجھے تم پر یقین ہے تم مخلص ہو امِ ایمن میری بیٹی تمہاری امانت ہے

_ صائم اسے کہا رہا تھا اور سب حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے
وہ کیا کہ رہا تھا_ ؟؟ نا اسنے کیسی سے مشورہ کیا اور ایکدم کیسی انجان بندے کو اپنی بیٹی کو امامت سے دیا_

اس وقت سب سے زیادہ غصہ فاروق صاحب کو تھا
_صائم پر

شکریہ انکل بہت شکریہ اپکا_ "زاویار نے کہا"

لیکن تم پہلے اپنے والدین کو ہمارے گھر لے کراو گے_ "صائم نے اس"
سے کہا

والد صاحب نہیں ہیں اور والدہ کو میں ان شاءاللہ بہت جلد اپ کے گھر "
لے کراوں گا_ "وہ اتنی پرجوشی سے کہہ رہا تھا کہ جیسے اسکی ماں اسکی بات
_سن کر بھاگی بھاگی چلی ائے گی

وہ بغیر اگے انے والے حالات کا سوچے صائم سے وعدہ کر کے چلا گیا تھا _

اسکا جانا تھا کہ فاروق صاحب نے صائم کی اطھی خاصی کر دی تھی _

کہ بہت اعتبار ہے تمہیں اس لڑکے پر _ ؟؟؟ جس پر صائم بس خاموش رہا تھا

وہاں موجود کیسی کو بھی اعتراض نہیں تھا سوائے فاروق صاحب اور ذریش کے _ پتا نہیں ذریش کو یہ لڑکا ایک انکھ نہیں بھایا تھا _

ایمن کی طبعیت کافی سنبھل چکی تھی کل تک اسے ڈسچارج بھی مل جائے گا _

ذریش کا صبح کا پیپر تھا اس لئے وہ اور زاریان ایمن سے مل کر گھر اگے تھے _ باقی زرناب اور سدرہ وہی تھے _

بابا اپکے لئے چائے لاوں _ ؟؟؟ ذریش نے زاریان سے پوچھا

نہیں یہاں میرے پاس بیٹھو بات کرنی ہے اپ سے _ "زاریان" نے اسے منع کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا

جی بابا _ ""؟؟ ذریش کو تو اپنے اگے پیچھے سارے گناہ یاد اگے تھے "پتا نہیں کونسی بات پر شامت اگئی تھی کیونکہ زاریان اسے بہت بڑی بات پر ہی اس طرح اسکے ساتھ میٹینگ کرتا تھا _

اج جس طرح اپ بولے زاویار کے بارے میں کیا سوچ کر بولے تھے " اپ _ ؟؟؟ "زاریان نے ہمیشہ کی طرح اس سے پیار سے ہی پوچھا تھا

"کیوں بابا غلط بولا تھا کیا_ ؟؟'معصومیت کی ساری حدیں پار کرتے اس
نے پوچھا

"بیٹا اپ نے جو بھی سوچ کر بولا ہو مگر اس رح بغیر بات کی گہرائی کو جانے
کیسی کو بھی اس طرح بے عزت نہیں کرتے وہ تو وہ بچہ اچھا تھا جو خاموش
رہا ورنہ کوئی اور ہوتا تو اپ سوچ بھی نہیں سکتی کہ وہ اپ سے کس انداز میں
بات کرتا_"

"بابا جی میں نے کچھ غلط نہیں بولا سچ ہی بولا ہے پہلے ایمن اپی سے اسنے کہا
کہ میں تم سے شادی کروں گا پھر اپنی منگنی کیسی اور سے کرلی اور اب اپی کو
کہ رہا تھا کہ میں مجبور تھا بابا اپ بتائیں مرد مجبور ہوتے ہیں کیا ویسے ہی
جھوٹ بول رہا تھا_"

"زریش بیٹا ابھی تم چھوٹی ہو ان معاملات کو نہیں سمجھ سکتی بچے مرد مجبور ہو جاتے ہیں کبھی ماں کے اگے تو کبھی بہینوں کی خاطر_" وہ اسے کہتا صوفے سے اٹھا

"میں نہیں مانتی بابا مرد کبھی نہیں مجبور ہوتے وہ جب چاہیے کچھ بھی کر سکتے ہیں ان کے پاس مکمل ازادی ہوتی ہے_" اسنے کہا

"سمجھ جاوگی وقت کے ساتھ ابھی پیپر کی تیاری کر و جا کر صبح پیپر ہے_" اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے وہ بولا

"اچھا اپکو چائے لادو_؟؟؟"

"_ نہیں اپکے پاس وقت کم ہے اپنے پیپر کی تیاری کرو جا کر"

اچھا پھر اپ ماما سے شکوہ نہیں کرئت گا کہ کیسی نے چائے کا بھی نہیں "_ پوچھا

_ اسکی بات پر زاریان مسکرایا

نہیں کرتا اپ جاو_ "اسے کہا"

_ اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا_ ابھی وہ گھر میں اگئ تھی

اپنے کمرے میں موجود وہ اپنی ہر چیز کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے پہلی بار دیکھ _ رہی ہو

وہ رات اسنے اپنی واقعی اخری رات سمجھی تھی_اس رات اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اگلی صبح اسکی قبر میں ہو گی مگر اللہ کو پتا ہوتا ہے کب کس کے لئے کیا اچھا ہے_

اس وقت کمرے میں زرناب فاطمہ اور ایمن ہی موجود تھے_

زرناب تو اس دن سے ہی اسکے ساتھ ساتھ ہی تھی_

اسکی صحت یابی پر صائم نے اسکا صدقہ دینے گیا ہوا تھا_

"ماما ہادی کو کال کرے_"ایمن نے فاطمہ سے کہا

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسنے کال کی تھی تب تم سو رہی تھی_فاطمہ نے بتایا

"اچھا اپ دوبارہ اسے کال کرے میں نے بات کرنی ہے اس سے_"

اسکی بات پر فاطمہ نے دوبارہ اسکا نمبر ملایا_

اس وقت وڈیو کال پر وہ دونوں امنے سامنے تھے_

نمونی کیا حالات بنالی ہے اپنی_؟" وہ اسئ بیماری کی حالت میں بھی تنگ" کرنا نہیں بجولا تھا

نمونی کس کو بولا تم نے_؟؟" ایمن نے منصوعی غصہ سے پوچھا"

یہ جو تمہارے ساتھ بیٹھی زرناب اپی کو بولا تم کہا سمجھ تمہیں بولا میں" نے استغفراللہ مہری بہن تو شہزادی ہے_" وہ بات کو گھمانے میں ماہر تھا

صبر بیٹا تم نے مجھے نمونی بولا_" زرناب نے اسے کہا"

اپکے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا_؟؟" سر کھجاتے معصومہت سے پوچھا"

ڈرامہ باز ڈرمے نا کیا خرو یہ بتاو کیسے ہو_؟ ایمن نے اسے پوچھا

"میں بلکل ٹھیک ٹھاک اپنا بتاؤ_ ،؟؟"

"_ میں بھی بلکل ٹھیک الحمداللہ"

"_ہاں وہ مجھے نظر ارہا ہے کہ تم کتنی ٹھیک ہو"

_اسکی بات سن کر ایمن مسکرائی
" خیال رکھو اپنی صحت کا یاد نہیں دادی کیا کہتی ہیں جان ہے تو جہاں ہے
"_

"اچھا جی تمہیں یاد ہیں ساری باتیں_ ؟؟"

جی مجھے سب یاد ہے بلکہ یہاں وہ بھی باتیں یاد اتی ہیں جو ہنسی مزاق میں "

"_ٹال دیا کرتا تھا میں

ہائے میری جان سمجھدار ہو گیا_"ایمن اسے فلائیگ کس کرتے ہوئے "

بولی

_جس پر فاطمہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا

کوئی شرم حیا نہیں تھی اسکے بچوں میں_"وہ سوچتی کمرے سے باہر نکل گئی

کیونکہ اب تو ان کی فضول اور بان سٹاپ باتیں شروع ہو گی تھی_جن کی

_آواز کچن تک تو آرام سے اجاتی تھی

_سو وہ وہی کام کرے کرتے سب سن لے گئ

ایمن نے ہادی سے تقریبا ادھا گھنٹہ بات کی اسے محسوس ہوا جیسے وہ اب بلکل ٹھیک ہے
_

_ اب وہ اور زرناب باتوں میں لگ چکی تھی
ایمن کی طبعیت ابھی ایسیُ بھی نہیں تھی کہ وہ مسلسل باتیں کرتی رہے مگر پھر بھی وہ بول رہی تھی
_
جب دل تسلی میں ہو تو انسان ہر فضول بات کر بھی لیتا ہے اور سن بھی لیتا ہے _۔

زرناب اسے بتا رہی تھی کہ کیسے زاویار ایا تھا اور کیسے اسنُ صائم سے بات کی
_

افففف ایمن قسم سے اس وقت مجھے زاویار پر اتنا پیار ایا کہ کیا بتاوا تنے پیار "
سے وہ انکل کے قدموں میں بیٹھ کر اتنے ایمو شنل ہو کر وہ کپ رہا تھا کہ
انکل پکیز ایمن کو میرے نکاح میں دے دیں اگر وہ ہسپتال میں نا ہوتا تو میں
نے تو اسکی وڈیو بنانی تھی اور سو شل میڈیا پر ڈال دینی تھی
"_ ہائے ے ے ے ے

_ اسکی بات پر ایمن مسکرائی

تمہیں پتا ہے ایمن تم نے زندگی میں پہلی بار اچھا کام کیا ہے زاویار سے "
محبت کر کے وہ واقعی بہت اچھا لڑکا ہے یار جو بندہ نکاح کرنے کے لئے لڑکی
کے باپ کے قدموں میں بیٹھ سکتا ہے تو سوچو وہ کتنی محبت کرتا ہو گا اس
"_ لڑکی سے جس کی محبت میں اسنے یہ کام کیا ہے

زرناب تم دعا کرو نا کہ اب انکی امی مان جائے_ "ایمن کو تو اب ایک ہی"
چیز کی فکر تھی

ارے یار پریشان نا ہو ہر لو سٹوری میں سیاپا ڈالنے والے ہوتے ہیں اب"
"_ ذریش کو ہی دیکھ لو

کیوں ذریش نے کیا کیا_ ؟"ایمن ابھی اس سب سے انجان تھی"

یار پوچھو کیا نہیں کیا میں تو حیران اس نمونی کو پتا کیسے چلا ایسے سب کے"
سامبے زاویار کو بے عزت کیا_ یقین کرو اتنا کو فیڈ نس مجھ میں نہیں جو اس
"_ میں اس وقت تھا

"ہوا کیا تھا کیا کہا تھا اسنے_ ؟؟$

"میڈم زاویار کو دو نمبر جھوٹا فراڈی اور پتا نہیں کیا کچھ کہ رہی تھی نمونی نا ہو تو قسم سے ہادی اور یہ ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں نمونے_"

"چھوڑو بچے ہیں ابھی جانے دو_" جو بھی تھا ایمن کے لئے دونوں بچے ہی تھے

"بیٹا بچے نہیں اندر سے پورے ہیں سولہ سولہ سال کی عمر میں انہیں عشق کے بھوت چڑھ گے تھے اور ہم ش عمر میں کلاس میں لڑکوں کو پیٹا کرتے تھے_"

"کہ تو تم سہی رہی ہو لیکن زرناب دعا کروان کا یہ عشق عشق محرم بن جائے_"

"اللہ کرے ہو جایے ان شاءاللہ جہاں مرد ہو نا محبت کرنے والا تو منزل مل ہی جاتی ہے_"

"ہاں یہ تو ہے چل اب میرا سر دبا یار قسم سے درد کر رہا ہے"

"کم بولو نا کس نے کہا ہے موٹر کی طرح پٹر پٹر شروع ہو جاو_" اسکے سر دباتی وہ بولہ

"بیٹا اگر میں نہیں بولو گی تو تمہیں کمپنی کون دے گا_" آنکھیں موندے اسنے کہا

"_ اف اف بس کردو"

_اسکی بات پر ایمن بند انکھوں سے مسکرائی

میرا جان میری گڑیا میری میری سب کچھ___"ایمن زرناب کو اپنے"
سینے سے لگاتی پیار نچھاور کرتے ہوئے بولی

_تم مجھے سینے سے لگا کر کونسی فیلگنس لے رہی ہو
اسے تنگ کرنے کے انداز میں زرناب نے پوچھا

استغراللہ زرناب شرم کرو پیار کر رہی ہوں تمہیں_"ایمن نے انکھیں"
کھول کر اسے دیکھتے ہوئے کہا

وہ دوست ہی کیا جو اپ کو ہر بات پر تنگ نا کرے

"_ نہیں بیٹا تم فیلیلگنس کچھ اور لے رہی تھی"

د"فارغ ہو جاو تمہیں تو زرباب بھائی ہی سنبھالے بے شرم_"اسے تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا

زرباب سے یاد ایا کل سے بے چارے کو میں نے ایک کال بھی نہیں کی" ہسپتال میں اسنے کال کی اور سگنلز ہی نہیں ارہے تھے_"اسے فورا زرباب کی یاد ائی

کتنی بے وفا بیوی ہو افسوس میں تو اپنے شوہر کے ساتھ ایسا نا کرو_"ایمن" نے افسوس کرتے ہوئے کہا
اگر اس وقت ان دونوں کو اپس میں باتیں کرتا دیکھ لیا تا کوئی تو یقین نا کرتا _کہ یہ ایمن کل ای سی یو میں تھی

_ دوست دوا کی مانند ہوتے ہیں جن سے باتیں ہی اپکو شفا دے دیتی ہیں

"بہت پیار نہیں ارہا تمہیں اپنے شوہر پر _ ؟؟"

مت پوچھو کتنا پیار ارہا ہے ہائے صدقے قربان جاوں میں اپنے مستقبل کے " شوہر پر _ "انتہائی سٹھر کپن سے کہا تھا اسنے

"_ دیکھانا اس پیار میں گوڈے گوڈے ڈب نا جاو"

ان شاءاللہ بنا کر انہیں اپنا محرم ہم ان کے عشق میں گوڈے گوڈے " ڈوبے گے _"

خالہ یہ زراہ اپنی بیٹی کی باتیں سننا_"زرناب نے کمرے سے ہی فاطمہ کو" آواز لگائی

بیٹا میں سب کی باتیں سن رہی ہوں اکے دونوں کو بتاتی ہوں صبر کر" جاو_"فاطمہ نے ہنسی کنٹرول کرتے ہویے کہا تھا

منھوس عورت تمہاری وجہ سے ہوا اتنا اونچا بولتی ہو ہائے اللہ اب مجھے" شرم ارہی ہے_"ایمن اسے بازو پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولی

یہ جس کو زیادہ شرن ارہی ہے اسکی آواز بھی بہت زیادہ اونچی ہے_"" فاطمہ نے کہا

کچن بلکل کمرے کے ساتھ جڑا ہوا تھا اور ماشاءاللہ سے وہ دووں باتیں بھی اتنی اونچی کرتی تھی کہ آرام سے آواز چلہ جاتی _

اتنی لفنگو اور بے فکری سے باتیب وہ تب ہی کرتی جب گھر پر کوئی مرد نا ہوتا ابھی بھی فاروق صاحب اور صائم صدقے دینے کے لئے گے ہویے تھے اور صفیہ بیگم آرام خر رہی تھی فاطمہ ہی تھی بس _

"اہستہ رکھ اپنی آواز سسرال میں کوئی نہیں سننے گا اتنی اونچی آواز_" زرناب نے ایمن سے کہا

"_اپ کو بھہ یہی مشورہ ہت میڈم $
شکریہ مشورے کے لئے_" زرناب بے کہا"

_اور ایک بار پھر وہی دونوں شروع ہو گی تھی

_لیکن اس بار آواز تھوڑی اہستہ رکھی تھی

_پیپر دے کر وہ گراؤنڈ میں بیٹھی اگلے پیپر کے بارے میں سوچ رہی تھی

وہ ان سٹوڈنٹس میں تھی جو سارا سارا سال پیپرز کی ٹینشن میں گزار لیتے

_تھے مگر کتابیں صرف پیپرز میں ہی کھولتے تھے

ابھی بھی اسے ٹینشن ہو رہی تھی کہ اگلا پیپر میں وہ کیا کرے گی_؟؟؟

کتاب کے صفحے زور زور سے اگے پیچھے کرتی وہ پریشانہ سے اس کتاب کو

_دیکھ رہی تھی

ہائے رے ذریش بیٹا تو تو گئی تو گئی تمہارے ابا کی شریک حیات "

تمہیں نہیں چھوڑے گی_" خود سے ہی کہا

_وہ اسی طرح اپنی سوچ میں مگن تھی جب موبائیل پر کال اگئی

_سکرین پر نمبر دیکھ کر ایک لمحے کے لئے تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھتی رہی

_اور پھر کال ریسو کی

اسلام علیکم_دوسری طرف سے ہادی نے سلام کیا

وعلیکم اسلام_ذریش نے کچھ حیرانگی سے ہی جواب دیا

کیسی ہو_???

الحمداللہ ٹھیک ہوں تم بتاو خیریت ہے ناسب_???

_اسکی بات پر ہادی مسکرایا

"ہاں بلکل سب خیریت بس تم سے ایک بات پوچھنی تھی؟"

"_ہاں پوچھو"

ہادی کو سمجھ ناایا کہ کیسے وہ اسے بتائے لیکن ہمت کر کے اسنے پوچھا

"میں کچھ ٹائم بعد اوں گا تم سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا تم مجھ سے نکاح کر لو گی_؟؟؟"

_ذریش کچھ لمحے سوچتی رہی

"ہادی ہمارے ہاں یا ناں کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا اگر جب تک ہمارے پرینٹس اس بارے میں کچھ نا کہے_"

پرینٹس کو منانا انہیں راضی کرنا میرا مسئلہ ہے تم اپنا بتاؤ کیا تم راضی "

ہو_"???

"_میرے لئے جو میرے پرینٹس فیصلہ کرے گے مجھے وہی قبول ہو گا"

مطلب تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے_"??? "

_وہ خاموش رہی

اور وہ ہادی تھا وہ ذری کی خاموشی کی زبان بھی سمجھ لیتا تھا

کاش اس وقت میں وہاں ہوتا اور ذری کو زندگی میں پہلی بار بلش کرتا دیکھ "

"_پاتا

_اسکی بات سن کر ذری واقعی شرما گئی تھی

"تمہیں لگتا ہے کہ میں شرماوں گی اور وہ بھی تم سے_؟؟؟"

"_تم بلش کر رہی ہو ذری میں جانتا ہوں"

"_جی نہیں"
_وہ نہیں مان رہی تھی البتہ اسکے گال لال ہو چکے تھے

"_اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گیا"

"کیا سمجھ گے_؟؟؟"

"_یہی کہ تم بلش کر رہی ہو"

تم جو مرضی سمجھو_"وہ لاپرواہی سے کہتی کندھے اچکا گئی"

"_ہیمم اوکے تم اپنے پیپرز کی تیاری کرو اللہ حافظ "

_اسے افیس سے لیٹ ہو رہا تھا اس لئے جلدی سے خدا حافظ بولا

ذری کو لگا کہ شاید وہ اسسے پہلے کی طرح ڈھیر ساری باتیں کرے گا مگر وہ تو
_پانچ منٹ میں ہی اللہ حافظ بول رہا تھا

اوکے اللہ حافظ"کہا اور فون بند کر دیا"

زرناب ابھی ہی گھر واپس ائی تھی_ باہر سب سے مل کر وہ جب اپنے کمرے میں ائی تو سامنے ہی بیڈ پر زرباب شوز سمیت بیڈ پر لیٹا موبائیل یوز کر رہا تھا_

اسلام علیکم^"زرناب نے سلام کیا"

موبائیل سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا_
وعلیکم اسلام_ کہا اور واپس سے موبائیل پر لگ گیا

اج تھانے نہیں گے_ ؟؟؟ بیگ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا

شام کو جانا ہے_ "موبائیل کو دیکھتے ہی کہا"

_زرناب نے اسے دیکھا

_جو اسے فل انگنور کر رہا تھا

تمہاری طبعیت ٹھیک ہے_"؟؟اسنے پوچھا

"_الحمداللہ جو دوائیں اپ دیتی ہیں اس سے کبھی میں بیمار ہو سکتا ہوں"

تم مجھ پر طنز کر رہے ہو_؟؟زرناب نے پوچھا

میری اتنی مجال جو تم پر طنز کرو گا_؟

کیا مسئلہ ہے زرباب کیا شادی کے بعد عورت کا حق نہیں کہ وہ اپنے کیسی رشتہ دار کی بیماری پر اسکی عیادت کرنے جائے_ ؟؟؟

میں نے تم سے کب کہا تم نا جاو بلکہ تم جب چاہو جا سکتی ہو مگر شوہر کا بھی حق ہوتا ہے بیوی کو چاہیے وہ کمازکم شوہر کو بتا کر جائے اگر بتا نہیں سکتی تو شوہر کی کال ہی اٹھا لے_ اسنے موبائیل سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا

"_میں اس وقت جلدی میں تھی پھوپھو کو بتا کر گئی تھی"

تم میرے نکاح میں ہو یا پھوپھو کے جو ہر مسئلہ ہر بات پھوپھو سے کرنا"
"ہوتی ہے تم نے_ ؟؟

_اسکی بات پر وہ ہلکا سا مسکرائی

اچھا سوری میں مانتی ہوں میری غلطی ہے_ اسنے مان لی تھی اپنی غلطی

ایمن کی طبعیت کیسی ہے اب_ ؟؟اسکی بات کو اگنور کیا

"_ ہاں اب بہتر ہے"

اچھا_ "کہا اور بیڈ سے اٹھا"

نواب صاحب اپنے جوتے اتار کر بیڈ پر آیا کرے سخت زہر لگتی ہے تمہاری یہ عادت مجھے_ "زرناب نے اب دیکھا تھا کہ وہ شوز سمیت ہی بیڈ پر لیٹا تھا

"_ تمہیں تو میں بھی سخت زہر ہی لگتا ہوں"

"مسئلہ کیا ہے زرباب سوری بول تو دیا ہے تمہیں اب کیوں طنز کئے جارہے ہو_"

"میں تم پر طنز نہیں کررہا_"

"تو پھر یہ سب کیا ہے_؟؟؟"

"کیاسب_؟؟؟" وہ انجان بنا

"اگنور کرنا کب سے اگنور کررہے ہو مجھے_"

"شکر تمہی یہ تو پتا چلا کہ میں تمہیں اگنور کررہا ہوں_"

_اسکی بات پر زرناب نے نظریں گھامئ

_اسکے اس انداز پر زرباب مسکرایا

اچھااوکے اب میں سوری کررہاہوں_"اسنے کہا"

ہاں ہماری زندگی یونہی گزرے گی کبھی تم مجھ سے سوری کرناتو کبھی میں"
تم سے سوری کروں گی بلکہ ایک کام کرے گے ہماری جو بھیؑ اولاد ہوئی اسکا
"_نام ہی سوری رکھ دے گے

ائیڈیٗا اچھاہے_"وہ کہتاڈریسنگ کے پاس ایا"

_زرباب نے شیشے سے دیکھا وہ اسے ہی گھور رہی تھی

اب کچا چبانے کا ارادہ ہے کیا_؟؟"اسنے پوچھا"

"_دل تو چاہ رہا ہے"

ہاہاہاہاہاجاو جاو تمہاری پھوپھو نے اپنی بھتیجی کے لئے اپنے ہاتھوں سے " کھانا بنایا ہے_"وہ ہنستے ہوئے بولا

ساری زندگی جیلس ہوتے رہنا_"اسکی کمر پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے بولی"

"_اوکے جو اپکا حکم"

اسکی بات پر زرناب نے بس افسوس ہی کیا اور المار ی سے کپڑے لے کر" فرش ہونے واشروم چلی گئی_ "جاری ہے

اپنے افیس میں بیٹھا وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اسکے گھر والوں کو تو کہ ایا تھا مگر اب اپنی ماں کو کیسے منایئے گا_ ؟؟ پھر اچانک اسے وہ یاد اگئی حساب لگا رہا تھا کہ
_کتنا وقت ہو گیا تھا اسنے اسے نہیں دیکھا تھا
_جب سے وہ بیمار ہوئی تھی تب سے ہی
وہ جب ہسپتال تھی تو زاویار کا دل چاہ کہ وہ کہے کہ ایک بار اسے ایمن سے ملنے دے مگر وہ خاموش رہا_ کیونکہ وہ جانتا تھا اسے منع کر دیا جائے گا_ اور اس معاملے میں تو وہ کر بھی کچھ نہیں سکتا تھا کیونکہ اس معاملے میں وہ شرعی اور قانونی دونوں طرح سے سہی تھے

پانچ دن ہو گے تھے اسے چھٹی پر گے ہوئے_ نا کوئی اطلاع تھی اور نا کوئی درخواست_

وہ اسکی دفتر کی پہلی ایمپلوئے تھی جو بغیر اجازت کے مسلسل چھٹی پر تھی_

یہ صرف عشق کی قرامت تھی ورنہ کہاں تیسرے دن کوئی معاف کرتا ہے

اپنی چیئر کی پشت پر سر لگائے وہ خاموش نظروں سے سامنے دیکھ رہا تھا_

اور ان خاموش نظروں میں آس تھی امید تھی_ اسکے انے کی امید_

اور اسکی امیدوں میں پانی نہیں پھیرا گیا تھا اسکی امیدیں حقیقت میں بدلی تھی_

وہ سامنے سے اتی دیکھائی دی تھی_

سیاہ عبایا_ سرمئی حجاب_ اور سیاہ ہی بیگ_

سب کچھ وہی تھا_ بس وہ اب ویسی نا رہی تھی_ وہ بدل گئی تھی_ وہ حد درجہ کی کمزور ہو گی تھی_

زاویار کو حق حاصل نہیں تھا ورنہ وہ اسے اپنے سینے سے لگا لیتا_ اسکی حالت ایسی تھی کہ زاویار کا دل کٹ گیا تھا_

وہ افیس میں ہی اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا_

" یہ بھی احترام محبوب کی ادا ہے _
ورنہ ہر کیسی کے ادب میں کھڑے نہیں ہوتے _"

وہ اب سٹاف کے لوگوں سے مل رہی تھی_

ہر کوئی اس سے اسکی طبعیت کا پوچھ رہا تھا اور وہ مسکرا کر سب کو ہی جواب دے رہی تھی_

_اس سب میں اسنے ایک بار بھی اس کمرے کی جانب نہیں دیکھا
_جہاں وہ اسکے احترام میں کھڑا ہوا تھا
زاویار کا دل چاہ رہا ہے کہ وہ باہر جائے اور اسے سب کے درمیان سے اٹھا کر اپنے پاس لے ائے_

تقریبا پندرہ منٹ بعد اس کے پاس سے سب ہٹے تھے_ اور زاویار نے شکر ادا کیا تھا
"_کم از کم اسکی جھلک تو نصیب ہو رہی تھی نا"

اسنے خود کو کمپوز کیا بال سیٹ کئے_ کوٹ کے بٹن کھولے

_ایک لمبا سا سانس خرچ کیا
_اور بے اختیار مسکرا دیا
_خوشی اسکے چہرے سے واضح تھی

"کیا سے کیا کروانے کا ہنر رکھتی ہے یہ محبت بھی_؟"

_وہ اپنے روم سے باہر نکلا
_وہ اب زینب سے بات کر رہی تھی
_اسے دیکھ کر وہ اپنی بات بھول گی
_اور پلکیں چھپکانا بھی بھول گئی

_وہ اسکی اس ادا پر مسکرایا_اور اسکے قریب ایا

"_اسلام علیکم مس ام ایمن"

_وہ کھڑی ہوئی اور ساتھ میں زینب بھی احتراما کھڑی ہوئی

"_وعلیکم اسلام سر"

کیسی طبعیت ہے اب اپکی_؟؟زاویار نے پوچھا

الحمداللہ ٹھیک ہوں_" کہا اور نظریں جھکالی"

اگراپ بہتر فیل نہیں کررہی تواپ گھر جاسکتی ہیں کوئی پرابلم نہیں"
"_ہے

_اسکی بات پر جھکی نظریں اٹھا کر ایمن نے اسے دیکھا

_اور زاویار کی دنیا بہت عرصے بعد رکی تھی

_وہ ترس گیا تھا ان نگاہوں کے لئے

نہیں سر ائم گڈ تھینکیو_"ایمن نے کہا"

گڈ_"وہ مسکرایا"

_اور اسکی مسکراہٹ ایمن کیدل کی دھڑکن کو بھی تیز کر دیتی تھی

وہ ابھی واپس اپنے روم میں جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ سامنے ہی اسے

_نتاشہ نظر آگئی جو اسی کی طرف ارہی تھی

اسے دیکھ کر زاویار نے فوراً ایمن کو دیکھا جو اج ہی اسقابل ہوئی تھی کہ افیس

ایے_اور اج ہی اگر اس کا سامنا نتائشہ سے ہو گیا تو___؟؟

_اس سے اگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

ہائے اویری ون_"زاویار کے قریب اتے ہی نتائشہ نے سب کو ہائے"

بولا

_ایمن نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

_وہ اسکے قریب کھڑی تھی

_اسکے قریب

_سانس بند ہوا تھا

_نتائشہ نے زاویار کو سلام کیا

_اور زاویار نے ہچکچاتے ہی سہی مگر اس سے ہاتھ ملایا تھا

_اس سے واقعی سانس نہیں لیا جارہا تھا

_اسنے ایک لمبا سا سانس خرچ کیا

یوام ایمن از ائم رائٹ_؟؟" نتائشہ نے ایمن سے پوچھا"

_جس پر ایمن نے زاویار کو دیکھا

یس_"اسنے اتنا کہا اور اپنی چیئر پر بیٹھ گئ"

اوہ تو اٹیٹیوڈ بھی ہے تم میں واوامپریسنگ یار_"وہ اسکے بیٹھ جانے پر طنز" کر رہئ تھی

_کیونکہ باقی سب اسکے احترام مھں کھڑے تھے

_ایمن نے اسے دیکھا

_وہ نظریں نتائشہ کو ہی محوس ہوئی تھی

زاویار یہ لڑکی کافی بتمیز ہے اسے کوئی تمیز نہیں کے مالک کے ساتھ کیسا" بے ہیو ہوتا ہے _"نتائشہ نے زاویار سے کہا

نتائشہ بے ہیو یور سیلف یہ بیمار ہے _"زاویار نے اسے سخت لہجے میں کہا"

بیمار تو ہوں میں مگر دوسری بات یہ ہے مس نتائشہ تم میری مالک نہیں" میرے بوس یہ ہیں جنھوں نے مجھے اج تک اپنے احترام میں کھڑے نہیں ہونے نہیم دیا بلکہ مجھے ہی کیا کیسی کو بھی نہیں کھڑے ہونے دیتے یہ _"اسنے بیٹھے بیٹھے ہی کہا تھا

"_اور اس سب میں زاویار حیران ہوا_اسکی پسندیدہ کو غصہ بھی اتا تھا"

ہاں بلکل تمہیں وہ کھڑا ہونے بھی کیوں دے گا تم نے اسے اپنے اشاروں" میں لگایا ہوا ہی ایسا ہے_"نتائشہ نے کہا

_جس پر ایمن چیئر سے اٹھی

تمہیں افسوس کس بات کا ہے کہ میں نے تمہاری عزت نہیں کی یا سر نے" تمہیں منہ نہیں لگایا_؟؟؟" بازوں سینے پر باندھتی اس نے پوچھا

زبان سنبھال کر رکھو کریکٹر لیس_"نتائشی نے غصہ ضبط کرتے کہا"

بیٹا کریکٹر پر مت انا کریکٹر پر ا گر میں اگئ ناتو تم یہاں کھڑی نہیں رہے "
"_ سکتی

_ زاویار بس خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

نتائشہ نے ایمن کو اپنی سخت نظروں سے گھورا اور جس طرح ائی تھی اسیَ
_ طرح چلی بھی گئی

_ زاویار نے سب کو ہاتھ سے بئٹھنے کا اشارہ کیا"
اپ سب کو کوئی حق نہیں کیسی کے لئے کھڑا ہونت کے لیے ہمارے
پیارے نبی کریم (ص) سے اعلی کوئی نہیں جب انہوں نے اپنے ادب میں
کیسی کو بھی کھڑے نہیں ہونے دیا تو ہم تو عام گناہگار انسان ہیں اپ میں
"_ سے ائیندہ کوئی بھی کیسی کے لئے بھی کھڑا نہیں ہو گا

_وہ سب سے کہہ رہا تھا اور ایمن بس اسے دیکھ رہی تھی

"ائینڈ مس ام ایمن ائی فیل پراوڈلی وہ ایمن کی جانب مڑا تھا جو اسکے قریب ہی کھڑی تھی بیکوز میری کوئی تو ایمپلوئے کیسی کو بھی دن میں تارے دیکھانے کا ہنر رکھتی گائیز کلیپ فور ہر_"

اپنی سگی پھوپھو کی بیٹی کی بے عزتی کرنے پر وہ غیر لوگوں کے ساتھ مل کر تالیاں بجا رہا تھا_

مرد عشق کرے یا نفرت باخدا جب بھی کچھ نھی کرے تو بے حد کرتا ہے_

یہ تالیاں عشق اور نفرت دونوں کی اخری حد تھی_

"سو چلے واپس اپنے کام پر_" سب سے کہتا وہ اپنے روم میں چلا گیا"

_ پیچھے ایمن بھی چیئر پر بیٹھی

ہمارے افیس کی بہادر بچی ہو یار جس نے نتائشہ کو خاموش کروایا" زینب" اسکے کندھے پر تھپکی دیتے بولی

_ جس پر ایمن مسکرائی

_ وہ بہادر نہیں تھی بس اسکے پیچھے سہارا مضبوط تھا

_ اور جن کے سہارے مضبوط ہو تو وہ طوفانوں سے بھی مقابلہ کر سکتے ہیں

___________________________________(:____________

اپنے روم میں بیٹھی وہ کتابیں وغیرہ سیٹ کر رہی تھی جب دروازہ لاک

_ ہوا

_اتنے عرصے میں وہ اسکی اہٹ پہچان گئی تھی
_بغیر کوئی توجہ دیے وہ واپس اپنے کام میں معصروف ہو گی

_وہ بھی بغیر ہچکچائے کمرے میں اگیا
حجاب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا_اور بے رخی سے نظریں گھما لی

تم فری ہو کچھ بات کرنی ہے_"؟ بلیک روز نے اس سے پوچھا"

وہ جو سب کو خود سے ملنے کا وقت دیتا تھا اج خود کیسی سے پوچھ رہا تھا

جی میں بلکل فری ہوں لیکن تم سے بات نہیں کرنا چاہتی_"بغیر اسکی"
جانب دیکھے وہ بولی

تم سے کیسی نے اجازت نہیں مانگی_"وہ کہتا اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ "
_گیا

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کیوں مجھے سکون نہیں کرنے دیتے_؟؟؟وہ
اسکے سکون سے بیٹھنے پر غصہ ہوتی بولی

میں خود نہیں جانتا کہ اج کل میرا مسئلہ کیا ہے_؟؟"اسکی جانب دیکھتا وہ"
بولا

"_ زہر لگتے ہو زہر سے بھی برے"

"_تم۔ بھی مجھے گڑ جیسی میٹھی نہیں لگتی"

"تو پھر کیوں اتے ہی کیوں میرے سامنے ؟؟"

"_ کیا کرو تمہیں نا دیکھو تو دل نہیں لگتا کہی"

_ حجاب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

تمہیں کیا لگ رہا ہے کہ مجھے تم اچھی لگنے لگی ہو ؟؟ تو ایسا بلکل بھی نہیں "
"_ ہے میں تم سے صرف ایک ضروری بات بتانے ایا تھا
وہ حجاب کے اس طرح دیکھنے پر بولا
_ وہ ایک لمحے کے لیے ہی سہی مگر حجاب کی انکھوں سے کنفیوز ہوا تھا

بولو کیا بات ہے اور نکلتے بنو یہاں سے _ " کہتی حجاب نے اس پر سے "
نظریں اٹھالی

_کل جو ہوا تم نے اپنی انکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ

نہیں میں نے اپنی ناک سے دیکھ لیا ہے اسکی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر وہ بولی

لڑکی میری بات مت کاٹا کرو_"وہ واقعی غصہ ہوا تھا اسے سخت زہر لگتا" تھا کہ اسکی بات کو بیچ میں کوئی ٹوکے

تو تم بھی وہ یہ کہ نا کیا کرو سیدھی سیدھی بات کیا کرو ایا بڑا بات نا کاٹا" کرو_"وہ اخر میں اسکی نقل کرتی بولی

_بلیک روز کا دل چاہ وہ اسے اوپر پہنچا ہی دے

"سہی کہتے ہیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے لیکن تم پستول کی بھوت ہو جیسے میری زبان سمجھ نہیں اتی_" وہ اپنے کوٹ کی جیب سے پستول نکال کر ہاتھ میں رکھتا بولا

"_مجھے اب ڈر نہیں لگتا نا تم سے اور نا تمہاری بے کار پستول سے"

نہیں لگتا ڈر_؟؟" وہ صوفے سے اٹھتا اسکے قریب ایا"

_حجاب کا سانس رکا تھا

دیکھو مجھے مجبور مت کرو کہ تمہارے ساتھ کچھ ایسا کرو کہ تم میری" بے رحمی پر ایمان لے او میں زندہ زمین میں در گوز کرنے والا ادمی ہوں_ "وہ اسے وارن دیتا اسے پیچھے ہوا

_اب کی حجاب کی زبان خود ہی بند ہو گی تھی

پر سو ر یسیپشن ہے ہمارا پہلے تو تم سے تمہاری مرضی پوچھنے ایا تھا مگر" تمہاری اس زبان نے وہ افر خود ہی ٹھکرائی ہے اب صرف بتانے ایا ہوں_"

_حجاب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

وہ اسے منع کرنا چاہتی تھی وہ کیسی صورت بھی اس شخص کے ساتھ اپنا نام

_ ساری دنیا کے سامنے نہیں جوڑنا چاہتی تھیٔ مگر

_ وہ تو بغیر کچھ سننے وہاں سے چلا گیا تھا

_ حجاب نے بس اس بند دروازے کو دیکھا

_ نا چاہتے ہوئے بھی انکھوں سے انسو نکل ائے

وہ کیا بتائے گی اپنے ماں باپ کو؟؟

کس منہ سے انکا سامنا کرے گی_؟؟

اس زندگی سے اچھا تو مر ہی جاوں اللہ موت نہیں مانگنی چاہییٔ مگر اس زندگی

"_سے تو بہتر موت ہی ہے نا عزت کی موت

اسے نور نے سیکھایا تھا کہ حالات جیسے بھی ہو اللہ سے موت نہیں مانگنا یہ بزدل لوگ کرتے ہیں تم تو بہادر رہو مگر اج وہ بہادر نہیں رہی تھی ج وہ بھی کمزور لوگوں کی طرح اللہ سے موت مانگ رہی تھی _

نور حیا اپنے پیکینگ کرلی ہے نا _؟؟"مرتضی نے نور سے پوچھا"

"جی کرلی ہے _"

"خود کہ رہی ہیں کہ سب کچھ رکھ لیا ہے اپنے اب اگر وہاں جا کر یہ نہیں کہنا کہ فلاں چیز رہے گئی فلاں رہے گئی ہے _"

"بس حجاب کی کچھ چیزیں ہیں وہ رہے گئی ہیں باقی میری تو پر چیز مکمل ہے _"

"اچھا کل دن تک وہ بھی کمپلیٹ کر لے پھر کل رات کی فلائیٹ ہے وقت نہیں ہو گا_"

جی ٹھیک ہے_"نور نے کہا"

انہوں نے پہلے آٹلی جانا تھا حجاب سے ملنے پھر اسکے بعد وہی سے امریکہ کے لئے جانا تھا_
کل رات لکی ان کی فلائیٹ تھی

اور اس بات سے حجاب لاعلم تھی_اور اسے سپرائیز دینے کا پلین بھی نور کا ہی تھا_

_ مگر یہ سپرائیز کیسا عذاب بن کر اترے گا یہ صرف وقت ہی بتائے گا

_________________________:)_________________________

سارے اٹلی میں یہی بات گردش کر رہی تھی کہ اج بلیک روز کا بریسیپشن

_ ہے

لڑکی کون ہے _ ؟؟ بلیک روز کی لگتی کیا ہے _ ؟؟ اخر کہاں سے بیٹھے

_ بیٹھائے بلیک روز کی زندگی میں ایک لڑکی اگئی

کون ہے وہ _ ؟؟؟

_ ایسے کئی سوالات تھے جو سب بلیک روز سے پوچھنا چاہتے تھے

_ مگر ہمت کیسی میں بھی نہیں تھی

وہ خود حیران تھا اخر اسکے ساتھ ہوا کیا تھا _ ؟؟

_ ایسا تو اسنے بھی کبھی نہیں سوچا تھا

نجانے قسمت کیسا کھیل کھیلتی ہے اسکے ساتھ_؟اج تک اسے یہ سمجھ نہیں ایا تھا_

شادی کا موقع ایسا ہوتا ہے جس میں سارے خاندان والے ہوتے ہیں اور اسکا تو خاندان ہی نہیں تھا_؟

اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتا وہ شیشے کے سامنے کھڑا تھا_
اسکی انکھوں میں ویرانی تھی_
وہ خود یہ بات اچھے سے جانتا تھا_

اج تک زندگی سے جو بھی چاہ تھا وہی اسے نہیں ملا تھا_
اور اب بنا مانگے ہی اسے وہ مل رہا تھا_جس کی خواہش کئی عرصے سے چھوڑ دی تھی_

اسکا دل اس وقت پھٹنے والا ہو رہا تھا_ اسنے بڑی سی بڑی مشکل اکیلے حل کی تھی_ وہ ہر لڑائی اکیلے لڑتا ایا تھا_ مگر اج جو لڑائی اسکے اندر ہو رہی تھی اسے وہ ٹوٹ رہا تھا_

وہ بے رخی سے مسکرایا_ ایسی مجبوری کیسی کی زندگی میں نا ائے جو اج بلیک روز کی زندگی میں ائی تھی_

اسکے پاس سب کچھ تھا دولت شہرت طاقت سب کچھ بس نہیں تھا تو قلبی سکون نہیں تھا_ وہی قلبی سکون جو اپنوں کے ساتھ ہونے سے ملتا ہے_

ایسی زندگی کیسی کی بھی نا ہو جیسی بلیک روز کی تھی_ دولت سے اگر سب کچھ خریدا جا سکتا تو آج وہ اپنے کھوئے ہوئے سارے رشتے خرید لاتا_

خود پر پرفیوم جھڑکا_ بال سیٹ کیے اور کمرے سے باہر نکل ایا_

_وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا اسے نینا نظر اگئی تھی
_جیسے روز نے خود ہی حجاب کے لئے بلوایا تھا

_وہ اسے دیکھ کر مسکرائی

پیارے لگ رہے ہو_"اسنے کہا"

جانتا ہوں_"وہ بھی مسکرا کر ہی بولا"

بیوٹیشن اگئی ہے حجاب بس کچھ دیر تک ریڈی ہو جایے گی_"نینا نے بتایا"

"_نینا بیٹیشن سے کہ دینا حجاب جیسا چاہیے وہ اسے اسیطرح تیار کرے"

"جی سہی ہے"

_اسکی بات پر وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا

_نینا نے زور سے انکھیں بھینچی

_نا چاہتے ہوئے بھی انسو گال میں بہنے لگے

اسنے جلدی سے انکھیں کھولی_انسو صاف کئے اور حجاب کے کمرے کی جانب چلی ائی

جہاں وہ بیو ٹیشن کو نجانے کیا کہ رہی تھی_جس پر بیو ٹیشن کو غصہ ایا ہوا تھا

کیا ہوا ہے_؟؟"نینا نے پوچھا"

میم اپ ہی انہیں سمجھائے یہ ضد کر رہی ہیں کہ انہیں حجاب کر دو"
__"بیوٹیشن نے اٹالئیک میں وجہ بتائی

اپ کر دے جیسے بھی یہ کہ رہی ہیں_"نینا نے کہا"

مجھے نہیں اتا یہ کرنا میں نے کبھی نہیں کیا_"بیوٹیشن نے کہا"

اوکے اپکا کام تو ویسے بھی۔ختم۔ہو گیا ہے اب اپ جائے میں دیکھ لوں "
گی_"

_حجاب بس انہیں دیکھ رہی تھی جو کب سے نجانے کیا کہ رہی تھی
کیا پتا وہ اسکی برائیاں کر رہی ہو_???

ہونہہ کرتی رہے_" گردن جھٹکتی وہبڑ بڑائی"

_بیوٹیشن چلی گئی تھی
_جس پر حجاب نے شکر ادا کیا تھا
_کب سے وہ اسکے چہرے پر عجیب ہی کچھ لگا رہی تھی

تم اب جیسے مرضی چاہیے حجاب کرلو_"نینا نے حجاب سے کہ"

"_مجھے پینز چاہیے"

اوکے میں دیتی ہوں_نینا نے کہا اور ڈریسنگ ٹیبل میں پرے بکس میں سے
_اسے پینز نکال کردی

_حجاب اب اپنا حجاب کر رہی تھی اور نینا اسے دیکھ رہی تھی

_کتنی خوشقسمت تھی ناوہ بغیر مانگے ہی اللہ نے وہ اسے دے دیا تھا

_نینا مسکرائی

محبت بھی کیسا کھیل جو کھیلنا چاہیے وہ ہار جاتا ہے اور جو کھیل جانتا بھی نا

_ہو پھر بھی جیت جاتا ہے

_حجاب اب بلکل تیار تھی

تم بہت پیاری لگ رہی ہو ایک دم اسمان سے اتری پری_"نینا نے سچے"

دل سے اسکی تعریف کی

_اسکی بات پر حجاب مسکرائی

_یہ مسکراہٹ درد سے بھری تھی

_اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ مسکراہٹ انکھوں سے نمی بن کر بہنے لگی

_اور وہ یکدم پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اسنے تو کبھی نہیں سوچا تھ یہ سب _؟؟
یہ سب بھی زندگی میں کبھی ہو گا _؟؟؟
_زندگی اتنا سخت امتحان لے گی
_والدین کے ہوتے ہوئے بھی ان کے لئے ترسنا پڑے گا
_اسے اپنے ہی خوابوں کی بہت بڑی قیمت چکنا پڑ رہی تھی

حجاب رو نہیں _"اسکے اس طرح رونے پر نینا نے کہا"

میرا سانس رک رہا ہے _"اسنے پھولتے سانس سے کہا"

جب تک روم میں ہو تم تک یہ اتار دو_ ''نینا نے اسکے نقاب کی طرف" اشارہ کرتے کہا

_حجاب نے نقاب اتار کر لمبے لمبے سانس لیے

حجاب ایک بات بتاو_ ''نینا نے اسے ٹشو پکڑاتے کہا"

_وہ جو اپنے انسو پونچھ رہی تھی مڑ کر اسے دیکھا

"_تم اٹلی والوں کی نظر میں اس وقت خوش قسمت ترین لڑکی ہو"

_نینا کی بات پر حجاب نے اسے دیکھا

"میری دعا ہے میری طرح کی یہ خوش قسمتی اللہ کیسی کی بھی بیٹی کے مقدر میں نا لکھے_" اسنے ٹشو پیپر سائیڈ پر رکھتے کہا

_نینا نے اسے اپنے ساتھ لگایا

"فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جایے گا_" اسے تسلی دی یا خود کو نینا کو سمجھ نہیں ائی

"کاش سب ٹھیک ہونے سے پہلے میں ہی مر جاو اب اگر سب ٹھیک ہو بھی گیا تو پہلے جیسا تو کبھی نہیں ہو گا_"

"ایسے مت بولو تم موت مانگ رہی ہو کیا تمہارے خدا کو اپنے بندے کا موت مانگنا پسند ہے؟"

_حجاب نے کچھ لمحے حیرانگی سے اسے دیکھا

ایک بار نینا نے خود بتایا تھا کہ وہ پاکستان میں رہنے والی ایک عیسائی لڑکی ہے_جس کے والدین پاکستان رہتے ہیں اور وہ یہاں اٹلی میں ڈاکٹر تھی جس کی تنخواہ سے ہی اسکے چھوٹے بھائی کی پڑھائی اور بیمار والدہ کا علاج ہو رہا تھا_

_حجاب کو شرم سی محسوس ہوئی

ایک غیر مسلم لڑکی اسے بتا رہی تھی کہ موت مانگنا اسکے اللہ کو نہیں پسند کیا اسکا صبر یہی تک کا تھا؟ کیا اسکا اللہ کا بھروسہ یہی تک کا تھا_؟ کہاں گے تھے اللہ سے محبت کے دعوے_؟ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ سے باتیں کرنا_اللہ سے یہ کہنا کہ اللہ اپ سے بہت محبت ہے_اپ کے ہر فیصلے پر

میں راضی ہوں_اب جب اللہ نے ایک فیصلہ کیا تھا تو وہ اپنے لئے موت

_مانگ رہی تھی

کیا یہی محبت تھی_؟؟؟

_اسنے بس انکھیں بند کی

نہیں حجاب تم بے وفا نہیں تمھیں اج بھی اللہ سے محبت ہے اور محبت میں "

"_ہر ازمائش میں صبر کیا جاتا ہے

_اسنے خود کو کہا

_انسو صاف کئے

اب وہ موت نہیں مانگے گی_بس جہاں اللہ لے کر جاتے جائے گے وہی

سر جھکائے وہ چلتی رہے گی

_ خود کو کمپوز کیا

_ اب اسے باہر سے شور کی آوازیں بھی ارہی تھی

_ جیسے شور بھرتا جارہا تھا حجاب کا دل بھی ویسے ہی کہی ڈوبتا جارہا تھا

_ نینا اسکے ساتھ ہی موجود تھے

کچھ دیر گزری تھی جب روز نے نینا سے کہا کہ وہ کمرے سے باہر جائے

_ اسنے حجاب سے کچھ کہنا ہے

اس وقت نینا کا دل تھا جو باہر نہیں نکلا ورنہ اسکے انسو روز نے دیکھ لیے تھے

_ مگر وہ مجبور تھا

_

نینا وہاں سے چلی گئی تھی اب صرف حجاب اور روز ہی موجود تھے کمرے میں

"حجاب اج میں تم سے جیسا کہوں گا ویسا ہی کرنا ہے سمجھی اگر اج کے دن تم نے میری بات نا سنی تو پھر جو تمہارے ساتھ ہو گا وہ زمانہ یاد کرے گا_" وہ پہلے اسے ڈرا رہا تھا

"مجھے ڈرایا مت کرو تمہاری منحوس شکل دیکھ کر میں ویسے ہی ڈر جاتی ہوں_" اپنی میکسی کے بازوں پر ہاتھ پھیرتی وہ بولی

"تمہاری یہ زبان تمہیں کہی کا نہیں چھوڑے گی_ میری بات کان کھول کر سن لو اج لوگوں کے سامنے تماشہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

میرے ساتھ رہنا اور خبردار زیادہ بولنے کی کوشش کی واپس میرے ساتھ ہی رہنا ہے تم نے_"

اسکی ساری بات سن کر حجاب بس خاموش رہی_

"سمجھ اگئی ہے میری بات_؟؟" روز نے پوچھا

"نہیں ائی_" وہ بھی حجاب تھی سیدھی بات کرنا وہ بھی روز سے ناممکن

"بہت ہی کوئی ڈھیٹ ہڈی ہو_"" اسنے تاسف سے کہا

"کمازکم تم سے کم ہی ہوں_"

_روز نے ایک لمبا سانس خرچ کیا
خود کو کمپوز کر کے _اسکا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر نکل ایا

حد میں رہو ہاتھ چھوڑو میرا _"حجاب اپنا ہاتھ چھوڑانے کی کوشش"
کر رہی تھی

اب جب ایک بار میں نے پکڑ لیا سو پکڑ لیا ڈرامہ بند کرو _"اسنے اسکے"
ہاتھ پر دباو ڈالتے سختی سے کہا

میرے ہاتھ میں درد ہو رہا ہے _"وہ چلتے چلتے رک گئ"

حجاب بلکل چپ تمھاری آواز نا ائے مجھے _"روز نے اسے بے حد سخت"
لہجے میں کہا

_اور ہاتھ پر گرفت ہلکی کی

_اب وہ دونوں ساتھ ساتھ سٹیج پر ارہے تھے

_ہر نگاہ ان کی طرف متوجہ تھی

_کوي رشک سے اور کوئی نفرت سے

_اج سیکیوڑٹی بہت سخت تھی

بلیک روز جانتا تھا کہ شیخ اپنی حرکتوں سے باز نہیں ائے گا اس لئے اسنے سکیورٹی کا نظام سخت رکھا ہوا تھا اور ہوا بھی ایسا ہی تھا شیخ کے بندے اس وقت بھی وہاں موقع کی تلاش میں تھے

_اس وقت روز اسے اپنے سب بندوں سے مل وا رہا تھا

وہ ایک بزنس مین تھا اس لئے وہ اپنے جیسے ہی کہی بزنس مینز سے اور ان کی وائف سے حجاب کا تعارف کروا رہا تھا

حجاب تو اج اسے دیکھ رہی تھی جو اج اتنا مسکرا رہا _

حجاب روز کے سمجھائے ہوئی بات پر عمل پیرا کرتے ہوئے بلکل خاموش تھی _

کوئی سوال پوچھتا تو بس جواب دے دیتی _

وہ اج جب سے مل رہی تھی سب اسے عزت دے رہے تھے _ ہر کوئی اسے عزت ہی دے رہا تھا _ مگر یہ عزت _ ؟؟؟

یہ عزت والدین کا مان توڑ کر مل رہی تھی _

اسے کیسی بھی چیز سے ڈر نہیں لگ رہا تھا اگر بس لگ رہا تھا تو صرف اپنے والدین کے اس مان سے جو اسنے توڑا تھا _

ایک بار تو روز نے مڑ کر اسے بھی دیکھا کہ وہ یہاں بیٹھی ہوئی بھی ہے کہ نہیں _

ایک نیوز رپوٹر نے روز سے حجاب کے نقاب کے بارے میں پوچھا_ جس پر روز نے انہیں بتایا کہ وہ ایک مسلمان اور حجابئ لڑکی ہے_
اسنے یہ انگلش میں کہا تھا جس وجہ سے حجاب سمجھ گئ تھی
اور پہلی بار بس تھوڑا سا ہی روز کی یہ بات اچھی لگی_

_____________________:):_____________________

"مرتضی یہ کیا طریقہ ہے اپ بتا کیوں نہیں رہے کہ حجاب کہاں ہے کب سے اس فلیٹ میں ائی ہوئے ہیں حجاب نہیں نظر ارہی_ "تقریبا دو گھنٹے پہلے ی وہ حجاب کے فلیٹ پر پہنچے تھے اور نور کب سے مرتضی سے حجاب کا ہی پوچھ رہی تھی اور وہ خاموش ہو جاتا_

"بتائیں نا کہاں ہے حجاب یونی بھی نہیں ہے یہاں اسکی کوئی دوست بھی نہیں ہے کہاں گئی ہے وہ اور اپ اتنے سکون سے یہاں بیٹھے ہیں_ ؟؟؟"

نور حیا صرف کچھ دیر اپ خاموش ہو جائے پلیز_ "اسنے التجا کی"

کیوں خاموش ہو جاو عجیب ہے مجھے نہیں پتا مجھے بتائیں کہاں ہے میر ری"
"بیٹی_ ؟؟

وہ جہاں۔ بھی ہے بلکل سیف ہے بلکہ بے حد محفوظ ہے بس کچھ دیر اپ"
"_ صبر رکھے پھر اپ اسسے مل لے گی

_ نور نے اسے بے حد ضبط سے دیکھا
_ اور اسکی بات پر یقین رکھتے خاموش ہو گی

وہ مرتضی تھا جس نے اپنی عمر پاک فوج میں گزاری تھی ایک ایسی فوج میں
_ جس سے دنیا کی ساری فوج ڈرتی تھی

پھر وہ کیسے نا جانتا کہ اسکی بیٹی کس حال میں ہے_؟؟؟

"_وہ اتنی دیر خاموش تھا کیونکہ وہ سب جانتا تھا"

<•^•>

مہمان چلے گے تھے شور ختم ہو گیا تھا_اب حجاب کو سکون محسوس ہو رہا تھا منہوس اپنہ طرح کے ہی نمونے ہیں عجیب ہی زبان میں پٹر پٹر لگائے "وئے تھے_"وہ اب اس فنکشن میں ائے سب کی برائیاں کر رہی تھی

_جب وہ اندر ایا تھا_اس وقت وہ اس کے کمرے میں ایا تھا

_حجاب کا ناک چڑھ گیا تھا اسکی شکل دیکھ کر ہی

سنو یہ اتارو اب باہر کوئی ایا ہے_"اسنے حجاب کے میک اپ کی طرف" اشارہ کیا ہے

"میرے میں اب نہیں ہمت کے تمہارے دوستوں کے سامنے کوئی کھلونا بن کر پیش ہوں اب میں تھک گئی ہوں میں اب مزید تمہارے دوستوں کو انٹیرنٹ نہیں کر سکتی_ "وہ کیا سے کیا بولتی جا رہی تھی یہ جانے بغیر کے روز کی انکھیں غصہ ضبط کرنے سے لال ہو چکی _

"حجاب خدا کی قسم اگر خوف خدا نا ہوتا تو اج یہ تماری زبان کاٹ پھینکتا جاہل عورت میں تمہیں اپنے دوستوں کے سامنے ماجرا کرنا کے لئے نہیں لے کر گیا تھا اگر اج یہ سارا فمکشن نا ارینج کرتا اگر اج یہ جھوٹی اداکاری نا کرتا تو کل تمہارے لئے جو مشکل بنتی وہ تم بھی یاد رکھتی جاہل_ "وہ اخر میں اسے بے حد غصہ سے تھکا دیتا پیچھے ہوا

جاہل ہو گے تم تمہارا خاندان منحوس ادمی تمہیں کیا خوف خدا تم تو خدا"

سے ہی انجان ہو_"

تم جو بات بات پر میرے خاندان تک پہنچ اتی ہو نا کیسی دن میں نے "

تمہیں واقعی ہی اپنے خاندان میں پہنچا دینا ہے لیکن فلحال ابھی جلدی سے

سب ختم کرو اور باہر او تمہاری ماں باپ ایے ہیں_" وہ اخر میں اس کے سر

پر بم پھوڑ چکا تھا

کیا میرے بابا ماما ایے ہیں_؟؟؟" اسنے حیرانگی سے پوچھا"

ہاں_" یک لفظی جواب ایا"

میں --میں کی--سے-جا-وں" اسکی زبان لڑکھڑائی تھی"

"_ویسے ہی جیسے میرے سامنے زبان چلاتی ہو ڈرامہ بند کرو اور چلو"

_حجاب نے دکھتی نظروں سے اسے دیکھا

"تم نے انا ہے کہ نہیں یا میں بھیج دوں انہیں واپس_؟؟"

میں کیا کہوں گی_؟؟ کون ہو تم_؟؟ میں یہاں کیا کر رہی ہوں_؟؟"
"وہ_؟؟:

تم کہ دینا کہ تم۔ مجھے پسند کرتی تھی اور مجھ سے شادی کر لی سیمپل_"وہ"
کندھے اچکا گیا

"زبان سنبھالو اپنی تمہیں پسند کرنے سے بہتر تھا میں تیزاب پی لیتی شکل دیکھی ہے اپنی _"

"یہ یہ زبان جیسے میرے اگے چلا رہی ہو بلکل بلکل ویسے ہی اپنے والدین کے اگے چلانا دماغ چاٹتی رہتی ہو بے عقل عورت باہر اجانا ملازمہ لے اگئی ورنہ گھسیٹ کر لے جاوں گا میں _" وہ اسے کہتا کمرے سے باہر نکل ایا

_ اسے تو خود ابھی ملازم نے اکر بتایا تھا
_ وہ خود ابھی سنبھالا نہیں تھا
_ اور اوپر سے حجاب کی چک چک
_ ایک نظر ائینے میں دیکھا

_ تئیس سال _؟ ایک عرصہ تھا

_ایک صدی جتنا ایک سال

_مرد تھا اس لئے ہمت تھی
_مگر ہمت کی بھی ہمت تھی جو اج اس مرد میں تھی
وہ اگے بھڑتا گیا اور اسکا دل بے اختیار اپنا اپ کھوتا گیا
_اسنے لاونچ میں قدم رکھا
سامنے ہی صوفے پر مرتضی بیٹھا نور سے کچھ کہ رہا تھا لیکن اسے دیکھ کر
_خاموش ہو گیا

روز کا دل چاہ وہ بھاگ جائے بس سب کچھ چھوڑ جائے
_مگر وہ اگے بڑھا
اور پہلی بار اسے محسوس ہوا جان جانا کیسا ہوتا ہے_ ؟؟"
دماغ کا ساتھ دینا کتنا کرب دیتا ہے_ ؟؟

"روح پر لگے زخم کتنے دردناک ہوتے ہیں_؟؟

_نور کی انکھیں دھندلائی تھی

وہ کھڑی ہوئی تھی اور اسے دیکھ کر مرتضی بھی کھڑا ہوا

_نور تیس سال پیچھے گئی

کوئی بچہ دوڑتا ہوا اسکے پاس اتا کبھی اسکی گود میں بیٹھا_ کبھی مسکراتا

_روز مرتضی سے قریب اکر اس سے ملا

_مرتضی نے اسکے کندھے تھپکا

_وہ اب نور کی طرف مڑا جو بلکل ٹرانس سی کفیت میں کھڑی تھی

_نا پلکیں چھپکا رہی تھی بس ٹک ٹکی باندھے روز کو ہی دیکھ رہی تھی

_روز مسکرایا

_ وہ عورت صرف عورت نہیں تھی

وہ اسکے باپ کی بہن اسکی پھوپھو تھی

اور پھوپھو بھی وہ جو ماں کے بعد ماں کا روپ دھاڑ کر اسے اپنے سائے میں رکھتی تھی

_ وہ صرف پھوپھو نہیں بلکہ زندگی تھی

_ اسنے نور کو گلے لگایا

_ پھوپھو اپکا اذلان _ اپکی جان

_ اسنے اہستہ سے کہا

اذلان _ "نور نے اسے دیکھا _ وہ اسکی آواز پہچان گئی تھی _ اسنے اسکی" چمکتی انکھوں میں دیکھا _ س اسے یقین کرنے کے لئے اب کچھ نہیں چاہیئے تھا _ اسے یقین اگیا تھا یہی اسکا اذلان ہے _ اسکا اذلان _ حیا اور صائم

_ کا بیٹا اذلان _ اسکا بھتیجا

_ اسکی جان _ اسکے خاندان کا وارث

اذلان اذلان تم ___ تم _ میری جان _ -- وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی بہت کچھ

_مگر ہمت نہیں تھی بس اسکے گلے لگی رو دی

_مسلسل روتے روتے اسکی سانس پھولنا شروع ہو گی

وہ جب اسے جدا ہوا تھا تو اس وقت اذلان اسکے گلے لگتا تھا مگر اب وہ نور

سے بڑا ہو گیا تھا_ وہ قد میں بڑا ہو گیا تھا_ اب وہ اسے گلے سے لگانے قابل

_ہو چکا تھا

یہاں بیٹھے "اسنے کندھے سے پکڑ کر اسے صوفے پر بیٹھایا"

یہ سین اس قدر ایموشنل تھا کہ مرتضی کی انکھوں میں بھی نمی محسوس

_ہوئی تھی

_تئیس سال سے جس کا زکر ہر خوشی ہر غم میں ہوتا تھا اج وہ واپس ملا تھا

اذلان اب نور کے قدموں میں بیٹھا_ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لئے

_انہیں سہلا رہا تھا

"ازلان بچے حجاب کہاں ہے ؟" مرتضی نے حجاب کا پوچھا

_ جس پر نور نے بھی ازلان کے جواب کا انتظار کیا تھا

انکل وہ روم میں ہے ملازمہ لا رہی ہے _ "روز نے اسے بتایا"

"حجاب یہاں کیا کر رہی ہے کیا چھپا رہے ہیں مجھے بتائیں _ ؟؟؟ "

پھوپھو میں اپکو بتاتا ہوں پلیز اپ میری بات کو سمجھیے گا انکل کو میں نے "

"_ بتایا تھا وہ سمجھ گے تھے پلیز اپ بھی سمجھئے گا

کیا ازلان کیا سمجھایا تھا اور تم نے مرتضی کو کب بتایا کب سے اپ دونوں "

" کنٹیکٹ میں ہیں مجھ سے چھپایا ہے کچھ _ ؟؟

"_ پھوپھو پھو ریلکس میں اپکو سب بتاوں گا"

ازلان نے اسے سب بتایا کہ کیسے اور کیا مجبوری بن گئ تھی جس کی وجہ سے اسنے حجاب سے زبردستی نکاح کیا ہے_

پہلے تو جب یہ بات مرتضی کو پتا چلی تھی کہ زبردستی نکاح ہوا تو مرتضی کا دماغ گھوما تھا_ انسے ازلان کو سہی ڈانٹا مگر جب ساری بات معلوم ہوئی تو وہ خاموش ہو گیا_

کچھ دیر گزری تھی کہ حجاب ملازمہ کے ہمراہ وہاں ای_

اور سامنے ہی مرتضی کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر وہ اسکے پاس دوڑ کر ائی_

مرتضی اسکے لئے کھڑا ہوا_ اسے اپنے سینے سے لگایا_ اور حجاب پھوٹ پھوٹ کر رو دی_

مرتضی اسے دلاسہ دیتا رہا مگر وہ روتی رہی_

اسے روتا دیکھ کر اذلان کو اسکی تیز چلتی زبان یاد آئی_

وہ نور کے قدموں سے اٹھا_

اور اب حجاب نور سے مل رہی تھی_ اسے اپنے والدین دیکھ کر اس پر دھیان ہی نہیں دیا کہ بلیک روز اسکی ماں کے قدموں میں بیٹھا تھا_

اور اسکا باپ بلیک روز کے گھر میں موجود اسے دلاسہ دے رہا تھا_

نور نے اسے پیار کیا_

میری بیٹی میری جان کیسی ہو_؟؟" نور اسکے بالوں کو سہی کرتے بولی"

ماما میں---وہ کہتے کہتے رکی اور سامنے موجود بلیک روز کو دیکھا جو اسکے باپ کے ساتھ ہی کھڑا تھا_

کیا ہوا_???"نور نے پوچھا"

ماما_"حجاب نے روتے ہویے کہا اور بے اختیار دوبارہ نور کے سینے سے لگی_"

"حجاب بیٹا ہوا کیا ہے میرے بچے کو_??"

وہ اپنے انسو پونجھتی اس سے پیچھے ہوئی_

انکل اپ بیٹھے_"اذلان نے مرتضی سے کہا"

نہیں بیٹے ایئم اوکے_"مرتضی نے منع کردیا"

"بابامیرا یقین کرنا بابا اس شخص نے زبردستی مجھے مجھے پستول دیکھا کر مجھ سے مجھ سے شادی کی ہے بابا بابا میں نے_"حجاب نے روتے ہوئے مرتضی سے کہا

"_بیٹا میں جانتا ہوں سب"
حجاب کو۔ محسوس ہوا جیسے سب ختم_ہو گیا ہے
کیا اسکا باپ سب جانتا تھا_؟؟وہ جانتا تھا کہ اسی بیٹی کے ساتھ اٹلی میں اس شخص نے زبردستی نکاح کر لیا تھا
_

؟؟؟

"وہ سب جانتا تھا_؟؟"

باباماما یہ ؟؟"اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا"

یہ کیا ہو رہا تھا؟؟؟اسے تو یہی لگ رہا تھا کہ جب اسکے بابا کو پتا چلے گا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ زبردستی ہویی ہے تو وہ اس شخص کو چھوڑے گے نہیں مگر _باباتو اس شخص کے ساتھ کھڑے تھے

_نور نے حجاب کو اپنے ساتھ بیٹھایا

_اور دوسرے صوفے پر مرتضی اور اذلان بیٹھے

پھوپھو میں یہاں کیسے ایا کس نے مجھے یہاں تک پہنچایا وہ سب میں اپکو بعد میں بتاوں گا بلکہ وہ سب انکل بھی اپکو بتادیں گے مگر حجاب سے نکاح واقعی میری مجبوری تھی_وہ رکا

_اور حجاب نے اپنے نام پر گردن اٹھا کر اسے دیکھا

"پھوپھو اگر میں اس کے ساتھ زبردستی نا کرتا تو اج نا یہ سیف ہوتی اور نا میں میرے دشمن اس کے ذریعے مجھے بلینک میل کرنے کی کوشش کرر ہے تھے اور میری تئیس سالہ محنت پر محض تئیس سیکنڈ میں پانی پھیر جاتا اس لئے مجھے زبردستی کرنا پڑی جس کے لئے میں انکل اور اپ دونوں سے معذرت خواہ ہوں_"

"لیکن اذلان تم اور مرتضی کب سے کنٹیکٹ میں ہو؟؟"نور کو صرف اس چیز کی کنفیوزن تھی

"چار سال سے""اذلان نے بتایا"

نور نے مرتضی کو دیکھا_ چار سال سے وہ جانتا تھا سب اور پھر بھی انجان بنا ہوا تھا_
اسے تو وہ اکیلے میں پوچھ لے گی_

"پھوپھو پلیز انکل سے بدگماں نہیں ہونا میں نے منع کی تھا انہیں نا بتانے سے بلکہ میں انھی اپ سے بھی ریکسوٹ کرتا ہوں کہ نا پاکستان میں اور نا اٹلی میں میری حقیقت کا پتا چلے پلیز پھوپھو_"

پھوپھو_؟؟ حجاب بس اس لفظ میں اٹکی ہوئی تھی_

"لیکن کیوں اذلان وہاں پاکستان میں سب تمہارے لئے تڑپتے ہیں بھائی امی ابو سب اور فاطمہ وہ اج تک خود کو کوستی ہے اور تم۔ کہ رہی ہو کہ میں کیسی کا نا بتاو_؟؟"

حجاب کو سمجھ آگیا کہ یہ کون ہے_؟؟؟ مگر بس وہ ایک بار پوچھنا چاہتی تھی مگر ابھی پھوپھو بھتیجے کی اس بات چیت میں وہ تو سرے سے ہی اگنور ہو رہی تھی_

"پھوپھو پلیز تیس سال جہاں انتظار کیا ہے وہاں کچھ دیر اور پلیز پھوپھو پلیز_"

"لیکن وجہ تو بتاو اذلان_؟"

"بہت جلد بتاوں گا_"

اذلان نے اب حجاب کو دیکھا_جو اسے ہی دیکھ رہی تھی_

وہ نظریں ابھی بھی کھا جانے والی تھی

"حجاب یہ اپکے صائم ماموں کے بیٹے اذلان صائم ہے جو گم ہو گیا تھا میں نے بتایا تھا اپکو_ ؟؟"نور نے حجاب سے کہا

وہی اذلان جس کا زکر ہر موقع میں ہوتا تھا وہی اذلان جو ہر عید میں گفتگو کا عنوان ہوتا_ وہی اذلان جو ہر محفل میں نا ہوتے ہوئے بھی موجود ہوتا_ وہی اذلان جس کے کھلونے نور اور فاطمہ اپنے سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی_

حجاب نے بہت بری نظروں سے اسے دیکھا_

کاش کاش ایسا ہوتا وہ وقت پیچھے چلا جاتا اور حجاب اپنے اٹلی انے خواب کا سوچتی ہی نا _

بابا اپکو کیسے پتا چلا تھا کہ یہ یہاں ہے اور کالا گلاب بنا گھوم رہا ہے ؟؟"""
حجاب نے مرتضی سے پوچھا

مجھے اج سے چار سال۔پہلے ایک انجان نمبر سے کال ائی تھی میں نے پہلے " اٹھانا نہیں چاہ مگر پھر دوبارہ کال انے پر اٹھالیا اور اس وقت یہ کال کالے گلاب کی تھی جس نے مجھے بتایا کہ وہ کون ہے ور کہاں ہے اور اسکا مشن کیا ہے "مرتضیٰ نے اسے بتایا

اوراپ نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا افسوس ہے میں تو اپکو یہ بھی بتا"
دیتی کہ اج کیا کیا کھایا اوراپ چار سال سے مجھ سے یہ بات چھپارہے تھے
اور کیا کیا چھپایا ہوا ہے؟؟_"نور نے دکھ سے کہا

یہی تین چار افئیرز پانچ چھے شادیاں اور درجن بچے_"یہ بات اذلان نے"
کہی تھی

_جس پر مرتضی نے اسے دیکھا
بیٹا تمہاری پھوپھو تم۔پر اندھا اعتبار کرتی ہے_"اسنے کہا "

"_اس لیے سچ بتارہا تھانا"
وہ لوگ ایسے باتوں میں لگ گے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا_جیسے سب
ٹھیک تھا_جیسے حجاب کی زندگی مزاق تھی_حجاب کو اس وقت بے حد رونا

ایا_اسکی زندگی برباد ہو گی_اور اسکے والدین اس شخص کے ساتھ باتوں میں لگ گے تھے کیا بس یہی تھی پیار_؟؟

اسکا دل بھر ایا تھا_وہ وہاں سے اٹھ کر کہی دور بہت دور بھاگ جانا چاہتی تھی

_

_ وہ صوفے پر سے اٹھی

_چند قدم اگے گئی تھی کہ اذلان نے اسے پیچھے سے پکارا

_وہ مڑی

ادھر یہاں اکر بیٹھو میرے پاس_"مرتضی نے اسے اپنے پاس بلایا"

اسکا دل۔ چاہ وہ منع کر دے _ وہ بھاگ جائے یہاں سے اور کسی دور کونے میں پھوٹ پھوٹ کر روئے
_ مگر وہ سر جھکائے اسکے پاس ائی اور ایک طرف بیٹھ گئ
_

"جب تمہارا نکاح نامہ تیار ہوا تھا میں سب جانتا تھا بیٹا اذلان کے ساتھ میں بھی تمہارا قصور وار ہوں میں معافی چاہتا ہوں لیکن حجاب یہاں رہنے کے لئے اور یہاں سے سہی سلامت واپس پاکستان انے کے لئے تمہاری جان اور عزت دونوں کا خطرہ تھا دشمن سب سے پہلا وار کمزوری پر کرتا ہے اور بلیک روز کی دشمن کی نظر میں تم اس کی کمزوری تھی بیٹا مین نہیں چاہتا تھا میری بیٹی کو کچھ ہو تم میری اکلوتی بیٹی ہو بہت عزیز ہو مجھے میں تمہارے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا اس وقت اس لئے مجھے یہی بہتر لگا تھا میں معافی چاہتا ہوں _" اخر میں اس نے حجاب کے اگے ہاتھ جوڑے
_ ہاں اس وقت واقعی مرتضی کو کچھ سمجھ نہین ایا تھا
_

"نہیں بابا اپ ایسا نا کرے اگر مجھے پتا ہوتا اس سب میں اپکی مرضی ہے تو میں کچھ نا کرتی میں بغیر کچھ کیے ہاں کر دیتی اپ میرے لئے جو چنے گے وہی اچھا ہوگا_" ایک بیٹی کے اگے اسکا باپ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے یہ اسے گوارا نہین تھا اس نے اپنے باپ کے ہاتھ چومے_

"تم اگر نکاح کے وقت رونے دھونے کے بجائے اگر نکاح نامے پر غور کرتی جہاں واضع تھا کہ تم جب چاہیئے مجھ سے علیحد گی اختیار کر سکتی ہو اور تمہارے پاس ابھی بھی یہ اختیار موجود ہے_" ازلان نے اسے بتایا

"تم نے مجھے پستول دیکھا کر کچھ سوچنے سمجھنے کے لائق چھوڑا تھا بات بات پر پستول نکال لیتا تھا یہ دھمکی دیتا تھا پستول کی کھاتے وقت پستول سوتے وقت پستول پڑھتے وقت پستول_" اسنے مرتضی سے کہا

_جس پر مرتضی نے اذلان کو دیکھا

"اگر میں یہ نا کرتا تو تم میری بات مان لیتی نا مکمن تم میری بات کبھی نا مانتی_"

"بابا میں یہاں نہیں رہنا چاہتی مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے نہین بننا کچھ بھی مجھے بس اپنے ساتھ لے جائے واپس پلیز بابا_"

"حجاب بس چار سال۔ کی بات ہے بلکہ تین سال یہ سال۔ تو تقریبا ختم ہو گیا تین سال اور برداشت کر لو_"

"نہیں بابا میں یہاں ایک لمحہ بھی نہیں رہنا چاہتی_"

"تم چلی جاؤں گی مگر میری بیوی کا کیا جو اٹلی کی نظر میں۔ بلیک روز کی بیوی ہے؟؟" اذلان نے اسے یاد دلایا

"تمہارا کیا ہے کسی کو بھی اٹھا کر اپنی بیوی بنا لینا وہ سے بھی زبردستی شادی کرنے میں اچھی خاصی پی ایچ ڈی کر رکھی ہے کر لینا کیسی سے بھی"_

اسکی بات پر وہ بس خاموش رہا_

"بابا پلیز مجھے ساتھ لے جائیے"_

"حجاب بچے سمجھو بات کو ضدمت کرو صرف تین سال کی بات ہے"_

"_ بابا تین سال بعد بھی تو جانا ہے ناابھی ہی سہی پلیز"

تین سال۔ بعد حالات بدل جائے گے حجاب_ "مرتضیٰ نے کہا"

"کیوں بابا_؟؟"

"_ تم جان جاو گی بہت جلد"

_ وہ خاموش ہو گی_ اب وہ منتیں نہیں کر سکتی تھی

بابا ٹھیک ہے اپ مجھے ساتھ نہیں لے کر جائے گے او کے میں راضی"
"_ ہوں یہاں رہنے پر

حجاب تمہیں سب سمجھ اجائے گا اور جب سمجھ ائے گا تو تم جان جاوں گی"

"_میرا فیصلہ کیسا تھا

"انکل اب اپ ریسٹ کرے پھوھو بھی تھک گئ ہیں میں نے ملازمہ سے

کہ دیا ہے وہ اپکو روم۔دیکھادے گی_"اذلان نے کہا

جس پر مرتضی اور نور حجاب کو پیار دے کر چلے گے

_اب حجاب بھی اٹھ کر جانے لگی تھ جب اذلان نے اسے روکا

"تم جانتی ہو ایک ماں اپنے بچے سے کتنا پیار کرتی ہے؟؟"

"_بہت زیادہ"

"_ تو سوچو حجاب میں نے اس ماں کو کھویا ہے"

_ حجاب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

_ اذلان نے کچھ لمحے بس حجاب کو دیکھا

_ اسکا ہاتھ تھاما_ پہلی بار وہ اسے چھو رہا تھا

_ حجاب کے سارے جسم میں کرنٹ سا لگا

حجاب میری ماں روڈ ایکسیڈنٹ میں نہیں مری تھئ بلکہ اسے دشمنی میں قتل کیا گیا تھا اور وہ قاتل کوئی اور نہیں بلکہ وہی ہیں جنھوں نے میری پرورش کی ہے شیخ_ جانتی ہو شیخ کو اٹلی کا سب سے خطرناک بندہ ہے جو دبئ میں تھا پہلے مگر اب اٹلی میں ہے_ وہ اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لئے سہلا رہا تھا

حجاب وہ قاتل ہے میری ماں کا اسکی بیوی قاتلہ ہے اور اب جب انہیں یہ پتا چلا کہ تم میری زندگی میں ائی ایک واحد لڑکی ہو جسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا جس کی ہر مشکل۔میں میں ساتھ تھا تو انہیں تم صرف تم اب میری کمزوری لگنے لگی ہو وہ تمہارے ذریعہ میری تیئس سالہ راز تک پہنچنا چاہتے ہیں_ وہ رکا اور سانس لی

حجاب اگر تم۔پاکستان بھی پہنچ گئی ناوہ تمہیں ڈھونڈ نکالے گا وہ تمہیں " میری کمزورے بنائے گا مگر اب جب تمہیں میں نے اپنی بیوی بنایا ہے تو اب تمہاری حفاظت اٹلی کی پولیس خود کرے گی تم یونی جاوں گی تو اٹلی کی پولیس کا حصار ہو گا تمہارے گرد تمہیں کوئی نہیں دیکھے گا تمہارے ساتھ میں ہو گا شیخ کیا شیخ کا باپ بھی تمہیں نہین دیکھے گا بس تم میرے ساتھ مخلص رہنا مجھے شیخ کو اسکی سزا دلوانی ہے تم میرا ساتھ دینا حجاب اور میں

وعدہ کرتا ہوں ان تین سالوں میں ہی یہ قصہ ختم کروں گا اور تمہاری پڑھائی مکمل۔ ہوتے ہی تمہیں آزاد کر دوں گا "_

"_ تمہیں یقین ہے یہ سب شیخ نے کیا ہے حیا مائی کو قتل کیا ہے"

حجاب مجھے یقین ہے میرے پاس ثبوت ہے میرے پاس سب کچھ ہے" بس وقت انے پر سب نظر ایے گا "_

وہ خاموش ہوئی_ نظریں جھکائی اور ان ہاتھوں کو دیکھا جنہیں بغیر پوچھے اسنے تھام۔ لیا تھا

_ ازلان نے ہاتھ چھوڑا

"میں وعدہ کرتا ہوں حجاب کے تین سال بعد تم میرے نام سے آزاد ہو جاو گی _"

"تمہیں نکاح مزاق لگتا ہے تمہارے لئے ہو گا یہ مزاق مگر مہرے لیے نہیں ہے میرے معاشرے میں ایک تلاق یافتہ کی زندگی کتے سے زیادہ بدتر ہے _"

"حجاب میں تم وعدہ کرتا ہوں تمہارے سارے خواب پورے کروں گا جیسے ایک عام لڑکی کے خواب ہوتے ہیں تم بس زندگی کے تین سال میر ساتھ دے دو تم پاکستان وہسے ہی جاو گی جیسے ائی تھی _"

"مگر میرے دامن میں طلاق یافتہ کا داغ لگے گا نا؟؟"

"_ نہیں لگے گا کوئی جانتا ہی نہیں ہو گا"

"تمہارا ضمیر یہ گوارا کرے گا مگر میرا نہیں میری زندگی اسی وقت عذاب بن گئی تھی جب تمہارے ساتھ نکاح نامے پر سائن کئے تھے مگر خیر اب اللہ جو میرے لئے کرے گے وہ اچھا ہو گا میں اگے انے والے ہر حالات کو اللہ پر چھوڑتی ہو جو یہاں تک بغیر پلیننگ کے لے ایا وہ اگے بھی لے جائے گا_" وہ کہتہ صوفے پر سے اٹھی

"تم میرا ساتھ دو گی حجاب؟؟"

_ حجاب نے اسے دیکھا

میں صرف اپنی اس مامی کے لئے تمہارا ساتھ دوں گی جس کی تعریفیں" میری نانی میری ماما بلکہ میرا سارا خاندان کرتا ہے میں تمہارے لئے ساتھ نہیں دوں گی تمہارا مجھے اج بھی تم سے نفرت ہے شدید نفرت _"

تمہارا شکریہ لیکن یاد رکھنا حجاب تم میر زندگی میں ایی واحد لڑکی ہو جیسے ہر چیز کی اجازت میں نے دی ہے جو کچھ بھی بولے تو مجھے برا نہیں لگتا کیونکہ تم میری پسندیدہ عورت کی بیٹی ہو مجھے اپنی پھوپھو بہت عزیز ہیں صرف ان کی خاطر تمہاری ہر بات برداشت کرلیتا ہو ورنہ تمہیں کیا لگتا ہے محترمہ حجاب زاہرہ کہ میرے اگے سب ہی ویسے ہی بکواس کرلیتے ہیں جیسے تم کرلیتی ہو ویسے ہی سب میرے خاندان تک پہنچ جاتے ہیں جیسے تم پہنچ جاتی ہو نہیں محترمہ _!! وہ صوفے سے اٹھا

تم سیدہ حجاب زاہرہ تھی صرف تمہیں اتنی آزادی حاصل ہے ورنہ "
میرے اگے لوگ سانس لینا بھول جاتے ہیں_"اسکے قریب اتے ہوئے
بولا

میں بھی تم سے نہیں ڈرتی کیونکہ باقی سب کی طرح تمہاری یہ شکل دیکھ "
کر میرا سانس نہیں رکتا اور خاندان کی جہاں تک بات ہے تو تم اتنا
عرصہ۔ہمارے خاندان سے دور رہے ہو اس لیے اب تمہارا کویی حق نہیں
بلکہ اب تو تمہارے دو بہن بھائی اور بھی ہیں جن کا جائیداد پر پورا کا پورا حق
ہے بیٹا جائیداد پوری رکھنے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دو اب کچھ بھی ویسا نہیں
"_رہا جیسا تم چھوڑ کر ائے تھے سب بدل گئا ہے

مگر دل تو اج بھئ ویسے ہی ہیں میری پھوپھو مجھے بغیر میرے تعارف کے "
تئیس سال بعد پہچان گئ تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ میرا باپ مجے نہیں پہچانے

گا نہیں حجاب رشتے دل کے ہوتے ہیں جائیداد کے نہیں تمہارے پاس عقل نہیں ہے یہ بات مجھے بار بار مت جتایا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا _"

تم بھول رہے ہو کالے گلاب کے اگلے تین سال تم نے اسی کم عقل کے ساتھ گزارنے ہیں _"

اوہ یاد دلایا سوری معذرت معاف کرئے گا میں بھول گیا مجھ سے خطا ہو گی _"

زہر لگتے ہو سخت زہر_" حجاب نے یہ کہا اور وہاں سے چلی گئی"

وہ مسکرایا _

"یہ تین سال وعدہ کرتا ہوں ان تین سالوں میں یہ زہر تم اپنے ہاتھوں سے کھانا پسند کرو گی حجاب اذلان_" وہ خود سے کہتا مسکرا رہا تھا_

"کیا واقعی زاویار نے تم سے یہ کہا تھا_؟؟" افشاں بیگم نے حیرانگی سے نتائشہ سے پوچھا

"جی صرف یہی نہیں بلکہ اس نے تو مجھے اس لڑکی سے بھی ذلیل کروایا جس کا مجنوں وہ اجکل بنا ہوا ہے_"

"پتا نہیں کونسا جادو کر دیا اس لڑکی نے میرے معصوم بیٹے پر_"

پھوپھو مجھے تو وہ لڑکی شکل سے ہی کوئی جادوخور لگتی ہے جس نے اپنی مٹھی میں ہمارے زاویار کو کر لیا ہے_"

شکل سے تم بھی مجھے بہت کچھ لگتی ہو_"کیسی کی آواز ائی"

نتائشہ اور افشاں بیگم دونوں نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا_اور نجانے کہاں سے وہاں اگیا تھا

"زوایار بیٹا تم کب ائے_؟؟"

ابھی ہی ایا ہوں_"نتائشہ کو دیکھتے اسنے کہا"

"پھوپھو پوچھے اس سے کل اسنے افیس میں میرے ساتھ کیا کیا تھا_؟؟"

_اسکی بات پر افشاں بیگم نے زاویار کو دیکھا"
بیٹا یہ میں کیا سن رہی ہوں اپنے سب کے سامنے نے نتائشہ کی انسلٹ کی ہے_؟؟"

"جی کی ہے پوچھے اس سے کہ کیوں کی ہے ؟؟"

ہاں اسی وجہ سے کی ہے نا کہ میں نے تمہاری محبوبہ کی شان میں گستاخی کی تھی_؟"نتائشہ بھڑک کر بولی

زبان سنبھلوں اپنی اسکے بارے میں سوچنے کے قابل بھی تمہارا گھٹیا" دماغ نہیں ہے سمجھی اور ائیندہ میرے افیس انے سے پہلے ہزار بار سوچنا کیونکہ اب جب بھی تم میرے افیس اوں گی تو یہی سب پاوں گی اس لئے

اپنی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے_ "اسے سخت لہجے میں وارن کرتا وہ اپنے کمرے میں چلا ایا

پیچھے وہ افشاں بیگم کے ساتھ پھر سے زاویار کی شکایوں اور گلے شکوے پر لگ گئ_

" کیا ہوا ایمن طبعیت ٹھک ہے نا تمہاری_ ؟؟؟" فاطمہ نے ایمن سے پوچھا جو سر ہاتھوں میں دیے بیٹھی تھی

کچھ نہیں ماما طبعیت ٹھیک ہے میری_ "ایمن کا لہجہ مرجھایا ہوا تھا"

کہ رہی ہو چھٹیاں لے لو افیس سے طبعیت ٹھیک نہیں ہے تمہاری"

ابھی_"فاطمہ ایمن کو خود سے لگاتے ہوئے بولی

نہیں ماما میں بلکل ٹھیک ہوں اب اپ بتائیں ہادی کی کال ائی تھی"

"اج_؟؟

"ہاں ائی تھی ایک نئی فرمائش کر رہا ہے لاڈلا_؟"

کیا؟؟"وہ جانتی تھی مگر پھر بھی ماں کے سامنے انجان بنی"

"_کہ رہا کہ عید کے بعد ائے گا اور ذریش سے نکاح کرے گا"

"_اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے نا"

"اچھی بات ہے ایمن مگر وہ تم سے چھوٹا ہے اور تم بڑی تمہارے شادی نا ہو
اور ہم اسکی کر دے تو لوگ ہزار باتیں بنائیں گے_"

"ماما پہلی بات وہ شادی کا نہیں نکاح کا کہ رہا ہے اور دوسری بات لوگ جو
مرضی کہ مجھے پرواہ نہیں بھاڑ میں جائے لوگ مجھے میرے بھائی سے زیادہ
عزیز کوئی بھی نہیں ہے_"

"ٹھیک ہے لیکن وہ لڑکا اس سے کچھ بات ہوئی وہ کب ارہا ہے اپنی ماں کو
لے کر_؟؟"

ایمن نے اسے دیکھا_زاویار پتا نہیں کہاں سے یاد اگیا تھا_

"ماما مجھے نہیں پتا وہ کب اۓ گا لیکن جب بھی اۓ مجھے نہیں پتا اپ بس بابا سے بات کرے اور خالہ کو بھی راضی کرے یار ہادی کا نکاح ہو گا کچھ تو گھر میں کوئی موقع اۓ گا شاپنگ کرنے کا_"

"ایمن تم بات کو مزاق میں مت ٹالو اس لڑکے سے بات کرو اور پوچھو وہ کب ارہا ہے کب تک میں اس ایک کے لئے ہزار رشتے منع کروں گی تمہارے اج بھی ایک رشتہ ایا تھ اور تمہارے بابا نے منع کر دیا _"

"بابا نے منع کر دیا_؟؟" ایمن نے حیرت سے پوچھا"

"ہاں منع کر دیا ہے اتنا اچھا بھلا لڑکا تھا کہو اس لڑکے سے کہ جلد از جلد اپنی ماں کو لاۓ اب گھر میں ایک جوان بیٹی ہو گی تو رشتے تو اۓ گے نا اور گھر اۓ رشتوں کو بار بار ٹھکرانا ناشکری ہے اللہ کی_"

"ماماوہ تو اپنی ماں کو اج نہیں تو کل لے ائے گا مگر میں اپ سے پہلے ہی بتا رہی ہوں شادی تو میں کم از کم چار پانچ سال تک بلکل بھی نہیں کروں گی میرے سر پر قرضے کا بوجھ ہے ابھی جب تک وہ نہیں اتار دیتی شادی کا سوچو گی بھی نہیں اور ہادی بھی ابھی پڑھ رہا ہے جب تک وہ اپنے کریر نہیں بناتا تب تک تو بلکل بھی نہیں_"

"ایمن ایسے مت کہو قرض کیسا قرض جس سے لیا وہی تمہارا شوہر ہو گا تو پھر کیسا قرض اور ہادی وہ پڑھ بھی رہا اور کما بھی رہا ہے کریر بن جائے گا اسکا اپنا سوچو _"

ماما قرض تو قرض ہے چاہئے شوہر کا ہو یا باپ کا قرض دار کا جنازہ پاک نہیں "
ہوتا کبھی کبھی یہ سوچتی ہوں تو روح کانپ جاتی ہے کہ کل اگر میں مر گئی تو
"کیا ہو گا اور اپ یہ بات کر رہی ہیں؟

"_ تم سے تو بات کرنا فضول ہے ایمن"

اسی لئے کہ رہی ہوں مجھے چھوڑے ہادی کا سوچے مجھے تو بہت جلدی ہے "
"_ کب وہ دن ائے گا شاپنگ کروں گی

چھوڑو ابھی ابھی دونوں پڑھ رہے ہیں کم از کم دو تین سال تو صبر "
"_ کرے

"ماما یار اپ تو ایسا نا کرے یار ہادی صرف نکاح کا کہ رہا ہے شادی کا تو نہیں نا
پلیز اپ بابا سے بات کرے نا_ "

"ایمن وہ ابھی یہ ذمہ داری نہیں سنبھال سکتا بچپنا ابھی اسکا ختم نہیں ہوا اور
تم کہ رہی ہو نکاح کر دوں_"؟

"ماما وہ اب سمجھدار ہو چکا ہے اور ویسے بھی جب ذمہ داری پڑے گی تو
ہو جائے گا ذمہ دار _"

"اچھا میں صائم سے بات کروں گی _"

"اپ بات نہیں بلکہ بابا کو منائیں گی بھی _"

"_ تم بس اسکا ہی سوچنا اپنا سوچو کچھ "

میرا سوچ سوچ کر پریشان ہونے کے لئے اپ ہیں نا_ "فاطمہ کو پیار"
کرتے وہ بولی

بہت پریشان ہوں میں تمہارے لئے ایمن دن بدن رشتہ ار پے ہیں رشتے"
دار ناراض ہو رہے ہیں کہ صائم اپنی بیٹی نجانے کس شہزادے کو دے گا جو
"_ خاندان میں ہر کیسی کا نا کر رہا ہے

خاندان والوں سے کہ دے ماما کہ صائم راجہ ہے اور راجہ کی شہزادی کے "
"_ لئے شہزادہ ہی ائے گا

راجہ اور شہزادی دیکھنا" فاطمہ نے کہا"

"_ ماما اپ نا رشتے والوں کی باتوں کو سیریس مت لیا کرے"

لینی پڑتی ہیں بیٹا جب خاندان میں رہنا ہوتا ہے نا تو خاندان والوں کی سنی "
"_ بھی پڑتی ہے

"_ اچھا بس چھوڑے اپ بابا کو راضی کرے"

"_ اچھا میں کرتی ہوں کچھ"

"_ اچھا یہ بتائیں چائے بناؤں"

"_ ظاہری سی بات ہے ٹائم دیکھو بنانی تو ہے"

چلئے اپ بیٹھے میں چائے بنا کر لاتی ہوں_"ایمن نے کہا اور صوفے سے "
اٹھی

"_نہیں ت رہنے دو میں بناتی ہوں تم بیٹھو"

_ایمن جاتے جاتے رکی

ہیں ماما میں خواب تو نہیں دیکھ رہی اپ اپ مجھے کام سے منع کر رہی ہیں "
"_ہائے ایک خواب پورا ہوا اج تو میرا

"طبعیت خراب ہے تمہاری شکل دیکھو چوچے جیسی بنی ہوئی ہے"

شکل کو چھوڑے اپ نے تو میرا خواب پورا کر دیا اج فاطمہ صائم نے منع "
کیا کہ ایمن کام مت کرو جو سال بھر کام کی وجہ سے بعزتی کرتی رہتی ہیں
"
_

"_ باتیں مت بناو تمہارا ابا ائے ہو گے جاو بناو چائے"

ہاں اب لگ رہی ہیں نا اپ میری ماں_"وہ اسے کہتی کچن میں چلی گئ"

فاطمہ مسکرائی_وہ اداس سے اداس بندے کو بھی مسکرانے کا ہنر رکھتی
تھی
_
لیکن اسے ایمن کی بہت فکر تھی اسکی شادی کی
_
وہ کرتی بھی کیا ایک ماں تھی اور ماوں کو اپنی بیٹیوں کے مستقبل میں شادی
کی ہی فکر ہوتی ہے

ہادی اور ذری کے نکاح کے بارے میں صائم بھی راضی تھا اور سدرہ بھی اب زاریان تھا جس سے بات کرنی تھی اور پھر ان کا نکاح فائینل

_ مگر زاریان ابھی لاعلم تھا

_ اب بس اسکا جواب کا انتظار تھا

_ اج نور اور مرتضی نے امریکہ کے لئے جانا تھا

حجاب کو نور اور مرتضی دونوں نے بہت سمجھایا تھا اور وہ بس سر ہلاتی رہی _

_ مگر اذلان جانتا تھا وہ اتنی اسانی سے ماننے والی نہیں ہے

بلاخران کی فائیٹ کا ٹائم ہو گیا تھا حجاب نے بہت بہادری دیکھائے اور انہیں مسکرا کر خدا حافظ کہا تھا

_

_اب وہ لاونج میں صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی

تم روتی بھی ہو؟؟"اسکے قریب بیٹھتے اذلان نے پوچھا"

_اسکی بات پر حجاب نے لال ہوتی انکھوں سے اسے دیکھا

"_ اچھا رونا بند کرو چلو اوں کہی باہر چلتے ہیں"

_حجاب نے حیرانگئ سے گردن موڑ کر اسے دیکھا

تم زیادہ فری کیوں ہو رہے ہو یاد رکھنا میں ابھی بھی وہی حجاب ہوں سمجھے "
"_ابھی بھی تم مجھے ویسے ہی برے لگتے ہو

"میں جانتا ہوں تم کبھی نہیں سدھروں گی ہمیشہ ٹیرھی ہی رہو گی وجہ یہی ہے کہ تمہیں اللہ نے میری پسلی کی مٹی سے بنایا ہے تو ٹیڑھی تو ہو گی_"

"جاو یہاں سے دماغ نا کھاو_" اسے باہر کا راشتہ دیکھایا

"مجھے لگتا ہے تم نجھے بھول گئی کہ میں کون ہوں میں یاد کراوتا ہوں تمہیں میں ابھئ بھی بلیک روز ہوں اور جانتی ہوں نا میں اپنی بات کیسے منواتا ہوں_؟"

"تمہارا اور میرا تعلق صرف تک ہے ناں پھر کیوں تماشہ لگا رہے ہو کیوں لوگوں کو دیکھا رہے ہو_؟؟"

تاکہ میرا یہ تماشہ لوگوں کو حقیقت لگے لوگوں کو پتا چلے کہ تم مہرا پہلا اور اخری عشق ہو میری بیوی ہو اور ہم میں کتنی محبت ہے سب دیکھانا ہے لوگوں میں کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو_" وہ اسکی انکھوں میں دیکھتے بول رہا تھا

"_تم سے محبت کرنے سے بہتر ہے بندہ زہر کھالے"

"_تو جلد کھالینا ابھی جلدی کرو ٹائم نہیں ہے میرے پاس"

"کیوں مرنے لگے ہو_؟؟؟"

"تم کیوں بولتی ہو اتنا فالتو_؟؟"

میری مرضی_"وہ کندھے اچکا گئی"

جاو جا کر تیار ہو جاو بلکہ عبایا ہی تو پہنا ہے تم نے پانچ منٹ ہیں پہن کر"
"_او

"_نہیں تم تو مجھے ڈیٹ پر لے کر جا رہے ہو لال ساڑھی پہینوں گی نا"

"_نہیں تم میرے ساتھ عبائے میں ڈیٹ مار لو"

جاہل گوار_"اسے کہتی وہ صوفے سے اٹھی اور روم میں جا کر عبایا پہنا اور"
_نقاب کر کے باہر نکل ائی
اسکا دل اداس ہو رہا تھا اس لیے جانے کو تیار ہو گی_کم از کم اٹلی ہی دیکھ لے گی_اور ویسے بھی وہ منع کر رتی تو وہ مان جاتا وہ تو پستول کے ذریعے اسے منا

لیتا_ مگراب وہ ڈرنا نہیں چاہتی تھی کمازکم اسکے پستول سے تو بلکل بھی نہیں

اب وہ گاڑی میں بیٹھے تھے اور گاڑی بلیک روز ڈرواِئیو کررہا تھا گاڑی میں اوقت گہری خاموشی تھی حجاب کو پتا ہی نہیں تھا کہ وہ جا کہاں رہا تھے؟؟

ہم جا کہاں رہے ہیں_؟؟"حجاب نے اس سے پوچھا"

"_جہاں تم کہو وہی چلے جائے گے"

خود کو جہنم میں پھینک او_"حجاب نے کہا"

"_ ساتھ میں تم بھی جاو گی"

میرا دماغ مت کھایا کرو سیدھا سیدھا بتاو کہاں جا رہے ہیں_ "وہ تنگ ہو کر بولی

لانگ ڈرائیو پر_ "اذلان نے بتایا"

"_ پہلے بتاتے نا"

کیوں تم نے ڈرائیو کرنی ہے گاڑی_ "؟؟"

نہیں میں سو جاتی جب تک کماز کم تمہاری شکل دیکھنے سے تو بہتر ہے_ "" سیٹ کی پشت پر ٹیک لگاتے وہ بولی

"_اچھی شکلیں ہر کیسی کو اچھی نہیں لگتی"

اسکے جواب پر حجاب بس اسے گھور کر انکھیں بند کر کے سکون کرنے لگ گئی_

تقریبا دو گھنٹے مسلسل وہ گاڑی ڈرائیو کرتا رہا اور وہ لاپرواہی سے سوتی رہی_

لانگ ڈرائیو پر جانے کا مقصد تو وقت ساتھ گزارنا ہوتا ہے مگر حجاب نے تو اپنی نیند پوری کی تھی_

اب روز نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے سامنے رکی_

_ بریک لگائی تھی کہ حجاب ایک دم جھٹکا کھا کر اٹھی

ار گرد دیکھا_ اسے سمجھ نا ایا کہ کہاں پر ہے وہ_ ؟؟

چلو اا اٹھو تمہاری منزل جہنم اگی ہے_ "حجاب کو خود کو سوالیہ نظروں سے "
دیکھتے اسنے بتائا

_ حجاب خاموشی سے گردن جھکا کر بیٹھ رہی

"اترو اب کیا جہاز منگواوں تمہارے لئے_ ؟؟"

تمیز سے بات کرو_ "اسنے غصے سے کہا"

ا"چھا تو ملکہ عالیہ صاحبہ نہاہت ادب سے گزارش کہ اب اپ نیچے تشریف لے جائے شان میں گستاخی معاف_"

بتمیز"اسے کہتی وہ گاڑی کادوازہ کھولا"

رکو_"اذلان نے اسے روکا اور خود اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور باہر نکل" کر اسکی جانب کا دروازہ کھول کر اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتارا_

ارد گرد چلتے لوگوں نے رک کر یہ منظر دیکھا اور کچھ نے تو موبائیل میں وڈیو بھی بنائی تھی_

_اور اس سب میں حجاب بلکل حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی

ایک لمحے کے لئے وہ کیسی اور دنیا میں چلی گئی تھی_ اسنے کبھی خواب نہیں دیکھے تھے_ اب تک کی جتنی اسنے زندگی گزارہ تھی اس میں کہی بھی کیسی بھی ٔ شہزاد

_ جہاں اسکا شہزادہ اسکے لئے جھکا تھا

_ وہ جس ریسٹورنٹ گے تھے اس کے سٹاف نے اسکا ویلکم کیا

_ اور انہیں ایک الگ سائیڈ پر بیٹھایا تھا

_ مینیو بلیک روز نے نجاب کے سامنے کیا

"_ آڈر کرو جو بھی کرنا ہے"

زہر کرنا ہے آڈر_ "کہتی مینیو لیا"

ہاں ہاں ضرور اٹلی میں زہر بہت اچھی کوالٹی کی ملتی ہے ان شاءاللہ ایک "
"_بار کھاو گی تو بار بار فرمائش کرو گی
وہ دونوں اردو میں بات کر رہے تھے اس لئے وہاں کھڑے ویٹر کو کچھ سمجھ نہیں ایا

حجاب نے بس اسے گھورا اور پیزا منگوا لیا

وہاں کے تو ڈشز کے نام بھی اتنے عجیب تھے اس لئے ایک پیزا تھا جو اسے سہی لگا تو اسنے وہی منگوا لیا اور بلیک روز نے اپنے لئے اٹلائین پاستہ اڈر کیا_

آڈر لے کر ویٹر وہاں سے چلا گیا اب وہاں پر صرف وہی موجود تھے_

مجھے اب میرا موبائیل چاہیے_ "کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد حجاب " نے کہا

"کیوں_؟؟"

"کیا مطلب کیوں تم نے کیوں رکھا ہوا ہے موبائیل_؟؟"

میں مرد ہوں ہزار کام ہوتے ہیں میرے تمہیں کیوں چاہیئے_؟؟

مرد ہو تو کیا مطلب سب کچھ تمہارے پاس ہو گا موبائیل دو میرا شرافت " سے_ "

ویسے ایک بات بتاو_"وہ اگے جھک کر بولا"

_حجاب نے اسے دیکھا

تم سے زیادہ بتمیز لڑکی میں نے اج تک نہں دیکھی_'واپس صوفے سے' ٹیک لگاتے وہ بولآ

نہیں دیکھی بااب دیکھ لو_"اس نے کہا۔۔۔"

وہی دیکھ رہا ہوں_"اسے کہتا وہ نظریں ار گر گھماھے"

"_میں نے بھی تم سے زیادہ ڈھیٹ ادمی نہیں دیکھا"

لیکن میں نے دیکھا ہے "روز نے کیا"

"کون_؟؟"

"_ محمد حدید وہ مجھ سے بھی زیاد ڈھیٹ ہے"

_ حجاب نے اسے دیکھا

"تم جانتے ہو ہادی کو_؟؟؟"

میں سب کو جانتا ہوں میں یہاں رہے کر بھی تم سب کے قریب تھا بس"
"_ مجھے محسوس کوئی نہیں کر سکا

ایک بات پوچھوں_ ؟حجاب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

نہیں_ "اسنے منع کیا"

_اور ویٹر اڈر لے کر اگیا

وہ انہیں کھانا سرو کر رہا تھا اس سب میں حجاب بس روز کو ہی دیکھ رہی تھی_ یہ پہلی بار تھ جب وی اسے غور سے دیکھ رہی تھی_

_ویٹر چلا گیا تھا

_

اب پوچھو_ "اس نے کہا"

"تم یہاں تک کیسے ایے مطلب تمہیں اٹلی میں سب کیسے پہچان گے مجھے

تمہارے بچپن کے بارے میں جاننا ہے_"

"میری زندگی کی کتاب میں میرا بچپن کا باب بہت برا ہے وہ باب میں نے

اپنی زندگی کی کتاب سے پھاڑ کر جلا دیا ہے اب اس راکھ کر ہوا میں اڑانا چاہتا

ہوں_ وہ رکا اور اسکی جانب دیکھا_ تمہارے ساتھ مل کر میں اس راکھ

کو اڑانا چاہتا ہوں_"

اسکی اخری بات پر حجاب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا_

"کھاو ٹھنڈا ہو رہا ہے_" روز نے اس سے کہا جو مسلسل اپنی ہی سوچ میں

مگن تھی

اسکی بات ہر اسنے خاموشی کھانا شروع کر دیا_

کھانا کھاتے حجاب نے ایک بار نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو بہت توجہ سے کھانا کھا رہا تھا_

بے اختیار اسکی نگاہیں اسے دیکھتی رہی_
اس میں ایک عکس جھلکتا تھا_
کبھی نور کا تو کبھی صائم کا اور شاید کبھی اپنی ماں کا_
حجاب کی نظریں بھٹکتی جارہی تھی وہ کھانا بھول کر بس اسے دیکھ رہی تھی_

وہ کیوں نہیں پہلے یہ جان سکی تھی کہ جب وہ ہستا تھا تو صائم کی جھلک نظر اتی تھی_

اس وقت حجاب کا دل چاہ کہ وہ اسے کہے کہ وہ مسکرائے_ اور وہ ایک بار اسے دیکھے_

مگر اسنے سر جھٹکا اور کھانے کی جانب متوجہ ہوئی_

وہ کھانے کی جانب جھکی تھی اور روز کی نگاہیں اسکی طرف اٹھی تھی_

بے اختیار وہ مسکرایا تھا_

اس وقت روز کو حجاب اپنے سامنے ایک پانچ سالہ بچی محسوس ہوئی جو بہت توجہ سے اپنا کھانا کھارہی تھی_

مرد کو اسکی پسندیدہ عورت ایک بچی ہی تو لگتی ہے_ معصوم سی گڑیا جس کی ایک مسکراہٹ کی خاطر وہ بہت کچھ ہنس کر برداشت کر جاتا ہے

کھانا کھانے کے بعد روز نے ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے ٹشو باکس اسکی جانب بڑھایا_

جیسے بغیر کچھ کہے حجاب نے تھام لیا اور اپنے ہاتھ منہ صاف کر کے نقاب اوپر کر لیا_

"کافی لو گی یا چائے یا پھر کچھ اور_؟؟"

ہاٹ کافی_"حجاب نے کہا ویسے بھی ہاٹ کافی اسکی پسندیدہ تھی اور جب" سے وہ روز کے پاس ائی تھی تب سے ہی اسنے وہ نہیں پی تھی

پسند ہے ہاٹ کافی_؟؟؟"اسنے پوچھا"

"_ہیمم بہت زیادہ"

وہ اسے شرافت سے جواب دے رہی تھی یہ بات روز مے نوٹس کی تھی

اچھا تب ہی ہاٹ کافی پی پی کر ہاٹ ہو_ "اسنے کہا۔"

حجاب جو اپنا عبایا صاف کر رہی تھی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا_ اب کے نظروں کی غصہ تھا

_روز فورا سمجھ گیا تھا اسکی غصیلی نظروں کی وجہ
صوفے کی پشت سے ٹیک ہٹا کر فورا اگے ہوا

میرا مطلب کے ہاٹ مطلب میٹر ہمیشہ گرم رہتا میٹر دماغ_ "اسنے فورا" واضاحت کی

_ حجاب کچھ کہتی کہ ویٹر اگیا

روز نے اسے ایک ہاٹ اور ایک کولڈ کافی منگوائی

میرا موبائیل دو_ "حجاب کو پھر سے اپنا موبائیل یاد اگیا"

"کیا کروں گئ_ ؟؟"

"_ کیا کروں گی مطلب ڈانس کروں گی اسکے ساتھ"

ویسے بہت بتنیز ہو تم میں تو حیران ہوں تمہاری ے ربیت اتنے اچھے "

لوگوں نے کی ہے پھر بھی اتنی بتنیز افسوس_ "وہ تاسف سے بولا

جنہوں نے میری تربیت کی ہے نامت بھولو انہیں کے ہاتھوں کی پرورش "
"_ تمہاری بھی ہے

وہ ہلکا سا مسکرایا_ "میری بنیادی انہوں نے رکھی تھی تربیت کی مگر تمہارہ تو
"_ تربیت کی تکمیل ہی انہوں نے کی ہے

"_ موبائیل دو مجھے "

"_ گھر میں جا کر لے لینا"

_ حجاب خاموش ہو گی

"حجاب ایک بات پوچھ سکتا ہوں تم سے _ ؟؟؟/

_ حجاب نے اسے دیکھا_ وہ اجازت لے رہا تھا

"تمہاری انکھیں دھیال میں کس پر گئی ہیں_ ؟؟؟"

حجاب نے حیرانگی سے اسے دیکھا_ اتنا بے تکا سوال_ کماز کم وہ روز سے _امید نہیں رکھ سکتی تھی اس سوال کی

"_ میری انکھیں مجھ پر گئی ہیں"

ہاں مگر تمہارے ننھیال میں کوئی بھی اس ائیز کلر کا ملک نہیں ہے سوائے "_ ٹھیک ددھیال میں ہو گا کوئی

"نہیں کوئی بھی نہیں ہے_"

اچھا_ "وہ کہتا خاموش ہو گیا"_

تم نے پڑھائی کی ہے_ ؟؟؟"اچانک سا ذہن میں ایا سوال اسنے پوچھ لیا"

"ہیمم_"

"کتنی_؟؟؟"

اتنی کہ لوگوں کے چہرے باسانی پڑھ لیتا ہوں_ "اسے دیکھتا وہ بولا"

"اور لہجے وہ سمجھ لیتے ہو_ ؟؟؟"

"چہرے پڑھنا مشکل۔ہوتا ہے حجاب لہجے تو دل میں۔لگتے ہیں کبھی

مرہم۔بن کر تو کبھی زخم۔بن۔کر_"

"میرا لہجہ کیسا لگتا ہے؟؟"بے اختیار پوچھا

"تمہارا لہجہ زخم بھی دیتی ہو اور مرہم بھی خود ہی لگاتی ہو_"

"تم واپس۔پاکستان جاو گے؟؟"

پتا نہیں_"اسکا لہجہ بدل سا گیا تھا"

میں تمہیں فورس نہئں کروں گی مگر تمہیں پاکستان چلنا چاہییے وہاں سب "
تمہارا_" وہ رک گئی

وہاں کوئی بھی میرا انتظار نہیں کر رہا ہو گا حجاب وہ مجھ پر فاتحہ پڑھ چکے "
"_ ہو گے میرا کوئی وجود نہیں

تم غلط سوچ رہے ہو وہاں تم۔ ہر عید میں ہر محفل۔ میں ہر بات میں تم "
تھے ہر بات میں اذلان تھا وہاں بات اذلان سے شروع ہوتی تھی اور تم پر
"_ختم

اچھا_" وہ بس یہی کہہ سکا"

"تم۔ چلو گے پاکستان_؟؟؟"

پتانہیں_"اسکا جواب ابھی بھی وہی تھا"

_اب کی بار حجاب خاموش رہی

تم تین سال۔تک میرے ساتھ ہو تو کیا تم میرے ساتھ رہے لو گی"
؟؟؟"اسے پوچھا

جب رات کو ساری بات کلئیر ہو چکہ تھی تو اب کیوں پوچھ رہے"
"ہو_؟؟؟

میں رات کو جذباتی ہو گیا تھا اس لئے تمہاری مرضی کی پرواکی بغیر اپنا"
سوچتا چلا گیا اب تم آذاد ہو بتاو تم میرے ساتھ رہو گی تین سال یا واپس جاو

گی تم آزاد ہو گی تم آزاد ہو اپنی مرضی کا فیصلہ کرو تمہارا فیصلہ پاکستان ہوا تو اگلی پاکستان جانے والی فلائیٹ میں تمہارا نام ہو گا میں تمہیں پابند نہیں کرتا_"

"میں تین سال تمہارے ساتھ ہوں جیسا تم کہوں گے وہی کروں گی لیکن جیسے ہی میری ڈگری مکمل۔ ہو گی تو میں اس کے بعد ایک لمحہ۔ بھی یہاں نہیں رکوں گی_"

"وہ بس یہ نہیں سنا چاہتا تھا وہ نہیں سنا چاہتا تھا کہ وہ اسکے ساتھ صرف تین سال ہے_"

روز خاموش رہا_

_ اوکے _ "کہااور اب کی بار بلکل خاموش رہا"

_۔اور یہ خاموشی بے حد لمبی تھی

کافی بھی اسی خاموشی میں پی گئی _ اور گھر تک کا سفر بھی اسی خاموشی میں طے ہوا

_

ایمن اپنے کمرے میں بیڈ کی چادر جھاڑ کر سونے کی تیاری کر رہی تھی کہ تب ہی سائیڈ پر رکھا موبائیل بجا _ ۔

نمبر دیکھ کر ایک بار اگنور کیا اور کام میں لگگئی مگر دوبارہ کال انے پر وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو گئی تھی

_

_ یہ دل ہے جس پر انسان کا اختیار نہیں

_ اسنے کال اٹھائی

اسلام علیکم _ "دوسری جانب زایار نے سلام کیا"

وعلیکم اسلام_"کہا اور بیڈ پر بیٹھی"

"طبعیت کیسی ہے اپکی_؟؟؟"

"ٹھیک ہوں لیکن اپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟؟"

کیا مطلب کیوں پوچھ رہا ہوں؟؟"اس نے حیرانگی سے کہا"

"نہیں میرا مطلب اپ کو کیوں پرواہ ہو رہی ہے میری_؟؟"

"کیا ہوا ہے پھر کوئی غلطی ہو گی مجھ سے؟؟؟"

"نہیں نہیں اپ تو غلطی کرتے ہی نہیں ہیں اپ کو کیا پتا غلطی کیسی کہتے ہیں ساری غلطی تو میری ہے جو میں نے اج اپنی انکھوں سے دیکھا_"

"کیا دکھ لیا اپنے اج_؟؟؟"

"کیا مطلب کیا دیکھ لیا اپ کو نہیں پتا اپ کتنے سکون اور اطمینان سے اس نتائشہ پٹائشہ سے ہاتھ ملا رہے تھے وہ تو ہے ہی ایسی لیکن اپ بھی_؟؟؟"

"کیا مطلب ایمن اسنے مجھ سے صرف سلام کیا تھا_"

"سلام منہ سے بھی کیا جا سکتا ہے مگر نہیں اپ کی تو وہ فیانسے ہے اس لیے اپکو ہر چیز کی اجازت ہے ناں رائٹ ؟؟؟"

"ایسی بات نہیں ہے ایمن اسنے مجھ سے سلام کے لئے ہاتھ اگے کیا تھا اور میں نے جسٹ سلام کیا تھا_"

"ہاں ہاں اپ تو بچے ہیں اپ کو تو پتا ہی نہیں اسلام میں دو نا محرم کا ایک دوسرے کو چھونا حرام ہے"

اسکی بات پر زاویار خاموش ہوا_

"اچھا تو پھر اسلام میں کیسی نا محرم پر اس طرح اپنا حق جتانا بھی تو حرام ہے ناں_"

وہ مرد تھا اور مرد سوچے بغیر کبھی بھی کچھ بھی جتا سکتا ہے

اسکی بات پر ایمن کی سانس رک گئی_

وہ واقعی ایک لمحے کے لئے سانس نہیں لے سکی _

خاموشی دونوں طرف چھاگئی _

ایمن نے فوراً فون بند کر دیا ____

اور موبائیل سائیڈ ٹیبل پر رکھا ___

وہ کیوں بھول گئی تھی اپنے حدود _ ؟؟؟ وہ بھی تو ابھی اس کے لئے نا محرم تھا _

ہم عورتوں کی یہی سب سے بڑی بے وقوفی ہوتی ہے جب ایک مرد مسکرا کر بات کرلیتا ہے تو پھر سب کچھ بھول جاتی ہیں اپنے حدود اپنے حقوق سب کچھ _

کمزور ترین ایمان والی عورتیں مرد کی عزت کبھی ہضم نہیں کر سکتی _ وہ مرد کی دی گئی عزت سے بہت بڑی بڑی خوش فہمیاں پال لیتی ہیں _

مرد تو مرد ہوتا ہے کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا ہے_اور نا محرم مرد پر مان اور پھروسہ کرنا بے قوفی نہیں تو اور کیا ہے_؟؟؟

کوئی کتنا ہی شادی کا دعوے دار ہو جب تک نکاح نا کرے تو نا محرم ہی رہنا ہے_

ایمن کو اسکی بات ابھی بھی اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی_

اسنے کچھ برا نہیں کہا تھا اسنے بکل سہی کہا تھا_مگر خوش فہمیاں تو ایمن نے پال رکھی تھی_اور اج جب حقیقت کا ائینہ دیکھایا اسنے تو اب وہ اپنی شکل پہچانے سے انکار کر رہی تھی_

وہ کیوں بار بار بھول جاتی تھی کہ کچھ بھی ہو جایے زاویار بھی ایک مرد ہی ہے بے شک پسندیدہ مرد ہے مگر مرد ہے اور یہ مرد اس وقت تک نا محرم ہے جب تک نکاح نہیں ہو جاتا_

اللہ اج مجھے مر جانا چاہیے_ اتنی زندگی گزاری اج تک نا محرم سے بچتی ایی او

راج؟؟؟؟ رات کی تاریکی میں_ ؟؟؟ یہ کیا سن لیا میں نے_ ،؟؟

کیا اللہ میری معافی ہے_ ؟؟؟؟

_جانتے ہوئے بھی گناہ کیا

رات کی تاریکی میں ایک نا محرم سے اپنے ہی محرم باپ دادا بھائی سے چپ

کر بات کرنا گناہ ہے یہ جانتے ہوئے بھی میں نے یہ کیا کر دیا_ ؟؟؟؟

_مجھے میرے ہی گناہ کی سزا مل رہی ہے

میں بے گناہ نہیں میں گناہگار ہوں

_میں معافی چاہتی ہوں اللہ سے

میں بھول گئی کہ میں ایک اچھے گھرانے کی ایک مسلمان لڑکی ہوں_ مجھے

_نا محرم سے گفتگو زیب نہیں دیتی

اللہ مجھے معاف کر دے ہاتھ چہرے پر رکھ کر وہ رو دی

_میں اپنا معیار بھول گئی_میں بھول گئی میں صائم فاروق کی بیٹی ہوں

_یااللہ یااللہ مجھے معاف فرمانا_میں نادان احمق لڑکی ہوں

_وہ اب گڑگڑا کر اللہ سے معافیاں مانگ رہی تھی

_کہنے کو تو سب مسلمان ہیں

مگر مومن وہی ہے جو گناہ ہو جانے کے بعد فورا معافی مانگ لے_وہ فورا

_اپنے رب سے توبہ کر لے در حقیقت وہی مسلمان ہے

ہم مسلمان ہیں ہم انسان ہیں ہم فرشتے نہیں جو ہر گباہ سے پاک ہو_ہر

_شخص کا دامن یہاں گناہوں سے بھرا ہوا ہے

_مگر کامیاب وہی ہے جس نے توبہ کر لی

گناہ کو جان کر بھی نا چھوڑنا وہ ہے گناہ_مگر گناہ کو جان کر اللہ سے توبہ کر لینا

_وہ غلطی ہے

اور اللہ کے ہاں غلطی کی معافی ہے_اللہ تو کہتا بس تم مجھ سے توبہ کر لو

_بے شک میں توبہ قبول کرنے والا ہوں

_ گناہ ہو جائے تو توبہ کر لے اس سے پہلے کہ یہ گناہ دامن کا داغ بن جائے

اس دن کے بعد ایمن نے پکا عہد کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ زاویار سے بات نہیں کرے گی کماز کم فون پر تو بلکل بھی نہیں _ وہ اب اپنے حدود میں رہے گی
_ اچھی عورت اپنے حدود میں ہی اچھی لگتی ہے
اب وہ اس سے کوئی فالتو بات نہیں کرتی تھی بس کام سے مجبورا کر لیتی تھی وی بھی کوشش کرتی تھی کہ نا کرے مگر کبھی کبھی ضرورت پڑ جاتی تھی _۔

_ زندگی گزر رہی تھی سب کی

_ اس زندگی میں بھی ہر کیسی کو انتظار ہی تھا

_ جیسے حجاب کو تین سال مکمل ہونے کا

_ اذلان کو اپنا پچیس سال کی محنت کے پھل کا

_ذریش کو ہادی کا

_ہادی کو پاکستان انے کا

_ایمن کو زاویار کا

زاویار کو ایمن کو اپنا بنانے کا

_ اور

_زرباب اور زرناب تھے

_ جنہیں انتظار تھا

اپنی اولاد کا وہ دنوں اس انتظار میں تھے

اور اکثر ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر کہتے تھے کہ کیا واقعی ہم ماں باپ بن جائے گے۔؟؟؟

_اور ایک بھی نہیں بلکہ ٹونس

زرباب کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ وقت کے پہیئے کو اتنا تیز گھومائے کہ وہ اگر روکے تو اسکا انتظار ختم ہو جائے

_

_ کب یہ وقت گزرت گیا کیسی کو بھی نہیں پتا چلا

_ وہاں اٹلی میں حجاب وقت کے ساتھ سمجھوتہ کرتی رہی

_ اور صبر کے ساتھ خاموش رہی

_ رمضان اکر چلا گیا _ اج تو عید کو بھی گزرے دو دن ہو گے تھے

___ ہادی نے بہت کوشش کی وہ عید سب کے ساتھ منائیں مگر

لیکن عئد تو اسی دن ہوتی ہے جب سب اکٹھے ہو جائے _۔

سو اج تو عید تھئ _ فاطمہ کی صائم کی فاروق صاحب صفیہ بیگم ایمن اور ذری

_ کی

اج تو ذری کا بس نہیں چل ریا تھا کہ جس جہاز میں ہادی ارہا ہے اس جہاز کو

_ ہاتھ سے پکڑ کر نیچے اتار لے

ذریش ضدمت کرو بیٹا ائیرپورٹ پر صرف مرد ہی جائے گے_ "کانوں میں جھمکے پہنتے سدرہ نے کہا

"ماما یہ کیا بات ہوئی مرد کیوں جائے گے صرف کیا خالہ ایمن اپی ان کا بھی تو ہادی کچھ لگتا ہے نا بس میں بھی جاوں گی_"

"اگر یہی ضد کی تو قسم سے گھر پر ہی چھوڑ جاوں گی فاطمہ کے گھر بھی نہیں جانے دوں گی_"

"ماما_"

"جاو کمرے میں جا کر تیار ہو پھر تمہارے نخرے نہیں ختم ہوتے ابھی اگر زاریان تیار ہو گیا نا پھر دیکھنا کیسے شور مچاتا ہے وہ جاو جلدی کرو_"

جا رہی ہوں "گندا سا منہ بناتی وہ کمرے سے باہر نکلی"
_باہر نکل کر وہ مسکرائی
_چلو کوئی بات نہیں وہ گھر ہی تو اۓ گا نا
_پھر مل۔لوں گی_خود سے سوچا اور مسکرا گئی

افف اللہ اللہ جی پلیز ہادی کو خیر خیرت سے لے اۓ یہاں_"دل میں"
_دعا کرتی وہ کمرے میں اگئی

_تیاری کے نام پر تو اسنے صرف کپڑے چینج کئے اور بال سنوارے تھے
_وہ سجے سنوارے گی مگر ہادی کے لئے
_لیکن ابھی یہ حق بھی حاصل نہیں تھا کہ وہ اس کے لئے سجے
_اس لئے بس بال بنا کر وہ اپنا موبائیل لے کر باہر نکل ائی

_اج کوئی ذری سے پوچھے کے ہواوں میں اڑنا کیسا ہوتا ہے

_اس وقت فاروق صاحب کے گھر خوب ہل چل مچی ہوئی تھی
اخر انکا پوتا ارہا تھا_سارے گھر میں اس وقت کھانے کی خوشبو پھیلی
ہوئی_اج ہر ڈش ہادی کی پسند کی تھی
_اج تو گھر میں عید جیسا سما تھا

_ائیر پورٹ پر صرف صائم زاریان اور مرتضی ہی گے تھے
کیونکہ انا تو ہادئ نے گھر پر ہی تھا تو کیوں ائیر پورٹ پر جا کر رش کرے
_بندہ

ایمن اپی کال کرے نا کہاں پر رہے گے ہیں_؟؟"ذری نے ایمن سے کہا"

دو گھنٹے ہو گے تھے ائیر پورٹ گے ہوئے

ہاں ایمن کال کرو صائم بھائی کو_ "نور نے بھی کہا"

_ایمن نے موبائیل ہاتھ میں اٹھایا ہی تھا کہ بیل بجی

اگے "صوفے سے کرنٹ کھ کر اٹھنے والی ذری تھی"
_وہاں موجود سب نے محسوس کیا تھا اج ذری کو

میں کھولتی ہوں "فاطمہ نے اپنا دوپٹہ سیٹ کیا"
_ایمن نے اور ذری نے اسکے ویلکم کے لئے پھول بھی منگوائے تھے
_فاطمہ نے دروازہ کھولا

اگے مرتضی کھڑا تھا وہ اندر ایا

_نا جانے کیوں ذری کا دل اج باہر نکلنے ولا ہو رہا تھا

_صائم کے ساتھ پیچھے ہی وہ اندر ایا

_ایمن نے اس پر پھول پھینکے

_ساتھ میں زری کا بھی بھی کہا مگر وہ تو بس یک ٹکہ باندھے اسے دیکھ رہی

_اندر اتے ساتھ ہی اسنے فاطمہ کو گلے سے لگایا

_ماں کے لمس میں اللہ نے یک الگ ہی سکون رکھا ہے

اج اتنے عرصے بعد بیٹے کو سینے سے لگا کر فاطمہ کے دل کو ٹھنڈ پڑتی محسوس ہوئی

_

_ناچاہتے ہوئے بھی وہ رو دی

اسکا ماتھا چوما انکھیں چومی_ گال پر پیار دیا

_غرض اسکا سارا چہرہ چوما

_اب ہادی نے پہلے ماں کی انکھوں میں ائی نمی کو صاف کیا

_سب سے پہلے ان انکھوں پر پیار دیا جو اسکی یاد میں ہر وقت انسو بہاتی تھی

_پھر باری باری اسنے بھی اپنی ماں کے ہاتھ چومے

_وہ ہاتھ چوم رہا تھا جب ذری نے اس پر پھول پھینکے تھے

_گردن اٹھ کر اسنے زری کو دیکھا_اسے لگا اسنے پہلی بار زری کو دیکھا ہے

_دوری بہت بری شے ہے

_ماں سے مل کر وہ دادا سے ملا

_اس وقت سب کی انکھوں میں نمی تھی

_دادی سے ملا نور سے ملا اور سب سے اخر میں وی ایمن سے ملا تھا

_وہ سب سے ملا تھا اور سب اسکے گلے لگ کر روئے تھے

_مگر ہادی صرف ایمن کو اپنے سینے سے لگا کر رویا تھا

_ اسکی انکھوں میں انسو سب نے دیکھے تھے

بڑی بہن ماں نہیں ہوتی مگر اس کے لئے اپنے چھوٹے بہن بھائی اپنی پہلی اولاد کی طرح ہوتے ہیں_ اللہ نے قدرتی طور پر بڑے بہن بھائی میں والدین کا روپ رکھا ہے_۔

_ ایمن نے اسکے چہرے کو چوما_ وہ اس سے قد میں بڑا تھا

_ مگر وہ اس کے اگے جھک گیا تھا

_ چہرہ اسکے اگے جھکایا

_ ایمن نے اسکی پیشانی چومی

_ پھر ہادیؑ نے اسے پیار دیا

_ اور اسے اپنے سینے سے ہی لگائے وہ لانوچ میں ایا

بھائی کیا ہم سے نہیں ملو گے ؟؟؟" صائم نے کہا"

ائیر پورٹ پر وہ مل چکا تھا مگر جو بات گھر میں قدم رکھ کر ملنے کی ہوتی ہے

_وہی کچھ الگ ہی ہوتی ہے

_وہ صوفے سے اٹھا اور اپنے باپ کے گلے لگا

_اس باپ نے بہت قربانی دی تھی

_کیا پیسے کی تو کیا جان کی

_سب سے مل ملا کر اب وہ لاونج میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا

وہ سب سے ملا تھا اپنے ماں باپ دادا دادی ایمن نور مرتضی زاریان سدرہ

_سب سے ملا تھا سوائے ذری کے

وہ اس سے نہیں ملا تھا وہ اس سے ملنا بھی نہیں چاہتا تھا

_وہ جانتا تھا اگر وہ اس سے ملا تو کیا ہو گا

اس لئے صبر کیا_اور انتظار کیا جب وہ سب کے سامنے پورے حق سے اس سے ملے گا

_

اخراج وہ دن بھی اگیا جس کا ہادی ایمن اور ذری کو بہت بے صبری سے انتظار تھا_

ایمن دیکھو میں سہی لگ رہا ہوں نا_"شیشے میں خود کو دیکھتے ہادئ نے" ایمن سے پوچھا

"_ایسا ویسا شہزادے لگ رہے ہو ماشاءاللہ"

لیکن تم بلکل نہیں پیاری لگ رہی ایسا لگ رہا میرے ساتھ ماسئ سیکینہ "
جا رہی ہے_"اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہادئ نے کہا

ہاں ہاں بیٹا اب تو میں تمہیں ماسی سکینہ ہی لگوں گی نا_"اسکی بازو پر زور"
سے تھپڑ رسید کرتے ایمن نے کہا

اسکی بات پر ہادی کا قہقہ بے اختیار تھا_

اسے یوں ہستا دیکھ کر ایمن نے دل ہی دل میں نجانے کتنی بار اسکی بلائیں لی
تھی_

ہنسی کو کنڑول کرتے ہادی نے ایمن کی گردن میں اپنی باہئں ڈال کر اسکے
اپنے سینے سے لگا کر اسکی پیشانی پر پیار دیا_

"تمہارے بدلے میں اگر مجھے پوری دنیا بھی ملے نا ایمن تو خدا کی قسم ٹھکرا دوں گا بڑی بہن ماں کی جگہ ہوتی ہے یہ میں نے سننا تھا مگر میری بڑی بہن میری ماں میرے باپ میرے دوست کی طرح ہے_" وہ اج پہلی بار زندگی میں اس سے اظہار محبت کر رہا تھا اور ایمن کو محسوس ہوا محبوب کے علاوہ بھی اگر کوئی بہت قریبی اظہار محبت کرے تو انکھیں بھیگ جاتی ہیں _

"تم میری جان میری زندگی میرے محافظ ہوں تمہارا ساتھ نہیں دوں گی تو پھر کس کا دوں گی_" ایمن نے کہا

"لیکن ایمن تم نے حد سے بھر کر میرا ساتھ دیا ساری زندگی تمہارا احسان نہیں اتار سکوں گا _"

اج سینڈل پہینی ہوئی ہے میں نے ہڈیاں ٹوٹ جائے گی خبر دار جو اینده"

یہ کہا کیسا احسان بھائی ہو میرے میری دنیا ہو ائینده ایسی بات کی تو پھر دیکھنا

_"ایمن نے ناراضگی سے کہا

کیا واقعی بہینیں ایسی ہی ہوتی ہیں_ ؟؟؟"ہادیٔ نے پوچھا"

جی بلکل ایسی ہی ہوتی ہیں_ "اسکے سلیقے سے بنائے گے ہئیر سٹائل کو"

خراب کرتے ہوئے کہا

ہادی نے اسے دیکھا ایک بار پھر اسکی پیشانی پر پیار دیا

_ایمن نے اپنے اگے کے بال سارے پیچھے کیچر میں قید کئے ہوئے تھے

_اور ہادی نے وہ کیپچر اتار کر اسکے دوپٹہ سے لگا دیا

یہ دیکھو پھر بھائی بھی ایسا ہی ہوتا ہے_ "ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھاتے "
کہا

ماماما_ "ایمن نے گلا پھاڑ کر فاطمہ کو آوازیں دی"

دیکھا اپنی باری تم ماما کرنے لگ جاتی ہو میں نے کچھ کہا تمہیں ڈرامے باز "
کہی کی_ "ہادی نے ہستے ہوئے کہا خود وہ اس سے جو چاہئے شرارت کرے
مگر اگر ہادی زراہ سی بھی کوئی شرارت کر دے تو ماماما بابا دادا دادی کرنے
_لگ جاتی تھی وہ

تم دونوں ابھی تک یہی کھڑے ہو باہر صائم جلدی جلدی کے نعرے لگا "
کر مجھے سکون کا سانس نہیں لینے دے رہا مگر مجال ہے جو تم لوگوں کو کوئی

بات اثر کر رہے_"فاطمہ ایمن کی چیخنے پر کمرے میں ائی اور انہیں ابھی بھی وہئ کھڑا دیکھ کر ڈانٹے بغیر نا رہی

ماما ہادی کو دیکھے نا میرے سارے بال خراب کر دیے_"ایمن نے فاطمہ" سے کہا۔

ہادی تو مجھ سے اج کے دن بھی چپل کھائے گا باہر جو کر توت تم کر کے "_اوئے ہو واپس او بتاتی ہو تمہیں

_اسکی بات پر بال سیٹ کرتے ہادئ نے مسکرا کر اہنی ماں کو دیکھا یہی وہ چیز تھی جو وہ پردیس میں سب سے زیادی مس کرتا تھا

اگر اپنے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو میں نے سسرال سے واپس نہیں انا وہی"
رہوں گا_ "اپنے واس کوٹ کو سہی کرتے کہا

"ٹھیک ہے تم نا انا ہم زریش کو ادھر لے ائے گے اور تمہیں ادھر دے
ائے گے ٹھیک ہے ناماما_ "ایمن نے اخر میں فاطمہ سے پوچھا

جو ہادی کو دیکھ رہی تھی_
اسنے اج سفید کرتا شلوار پہینی اور ساتھ میں سفید ہی واس کوٹ پہینا ہوا
تھا_
بالوں کو سٹائل بنائے وہ اج نظر لگ جانے کی حد تک پیار الگ رہا تھا_
کچھ اسکی اپنی خوبصورتی تھی اور کچھ محبت مل جانے کی خوشی کا روب تھا جو
اس پر چڑھا تھا_

فاطمہ نے ساری باتیں بھلا کر ہادی کو پیار دیا__۔

"ماشاءاللہ اج میرا بیٹا بہت پیار الگ رہا ہے میں صدقے جاو ماشاءاللہ_" اسکے پیار کرتے فاطمہ نے کہا

ایمن اور ہادیؑ دونوں مسکرائے_

دیکھتے ہی دیکھتے فاطمہ کی انکھیں نم ہونے لگی_

"میں اج بہت خوش ہوں اپنے بیٹے کی خوشی میں مگر اج میرا بڑا بیٹا ہوتا نا تو!!___"اس سے اگے فاطمہ سے کچھ بولا ہی نہیں گیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی_

ہادی نے ماں کو سینے سے لگایا_

_ایمن نے بھی روتی ہوئی ماں کو دلاسہ دیا

"کونسا ایسا موقع ہوتا ہوگا جہاں وہ یاد نا اتا ہوگا_ ؟؟"

_ہادی اور ایمن دونوں نے ماں کو دلاسے دیئے اور اسے چپ کروایا

چلو باہر اوں تم لوگوں کے بابا ویٹ کر رہے ہیں باہر_ "انسو صاف کرتے" _فاطمہ نے کہا اور باہر نکل گئی

کاش اذلان بھائی بھی ہمارے ساتھ ہوتے_ "فاطمہ کے باہر جاتے ہی" ایمن نے کہا

"_ ایمن ہر کیسے پاس کاش ہے لیکن اللہ بہتر جانتا ہے"

اہمہ سہی کہ رہے ہو تم خیر مجھے پرفیوم دو_"ایک افسردہ سی سانس خرچ" کرتے ہوئے کہا

"پاگل ہو جینس پر فیوم لگاؤ گی_؟؟؟"

"_ارے دے دو تم ہلکی سی لگانے سے کچھ نہیں ہوتا"

"بابا کو بتاؤ بہت پرفیوم لگانے کا شوق ایا ہوا ہے_؟؟"

"_ بہت ہی کوئی وہ انسان ہو تم"

جانتا ہوں میں بہت سویٹ گڈ لو نکینگ ہینڈ سم سا انسان ہوں شکریہ "

"_ بتانے کے لئے

بڑی ہی کوئی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں ہینڈ سم ^"" اخر میں اسکی نقل "

اتارتے ہوئے کہا

"_ نکلو باہر اس سے پہلے کہ اج کے دن بھئ مجھے چپل کھانے پڑے "

اسکی بات پر ایمن باہر نکلی

ویسے یہ باہر کیا رنگ لگا کر ائے تھے _ ؟؟؟"کمرے سے باہر نکلتے ایمن "

نے اس سے پوچھا

"_ کچھ نہیں یار وہ صوفے پر کیچپ گرا دیا تھا"

کیچپ تم نے چپس کھائی ناہادی سچ سچ بتانا؟؟" ایمن کو تو جیسے صدمہ لگا تھا"

ہاں یار میں نے اور پھوپھو دونوں نے کھائی ہے یقن کرواتنے مزے کی "
_ تھی گرما گرم چس اگئی تھی "

_ ہادییییی تمہیں اللہ پوچھے گا"
اسکی کہنے پر ہادی مسکرایا

جیسے ہی وہ دونوں باہر ائے تو سامنے ہی سب تیار ان کے انتظار میں کھڑے
_ تھے

_ اسے دیکھ کر سب مسکرائے
_ فاطمہ نے اگے بھر کر اسکی نظر اتاری

"ماما یہ پیسے مجھے دے دیں_ "ہادی نے ان پیسوں کی طرف اشارہ کرتے کہا

"ہاں ایسی دے دیں تاکہ پھر یہ چپس کھا یے اپے ان کی بھی_ "ایمن نے کہا

" کبھی توزبانیں بندر کھا کرو دونوں_ "فاطمہ نے انکھیں دیکھاتے ہوئے کہا

_ صفیہ بیگم نور فاروق صاحب اور صائم سب نے اسے پیار دیا

ہیر واچ ہینڈ سم لگ رہا ہے_ "مرتضی نے کہا"

اج تو ہمارے جلوے سے لاشیں گرے گی_"ہادیٔ بھی کہاخاموش"
رہنے والا تھا

_اسکی بات سن کر سب مسکرائے
_ان کی مسکراہٹ میں کہی درد تھا
_اور وہ درد صرف وہی سمجھ سکتے تھے
_مرتضی اور نور نے ایک دوسرے کو دیکھا
اور دونوں نے ہی نظریں گھمالی_جیسے بہت کچھ چھپایا ہو

_خیر دعا وغیرہ پڑھ کر وہ سب گھر سے نکل گے

مر تج ہال میں سارا راستہ ایمن اور ہادی کی نوک جھوک چلتی رہی_ ہادئ اور نور نے اکیلے اکیلے چپس کھالی اور اسے بتایا بھی نہیں
_

راستے میں ایک جگہ گاڑی روک کر اسے چپس لے کر بھی دے دی_ مگر کھا کر اسنے پھر بھی یہی کہا کہ پھوپھو اور ہادئ نے اکیلے اکیلے چپس کھالی
_ بس جو بھی تھا کمازکم اگلا ایک ہفتہ تو وہ اس چپس کا۔ دکھ نہئں بھولے گی
_

ہال پہنچ کر وہاں سب نے ان کا استقبال گلاب کی پتیوں سے کیا
_

ہائے ہادی زندگی میں پہلی بار تمہاری وجہ سے عزت مل رہی ہے_ "ہادی" کا بازو پکڑے ایمن نے اہستہ سے اسکے کان میں کہا

جس پر وہ مسکرایا_ اور زاریان سے ملا
_

_بے اختیار اج اسنے زاریان کے ہاتھ چوما

_اور یہ عمل ایسا تھا کہ وہاں موجود سب مسکرا گے تھے

_زاریان نے بدلے میں اسے گلے سے لگایا

_سب سے مل کر وہ سب اب بیٹھ گے تھے

ناچاہتے ہوئے بھی محض ایک نظر صرف ایک نظر زاریان نے نقاب میں

_موجود نور کو دیکھا

_زندگئ بھی کیا کچھ دیکھاتئ ہے

_اج سے کئ سال پہلے ہی وہ اس عورت کے لئے کیا جذبات رکھتا تھا

_اور اج وہی عورت اپنے بھتیجے کے لئے اسکی بیٹئ لینے ائے گی

اس وقت کہاں یہ سوچا تھا_؟؟؟

_ایمن ذریش سے ملنے اسکے پاس ائی

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ ذریش بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ_"اس سے ملتے ہوئے ایمن نے کہا
_جس پر ذری شرمائی تھی

"اومائے گڈ میری بھابھی شرماتی بھی ہے؟؟؟_"ایمن نے اسے چھیڑا

"ڈرامہ کر رہی ہے ابھی ہی ہادی بھائی کی باتیں ہمیں سنا رہی تھی_"اقصی جو ذریش کی کزن تھی بولی

"میں جانتی ہوں یار ایسے_"ایمن نے کہا

اگر میرا کوئی بھائی ہوتا تو میں بھی اج بھابھی بلاتی تمہیں_"زرناب نے" ہمیشہ کی طرح اج بھی ایمن سے یہی کہا تھا

ہائے کاش ہوتا_"اس سے ملتے ایمن نے کہا"

کچھ دیر مزید اسی طرح وہ سب باتیں کرتی رہی_
ایمن اور وہ سب مل کر ذری کو اج سہی معنوں میں تنگ کر رہی تھی_

اج پہلی بار وہ بھی شرما رہی تھی_وجہ سدرہ کی نصیحتیں تھی جو اس نے نکاح سے ایک ہفتہ پہلے اسے لگانا شروع کی تھی_
اس بات کو بھول کر کے اسنے اپنے نکاح کے وقت مولوی صاحب سے کیا کہا تھا_

_اس وقت ہال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی

_نکاح خواہ نے زریش سے اسکی مرضی پوچھی

_زری نے ایک سسکی بھری

نکاح نکاح ہوتا چاہیے من پسند شخص سے ہو یا کیسی اور سے عورت کی روح

_اندر تک لرزتی ضرور ہے

اور نکاح جب من پسند مرد سے ہو اور وہ بھی بہت سی تہجد کی دعاوں کا صلہ

_ہو تو اس وقت اپنی رب کی نعمت کا شکر ادا کرتے وقت انسو تو بہتے ہیں

صرف ایک سائن تھا اور وہ زریش زاریان خان سے زریش حدید بن گئی

_تھی

_بس یہیتو کہانی ہوتی ہے بیٹیوں کی

_نکاح کے سائن کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی

_ اج یہ انسو شکر کے انسو تھے

_ صبر کے ابسوا سنے تہجد میں جائے نماز پر بہادیے تھے

_ اج تہجد کی دعاوں کا ہی صلہ تو ان دونوں کو مل رہا تھا

_ محبت میں چاہت دونوں طرف سے ہو تو اللہ بھی کن فرما دیتا ہے

"_ اصل صبر کی چادر تو یک طرفہ محبت والے اوڑھتے ہیں"

ہادی نے بھی ذریش کو اپنے نکاح میں قبول کر کے اسے اپنی شریک حیات کا

_ درجہ دے دیا تھا

_ اس وقت وہ سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا

_ باپ کے گلے لگے وہ اس کا شکریہ ادا کر رہا تھا

_ ماں کو بھی اسی طرح سینے سے لگ کر پیار دیا

_پھر دادا دادی نور سے بھی ملا اور ہمیشہ کی طرح اخر میں وہ ایمن سے ملا

_ایمن کو سینے سے لگا یا

_ ہادی نے محسوس کیا جیسے اسکی انکھیں نم ہوتی جا رہی ہیں

_ایمن نے اسے پیار دیا

"_بہت بہت مبارک ہو میری جان"

تمہیں بھی_"ہادی نے کہا اور انکھیں صاف کی"

اسکی اس ادا پر سب نے کچھ حیرانگی سے اسے دیکھا تھا وہ ہس مکھ سا لڑکا اندر

_سے اتنا احساس نکلے گا یہ بات کویی بھی نہیں جانتا تھا

_کچھ دیر بعد ہادی کو ذری کے ساتھ بیٹھانے کے لئے سٹیج پر لایا گیا

_اج پہلی بار اسکا بھی دل گھبرا رہا تھا

وہ اسکے سامنے لال گھونگٹ اوڑھے بیٹھی ہوئی تھی جس پر سنہرے رنگ سے " حدید کی دولہن " لکھا ہوا تھا _

اسکے قریب اکر وہ

کھڑا ہو گیا

واقعی اس وقت وہ بہت نروس تھا کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا تھا کہ کیا کرے _

اپنی دولہن کا گھونگٹ اٹھاو ہادی _ "نور نے اسے کہا "

اسنے نور کو دیکھا _

پھر آرام سے ذری کا گھوگٹ اٹھایا _

اج بے شک وہ اتنا تیار نہیں ہوئی تھی ہلکا سا میک اپ اور نارک سی جیولری پہینی ہوئی تھی مگر جو بھی تھا اس پر ہادی کی محبت کا روب بہت چڑھا تھا _

ماشاءاللہ_ "اسے دیکھ کر ہادی نے کہا"

جس پر نظریں جھکائیں بیٹھی ذری ہلکا سا مسکرائی اور شرما کر گردن مزید جھکا لی

_اب ہادی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا

_وہ نہیں جانتا تھا کہ ہاتھ میں کونسے نوٹ ائے تھے

ہاتھ میں ایے سارے پیسے اس نے ذری کے سر پر سے پھیرے تھے اور

_اسکا صدقہ دے دیا تھا

وہ اسکے سر پر سے پیسے وار رہا تھا اور نظریں ں جھکائیں بیٹھی ذری کی انکھوں

_سے انسو بے اختیار نکل کر اسکی جھولی میں گرا تھا

_خواب حقیقت بن کر سامنے تھا_یقین کرنا مشکل تھا

_اس کے اس عمل سے سب نے ہوٹینگ سٹارٹ کر دی تھی

بیٹھ جاوں کیا؟؟؟_"ہادی نے پاس کھڑی زرناب سے پوچھا"

"_جی جی بیٹھے اب اپکو ہم نہیں روک سکتے"
اسکی بات پر ہادیٔ مسکرا کر ذری کے بلکل قریب ہو کر بیٹھ گیا

وہ دونوں اکٹھے بیٹھے تھے_ایک ساتھ بلکل قریب_کوئی کچھ بھی کہنے والا نہیں تھا

ذریش کہتی تھی کہ اسے شرم نہیں ائے گی اپنی شادی پر بلکہ وہ تو اپنی شادی میں ڈانس کرے گی مگر اس وقت کوئی اس کے دل سے پوچھے جو اج اتنے زور زور سے دھڑک رہ تھا جیسے ابھی باہر نکل ائے گا _

اج سے کچھ سال پہلے سدرہ اور فاطمہ کہا کرتی تھی ذری سے کے جاو ہادی بھائی کے ساتھ کھیلو _
مگر اج وہ ہادی بھائیاں _ہادی سائیاں جی بننے اس کے قریب بیٹھے تھے _

ہادی کوئی ڈھنگ نہیں تم میں کیسے ملتے ہیں نکاح کے بعد بیوی سے _"اسکے قریب اکر ایمن نے ڈانٹتے ہوئے کہا

جس طرح تم کہ رہی ہو اگر اس طرح ملتا تو گھر جاتے ساتھ دادا جی سے " مالش کرواتا _"وہ سمجھ گیا تھا

ویسے جو بھی تھا اس کے دل میں بھی یہی تھا کہ وہ نکاح کے بعد ذری سے اسی طرح ملے گا اسے گلے لگایے گا پھر اسکی پیشانی پر پیار دے گا_ مگر افسوس اس کے دادا جان نے گھر جا کر پھر اسے ایسا پیار کرنا تھا کہ ائیندہ ذری _کے پاس اتے ہوئے بھی وہ سو بار سوچتا_ اس لئے وہ بھی خاموش ہو گیا

"_ جو بھی تھا ان کی فیملی اوپن مائینڈڈ تھی مگر اتنی بھی نہیں تھی"

کچھ نہیں ہوتا ساری انٹری کا مزہ برباد کیا ہے بتمیز_ "ایمن کو تو اس چیز کا" _دکھ تھا کہ اسنے وڈیو بنا نا کر انسٹا پر سٹوری لگانی تھی

بہن مجھے اپنی عزت بہت عزیز ہے دادا جان اور ابا حضور سے بے عزت" ہونے کا کوئی شوق نہیں_ "ہادی نے کہا

ہاں اگے تو بڑا تمہاری عزت ہے جیسے _ '''اہستہ سے اسے کہتی وہ اس ''''

_ کے پاس سے پیچھے ہٹ گئی

وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے بے حد پیارے لگ رہے تھے _ ہر کوئی انکی جانب

محبت سے دیکھ رہا تھا

_ زاریان نکاح کے بعد ذریش سے ابھی تک نہیں ملا تھا

پتا نہیں کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے اگر وہ ذریش سے ملا تو بہت کچھ کھو دے

_ گا

_ ابھی سدرہ اسے زبردستی سٹیج پر لائی

_ اسنے پہلے اپنی بیٹی اور داماد کے سر پر سے پیسے وارے

وہ صدقے کے پیسے ابھی قریب کھڑے زرباب کو پکڑا ہی رہا تھا کہ اسکی

_ بازو پکڑ کر ذریش کھڑی ہو گی

اب تک اسنے ضبط کیا ہوا تھا مگر اب باپ کو دیکھ کر وہ مزید صبر نہیں کر سکی
_

اسکے سینے سے لگی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی
_

زاریان نے اسکے سر پر پیار دیا
_

مضبوط سے مضبوط مرد بھی اس مقام پر اکر کمزور پڑ جاتا ہے
_

وہ بیٹی جیسے بچپن میں اپنی باہوں میں بیٹھا کر کھلا یا پلا یا سلا یا اج وہ پل بھر میں کیسی اور کے سپرد کر دی تھی
_

ذریش کو اس طرح زاریان کے سینے سے لگا روتا دیکھ کر ایمن بھی صائم کے سینے سے لگ کر رونے لگ گئ
_

زاویار سے نکاح کے خواب تو وہ بھی بہت سجا کر بیٹھی تھی مگر یہ لمحہ_؟؟؟اس لمحے کے لئے صبر اس میں ابھی نہیں تھا
_

ہادی ایک نظر ایمن کو دیکھتا جو صائم کے سینے سے لگی رو رہی تھی اور ایک نظر اپنی ذری کو دیکھتا جو اپنے باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی _ ہر بھائی چاہتا ہے اسکی بہن کو اچھا شوہر ملے _ مگر ہر شوہر یہ کیوں نہیں " سوچتا کہ وہ اپنی بیوی کے لئے اچھا شوہر ثابت ہو _ ، ؟؟؟

زرناب نے اگے بھر کر زری کو پیچھے کیا اور اسے پیار دے کر واپس بیٹھایا _ اور خود زاریان کے گلے لگ کر اسے سہارا دیا _

زندگی کا سب سے گھٹن لمحہ ہوتا ہے یہ جب باپ بیٹی کی انکھوں کے سامنے روتا ہے اور بیٹی کچھ بھی نہیں کر سکتی _

زری تو خاموش ہو گی تھی مگر ایمن ابھی بھی رو رہی تھی _

جیسے ابھی بھ صائم دلاسے دے رہا تھا _

ایمن بیٹا چپ ہو جاو کیوں رو رہی ہو_ ؟؟؟"نور نے اسے پیار دیتے صائم "
سے علیحدہ کیا۔

احساس دل رکھنے والی وہ لڑکی دوسری لڑکیوں کی رخصتی میں اتنا روتی"
" تھی نجانے اپنی رخصتی پر اسکا حال کیا ہو گا؟؟؟؟
اس وقت ان کے قریب کوئی نہیں تھا اس لئے موقعہ سے فائیدہ اٹھاتے
ہادی ذریش کے کان کے قریب جھکا
نکاح مبارک زوجہ حدید_ "اہستہ سے کہا"

_ ذریش نے اسے دیکھا
زرناب کی تصویر یاد ائی جس میں زرباب زرناب کے کان کے قریب اسی
طرح کچھ کہہ رہا تھا وہ تصویر ہادی نے اسے بھیجی تھی اور لکھا تھا ایک دن ہم
_ بھی اسی طرح ہو گے

سچ ہے مرد جب حقیقی محبت کرے تو وہ اپنی پسندیدہ عورت کو بیوی بنا کر ہی چھوڑتا ہے غیرت مند مرد اپنی پسندیدہ عورت دوسرے مرد کے لئے نہیں چھوڑتا
_

اسے دیکھتے نجانے کیوں ایک بار پھر سے ذری کی انکھیں بھیگتی چلی گئی_ دل چاہ اسکے سینے سے لگ جائے اور اتنا روئے کہ انسو خشک ہو جاے
_
مگر بس نم انکھیں جھکا لی
_

سب نے تصاویر وغیرہ ان کے ساتھ بنائی
_
تھوڑا سا فوٹو شوٹ ہادی اور ذری کا بھی ہوا
_
اس کے بعد کھانا کھایا اور سب اپنے اپنے گھر کو نکل گے
_

ہادی نے سب سے اجازت لی کے وہ ذری کو خود گھر چھوڑنا چاہتا ہے جس پر سب نے کھلے دل سے اجازت دے دی_

تمھیں پتا ہے اج کیا ہے ؟؟؟"کتاب میں نظریں جمائے حجاب نے اپنے "سامنے بیٹھے اذلان سے ہوچھا

جمعہ ہے_"لاپرواہی سے کہا"

'میرا مطلب اج پاکستان میں کیا ہے_؟؟؟"

"ابویزلی جمعہ ہے پاگل تو نہیں ہو گی_؟؟؟:

تم ہمیشہ جاہل ہی رہنا آج ہادی اور ذریش کا نکاح ہے_"غصے سے اسے" دیکھتی حجاب نے کہا

"_اچھا شکریہ بتانے کے لئے جیسے مجھے تو کچھ پتا ہی نہیں تھا"

"تمہارا دل نہیں کرتا کہ تم بھی اپنی فیملی ایونٹ میں شریک ہو؟؟؟"

تیئیس سال پہلے جس شخص پر اسکے گھر والوں نے فاتحہ پڑھ لی ہو پھر اس" شخص کا کیسی بھی چیز کا دل نہیں کرتا_"

ایسی بات نہیں ہے وہاں سب کو مکمل نہیں تو تھوڑا یقین ہے کہ تم زندہ" ہو_"

اچھا_"ہمیشہ کی طرح اسنے بس اچھا ہی کہا"

تم کیسے شخص ہو کیسے اپنے خاندان کے بغیر یہاں سکون سے رہتے ہو_؟؟؟"حجاب کو حیرت ہوتی تھی اس کے اس جواب سے

حجاب تم سے کتنی بار کہا کہ مت یہ ٹوپک کھولا کرو اگر کوئی بات نہیں ہوتی کرنے کی تو مت کیا کرو یہ بات_"

میں تو بس پوچھ رہی تھی مجھے کوئی شوق نہیں تم سے بات کرنے کا_" کہتی واپس سے اپنی کتاب کی طرف متعجہ ہوئی

پیپر کب سے سٹارٹ ہیں تمہارے_؟؟؟"اذلان نے پوچھا"

"تم کیا چاہتے ہو کہ اب میں ہر وقت پیپر زہی دیتی رہی_ ؟؟؟"

کیونکہ یہی وہ دن ہوتے ہیں جب مجھے سکون ہوتا ہے ورنہ تمہاری فضول" اور بے تکی باتوں کے جواب دے دے کر میں تھک جاتا ہوں_ "اسکی جھکی گردن کو دیکھتے کہا

ہاں میں تو جیسے تمہارے جواب کے انتظار میں ٹڑپ رہی ہوں نا بھاڑ میں" جاوں_ "اسکی نظریں ابھی بھی کتاب کی جانب تھی

جب بھی بھاڑ میں جانے کا دل چاہتا ہے تو تمہارے کمرے میں اتو جاتا" "_ہوں اور کیسے جاوں بھاڑ میں

"تو مت ایا کرو بلکہ ایک کام کروا ابھی تم یہاں سے چلتے بنو دماغ کھانے اجاتے ہو_"

"پھر ائیندہ مجھے مت کہنا کہ بھاڑ میں جاو_" صوفے سے اٹھتے روز نے کہا

"تم میرے منہ نا لگا کرو میں تمہیں بھاڑ میں نہیں بھیجوں گی_"

"کیا کرو جب تک تمہاری اس شکل کا دیدار نا کرو سکون نہیں ملتا_" اسکے قریب اتے ہوئے کہا

"دیکھو حد میں رہو ورنہ میں نے بابا سے تمہاری شکایت کرنی ہے_" اسے وارن کیا

اچھا کیا شکایت کروں گی_ ؟؟؟؟"ائیبر واچکا کر پوچھا"

یہی کہ تم مجھے تنگ کرتے ہو_"۔"

_اسکی بات سن کر وہ مسکرایا
بچے بچپن میں کیوٹ ہوتے ہیں مگر تم تو بچپن اور جوانی دونوں میں "
کیوٹنس کی دوکان ہو_کیوٹی"اخر میں اسکے دائیں گال کو چھوتا وہ بولا اور
اس کے اوپر سے پیچھے ہو گیا

حجاب بہت کچھ کہنا چاہتی تی اسے_ مگر نجانے کیوں جب وہ قریب اتا تو
_زبان جیسے کبھی بولی ہی نہیں ہو
_ناچاہتے ہوئے بھی وہ بکل خاموش ہو جاتی تھی

ایئم سوری_"اسے خاموش دیکھ کر اذلان نے اس سے معذرت کی اور"
کمرے سے بایر نکل گیا

"_چاہ کر بھی وہ اس کے سامنے اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ سکتا تھا"

پیچھے کمرے میں حجاب حیران تھی کی اخر کیوں وہ اسکے قریب انے پر
خاموش ہو جاتی ہے_کیوں نہیں کچھ اسے بولتی_؟؟؟
_عجیب سے احساسات ہوتے جارہے تھے

ہادی گاڑی کیوں روک دی_؟؟؟'اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی"
_ذریش نے ہادیسے پوچھا جس نے اچانک سائیڈ پر گاڑی روک دی تھی

چار سال سے اس دن کا انتظار کرتا رہا ہوں اب اتنا تو حق بنتا ہے کہ چار" منٹ ہی سہی مگر تم اپنا نام میری دھڑکنوں میں سنو_ "اسے دیکھتے ہوئے کہا

کیا مطلب_ ؟؟؟"ذری نے ناسمجھی سے پوچھا"

_اس کا جواب ہادی نے اسے اپنے سینے سے لگا کر دیا تھا

ذری باخدا اس کے بعد اگر میری زندگی میں کوئی لڑکی ائے گی تو وہ ہماری" بیٹی ہوگی_ "اسے اپنے سینے سے لگائے وہ بولا

_اسکی آواز میں۔ نمی ذریش نے محسوس کی تھی

_مرد واقعی اپنی پسندیدہ عورت کے لئے روتا ہے

ایسا صرف کہانیوں میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں بھی ہوتا ہے

اسکے سینے سے لگی ذری کی بھی ہچکیاں بندھ چکی تھی _

بے شک اس دن کا انتظار تو وہ بھی کرتی ائی تھی _

ہادئ کبھی چھوڑنا مت مر جاوں گی ٔمیں _ "اسنے روتے ہوئے کہا"

کوئی اپنے دل کے بغیر زندہ رہے سکتا ہے تم میں جان بستی ہے ذری میرا" دل ہو تم _ "اسکی پیشانئ چومتے ہوئے کہا

میں تمہارا ساتھ ہمیشہ دوں گی تمہارے ساتھ سکھی روٹی بھی کھالوں اگر" تمہارا ساتھ ہوا تو ہر حال میں خوش ہو گی بس تم ہمیشہ ساتھ رہنا ہادی _ "

اسکی بات پر وہ بے اختیار مسکرایا_

"تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ رہوں گا اس جہاں می بھی اور اگلے جہاں میں بھی_"

بس اتنی سی بات ہادی نے کہی تھی اور ذری ایک بار پھر اسکے سینے سے لگ کر پھوٹ کر رو دی_
وہ بھول گئی کہ وہ اس وقت کہاں پر ہیں_؟؟؟
بس یاد تھا تو اتنا کہ اللہ نے ان کی ساری دعاوں کر کن فرما دیا ہے

ذری بس کرو_" اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لئے ہادی نے کہا"

"ہادی میرا دل چاہ رہا میں روتی رہوں روتی رہوں تم میرے ساتھ ہو مہری دعائیں سب قبول ہو گی مجھے تم مل گے ہادی _"

"رونا نہیں اب بس تمہارے قہقوں کو گونج ہونی چاہئے تمہارے جائے نماز میں تڑپنے کے دن گے اب بس تم جائے نماز میں اپنے رب کا شکر ادا کروں گی _"

بھیگی انکھوں سے وہ مسکرائی _

"اچھی لگ رہی ہو مسکراتے ہوئے _" اسکے دائیں گال پر پیار دیتے ہادی نے کہا

میرے ساتھ رہنا اسی طرح تو ہر وقت مسکراتی نظر آوں گی_"انسو" صاف کرتے ہوئے کہا

ان شاءاللہ"کہتے ہی اپنی انکھوں میں ائی نمی اسنے صاف کی"

کچھ کھانا ہے_؟؟؟"گاڑی واپس سٹارٹ کرتے ہادی نے پوچھا"

"_ظاہرہ پہلی بار اپنے شوہر کی حق حلال کی کمائی سے کچھ تو کھاوں گی" اسکی بات پر ہادی مسکرایا_اب اس کا دل بلکل ہلکا ہو چکا تھا_اسے اپنے سینے سے لگا کر وہ اب پر سکون تھا_پورے چار سال اس لمحے کا انتظار کیا تھا

"کیا کھاو گی_؟؟؟"

"_جو بھی تم کھلا دو وہی کھالوں گی"

"اسکی اس قدر شرافت پر "اتنی شریف نا بنو اچھے سے جانتا ہوں تمہیں_
ہادی نے کہا

"_ جب جانتے ہو تو پوچھ کیوں رہے ہو"

"میں یہ جانتا ہوں کہ تم اتنی شریف نہیں ہو باقی کھانا کیا ہے تم نے وہ مجھے
"_بتاو؟؟؟

_کچھ دیر سوچا

"_کچھ میٹھا کھاتے ہیں"

"کیا_؟؟؟"

"_ براونیز"

زری ان کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے میٹھا میں نے نہیں کھانی یہ_"اسے"
بلکل نہیں پسند تھی براونیز

"_تو مت کھانا میں تو وہی کھاوں گی بس"

"_ٹھیک ہے تم براونیز کھانا اور میں پاستا کھالوں گا"

ہاں اوکے_"اسنے سر ہاں میں ہلادیا"

وہ جانتا تھا جتنی اسانی اور مزے سے وہ سر ہلا رہی ہے اتنی اسانی سے وہ اسے کھانے نہیں دے گی

_اس لئے ایک جگہ گاڑی روکی اور دو پاستا اور براونیز گاڑی میں ہی منگوالی

"اندر چل کر کھا لیتے ہیں نا گاڑی میں کیسے کھاو گے_؟؟؟"

"تمہارے اس وقت جو حالات ہے نا لوگ یہی سمجھے کے بھاگا کر لایا ہوں_اس لیے یہی کھاو"

"_تو تم نکاح نامہ دیکھانا"

"میں ہر چلتے بندے کو تو نہیں دیکھا سکتا نا نکاح نامہ کہ نھائی یہ دیکھو یہ میری بیوی ہے _"

"عجیب ہے کتنا ڈرتے ہو تم لوگوں سے _"

"ذری میں لوگوں سے نہیں ڈرتا بس میں یہ چاہتا ہوں کہ کویی بھی نگاہ تمہاری طرف سوالیہ نا اٹھے بس _"

_اسکی بات ہر ذری کچھ کہنے والی تھیٔ جب ان کا آڈر گاڑی میں اگیا

ہادی نے اسے پاستا پکڑایا اور براو بیز سامنے ڈس بوڈر پر رکھ دی اور خود بھی پاستا لیا

بے شک وہ کھانا کھا چکے تھے مگر جو مزہ پسندیدہ شخص کے ساتھ مل کر کھانا کھانے میں ہے وہ کہی بھی نہیں _

کھانے کے دوران وہ بلکل خاموشی سے کھاتے رہے _

کہا تھا نا کہ اندر چلتے ہیں یہ دیکھو بلکل نیو ڈریس خراب ہو گیا ہے _ "اپنے سفید شرٹ پر چاکلیٹ گری دیکھ کر زری نے ہادی سئ کہا

اہہ میرا چھوٹا سا بے بی ڈونٹ وری نکمی لڑکی انسانوں کی طرح کھاتی نا _ "پیار کرتے اچانک ہادی نے بتایا کہ وہ ہادئ ہی ہے

توکیا میں جانور ہوں _ "؟؟؟؟ زری نے پوچھا "

بس "ر" ہٹادو_ "ٹشو سے اسکی شرٹ پر گری چاکیلٹ صاف کرتے "
ہادی نے کہا

_اسکی بات کا مطلب سمجھ کر ذری مسکرائی

_محبت مل جانا خواب سا ہوتا ہے
_اور خواب جب حقیقت بن جائے تو
زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے

ایمن میں تم سے کچھ کہ رہا ہوں_ ؟؟؟"ہادی نے لہجہ سخت کر کے کہا"

"_تمہیں سمجھ کیوں نہیں ارہا کہ میں نہیں دے سکتی تمہیں نمبر"

"کیوں نہیں دے سکتی تم مجھے نمبر کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں؟؟"

"_ایسی بات نہیں ہے ہادی بس میں نہیں دے سکتی"

مجھے تم پر اعتبار ہے ہادی مگر تم جو کرنا چاہتے ہو وہ سہی نہیں ہے" نظریں" اپنی جھولی میں گاڑے وہ اہستگی سے بولی

میں کچھ برا تو نہئں کروں گا ایمن میں جانتا ہوں سب خیں جسٹ اس" سے بات کروں گا اس سے ملوں گا میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ واقعی مرد ہے یا "_بس برائے نام

ہادی_"ایمن نے دھیمی سی آواز میں کہا"

میری بہن ہونا میں تمہیں اس طرح دل کے ساتھ جنگ خرتا نہیں دیکھ "
سکتا تمہارے ہستے ہوئے چہرے کے پیچھے سنجیدہ چہرہ مجھے پریشان کرتا ہے
میری گڑیا مجھے بتاو شاباش_ "پیار سے اسکے سر پر دلاسہ دیتے اسنے کہا

ایمن نے اب کی بار موبائیل میں اسکا نمبر نکال کر ہادی کے ہاتھ میں دے
دیا_۔
اسنے زاویار کو کال کی اپنا تعارف کروایا اور اج شام چار بجے ایک ریسٹورنٹ
_پر ملنے کے لئے بلایا

_ٹیبل پر رکھے کافی کے دونوں مگ میں سے دھوا نکل رہا تھا
_امنے سامنے بیٹھے ہادی اور زاویار ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے
ہادی نے بات کا اغاز کیا

"_ میں نے اپ سے کچھ ضرروی بات کرنی تھی اس لئے اپکو یہاں بلایا"

"_ جی کہے"

"مجھے میرے گھر والوں نے اپکے بارے میں سب کچھ بتایا اور مجھے یہ نھی بتایا کہ اپکی والدہ اس رشتے کے لئے رضامند نہیں ہیں اسی سلسلے میں اپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں_" وہ اتنی سنجید گی سمجھداری اور عزت سے اس سے پیش ارہا تھا اگر ابھی یہاں ایمن یا کوئی اور گھر کا بندہ است دیکھ لیتا تو شاید صدمے سے بے حوش ہو جاتا کہ ہادی اتنا سنجیدہ بھی ہوتا ہے؟؟؟

"جی اپ نے سہی سنا میری والدہ نہیں راضی مگر میں راضی ہوں ام ایمن راضی ہیں بس مجھے کچھ وقت چاہیے میں ان شاءاللہ بہت جلد اپنی مام کو منا لوں گا_" کافی کا سپ لیتے زاویار نے تسلی سے کہا

"اپ کو یقین ہے کہ اپکی والدہ راضی ہو جائے گی؟؟؟"

"_ان شاءاللہ ضرور بس اپ مجھے وقت دے"

"اچھا کتنا وقت چاہیے اپکو؟؟"

"_بس جب تک میری والدہ مان جاتی ہیں تب تک"

اا گر اپکی والدہ ساری زندگی نامانی تو کیا ساری زندگی میری بہن اپکے انتظار میں گزار دے گی؟؟"ہادی کا لہجہ بدلا

_جس پر زاویار نے بس خاموش نظروں سے اسے دیکھا

"مسٹر زاویار احمد مجھے گارنٹی چاہئے مجھے بلکل سہی وقت چاہیے کہ کب اپ
ایے گے میری بہن سمندر کے درمیان میں کھڑی ہے میری بہن
مجھے بہت عزیز ہے میں اپنی انکھوں کے سامنے اسے اجڑتا ہوا نہیں دیکھ سکتا
سمجھ ائی اپکو مجھے وقت بتائیں"_

_زاویار نے کپ ٹیبل پر رکھا

"میں سمجھ سکتا ہوں اپکی بات میں خود ایک بھائی ہوں میری بھی بہن ہے
مگر اپ میری بھی مجبوری سمجھے مجھے ام ایمن نے ہی کہا تھا کہ والدین کا دل
قدموں تلے روند کر منزل تک نہیں پہنچا جاتا تو بتائیں میں اپنی والدہ کی
کیسے خفا کرو؟؟"

تو پھر ٹھیک ہے اپ کے پاس دو اپشن ہیں "

یہ تو اپ ام ایمن کو چنے یا پھر اپنی ماں کو اگر اپ واقعی ام ایمن سے محبت کرتے ہیں تو پھر چھوڑ دے اپنی ماں کو _ "ہادی نے بہت سکون سے یہ بات کہ دی تھی

مھر سامنا بیٹھا زاویار کو محسوس ہوا جیسے دنیا جہاں کا بوجھ اسکے کندھوں پہ اگیا ہے _

اپ اپنی بیوی کے لئے اپنی ماں کو چھوڑ دے گے ؟؟ "زاویار نے اس سے پوچھا

"_ میں نے اپ سے پوچھا ہے اس وقت اپ مجھ سے سوال نہیں کر سکتے "

_اسکی بات پر وہ مسکرایا

"محمد حدید جس طرح اپ اپنی پسندیدہ عورت کی خاطر اپنی ماں کو نہیں چھوڑ سکتے تو بلکل اسی طرح میں بھی اپنی ماں کو نہیں چھوڑ سکتا_اس دنیا میں انے سے پہلے اللہ کے علاوہ اگر جو میری حفاظت کرنے والا تھا تو وہ میری ماں ہے دنیا میں انے کے بعد راتوں کو میرے ساتھ جاگنے والی میری ماں ہے میرے والد کے بعد باپ جیسا سائہ دینے والی میری ماں ہے مجھے اج اس مقام تک پہچانے والی میری ماں ہے تو بتائیں میں اتنا بے وفا اور خود غرض کیسے ہو جاو کے اپنی پسندیدہ عورت کے لئے برسوں محبت کرنے والی ماں کے ساتھ بے وفائی کر جاو میں صاف کہتا ہوں میں ام ایمن اور اپنی ماں میں سے اپنی والدہ کو چنتا ہوں_"

_وہ خاموش ہوا_اور ہادی کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا

واقعی اپ اپنی ماں کو چنتے ہیں؟؟'ہادی کھڑا ہوا اور ایک اخری بار پوچھا"

جی میں اپنی والدہ کو چنتا ہوں_"وہ وہی بیٹھا رہا اور اسکی انکھوں میں دیکھ کر بولا

بے شک ام ایمن کی خاطر وہ اپنی جان پیش کر سکتا تھا وہ اس سے بے حد بے تحاشہ محبت کرتا تھا مگر اپنی ماں سے وہ اس سے بھی زیادہ محبت کرتا تھا_وفادار محبوب بننے کی خاطر وہ بے وفا بیٹا نہیں بن سکتا تھا

میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ام ایمن اگر ساری زندگی بھی اپکے انتظار" میں گزار دے گی تو میں اسکا بھائی اسکے ساتھ ہے کیونکہ وہ ایک ایسے مرد

کے انتظار میں ہو گی جو بے وفا نہیں ہے بہت شکریہ اپکے وقت میں بس یہی دیکھنا چاہت تھا کہ اپ واقعی مرد ہیں_"

_اسکی بات سن کر زاویار چیئر سے اٹھا

"میں نہیں جانتا تھ کہ اپکے میری وفاداری کا امتحان لینے ائے تھے مگر میں ابھی بھی یہی کہتا ہوں کہ میں ام ایمن کی خاطر اپنی ماں کو خفا نہیں کر سکتا_"

"اپ اج اپنی ماں کو ام یمن کے خاطر نہیں چھوڑ سکتے تو کل کیسی اور کے لئے ام ایمن کو نہیں چھوڑے گے مجھے اچھا لگا اپکا جواب_" ہادی نے مسکرا کر کہا

_جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا

بیٹھے کافی پیئے_"زاویار نے کہا"

میں ضرور اپکے ساتھ کافی پیتا مگر باہر گاڑی میں میری بیوی میرا انتظار "

"_ کرر ہی ہے پھر کبھی ان شاءاللہ

اپکو نکاح مبارک_"زاویار کو یاد ایا کہ پچھلے ہفتے ہی اس کا نکاح ہوا تھا اور "

کس کے ساتھ ہوا تھا یہ نہیں پتا تھا اسے

خیر مبارک اوکے اللہ حافظ_"اس سے گلے مل کے خدا حافظ کہا اور باہر "

اگیا

_گاڑی میں اکر وہ ذری کو بتا رہا تھا کہ اسنے بکل سہی مشورہ دیا تھا

زری نے ہی اسے کہا تھا کہ اگر وہ وفادار ہوا تو اپنی ماں کو چننے گا تو اب واقعی وہ وفادار ہے_

"_شکل سے لگتے تو نہیں تھے مگر خیر شکر وہ سیریس ہیں اپی کے ساتھ"

"تم ہمیشہ لوگوں کے کردار کو شکل سے جانچتی ہوں حلانکہ کردار اخلاق سے جھلکتا ہے_"گاڑی سٹارٹ کرتے ہادی نے اس سے کہا

"_ اچھا آپ مجھ پر فلسفہ نا چھاڑو گھر چھوڑ دوں مجھے"

"ساجن کے گھر جانا ہے یہ ساجن کے سسرال_؟؟"

"فلحال تم مجھے اپنے سسرال چھوڑاو کیونکہ اس وقت تمہاری ساس میرے لئے استقبال کے لئے بے چین ہو رہی ہیں پانچ کالز کر چکی ہیں مجھے_"

"کیا تم بتا کر نہیں ائی تھیٔ_ ؟؟"ہادیٔ نے پوچھا

'کیا بتاتی کہ تمہارے ساتھ جا رہی ہوں پاگل ہو گیا_ ؟؟"

"پاگل میں نے تم ہو میں نے نکاح اسی لئے کیا تھا کہ تم مجھ سے بات کرتے ہوئے ہچکچاو نہیں مجھ سے ملنے کے لئے تمہیں گھر والوں سے جھوٹ نا بولنا پڑے اگر منگنی کرتا تو پھر مسئلہ تھا مگر شوہر ہوں انکل سے پوچھ کر اگر میرے ساتھ دنیا بھی گھوموں گی تو گناہ نہیں ہو گا_"

"ہادیٔ مجھے شرم اتی ہے بابا سے پوچھتے ہوئے_"

"_بھاڑ میں گئی تمہاری شرم اگلی بار میں خود انکل سے بات کروں گا"

"کیا بات کرو گے؟؟"

یہی کہ اپکی بیٹی میرے ساتھ حلال ڈیٹ پر جا رہی ہے اجازت ہے"

"کیا_؟؟؟

شرم تو اتی نہیں ہے تمہیں_"زری نے تاسف سے پوچھا"

میرے حصے کی بھی تمہیں اجاتی ہے نا بس یہی کافی ہے_""

اہسپتال کے کمرے میں اس وقت ایک ننھے وجود کے رونے کی آواز سنائی

_ دے رہی تھی

زندگی میں بس ایک بار والدین اپنی اولاد کے رونے پر مسکراتے ہیں اور وہ"

"_ ہے اولاد کا پہلی بار رونا

_ زاریان نے باہوں میں موجود ننھے وجود کی پیشانی چومی

"_ ایک چہرہ دماغ میں لہرائیا"

_ زرناب اور زرباب کو اللہ نے ایک رحمت اور ایک نعمت سے نوازہ تھا

_ اس وقت زاریان کے باہوں میں اسکی نواسی تھی

_ اسے وہ وقت یاد ایا جب پہلی بار زرناب کو اسکی باہوں میں دیا گیا تھا

"_ یہ بیٹیاں بھی کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں"

دونوں بچے بلکل ایک جیسے ہی تھے اگر فرق حسوس کرنا ہوتا تو بس یہی تھا

_ کہ وصال خان کا بلیکٹ نیلا ہے اور زرتشہ خان کا بلیکٹ پنک ہے

_ ان کے نام پہلے سے ہی زرناب نے سوچ کر رکھے تھے

_ اس لئے پیدا ہوتے ساتھ ہی ان کی شناخت مل گئ تھی

زرناب تم ٹھیک ہو نا؟"زرباب نے اس سے پوچھا"

یہ جملہ وہ تقریبا ہزار بار اس سے پوچھ چکا تھا

"_ ٹھیک ہوں میں"

تمہیں پین تو نہیں ہو رہی نا _ ؟؟؟"اسکی پیشانی سے بال پیچھے کرتے پیار"

سے پوچھا

نہیں_"زرناب نے محض مسکرا کر یہی کہا"

درد کتنا تھا یہ صرف ماں ہی جانتی ہے

یہ وہ وقت ہوتا ہے اس وقت عورت کے لئے اسکے والدین اسکے بہن بھائی اور اسکا شوہر اسکا سہارا ہوتے ہیں_

کمرے میں وہ دونوں اور بے بی کاٹ میں موجود انکی زندگیاں تھی_

"_ زرناب تمہیں کل ڈسچارج مل جائے گا"

"_ ہیمم سہی ہے"

تمہیں نینداٰئی ہوئی ہے؟؟"اسکی لال انکھوں کو دیکھ کر پوچھا"

"_ہاں مگر سوئا نہیں جا رہا"

"کیوں؟؟"

"_پتا نہیں"

"بھوک لگی ہے کچھ کھاوگی؟؟"

نہیں ابھی ہی تو سوپ پیا ہے تم مجھے اسے کیوں ٹریٹ کر رہے ہو جیسے میں" انوکھی عورت ہوں جس نے دو بچے پیدا کئے ہیں میں بلکل ٹھیک ہوں اتنا پریشان نہیں ہو_"اسکے اتنے فکرمند ہونے پر زرناب نے کہا

"میرے لئے تو اکلوتی ہی بیوی ہو نا تمہاری اس حالت میں فکر اور کیئر نہیں کروں گا تو پھر کب کروں گا_؟؟"

"کرو کیئر مگر اتنی بھی نہیں یار کے مجھے خود سے ہی شرم انے لگ جائے تم بابا کے سامنے بھی مجھے اسی طرح بار بار پوچھ رہے تھے اچھا نہیں لگتا نا_"

"تم میری اکلوتی بیوی ہو اس لئے بہت فکر رہتی ہے تمہاری_" اسے پیار دیتے کہا

"زرباب سب کی ہی بیویاں اکلوتی ہوتی ہیں باپ بن کر بچوں جیسی باتیں کیوں کر رہے ہو_" اسکی بات پر زرناب مسکرائی

یار واقعی میں بابا بن گیا؟؟" بے بی کاٹ کیطرف دیکھتئ پوچھا"

"کیوں یقین نہیں ارہا کیا؟؟؟"

بلکل بھی نہیں یار مطلب میں بابا بن گیااور تم ماماوومائے گڈز زرناب یار"
_"کہتااسنے زرناب کو زور سے ہگ کیا

"_ پاگل ادمی حوش میں اوں درد ہوتا ہے مجھے"

اوہ سوری سو سوری_"فوراسے اس سے پیچھے ہوا"

حرکتیں ہیں نہیں تمہارے باپ بننے والی مگر خیر پھر بھی دو دو بچوں کے"
باپ بن گے ہو_"انکھیں موندتے زرناب نے ہستے ہوئے کہا

"اچھا تم تو جیسے بہت سمجھدار ہو تمہاری حرکتیں بھی پانچ سال کے بچوں جیسی ہیں _"

"خبردار میرے بچوں کے سامنے میرے بارے میں تم سچ نہیں بولو گے سمجھے _" فوراً سے انکھیں کھول کر اسنے کہا

"بیٹا ایک بار تم انہیں بر اتو ہو لینے دو پھر دیکھنا لوگ دن میں تارے دیکھتے ہیں تم رات میں سورج دیکھوں گی _"

"سوچ لو یہ نا ہو مجھے رات میں سورج دیکھاتے دیکھاتے خود دن میں چاند دیکھ لو _"

"_ وہ تو ماشاءاللہ میں جب جب ائینہ میں دیکھتا ہوں تو نظر اتا ہے"

"_ پاگل ہو تم پورے کے پورے"

_ اسکی بات پر زرباب مسکرایا

یہ پاگل پن یہ بچپنا بھی تو ہر کیسی کے سامنے نہیں دیکھایا جاتا نا صرف من پسند شخص ہی ہوتا ہے جس کے سامنے ہم بچے بن جاتے ہیں

_

افشان بیگم اس وقت شاپنگ پر جانے کے لئے تیار تھی _ اور کب سے لاونج میں نتائشہ کا ویٹ کر رہی تھی _ جو اپنے کمرے میں تیار و رہہ تھی اج ان دونوں کا پلین شاپنگ کا تھا اس لئے افشاں بیگم نے نتائشہ کو پک کرنے کے لئے اس کے گھر اگئی تھی _ اور اب پچھے ادھے گھنٹے سے اس کا انتظار کر رہی تھی

_

_اخر تھک ہار کر وہ اسکے کمرے کی جانب ائی

_روازہ لاک کرتے کرتے وہ رک گئ
جو بات ان کے سماعتوں سے ٹکرایي تھی اس کے بعد وہ اگا سانس بھی لینا
_بھول گئ

بس مام ایک بار یہ زاویار سے میری شادی ہو جائے پھر دیکھنا گن گن کر"
اپکے سارے بدلے پھوپھو سے لوں گی
اگر اگلے دو ماہ دونوں ماں بیٹے کو سڑک پر نا لے ائی تو میرا نام بھی نتائشہ
دلاور نہیں_"کلائی میں گھڑی پہنتے اسنے کہا

_اور دروازے کے پار کھڑی افشاں بیگم کا سر چکرا گیا تھا

کیا واقعی اندر نتاشہ ہی تھی_؟؟ کیا وہی نتاشہ جس کی خاطر انہوں نے

_اپنے بیٹے کی پسند کو ناپسند کیا

_وہ سمجھ گئی تھی کہ اخر کس چیز کا بدلہ ان کی بھتیجی ان سے لینا چاہتی ہے

_اانہوں نے زبردستی اپنے بھایی سے جائیداد سے اپنا حق مانگا تھا

کیا بھائیوں سے حق مانگنا گناہ ہے؟؟

کیا شادی کے بعد بیٹیوں کا کوئی حق نہیں ہوتا_؟؟

_کیا والدین کے چلے جانے کے بعد واقعی لڑکی کا میکہ ختم ہو جاتا ہے

_ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے_ایک لمحہ بھی وہاں رکنا عذاب ہو گیا تھا

وہ بغیر اہٹ کیئے وہاں سے واپس اگئی اور ڈرائیور سے گاڑی گھر کی طرف

_لے جانے کو کہا

پیچھے نتائشہ نے ملاز سے پوچھا کہ پھوپھو کہاں ہیں جس پر ملازم نے کہا کہ پتا نہیں وہ اچانک واپس چلی گئی

_

_اسکے تو وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں ائی تھی

_گھر اکر انہوں نے فوراً زاویار کو کال کر کے افیس سے بلوایا تھا

_یوں اچانک ماں کے بولانے پر وہ میٹنگ چھوڑ کر بھاگا ہوا گھر ایا تھا

"ماما سب خیریت ہے نا اپکی طبعیت ٹھیک ہے ؟؟"ان کے کمرے میں اتے ساتھ ہی اسنے پوچھا

اسے اپنے لئے اتنا فکر مند دیکھ کر ان کی انکھوں سے انسو نکل ائے

"زاویار میرے بیٹے مجھے معاف کر دو بیٹا میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے مجھے معاف کر دو_"اسکے اگے ہاتھ جوڑتے انہوں نے روتے ہوئے کہا

"مام کیا ہوا اپ ایسے کیوں کر رہی ہیں پلیز ایسا نا کہے مائیں بچوں سے معافی مانگتے ہوئے نہیں اچھی لگتی_"ان کے قدموں میں بیٹھ کر اسنے کہا

"بیٹا میں نے تمہاری محبت کی دھجیاں اڑائی ہیں مجھے معاف کر دو مجھے اج احساس ہو گیا تم سہی کہتے تھے نتائشہ کے بارے میں میں ہی بس بے وقوف تھی جو اس کی چلاکی نہیں سمجھ سکی_'''

"ان کی بات کا مطلب سمجھتے وہ جان گیا تھا کہ اج انہیں سب سچ معلوم ہو گیا ہے_"

"شکر خدا کا اپ کو دیر سے ہی سہی مگر سچ پتا چل گیا_"ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا وہ بولا

"شکر اللہ کا جس نے مجھے سچائی دیکھائی ورنہ میں تو اپنے ہاتھوان سے اپنے بیٹے کی زندگی برباد کرنے والی تھی_"

"_مام اب اپکو یقین اگیا نا میری بات پر"

بلکل بیٹا تم سہی کہتے تھے نتا ئشی واقی کوئی چال چل رہی تھیئ میں اب مر کر" بھی تمہاری شادی اس سے نہیں کروں گی تم جہاں کہوں گے وہی شادی کروں گی تمہاری_ "اسے پیار دیتی وہ بولی

اپ واقعی میری شادی ایمن سے کردے گی؟؟"اسنے حیرت اور خوشی $ سے پوچھا

جی بیٹا میں اپنے بیٹے کی خواہش پوری کروں گی تم اج ہی انہیں فون کرو" "_ اور بتاو کہ ہم ارہے ہیں

ماما اپ سچ کہ رہی ہیں_"؟؟ "

میں اپنے بیٹے سے جھوٹ کیوں بولوں گی تم کروایمن کو کال_"اسکی" پیشانی چومتے انہوں نے کہا

_جذبات مین زاویار نے اپنی ماں کو گلے سے لگایا

تھینکیو مام تھینکیو سوچ ائی لو یو سوچ مام لو یو_"انہں پیار دیتا وہ بولا"

"_ای لو یو ٹو میری جان مجھے معاف کر دینا بیٹا"

ماما اب اگر اپ نے دوبارہ یہ بات کہی تو میں اپ سے نارض ہو جاوں گا" _"ان کا بار بار معافی مانگنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا

اس کی بات پر وہ مسکرائی_ اور اپنے بیٹے کو ڈھیر ساری دعائیں دی_ اج انہیں اپنی تربہت پر فخر ہو رہا تھا

_ اج وہ دن تھا جس کی دعائیں ایمن کر نماز کے ساتھ کرتی تھی

_ افشاں بیگم اور زاویار بہت عزت سے ایمن کا ہاتھ امانگنے ائے تھے پہلے تو افشاں بیگم نے کہا کہ ہم کوئی منگنی نہیں کرے گے اپ ہمیں اج شادی کی تاریخ دے مگر فارق صاحب نے منع کر دیا کہ وہ اپنی بیٹی دے رہے ہیں کوئی چیز نہیں خیر در ہے جو انکھیں بند کر کے اپکو دے دیں گے

_ تھوڑا وقت چاہیے سوچ کر جواب دے گے

یہ اہک دادا کا پیار تھا اپنی پوتی کے لئے وہ کیسے اپنی نازوں لاڈوں سے پلی پوتی کو یوں چند لمحوں مین کیسی کے حوالے کر دیتے_؟؟

اخر بہت کوشش کے بعد سب اس بات پر راضی ہو گے کہ ابھی نکاح کرے گے اور تین سال بعد جب ایمن کا بھائی کینیڈا سے ائے گا تو ہم اس کی رخصتی کر لے گے _

یہ فیصلہ سب کو منظور تھا _ ایمن کو بھی اس لئے سب راضی ہو گے تھے اور اگلے مہینے ان کا نکاح کی ڈیٹ فکس کر دی تھی _

کہاں جا رہے ہو تم ؟ "اسے تیار دیکھ کر حجاب نے پوچھا"

دوبئ _ "موبائل پاکٹ میں ڈالتا وہ بولا"

"کیوں ؟؟"

"_ کیا مطلب کیوں دوبئی جارہاہوں یہ میٹنگس ہیں کچھ "

تم میٹنگس کے لئے جارہے ہو صرف دنیاوالوں کے لئے حقیقت میں " کیوں جارہے ہو مجھے وہ بتاؤ؟؟؟" بازوں سینے کے قریب فولڈ کرکے حجاب نے پوچھا

تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟؟"ائیبرواچکا کر پوچھا"

"_ میرا حق بنتا ہے"

اچھا تو تم اب اپنے حق جتاؤگی امپرسئو_" گردن اثبات میں ہلاتا وہ بولا"

میرا مطلب وہ نہیں تھا جو تم سمجھ رہے ہو میرا مطلب کہ تم نے خود کہا تھا"
کہ ہم جو بھی کام کرے گے ساتھ مل کر کرے گے_"حجاب نے فورا
صفائی دی

اچھا_"قدم اسکے جانب بڑھاتے وہ بولا"

کیوں جارہے ہو دوبئ_؟؟؟"حجاب نے پوچھا"

کچھ ثبوت ہیں جو دوبئ کورٹ کے حوالے کرنے ہیں_"اسکے بے حد
قریب اکر وہ اہستہ سے بولا

"کیسے ثبوت؟؟"

یہی کہ شیخ کے ساتھ ایک لڑکی اور بھی شامل ہے_"اس کی انکھوں میں" دیکھتے ہوۓ کہا

_حجاب اسکی بات سے گھبرائی

کو'---کونسی-لڑکی؟؟؟؟"زبان لڑکھڑائی"

"_اسکی بیوی"

"اچھا واپس کب اوگے؟؟؟"

کیوں تمہیں میری یاد اۓ گی؟؟"وہ مسلسل اسکی انکھوں میں ہی دیکھ رہا" تھا

انسان کی بری عادتوں میں ایک عادت یہ بھی شامل ہے کہ وہ اگر کیسی " بے جان چیز کے ساتھ بھی کچھ وقت گزارے تو اسے اسکی عادت لگ جاتی ہے اور تم تو پھر جیتے جاگتے انسان ہو جس کے ساتھ پچھلے دو سال سے میں رہے رہی ہوں_ "اب کی بار حجاب نے بھی اسکی انکھوان میں دیکھ کر کہا

مطلب تمہیں میری عادت ہو گی ؟؟"روز نے پوچھا"

"_ تمہاری نہیں تمہاری موجودگی کی عادت ہو گی ہے"

اچھا تو اسکا مطلب تم مجھے یاد کرو گی ؟؟"

لازمی نہیں جن کی عادت لگ جائے انہیں یاد بھی کیا جایے_" نظریں دوسری جانب موڑتی وہ بولی

"حجاب تم ابھی بچی ہو بیٹا تم نہیں جانتی کیسی کے غیر موجودگی انسان کے لئے کتنی دردناک ہوتی ہے تم مجھے ہر لمحہ ہر گھڑی یاد کروگی مگر تم اظہار نہیں کروگی_" اسکے چہرے کے قریب جھکتا وہ بولا

"تمہیں خوش فہمیاں پالنے کا شوق ہے اس لیے پالتے رہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا_"

"اچھی بات ہے تمہیں میرے ہونے نا ہونے سے فرق پڑنا بھی نہیں چاہیے خیر میں دو دن بعد واپس اوں گا تب تک تم نے بندے کی بیٹی بن کر رہنا ہے کیسی قسم کا کوئی پنگا نہیں کرنا سمجھی_" اسے سمجھایا

مجھے مت سیکھاو خود کی فکر کرو_ "ناک سکیڑ کر کہا"

ہاں یہ تو ہے کہ ڈھیٹ ہڈی کو جو مرضی کہو اسے فرق نہیں پڑتا_ "اسکی ناک کھینچتے وہ بولا۔۔

حد پار مت کرو اور جاو دو دن کماز کم سکون سے گزارو گی کماز کم دو دن تو تمہاری یہ شکل منحوس نہیں دیکھنی پڑے گی_ "

___اسکی بات پر وہ مسکرایا۔

زیادہ تکبر نا کرو حجاب میڈم ورنہ ایک دن یہی زبان ہو گی مگر تمہارے الفاظ کچھ اور ہو گے'_ "

_ بغیر اسے جواب دیے وہ بس خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑی رہی

" تم نے شرافت سے یونی جانا ہے اور شرافت سے آنا ہے گارڈز سے بتمیزی نہیں کرنی اور نا ہی کیسی ملازم سے اگر تمہاری شکایت ملی تو پھر دیکھنا کیا حال کروں گا تمہارا اپنا خیال رکھنا اور پھوپھو کو بتانے کی ضرورت نہیں خوامخواہ وہ پریشان ہو جائے گی سمجھی _"

"ہاں سمجھ گئی _"

" اللہ حافظ _" کہا اور اسے دیکھا کہ شاید وہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھ ہی لے مگر وہ تو ہوز نظریں زمین پر گاڑھے ہوئی تھی

دل چاہ ایک بار سینے سے لگائے مگر خود پر ضبط کرتے وہ بس اسکے سر پر

_ دلاسے دے کر وہاں سے چلا گیا

_ وہ چلا تو گیا تھا مگر اب حجاب جانتی تھی کہ اسکے یہ دو دن کیسے گزرے گے

_ بظاہرہ تو وہ اپنی یونی کے کام میں معصورف رہتی مگر دل اسی طرف ہوتا

کیسی کی عادت لگ جانا بہت بری عادت ہے

روز جانتا تھا کہ بس ثبوت دینے کا یہ اخری چکر ہے اب کی ملاقات شیخ سے

_ کوٹ میں ہی ہو گی

_ ہر گزرتا دن ان کی کہانی کو اختتام پر پہنچا رہا تھا

_ اج ایمن اور زاویار کا نکاح تھا

_ نکاح فیصل مسجد میں بہت سادگی سے رکھا گیا تھا

_ جس میں بس قریبی رشتے دار ہی شامل تھے

_اس دن کا انتظار ایمن اور زاویار دونوں نے بہت بے صبری سے کیا تھا

"_اظہار سے نہیں انتظار سے پتا چلتا ہے کہ محبت کتنی گہری ہے"

_اور ان کی محبت کتنہ گہری تھی یہ ان کا انتظار کرنا بتا رہا تھا

ایک دوسرے سے محبت ہونے کے باوجود وہ اپنے حدود سے باہر نہیں گے تھے_

_روزانہ ایک دوسرے کو دیکھتے مگر نظروں میں حیا اج بھی ویسی تھی

_نکاح نامہ پر دستخط کر کے وہ اج اپنا سب کچھ زاویار احمد کے نام کر چکی تھی

_نکاح کے بعد سب ایمن سے ملے

_ہادی سے ملتے ہوئے وہ نا چاہتے ہوئے بھی رونے لگ گئی

پتا نہیں یہ کیسی محبت تھی ان دونوں کی_؟؟

_لڑتے بھی تھے اور محبت بھی بے حساب کرتے تھے

_سب سے مل کر اب زاویار کو ایمن کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا

رسم ورواج توسب کرتے ہیں مگر ایمن اور زاویار نے ایک ساتھ نفل شکرانا ادا کئے تھے
_اس رب کا شکرادا کیا تھا جس نے انہیں ملادیا تھا
_ان کی محبت کو نکاح کی منزل دی
تو پھر کیسے اج وہ اس رب کو بھول جاتے ؟؟

پانچ بج چکے تھے_کچھ لوگ افس سے نکل گے تھے اور پکھ بس جارہے تھے

ایمن اپنے بیگ میں چیزیں ڈال رہی تھی جب کب وہ اسکے پاس ایا پتاہی نہیں چلا

"_ایمن اج میں اپکو گھر ڈراپ کردیتاہوں"

_اچانک سے اسکی آواز اپنے قریب سے سن کر وہ ہڑ بڑا گئی

اف اللہ ڈرا دیا ہے_"ایمن نے کہا"

"کیوں اتنا نازک دل رکھا ہوا ہے؟؟"

دل تو بہادر ہے لیکن اپ اس طرح اچانک سے بولے تو ڈر گئی تھی_""
بیگ کندھوں پر ڈالتی وہ بولی

"_اچھا چلے میں اپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں"

"_نہیں میں چلی جاوں گی اپکو لیٹ ہو جائے گا نا"

اگر لیٹ ہو بھی گیا تو کیا مسئلہ میرا تھوڑا گھر میں بیوی بچے انتظار کر رہے"

ہیں_"اسنے مسکرا کہا

"_ہاں یہ بھی ہے کہ اپ شدید قسم کے سنگل ہیں"

ہاہہاہاہا یہ بھی بات سہی ہے اپکی_"وہ اسکی بات پر قہقہ لگا گیا"

_اسے اس طرح مسکراتا دیکھ کر ایمن بھی مسکرا گئی

ان کی نکاح کے بارے میں سب جان چکے تھے اور سب ہی بے حد خوش بھی تھے کیونکہ اب انہیں فالتو میں نے نتاشہ کا غصہ برداشت نہیں کرنا پڑے گا_اور رہی بات ایمن کی وہ تو سب کہتے تھے کہ وہ ان کہ اپنی بندی ہے اس سے کیسا مسئلہ_

نکاح ہونے کے باوجود بھی اسنے ابھی تک زاویار سے کوئی احسان نہیں لیا ابھی وہ اسی پوسٹ پر تھی جہاں نکاح سے پہلے تھی_ ابھی بھی اسی طرح وہ لوکل ہی اتی اور جاتی تھی_

بتاو چلی گی میرے ساتھ؟؟"زاویار نے اس سے پوچھا"

یممممم سوچنا پڑے گا_"انکھوں کو چھوٹا کر کے کہا"

بلکل یہاں بیٹھ کر پوری رات سوچتی رہو اور میں تمہیں پوری رات دیکھتا رہوں گا_"

اپ کچھ زیادہ جلدی ہی اپ سے تم پر اگے ہیں_"ایمن نے کہا"

توجناب عرض ہے کہ ہم بھول گے تھے معافی مل جائے گی_"اسنے ہستے ہوئے کہا

"_اوکے مل جائے گی"

_اسکے اس طرح کہنے پر زاویار مسکرایا

"____چلو گھر میں بچے ویٹ کر رہے ہیں ہمارا"

کونسے بچے؟؟"ایمن نے حیرانگی سے پوچھا"

"_ یار ایک دن یہ جملہ بھی بولوں گا تمہیں"

"_افففففف پاگل ہیں اپ تو مجھے لگا پتا نہیں کہاں سے اگے بچے"

ویسے اسکتے ہییں اگر_-"وہ کہ رہا تھا کہ بیچ میں ہی ایمن نے اسے چپ" کروا دیا

ششششس چلے_"اسے اگے چلنا اشارہ کیا"

اسے اس طرح کہنے پر زاویار سمجھ نا سکا کہ وہ شرما گئی ہے یا پھر کچھ اور ؟؟؟

گاڑی میں اس وقت وہ اب ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے جب ایک گاڑی _انہیں بار بار اورٹیک کر رہی تھی

یہ کوئی پاگل ہے_"ایمن نے کہا"

پی کرایا ہو گا_ "پیشانی پر بل نمایاں ہوۓ"

کیا پی کرایا ہو گا_ ؟؟؟"ایمن ن نا سمجھیٔ سے پوچھا"

"تم واقعی معصوم ہو؟؟؟"

کیوں کیا مطلب کیا پی کرایا ہو گا؟؟"_"

بس اپ رہنے ہی دے_ "زاویار کو نجانے کیوں اس گاڑی سے کچھ اچھی"
وائبز نہیں ارہی تھیٔ

ایمن اس سے مزید کچھ پوچھتی کی وہی سیاہ گاڑی ان کی گاڑی کے سامنے
___ اگئی اور

_ زاویار نے فورا سے گاڑی کو بریک لگائی

ا''پ یہاں بیٹھے میں دیکھ کر اتا ہوں کون پاگل ہے یہ ''سیٹ بیلٹ اتارتے
زاویار نے ایمن سے کہا اور گاڑی سے باہر نکل ایا

_ ایمن کا دل چاہ کہ وہ بھی اسکے پیچھے جائے مگر وہی بیٹھی دیکھتی رہی

_ اس سے سیاہ گاڑی سے ایک لڑکی اتری تھی

_ نتائشہ وہ نتاشہ تھی _ اسے دیکھ کر ہی زاویار کا دماغ مزید گھوم گیا تھا

"ہائے مسٹر زاویار ویسے کافی لمبی عمر ہے تمہاری_ "اسکے سامنے اتی اسنے
ایک ادا سے کہا

"میری لمبی عمر ہے یا نہیں یہ اللہ جانتا ہے مگر تم بہت خوش قسمت ہو کہ اج
تم اایک عورت ذاد ہو_ "زاویار نے کہا

"اچھا جی میں تو تمہیں بس نکاح کی مبارکباد دینا چاہتی تھی کہ اخر اس جادو
گرنی کا جادو کام کر گیا_ "

گاڑی میں بیٹھی ٔ ایمن نہیں جانتی تھی کہ باہر ان دونوں کے درمیان کیا
بات چیت ہو رہی تھی مگر وہ ڈر رہی تھی کہ س زاویار کو غصہ نا اجائے

زبان سنبھال کر بات کرو تمہاری تو زبان بھی اس قابل نہیں کہ تم میری" بیوی کے بارے میں بات کرو_" زاویار کا دماغ گھوم گیا تھا اسکی یہ بات سن کر

ویسے زاویار تم "آپنی بیوی" سے کہوں نا کوئی ایک عدد تعویز مجھے بھی" دے محبوب قابو میں لانا ہے_" وہ ڈھیٹھوں کی طرح بولی_

نتاشہ حد مین رہو_" وہ اتنا اونچا چلایا کہ گاڑی میں بیٹھی ایمن کو مجبورا " گاڑی سے اتار کر باہر انا پڑا_

اوں اوں ابھی ہم تمہارا ہی ذکر کر رہے تھے_" اسے زاویار کے ساتھ اکر" کھڑا ہوتا دیکھ کر نتاشہ نے کہا

وہ تو مجھے پتا چل گیا کہ یہاں میرا ہی ذکر ہو رہا ہے کیونکہ اتنا غصہ میرے
شوہر کو تب ہی اتا ہے جب کوئی انکی بیوی کے بارے میں کچھ غلط
بولتا ہے_" وہ بھی ایمن تھی حالات سے لڑ کر اب اتنی بہادر ہو گی تھی

"اہمہ سو سویٹ ایمن رکو تمہیں ایک گفٹ دینا ہے ڈر کر بھاگ مت
جانا_" گاڑیً کی طرف بڑھتی نتائشہ نے کہا

_وہ گاڑی میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی اور ایمن نے زاویار کو دیکھا

"گاڑی میں چلو تم_" زاویار نے ایمن سے کہا

"میرے ساتھ اپ ہیں تو میں اسکے باپ سے بھی نہیں ڈرتی_" اسکی
بازوں پکڑتے ایمن نے بہت مان سے کہا

اب کی نتائشہ کی سب سے پہلی نظر ایمن کے ہاتھ پر پڑی جس سے اسنے
_زاویار کی بازو مضبوطی سے تھام رکھی تھی
_ارگد چند گاڑی بھی رک گئ تھی

یہ دیکھو اور پلیز تم اس سے انکار مت کرنا_"ایک کاغذ اسکی جاب"
بڑھاتے نتائشہ نے کہا

_ایمن نے وہ کاغذ اسکے ہاتھ سے لیا اور زاویار کو دیکھا

_کاغذ کو ھوکتے ساتھ ہی اسے اپنی دنیا گھومتی محسوس ہوئی

"_وہ نکاح نامہ تھا اج سے ایک سال پہلے نتائشی اور زاویار کا نکاح نامہ"

_ایمن نے حیرانگی سے زاویار کو دیکھا
_ایک لمحہ گا محض ایک لمحہ اور ایمن کو سب سمجھ اگیا تھا

"اہمہ نتائشہ ایم سوری یار میں لیٹ ہو گی تمہیں تو بہت مبارک ہو نکاح کی
"کاغذ کو فولڈ کرتے ایمن نے ہا

اس کے اس طرح کہنے پر نتائشہ اور زاویار دونوں کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ
_دونوں اسسے اس رد عمل کی امید نہیں رکھتے تھے

پر پتا ہے کیا؟؟ تمہارے میں عقل تو بہت ہے مگر تم تھوڑی کنجوس ہو اس
معاملے میں اس لئے استعمال نہیں کرتی_ جانتی ہو میں نے ڈگری کمپلیٹ
کیا ہے دن میں نجانے کتنے صحفے میں لکھتی تھی سولہ سال میں صرف ہمیں

ایک کاغذ کا ٹکرا نہیں تھمایا جاتا ہمیں ساتھ میں بہت سے تجربات ہو جاتے یہ سیاہی جس سے یہاں تمہارے اور میرے شوہر کے دستخط ہیں ناوہ اس میں لکھی نکاح کی تاریخ کے نہیں ہیں ان کی سیاہی دو دن پہلے کی خوشبو دے رہے ہیں نتائشہ میڈم عقل استعمال کرو میری جان اور جس قاضی سے تمہارا یہ نکاح پڑھویا ہے میرے خیال سے یہ تم نے قبرستان میں جا کر ہی کیا ہو گا کیونکہ یہ قاضی اج سے دو سال پہلے فوت ہو چکے ہیں اور انہوں نے اخری نکاح میری کزن کا پڑھوایا تھا تو میری نادان سی نا ہونے والی سوکن محترمہ زندگی میں تم سے بھی زیادہ عقل مند لوگ ہیں___ وہ اسے دن میں _چاند تارے سب دیکھا چکی تھی

اور ایسے کئی نکاح میں پھاڑ کر خاک کر سکتی ہوں_ "ایمن نے کہا"

نتائشہ قسم خدا کا فقط عورت ذاد ہونے کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تمہاری اس"
گھٹیا حرکت سے میرا دل چاہ رہا ہے کہ تمہارا قتل کر دوں مگر!!" وہ غصہ
ضبط کرتا اسے کہا اور ایمن کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں لے ایا_
اور گاڑی اگے بڑھا دی_
غصہ مت کرے ریلکس_"ایمن نے اسے ابھی بھی غصہ میں دیکھ کر کہا"

میرا دل چاہ رہا ہے کہ اس لڑکی کو کسی گہرے سمندر میں پھینک اوں"
شدید قسم کی نفرت اور گھن ہو رہی ہے مجھے اس وقت اس سے_"وہ
ایک ایک لفظ چبا کر بولا

دفاع کرے زاویار کچھ لوگ اتے ہیں ہماری زندگی میں ہمیں گرانے مگر"
وہ ہمیں گرانے کے چکر میں خود کا معیار کتنا گرا دیتے ہیں اس بات سے وہ

ہمیشہ انجان ہی رہتے ہیں جسٹ ریلکس اپ میرے ہیں اور ہمیشہ میرے ہی رہے گے_"

"مجھے سمجھ نہیں ارہا کہ اج اگر تم اس کی باتوں پر یقین کر لیتی اور مجھے دھوکہ باز سمجھ لیتی تو میں کیا کرتا۔؟؟؟ کیسے یقین دلاتا_" زاویار نے کہا

"جانتے ہیں زبان سے کہ دینا کہ مجھے تم سے محبت ہے وہ محبت نہیں محبت دل سے ہوتی ہے اور دل سے محبت تب ہی ہوتی ہے جب محبوب پر انکھیں بند کر کے بھروسہ مجھے اپ ہر اکھیں بند کر کے بھروسہ ہے سو جسٹ ریلکس_" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کہتی اسے تسلی دی_

اسکی بات پر وہ مسکرایا_

غصہ میں بھی مسکراتے ہوئے وہ اسے بے حد اچھا لگ رہا تھا_

"_ محبوب تو محبوب ہوتا ہے اسکی ہر بات کمال ہوتی ہے"

میاں بیوی کا بندھن بندھا ہی بھروسہ پر ہے جب بھروسہ ہی نا ہو تو پھر یہ رشتہ محض کاغذی رشتہ بن جاتا ہے

سب کے لئے سب کچھ اچھا ہو گیا تھا___

زرناب اور زرباب کی زندگی میں دو ننھے ننھے پھولوں نے بہار کر دی تھی ان کے گھر اب کبھی کھل کھلانے کی آوازیں گونجتی تو کبھی بھوک لگنے پر رونے کی _

وقت کے ساتھ سب کچھ بدل گیا تھا مگر ابھی بھی اگر کچھ نہیں بدلا تھا تو وہ زرباب اور زرناب کا پیار تھا جو ہمیشہ کی طرح لڑایی سے شرع ہوتا اور لڑائی پر ہی ختم ہو جاتا_ مگر وہ خوش تھے _ بے حد خوش

اب زری کا دل بھی پڑھائی پر لگ گیا تھا اب وہ بھی دل لگا کر پڑھ رہی تھی

_ اخر اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ذریش خان جو لگانا تھا

اب وہ مطمئین تھی _ اپنی زندگی سے _ اب اگر موت بھی اجائے تو کوئی

غم نہیں _

ایک خواہش تھی کہ اسکے نام سے پہچانے جاوں _

اس خواہش کی تکمیل ہو گی _

ہادی واپس سے چلا گیا تھا اور اب کے وہ اپنی ڈگری مکمل کر کے ہی ائے گا _

ایمن اور زاویار بھی خوش تھے _

اس کے بعد نتائشہ نے دوبارہ کوئی بھی کوشش نہیں کی تھی _

کیونکہ اس دن زاویار کا جو چہرہ اس نے دیکھا تھا اس سے وہ واقعی ڈر گئی

تھی _

ہر طرف خوشیاں تھیٔ امیدیں تھی_

مگر زندگی رک گئی تھی تو وہ حجاب کی تھی_

جیسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ اخراب ہو گا کیا_؟

وہ اکثر جب اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتی تو ڈر جاتی تھی اس اپنا مستقبل بے حد ڈراونا نظر ارہا تھا_

♡•••• "تین سال بعد" ••••♡

ٹی وی لاونج میں اس وقت فل والیوم پر نیوز چل رہی تھی_

اینکر جو بول رہی تھی حجاب کو وہ خواب لگ رہا تھا_

ایک ایسا خواب جس کی تعبیر صرف خواب میں ہی سوچی تھی_

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ اذلان کو کال کر رہئ تھی مگر وہ تھا کہ کال اٹھا ہی نہیں رہا تھا
_

اب تو حجاب کا دل چاہ کہ وہ جہاں کہی بھی اسے گھسیٹ کر لے ائے_ مگر شاید روز کی قسمت اچھی تھی جو وہ خود ہی گھر اگیا تھا
_

کہاں تھے اپ کب سے کالز کر رہی ہوں اگر کالز نہیں اٹھانی ہوتی تو" پھینک دے اس کو_ "اسکے موبائیل کی طرف اشارہ کرتے اسنے کہا

_ اذلان نے اسے دیکھا

_ حجاب کا اس کا یوں دیکھنا عجیب لگا

_ وہ اج مر جھایا ہوا تھا

_ جیسے بہت کچھ کھو کر ایا ہو

کیا ہوا اپ نے نیوز سنی اپ جانتے ہیں اج کیا ہوا؟؟؟"حجاب نے پوچھا"

ہیممم_"وہ محض اتنا کہ کر صوفے پر بیٹھا"_

کیا ہوا اتنی بڑی خوشخبری ہے یہ جس کے انتظار کے لیے اپ نے اپنی"
"زندگی لگا دی اور اج اپ صرف ہیم کہ رہے ہیں_؟؟؟

توکیا کروں اور_؟؟؟"ائیبر وا چکا کر پوچھا"

کیا مطلب کیا کرے مطلب اپ کو خوش ہونا بھی نہیں اتا وہ بھی اب میں"
سیکھاوں گی اُف خدایا_!!!"پیشانی پر ہاتھ مار کر وی ایسے بولی جیسے کوئی
بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دی ہو اس پر

دوبئ ائیر پورٹ سے شیخ کو دوبئ پولیس نے اریسٹ کر لیا ہے اتنی بڑی " خوشخبری ہے یہ اتنی محنت کی ہے اس کے لئے اپ نے اور اب اپ یوبی ہیو کر رہے ہیں جیسے یہ کوئی عام سی بات ہے جس سے اپکو کوئی فرق نہیں پڑتا_ "اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتی حجاب نے کہا

حجاب مجھے خوشیاں راس نہیں نجانے کیوں یہ بات میں بھول گیا تھا_ "وہ" نظریں کیسی غیر مری نقطہ پر جمائے کہ رہا تھا _

کیا مطلب کیا ہوا؟؟؟ سب خیریت ہے ناں؟؟؟ "حجاب کو کچھ گڑ بڑ" محسوس ہوئی

حجاب نینا کی ڈیتھ ہو گی ہے_ "اس سے صرف اتنا ہی کہا گیا تھا"

"کیا مطلب یہ کیسا مزاق ہے ابھی تین دن پہلے ہی تو وہ بنگلادیش گئی تھی اپنے پرینٹس سے ملنے اپ یہ کیسا مزاق کررہے ہیں_ "وہ کیسے یقین کرلیتی اخر ابھی کچھ دن پہلے ہی تو انہوں نے ساتھ مل کر کافی پی تھی _

"اسے برین ٹیومر تھا حجاب وہ اپنی زندگی کی جنگیں اکیلی لڑتی رہی میں اس کے کام نا اسکا حجاب وہ میری ہر جنگ میں میرے ساتھ کھڑی رہی تھی وہ میری دوست میری سپوٹر سب کچھ تھی اور میں اس کے لئے کچھ نا کرسکا_ "اس کا لہجہ نم تھا

وہ رو تو نہیں رہا تھا؟؟؟ حجاب نے اسکی انکھوں میں دیکھا _

حجاب اس کے قریب اکر بیٹھی _

"_ ہم ان کے لئے دعا کرے گے اذلان۔۔۔"

اج تک مجھے ہر وہ شخص چھوڑ گیا جس سے مجھے محبت تھی مجھے نینا سے محبت تھی مگر وہ محبت جو ہر ایک دوست کو اپنے دوست سے ہوتی ہے وہ ایک مضبوط اور بہادر لڑکی تھی اور وفادار راز دار تھی وہ میری میں بے ہمیشہ وہ کھویا جیس سے مجھے محبت تھی میں نے اپنی ماں کھودی میں نے اپنی دوست کھودی باپ کے ہوتے ہوئے اس کی محبت کھودی اور اب-----اسے

_ دیکھا اور رک گیا

_ زخمی مسکراہٹ لبوں پر سجی

_ اور اب عنقریب سب کچھ کھودوں گا_ "کہتا نظریں جھکالی"

_ اور حجاب نے نظریں چرائی تھی

_ مسلس کچھ دیر ان کے درمیاں گہری خاموشی چھائی رہی

روز نے اج وہ دوست کھوئی تھی جب کوئی نہیں تھا تو وہ دوست گھنے درخت کی طرح سائے کی طرح موجود تھی_

وہ عورت تھی اسکے ساتھ جنگوں پر تو نہیں جاتی تھئ مگر اپنے دوست کو جنگ میں جانے کے لئے حمت وہی دیتئ تھی_

اذلان_"بہت حمت جمع کر کے حجاب نے کہا"

"اسنے خالی ںظروں سے اسے دیکھا_؟؟؟"

"اب اگے کیا ہو گا؟؟"

"_کچھ بھی نہیں میں اج شام کی فیلٹ سے دوبئ جاوں گا"

"اور واپس کب ائے گے ؟؟"

"_ پتا نہیں اللہ بہتر جانتا ہے"

اپ جانتے ہیں نا نیکسٹ ویک کیا ہے ؟؟"حجاب نے یاد دلایا"

ابویزلی حجاب میں جانتا ہوں لیکن اج میرے لیے جو کچھ ہے وہ تم نہیں "
"_ جان سکتی

میں سمجھ سکتی ہوں _"حجاب نے کہا"

تم کیسی صورت نہیں سمجھ سکتی حجاب تم میرا دکھ میرے احساسات کبھی "
_ نہیں سمجھی _"اسے کہ کر وہ وہاں سے اٹھا اور اپنے روم میں اگیا

_ حجاب نے اس کی بات پر غور کرنا چاہ مگر سمجھ نا سکی

کچھ دیر بعد وہ فرش ہو کر نئیا سوٹ پہن کر تیار ہو کر باہر ایا_۔

میں جا رہا ہوں دعا کرنا کہ اج تیس سال بعد میری ماں کو انصاف مل " جائے_ "اسکے قریب اکر کھڑا ہوا اور کہا

وہ بھی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی

"_ میری دعا ہے ان شاء اللہ اپکو اور ممانی کو انصاف ملے گا"

اپنا خیال رکھنا اور اگر پھوپھو نے کال کی تو بتا دینا ادھر وائس انکل کو میں بتا"
"_چکا ہوں

اوکے_"اسنے فرمانبرادری سے گردن اثبات میں ہلایی"

حجاب گارڈز کی بات ماننی ہے وہ جو کہے ان کا کہنا ماننا ابھی حالات بہت"
"_ نازک ہیں گھر س باہر بلکل بھی نہیں نکلنا

اوکے میں سب کی بات مان لوں گی مگر اپ انہیں سمجھا جائے مجھ پر"
"_ پابندیاں نا لگا یا کرے

یہ پابندیاں تمہاری حفاظت کے لئے لگائی جاتی ہیں میرا ٹایم ہو گیا اللہ"
حافظ_"کلائی میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھتا وہ بولا

اللہ حافظ_ "حجاب نے اسے ایک بار پھر الوادع کیا۔"

"_ایک بار پھر وہ چلا گیا تھا اور حجاب کو اداس کر گیا تھا"

"_ مگر اس بار امید تھی جیت کی امید"

"_ اج کا دن بہت خاص تھا بے حد خاص

_اج بلا خر زری کے نام کے ساتھ آفیشالی ڈاکٹر لگ گیا تھا

اس وقت ہال۔ میں سفید کوٹ پہینے سب لڑکے لڑکیاں ایک ہاتھ سے پیپر تھامے اور ایک ہاتھ ہوا میں کھڑا کیے اللہ سے عہد کر رہے تھے کہ وہ اپنے اس پیشے کے ساتھ وفادار ایماندار رہے گے _

کاش یہ عہد ڈاکٹر کو اسوقت بھی یاد اجائے جب وہ کیسی مریض کی چمڑی لاکھوں روپے لے کر ادھر رہے ہوتے ہیں _"

"دوسری صف کی پہلی نشت پر کھڑی ڈاکٹر ذریش حدید نے بھی اللہ س عہد کیا تھا وہ تا عمر اپنے رحمان کے بندوں کی خدمت کرے گی _"

"بہت مبارک ہو اپ سب کو اپ سب ہمارے ملک کے ذہین اور ایماندار ڈاکٹر زہیں_ " سٹیج پر کھڑے ایک پکی عمر کے ادمی نے ان سب سے کہا تھا _

مسکراہٹ لبوں سے جدا ہو ہی نہیں رہی تھی_ انکھیں تھی کہ جگنو کی طرح چمک رہی تھی_

سب دوست ایک دوسرے سے مل رہے تھے_

پانچ سال ایک اساتھ گزارے ہر دن ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور اب نجانے کتنے ہی سال بیت جائے گے ایک دوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھ پایے گے_

گائیز گائیز لیسن_ "ذریش نے وہاں موجود سب کو اپنی طرف متوجہ کیا"

اتنی ذلالت اتنی خواری کے بعد اب ہم الحمداللہ ڈاکٹرز بن ہی گے ہیں تو کیوں نا یہ ہو جایے_

رل تا گے اں پر چس بڑی ائ ے ے_ "اسنے کہا"
اور اسکے پیچھے آوازیں انا شروع ہو گی
_

ہر سٹوڈنٹ کی زندگی کا سب سے پرفیکٹ گانا یہی ہے کہ
"_ رل تا گئے اں پر چس بڑی ائی اں"
من من کے حساب کی خواری پھر اتنے ہی من من کی ذلالت کے بعد
بلاخر گراجیوٹیڈ ہوتے ہیں
"_ اسانی سے کہاں ہمیں نصیب ہوتا ہے یہ" گراجیویشن اٹائیر بھی
جوانی کی راتوں کی نیندیں اڑا جاتی ہیں
_ پھر جا کر کہی موقع ملتا ہے اس کو پہننے کا
یہ ایک حسین خواب ہے جیسے ہر طالبعلم دیکھتا ہے مگر وقت اور حالات اس
_ خواب کی حقیقت کیسی کیسی کو دیکھنا نصیب کرتے ہیں

"_ کبھی گھر کی مجبوریاں پاوں کی زنجیر بن جاتی ہیں تو کبھی حالات زندگی"

ذریش صرف اپنی یونی کی اچھی سٹوڈنٹ نہیں بلکہ گولڈ میڈالیسٹ بن گئی تھی _

گلے میں میڈل پہینے ہاتھ میں اپنی سترہ سال کا انعام تھامے وہ سیدھا زاریان سے اکر ملی تھی _
اج جو کچھ بھی تھی سب اپنے والدین کی وجہ سے تھی _۔ایک وہی تو تھے جو اسکے ساتھ تھے _

"_ یہ لمحہ بس یہی لمحہ چاہیے لڑکیوں کو"

نجانے کونسی لڑکیاں ہوتی ہیں جنہیں شادی ہی ان کی منزل لگتی ہے بہت
سی لڑکیاں جو سمجھتی ہیں کہ بس ایک اچھا شوہر مل جائے ایک اچھا سسرال
مل جائے تو زندگی سیٹ ہے بہن یہ غلط فہمی ہے

گھر میں جب کھانے کو ایک نوالہ بھی نہیں ہوتا پاس بھوک سے پڑپتے بچے
ہوتے ہیں اور چارپائی پر نڈھال اور والدین غربت گھر کی دیواروں سے
ٹپک رہی ہوتی ہے تو اس وقت نا محبوب یاد اتا ہے اور نا ہی اچھا شوہر اس
وقت بس یاد اتا ہے تو اتنا کہ وہ دنیا کی سب سے بری ماں ہے

تعلیم لازمی نہیں کہ اپکو امیر بنائے گئ یہاں ان کے پاس بھی اتنی دولت
ہے جنہئں اپنا نام خود نہیں لکھنے اتا

تعلیم اپکو فرق سیکھاتی ہے اچھے برے کا سہی غلط کا

_ تعلیم اگر ضروری نا ہوتی تو اللہ پاک کبھی بھی اپنے محبوب کو سیکھنے کو نا کہتا
پہلی وحی میں ہی اللہ نے حضرت محمد (ص)
سے کہا تھا *اقرا_* پڑھو

تو تعلیم بہت ضروری ہے علم شمع ہے علم دولت ہے ایک ایسی دولت جیسے کوئی بھی نہیں چرا سکتا_

بابا میں نے کر دیکھایا بابا میرا خواب مکمل ہو گیا_ "زاریان کے گلے سے لگ کر کہتیٔ وہ ایموشنل ہو گی_

زاریان نے اسکی پیشانی چومی_

" میری بیٹی میرا مان ہے مجھے فخر ہے اج اپنی بیٹی پر _"

زری مسکرائی_

اور نا جانے کہاں سے ایک انسو انکھ سے بہ گیا_

یہ خوشی کے انسو تھے_

_اب وہ سدرہ سے مل رہی تھی

جس نے پورے پانچ سال میں سب سے زیادہ ڈانٹا تھا اور صرف ڈانٹا ہی نہیں تھا بلکہ ایک دو بار مارا بھی تھا

_اصل میڈل کی حقدار تو وہی تھی

_اس لیے ذری نے وہ میڈل اسے پہنائا

میرے سے زیادہ اپ اس کی حقدار ہیں ماما جو بھی جہاں بھی ہو صرف" اپ اور بابا کی وجہ سے اللہ کے بعد اپ ہی دونوں ہیں_"سدرہ کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا

میری بیٹی اللہ تمہیں ہر موڑ پر کامیابیاں دے بیٹا_"سدرہ نے بھی اسکی" پیشانی پر پیار دیا

_ابھی کونو یکشن جاری تھی

_ایک اخری ملاقات ایک اخری یاد سب نے بنائی تھی

_اپنے سنئیرز کے ساتھ تصویر لے کر

_ایک خوبصورت منظر جیسے کمیرے نے محفوظ کیا تھا

کیا کہا تھا تم نے "رل تے گئے اں پر چس بڑی ائی اے_"ذری کی دوست نے اسکے کان کے قریب اہستہ سے کہا

چپ بتمیز سرہیں"زریش نے اسکی بازوں پر چٹکی کاٹی"

یہ اس نے جب دسویں پاس کی تھی تب بھی سکول کے لاسٹ ڈے میں سب دوستوں کے ساتھ مل کر یہی گانا گایا تھااور اسکا خواب تھا کہ وہ اپنی کونویکشن میں بھی سب دوستوں کے ساتھ مل کر یہی گانا گائے_

یونی سے باہر نکل کر وہ زاریان کے ساتھ گاڑی کے قریب اکر رکی ہی تھی جب پیچھے سے کیس نے سلام۔ کیا

"_اسلام علیکم"

زاریان اور ذریش دونوں بیک وقت پیچھے دیکھا_

انکھوں ہر نظر کے چشمے پہینے سیاہ جیھنز کے اوپر سفید شرٹ بپینے ہمیشہ کی طرح ہادی اج بھی پر کشش لگ رہا تھا_

وعلیکم اسلام بیٹا_"زاریان گلے ملا"

ایئم سوری میں بہت زیادی لیٹ ہو گیا ایکچولی بہت ضروری میٹینگ اگئ"
تھی_"اسنے معذرت کی

کوئی بات نہیں بیٹا میں سمجھ سکتا ہوں_"زاریان نے کہا البتہ ذری نے
دیکھا بھی نہیں

"_انکل اپ اور خالہ جائے میں ذری کو ڈراپ کر دوں گا گھر"

_زاریان نے ذریش کو دیکھا جو ادھر ادھر نظریں گھما رہی تھی
_زاریان مسکرایا

"_ اوکے"

"its univerasal truth"

زاریان نے اہستہ سے ہادی سے کہا

_اور وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ کر مسکرایا

ناراض محبوبہ کو منانا کائینات کا مسئلہ ہے

_ گاڑی میں بیٹھا وہ کب سے اسے مسلسل مبارک باد دے رہا تھا

ذریش مبارک ہو یار_ "یہ دسویں بار تھی"

شکریہ"اور دسویں بار یہی جواب تھا"

"_کیا عجیب ہے یار میں بزی ہو گیا تھا سوری نا"

"تمہیں پتا ہے اج میری زندگی کا کتنا اہم اور بڑا دن تھا_؟؟"

سمجھ سکتا ہوں لیکن یار میں کیا کرتا سوری کر تو رہا ہوں بولو گی تو کان پکڑ "
"_لیتا ہوں

او کے پکڑو کان_"وہ بھی ذریش تھی اتنی اسانی سے تو وہ بھی معاف "
نہیں کرتی تھی

_ہادی اگے ہوا اور اسکے کان پکڑے

"_لو پکڑ۔لئے اب معاف کردو"

"_میرے کیوں پکڑ رہے ہو اپنے کان پکڑو"

تمہارے پکڑو اپنے پکڑو ایک ہی بات ہے ناں_"کان چھوڑتا وہ بولا"

دفاع ہو جاو ہادیؑ تمہیں تو مجھے راضی کرنا بھی نہیں اتا_"رخ دوسری جانب کر کے وہ روٹھے پن سے بولی

_اس نے ایک گہری سانس خرچ کیا

_جو بھی تھا اب غلطی تو تھی اسکی

"اچھا ایئم سو سو سوری میری پیاری سی گڑیا میری گول مٹول سی دنیا معاف کردو اگر تم کہو تو پاوں پکڑ لیتا ہوں_ "اسکے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتا وہ بولا

"پاوں پکڑوں گے کان تو پکڑ نہیں سکے_ "کھڑکی سے پار دیکھ رہی تھئ

"جب محبت کی ہے تو کیسی انا تم کہتی ہو تو قدموں میں بھی بیٹھ جاوں گا_"

اسکی اس بات پر زری کا دل پھگل سا گیا_
بھلا کونسی عورت چاہئے گی کہ اسکا محبوب قدموں میں بیٹھے

"یہ فیلمیں ڈائیلانگ مت مارو کوشش کرو ناراض بیوی کو منانے کے طریقے سیکھو_ "اسکی جانب دیکھتے کہا

"کہاں سے سیکھو کوہی ایکڈمی وغیرہ ہے؟؟"

"تمہیں زراہ بھی کیسی کو منانے کا طریقہ نہیں اتا؟؟"

یار ایکچولی میری لائف میں کوئی نقلی والی بیوی تھی نہیں سنگل سا بندہ تھا تو' یہ بیوی کو منانے کا طریقہ مجھے نہیں اتا تم ہی سیکھا دو_ "زری سمجھ گئی کہ وہ گرل فرئینڈ کی بات کر رہا تھا

کتنا تمہارا دماغ ان فضول چیزوں میں تیز ہے اگر اتنا دماغ تم استعمال کرتے تو اج ایک بہترین انجئیر ہوتے _"

وہ جو اٹلی گے ہوئے ہیں انجئینیر بننے وہی لوٹ ائے تو بہت ہے ویسے بھی "
ہر خاندان میں ہر پیشے کا بندہ ہونا چاہیے اب میں سی ای او تم ڈاکٹر حجاب
انجئینیر بس پاکستان کا سب سے زیادہ پڑھا لکھا خاندان ہے ہمارا "_

افففففف ہادی تمہارا کچھ نہیں بن سکتا "_

اگر تم چاہو تو تمہارے بچوں کا باپ بن سکتا ہوں_ "اسے انکھ مارتا وہ "
بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑتا بولا

زری بس نفی میں گردن ہلا کر رہے گئ_

یہ بتاو پھوپھو لوگ کب جا رہے ہیں اٹلی حجاب کی بھی کو نوٹیکشن ہے نا "
نیکسٹ ویک تک "_

"_ تین دن بعد کی فلائیٹ ہے"

ہادی کتنا مزہ ائے گا نا حجاب بھی واپس اجائے گی تم بھی تمہیں پتا ہے ہم "
تینوں ایک ساتھ ہی کامیاب ہوئے بس حجاب ائے تو ایک اچھی سئ پارٹی
کرے گے کتنے ٹائم بعد ہم سب اکٹھے ہو گے مجھے تو ابھی سے ہی سوچ کر
"_ خوشی ہو رہی ہے

پارٹی بھی رکھ لینا لیکن بیٹا اب تم رخصتی کی تیاری پکڑو بس بہت ہو گیا اب "
"_ ساجن کے گھر کی راہ دیکھو

میری بات سنو ابھی میرا بہت کام رہتا ابھی تو ہوسپٹل میں اتنا کام ہے "
"_

اسے سدرہ اور زاریان نے مل کر ایک ہسپتال تحفے میں دیا تھا جس کے لئے ابھی اسے بہت محنت کرنی تھی_

"جو بھی کرنا میرے ساتھ مل کر کرنا میں یا میرے گھر والے تم پر کوئی پابندی نہیں لگائے گے_"

"اچھا ٹھیک ہے دیکھا جائے گا ابھی فلحال کچھ کھلاو پلاو مجھے_ "

"کھانے کے علاوہ کچھ اور اتا ہے تمہیں_؟؟؟"

"ہاں _"

"کیا اتا ہے بتاو مجھے بھئ_"

"_تمہیں تنگ کرنا اور پھر تمہاری ناک پر کیوٹ سا غصہ دیکھنا"

_اسکی بات پر وہ مسکرایا
پسندیدہ عورت تھی وہ اس لئے اتنی آزادی تھی

اپ کال کیوں نہیں پک کر رہے تھے؟؟" دعا سلام کے فورا بعد حجاب "
نے اذلان سے پوچھا

سوری میں کچھ معصروف تھا خیر ہت ہے نا سب؟؟" اسنے معذرت "
کرتے ہوئے کہا

خیریت ؟؟ وہ اس سے پوچھ رہا تھا خیریت ؟؟ حجاب کا دل چاہ وہ فون کے دوسرے طرف بندے کا گلہ گھونٹ دے _

مطلب پچھے تین دن سے وہ اسکی کالز کو اگنور کر کے اسنے پریشان کر کے پوچھ رہا تھا خیریت ہے ؟؟

"کچھ نہیں میں نے نیند کی گولیاں کھالی تھی پاگل ہو گی تھی غلطی سے اپکا نمبر ڈائل کر دیا _" غصہ سے کہتی اسنے کال کاٹ دی اور موبائیل زور سے بیڈ پر پٹخا تھا _

کل اسکی زندگی کا اتنا برا دن تھا اسے ڈگری ملنئ تھی وہ اس سیشن کی پاکستان کی واحد لڑکی تھی جس نے یونی میں ٹاپ کیا تھا _ اسے کل اپنی محنت کا پھل ملنا تھا اور اس موقع پر نا ماں باپ ساتھ تھے اور نا ہی وہ ؟؟

نور اور مرتضی کا اٹلی آنے کا پلین کچھ مسائل کی وجہ سے کینسل ہو گیا تھا پاکستان کی کل کی ہر فلائٹ کینسل ہو گی تھی اس وجہ سے وہ نہیں آ سکتے تھے مگر وہ نجانے وہاں اور کیا کر رہا تھا _

بیڈ پر بیٹھی دل چاہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے _ نجانے یہ دل کیا چاہتا تھا؟؟؟ سب کچھ مل جانے کے بعد بھی نجانے کس کی خواہش کر رہا تھا _

پورا ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے دوبئی گے ہوئے تین دن سے وہ اسے مسلسل کالز کر رہی تھی اور وہ مسلسل اسے اگنور کر رہا تھا _

شیخ کو سزائے موت اور اسکی بیوی کو عمر قید ہو گی تھی _

انہیں سزا مل گئی اب نجانے وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟؟

پتا نہیں کونسا آرام تھا جو وہ وہاں کر رہا تھا؟؟

حجاب کو اس وقت اس پر بے حد غصہ آ رہا تھا _

وہ یادوں کی اگ میں جھلس رہا تھا_ اج سے کئی سال پہلے اسی گھر میں اسکی ماں کے قہقے گھونجتے تھے_ اور اج اس گھر کی خاموشی اسے کھا رہی تھی__

تیس سال پہلے اس فلیٹ پر ریٹ دیتے تھے مگر اج تیس سال بعد اس نے یہ ساری بیلڈینگ خرید لی تھی

یہاں یادیں تھئ_

ایک یاد ہی تو ہوتی جو کوئی چاہ کر بھی نہیں کھینچ سکتا_

صوفے کی پشت پر گردن گرائے وہ انکھیں موندے ماضی میں کھویا ہوا تھا_

کس طرح وہ اپنے ہی گھر کے سامنے سے کیڈنپ ہوا تھا_

شیخ اور اسکی بیوی_

یہی وہ دو لوگ تھے جنہوں نے حیا اور صائم کی زندگی میں کچھ دنوں کے لئے زہر گھولا تھا_

وہ انڈین لڑکی جیسے کبھی حیا اپنا دوست سمجھتی تھی وہ اسکی نسل کی دشمن نکلی
_
اس نے محض حیا سے بدلا لینے کی خاطر دوبئ کے شیخ سے شادی کی پھر اس کی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے حیا کا قتل کیا اور جب دل اس سے بھی نہیں بھرا تو پانچ سالہ اذلان کو آغواہ کروایا
_
وہ اس پر بھی اسی طرح ظلم کرنا چاہتی تھی مگر نجانے کیا ہوا تھا نجانے اس کا دل کیسے پھگل گیا اور اسنے اذلان کی پرورش کرنا شروع کر دی
_
کہتے ہیں نا کہ محبوب کی اولاد بھی محبوب کی طرح عزیز ہوتی ہے_ مگر اسے محبوب عزیز نہیں تھا اور ناہی اسکی اولاد بس اللہ پاک کے کچھ فیصلہ ایسے ہوتے ہیں جو بعد میں سمجھ اتے ہیں
_
اذلان کی عمر پندرہ سال ہوئی تھی جب اسنے اسے انڈیا بھیجنے کا فیصلہ کیا
_
محبوب کے ملک سے بھی وی نفرت کرتی تھی وہ اذلان کو انڈین ارمی میں پھیجنا چاہتی تھی وہ ااسے غدار بنانا چاہتی تھی مگر اسکے ساتھ کئی لوگوں کی

دعائیں تھی اللہ نے ویسے ہی تو نہیں کہا کہ دعائیں کرتے رہا کرے یہ جمع ہوتی ہیں اس وقت کے لئے جہاں ہمارا گمان بھی نہیں ہوتا اب پاکستان میں اٹھتے دعاوں والے ہاتھ اس بات سے انجان تھے کہ اٹلی میں ان کا کیا رنگ بھکر رہا تھا

اسنے شیخ اور اسکی بیوی کی باتیں سن لی تھی اور پھر اسکے بعد اس کا دل اس دنیا سے اٹھ سا گیا تھا پھر اسنے سچائی کی تلاش شروع کی اسنے بہت مشکلات کے ساتھ دوبئی انے کی اجازت لی اور دوبئی اکر وہ محض پندرہ سال کی عمر میں اپنے دوشمن کی کمر توڑنے کی کوشش میں لگ گیا تھا بہت محنت کی دن رات ایک کر کے حلال طریقے سے اپنا بزنس شروع کیا اور اج وہ دنیا کے سب سے کامیاب ترین بزنس مین میں شامل ہوتا تھا_نینا سے دوستی اسکی یونی کے زمانے میں ہوئی تھی___اسنے اس بارے میں نینا سے کچھ نھی بات نہیں کی تھی_یہ راز تھا جو اللہ اور اسکے درمیان تھا

_مگر اب وقت تھا اپنی ذات سے واپس ملاقات کا

_

_ بلیک روز کا اذلان صائم فاروق سے ملاقات کا وقت قریب تھا

_ وہ پاکستان جانا چاہتا تھا_ مگر وہ ڈر رہا تھا کہ کیا اسے قبول کیا جائے گا

ایک شخص جس پر اسکے خاندان والوں نے کئی سال پہلے فاتحہ پڑھ دی تھی

کیا وہ اسے زندہ دیکھ کر یقین کرے گے_ ؟؟؟

_ کیا آس کا باپ بوڑھاپے میں بھی اسے پہچان لے گا

_ کیا اسے یہ حق دیا جائے گا کہ وہ اپنے دادا دادی کی قبر میں فاتحہ پڑھے

کیا پاکستان کی زمین اسے قبول کرے گی_ ؟؟

یا پاکستان کی ہوائیں اس کے لئے خیر لائے گی ؟؟؟

_ بہت سے سوالات تھے مگر جواب نہیں تھا

_ اب وقت ہے ایک شخص کا اپنی شخصیت سے ملاقات کا

دنیا کے کامیاب بزنس مین بلیک روز کا اذلان صائم فاروق سے ملاقات کا

وقت تھا

_ اگر ابھی نہئں ملا تو پھر ساری زندگی نہیں مل پائے گا

_ادھے گھنٹے بعد اسکی اٹلی کی فلائیٹ تھی

_محض ادھا گھنٹا تھا وہ اج کے بعد ساری زندگی دوبئ نہئں اے گا

_انکھیں کھولی ماضی کہی پیچھے رہے گیا

اللہ اکبر "بس وہ اتنا ہی بولا اور صوفے سے اٹھ گیا"

_وہ تیس سال اپنی شخصیت سے لا پتہ رہا تھا

_خود کو دیکھے گا تو رو دے گا

_اج کونو یکشن تھی

_سیٹج پر سیدہ حجاب راہزرہ کا نام لیا جارہا تھا

ہال میں تالیوں کی گونج تھی

_ایک طرف خوشی تھی اور ایک طرف دکھ

_اج اسکا اپنا کوئی نہیں تھا اس موقع پر جو اسکے لئے تالیاں بجا سکے

_وہ قدم اہستہ سے ڈالتی سیٹج تک ائی

_اسے گولڈ میڈل دیا گیا_پھر اسے اسکی ڈگری دی گئی

_وہ ایک مثال بن گئی تھی ہر مسلمان لڑکے کے لئے

کہ پردے میں رہے کر بھی خواب پورے کئے جا سکتے ہیں_اسلام کے

_دائرے میں رہے کر بھی ہواوں میں اڑا جا سکتا ہے

_اج سیدہ حجاب زاہرہ خود کو ہواوں میں ہی تو محسوس کر رہی تھی

پاکستان کی واحد لڑکی جس نے اٹلی کی اس یونی سے نا صرف ڈگری حاصل

_کی تھی بلکہ گولڈ میڈالسٹ تھی

_ایک حیسن خواب تھا جو پورا ہوا

_ایک سفر تھا جس کی منزل مل گئی

_منزل مل گئی تھی مگر منزل پر کوئی اپنا ساتھ نہیں تھا

_وہ جیسے لگ رہا تھا کہ ان تالیوں کی گونج میں کوئی اپنا نہیں ہے

یہ دیکھ کر حیران ہو گی کہ کوئی تھا جو کھڑے ہو کر اسکے لئے تالیاں بجا رہا تھا_

وہ اپنی ڈگری لے کر سٹیج سے نیچے اتری_ اور واپس اپنی سیٹ پر ائی_

وہ کھڑا ہوا تھا اس کے لئے_

ہال میں موجود سب نے گردن موڑ موڑ کر اسے دیکھا جو کسی کی طرف انکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا اج اپنی بیوی کے لئے کھڑے ہو کر اسکی کامیابی کا استقبال کر رہا تھا_

نقاب کے اندر لب مسکرائے_

جو بھی تھا مگر اج مان نہیں ٹوٹا تھا_

حجاب اسکے قریب ائی_

اپنے سر پر رکھی گراجوئیشن کیپ اتاری اور اسے پہنائی_

وہ واقعی اسکا حقدار تھا_

وہ دن جب حجاب نے اس خواب کو اپنی انکھوں کے سامنے چکنا چوڑ ہوتے دیکھا تھا اس دن اسی شخص نے اسے حمت دی تھی_ اسے زبردستی یونی بھیجا تھا_

اسے سب یاد تھا_ نفرت ہونے کے باوجود وہ اسکی کامیاب ہونے کا انتظار کرتا رہا تھا_

ہال میں ایک بار پھر سے تالیوں کی آواز گونج رہی تھی_

نا محبت تھی اور نا نفرت رہی تھی بس کچھ اور احساس تھا جو اب ان دونوں کے درمیان تھا_

بلیک روز مسکرایا_

اپنے سر سے کیپ اتار کر اس کے سر پر رکھی_

اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے ایا_

"اپ مجھے باہر کیوں لے ائے میرے فرینڈز نے بھی ابھی ڈگری ریسو کرنی ہے_" باہر اتے ساتھ ہی حجاب نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور اسے کہا

"میرا وہاں سانس رک رہا تھا_" اسنے کہا

"کیوں ؟؟" وہ حیران ہوئی اتنی رش میں اسکا سانس نہیں رکتا تھا اور اج زرا سے لوگوں کے درمیاں سانس رک رہا تھا_

"سب تمہاری طرف دیکھ رہے تھے حجاب میرا سانس رک رہا تھا_" اسکی انکھوں میں دیکھتے ہویے کہا

"کیا مطلب طبعیت ٹھیک ہے ؟؟" حجاب کو لگا وہ پاگل ہو رہا ہے

حجاب مجھے نہیں گوارہ کہ کوئی تمہیں دیکھے بھی چاہیے وہ حسرت کی نگاہ ہو "

"_یا حسد کی تمہارہ طرف اٹھتی ہر نگاہ مجھے اپنے جسم پر گولی کی مانند لگتی ہے

_ حجاب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

وہ کیسی باتیں کر رہا تھا اج؟؟

_ حجاب نے بس گردن جھکالی

گھر چلے_ "روز نے پوچھا"

نہیں میں نے زندگی کے کچھ سال اس جگہ پر گزارے ہیں بہت سے اچھے "

لوگ ملے ہیں میرے خون میں کم ظرفی نہیں شامل کہ اج ان کی کامیابی

میں مبارکباد بھی نادوں میرے کچھ دوست ہیں جنہوں سے میں نے ملنا ہے ویٹ کرے_"حجاب نے کہا

"_میں کیسی کاانتظار نہیں کرتا"

مگر میں کرتی ہوں"بغیر اسے دیکھے کہا"

"_انتظار کرنے والے ہمیشہ لاحاصل رہتے ہیں"

انتظار کی شدت بتاتی ہے کہ خواہش کی طلب کتنی ہے انتظار یہ سوچ کر" "_ نہیں کیا جاتا کہ حاصل ہو گا یا لاحاصل

_وہ اسکی بات پر مسکرایا

"تمہارے پاس صلاحیت ہے ہر سوال کے جواب دینے کی مگر ایک سوال کا جواب دو؟"

"انتظار کیا ہے؟؟امید مان آس خواہش؟کیا ہے انتظار_؟؟؟"

انتظار امید نہیں امید صرف اللہ سے لگائی جاتی ہے اور انتظار کیسی بھی شے کا ہو سکتا ہے اس لئے انتظار امید نہیں_انتظار مان بھی نہیں مان انسانوں سے ہوتا ہے کہسی شے سے نہیں اور انتظار کیسی شے کا بھی ہو سکتا ہے_اور خواہش تو بلکل بھی نہیں ہے خواہش زندگی میں بہت سی ہیں کچھ چھوٹی تو کچھ بڑی_انتظار صبر ہے_انتظار بتاتا شددت محبت_انتظار سے پتا چلتا ہے اس خواہش کی چاہت کتنی ہے_"

"تو پھر بتاوں زندگی میں انتظار لا حاصل کیوں رہتے ہیں تم نے کہا نا انتظار

صبر ہے تو پھر زندگی میں اس صبر کا پھل کیوں نہیں ملتا_؟؟؟"

"ہمارے ارگرد کتنے درخت ہیں بہت سے ناں ؟؟ مگر پھل وہی درخت

دیتا ہے جو جھکا ہوا ہے اکڑا ہوا درخت ہمیں سایہ دیتا ہے ہم ہمیشہ اسی

درخت کو ایدھن کے لئے استعمال کرتے ہیں جو پھل نہیں دیتا یہی بات

ہے ناں تو جھکا ہوا درخت کیوں نہیں ہم کاٹتے ؟؟ کیونکہ وہ ہمیں پھل بھی

دیتا اور سائہ بھی

اسی طرح جتنی عقیدت سے انتظار کیا جاتا ہے جتنا صبر کی جاتا ہے انسان اتنا

ہی جھکتا جاتا ہے صبر انسان کے اندر عاجزی پیدا کرتا ہے اور اللہ پاک کو

عاجزی پسند ہے_"

"ہمیشہ عاجز لوگ ہی زندگی میں سب کچھ کھوتے ہیں جو لوگ ہر چیز میں خاموش ہوتے ہیں یہ دنیا انہیں پیروں تلے روند کر چلی جاتی ہے حجاب_"

_اسکی بات پر حجاب مسکرائی

"پتا ہے ہمارے ہاں ایک چیز ہے کہ جو لوگ خاموش رہتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سادہ ہے اسے دنیا کا پتا نہیں مگر وہ نادان لوگ یہ نہیں جانتے کہ ان خاموش لوگوں نے دنیا کا ہر رنگ دیکھا ہوا ہے خاموش لوگ سادے نہیں ہوتے وہ سمجھدار ہوتے ہیں "

"_ مگر اس دنیا کو چنچل لوگ پسند ہیں حجاب"

بچوں کو ہمیشہ چمکتی چیز پسند اتی ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ چمک کچھ دن کی "

ہے

جنہیں چنچل ک

"_ لوگ بہاتے ہیں دراصل وہ ہر چمکتی چیز کو سونا سمجھتے ہیں

روز نے ایک لمبا سانس خرچ کیا

"_ تم سکولر کیوں نہیں بن جاتی حجاب "

"_ کیونکہ میرے پاس اتنا علم نہیں "

تمہارے پاس علم ہے یا نہیں اللہ جانتا ہے مگر تمہارے پاس شعور ہے "

"_

"_اچھا شکریہ"

وہ جب اسکا شکریہ ادا کرتی تھی تو اذلان کا دل چاہتا کہ بدلے میں وہ"

"_اسے اپنی جان دے دے

کچھ دیر بعد ہی حجاب کی کچھ دوستیں ائی اپنی ساری دوستوں کو مبارکباد دی

اپنے ٹیچرز سے ملی

ایک گروپ پیکچر بنائی جس میں ان کے پروفیسرز بھی تھے

پھر وہ اذلان کے ساتھ واپس گھر اکے لیے نکل ائی

_اور پھر زندگی کا ایک اور باب ختم ہو گیا تھا

اج پھر صائم کے گھر ایک الگ ہی ہل چل مچی ہوئی تھی_ پورے چار سال

_اور چھے ماہ بعد ان کے گھر کی رونق واپس ارہی تھی

اذلان نے اسے اٹلی میں ہی سمجھا دیا تھا کہ وہ سب سے کہے دے کہ وہ اپنے ننھیال جائے گی _

اصل وجہ یہ تھی کہ اذلان خود سب سے پہلے اپنے گھر جانا چاہتا تھا _

نورین بیگم کو مرتضی نے پچھلے ہفتے ہی ساری بات بتا دی تھی _

جس پر پہلے تو انہیں اچھا نہیں لگا مگر نور اور مرتضی کے سمجھانے پر وہ سمجھ گئی تھی _

"ماما بریانی بلکل ڈن ہے اپ بابا کو کال کرے نا کب تک ائے گے ؟؟" کچن سے باہر نکلتی ایمن نے فاطمہ سے کہا

"ابھی کچھ دیر پہلے ہی کال کی ہے میں نے اس وقت بتا رہے تھے کہ وہ ابھی ویٹنگ ائیر یا میں ویٹ کر رہے ہیں _" فاطمہ نے کہا

"اچھا سہی ہے_"ایمن کہتی لانچ میں رکھے صوفے پر لیٹنے سے انداز میں بیٹھی تھی

"ہادی کو کال کرو پوچھو کہاں پر ہے منع بھی کیا تھا کی اج اف کرلے مگر نہیں میری اولاد نے اج تک میری کوئی بات مانی ہی کب ہے؟؟ ماں تو پاگل ہے بولنے دو اب بچی اتنے سالو بعد ارہئ ہے کیا کہے گی کہ نانا نانی نہیں ہیں تو اب ننھیال ختم ہو گیا_"اج فاطمہ کو بہت شدید قسم کا غصہ تھا ہادی پر

"اچھا کرتی ہوں کال اپ اپنا بی پی مت ہائی کرئے گا_"موبائیل پر ہادی کا نمبر ڈائل کرتے ایمن نے کہا

"بی پی تم دونوں کی مجھے اتنی ٹینشن ہے لوگوں کی اولاد بڑی ہوتی ہے تو ماں باپ سکھ کا سانس لیتے ہیں اور میری اولاد جیسے جیسے بڑی ہو رہی ہے مجھے

پریشان ہی کر رہی ہے سمجھ نہیں اتا کیسے سنبھالوں گے اپنے اپنے گھروں
کو_"

جب سر پر پڑے گی تو خود ہی سمجھداری بھی اجائے گی اور عقل بھی"
_"ایمن نے کہا

اللہ کرے سر پر پڑنے سے پہلے ہی تم۔لوگ سمجھدار ہو جاو_" فاطمہ "
کہتی صوفے سے اٹھی اور کچن کی جانب چل پڑی

ہادی کے بچے کہاں پر ہو؟؟"فون اٹھاتے ساتھ ہی ایمن نے پوچھا"

"_ اسی دنیا میں ہوں"

بیٹا گھر اوں اس دنیا میں لانے والی ہستی اج تمہیں چھوڑے گی نہیں"
"ایمن نے اسے کہا

"_ارہا ہوں گھر ہی رستے میں ہوں"

اچھا جلدی پہنچو_"ایمن نے کہا اور فون رکھ دیا"

ایمن ادھر او_"کچن سے فاطمہ نے اسے بلایا"

اللہ اللہ اب کیا کر دیا میں نے؟؟"اتنا تو وہ جانتی تھی کہ فاطمہ اسطرح"
اسے تب ہی بلاتی تھی جب وہ کوئی الٹا کام کرتی تھی

جی ماما۔؟"کچن کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر پوچھا"

"یہ سلاد کس نے بنایا ہے ؟؟"

میں نے ہی بنایا ہے کیوں ؟؟"اسنے پوچھا"

تو یہ چھلکے کس نے اٹھانے تھے شیلف پر سے کتنی بار کہا ہے صاف ستھرے کام کیا کرو ورنہ رہنے دیا کرو میں بوڑھی ہڈیاں کام کرلوں گی _"شیلف پر پڑے چھلکے اٹھاتی فاطمہ نے کہا

وہ مجھے یاد نہیں رہا میں کر دیتی ہوں صاف _"اگے بڑھتی اسنے کہا"

"یاد نہیں رہا سسرال میں یہ سب نہیں چلتا وہاں لوگ یہی کہ گے کہ ماں نے کچھ نہیں سیکھایا اور ماں یہاں پاگل ہو چکی ہے مگر مجال ہے جو فرق پڑتا ہو_"

ایمن بس خاموشی سے سب سنتی رہی_

"سدھر جاو ایمن ابھی موقع ہے شوہر ہر وقت ساتھ نہیں ہو گا جو محبت دے گا اور زندگی خوبصورت گزرتی رہے گی شادی کا مطلب صرف دو لوگوں کا رشتہ نہیں بلکہ دو خاندانوں کا رشتہ ہے اگر زاویار کے کیسی بھی رشتے دار کے سامنے تم نے یہ ادھورے کام کئے تو وہ نہیں دیکھے گے کہ تم میں اور زاویار میں کتنی محبت ہے وہ ایک کی چار لگا کر تمہاری ساس اور نند کو بتائے گے وقت ہے ابھیٰ بھی یہ حرکتیں چھوڑ دو_"اب کی بار فاطمہ کا لہجہ نرم تھا

"اچھاماما سوری ایندہ ایسا نہیں ہوگا پکا پرومس_" اسکے گلے میں باہیں ڈالتی وہ لاڈ سے بولی

"ایک شخص کوئی میں بارے کے بیٹی میری چاہتی نہیں میں تم ہو بیٹی میری لفظ بھی بولے اس لیے ابھی کی میری ڈانٹ ڈپٹ تمہیں بری تو لگ رہی ہوگ مگر بعد میں احساس ہوگا کہ یہ ڈانٹا تمہارے لئے کتنا فائیدے مند تھا_"

اسکی بات پر ایمن بس مسکرائی_

_ائیر پورٹ کے اس ائیریا میں کر کوئی اپنے پیاروں کے انتظار میں تھا

_انہیں میں مرتضی نور اور صائم بھی موجود تھے

اج پتا نہیں کیوں صائم کو ائیر پورٹ سے ایک عجیب سے کفیت محسوس

_ہو رہی تھی

_دل عجیب سی کُفیت میں مبتلا تھا

_کچھ دیر مزید انتظار کے بعد انہیں حجاب نظر اگئ

نور کی انکھین تو اسے دور سے ہی دیکھ کر بھیگنے لگی تھی_ اج چار سال بعد

_اس کی بیٹی اپنے ملک ائی تھی

_مگر وہ؟؟ جو پچیس سال بعد اپنے پاکستان میں ایا تھا

_اذلان کو یہ ہوائیں بھی اپنی محسوس ہو رہی تھی

ڈھلتی عمر کی وجہ سے نظریں کمزور ہو گی تھی صائم کو بس یہ نظر ارہا تھا کہ

_ حجاب کے ساتھ وئی اور مرد بھی ہے وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکا

_ وہ چلتے چلتے ان کے قریب ائے

_ صائم کا دل جیسے کیسی نے مٹھی میں لے لیا ہو

یہ چہرہ _ یہ انکھیں _ یہ ناک _ یہ پیشانی؟؟ یہ بال؟؟ سب اپنا لگا _ جیسے

_ اپنے جسم کا وجود ہو

_ صائم کا ضعیف وجود کانپنے لگا

بس یہی وہ لمحہ تھا جس کے ڈر سے وہ پچیس سال اپنے باپ کے سامنے نہئں

_ اسکا تھا

_ اج اٹلی کا بلیک روز کا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا

_ اسنے حجاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جو حجاب نے چھوڑوا دیا تھا

_ اذلان تھوڑا اگے ایا

بابا_ "اتنے سالوں بعد یہ نام۔لیا تھا_ زبان ترس گئی تھی"

_اور دوسری طرف کان ترس گے تھے اس نام کو سننے کو

_عینک سے چھلکتی ضعیف انکھیں بھیگنے لگی

ساری دنیا کو بھلائے اج پچیس سال بعد باپ بیٹا گلے میلے تھے

وہ خوب رونا چاہتا تھا وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتا تھا پچیس سال ؟؟ کوئی تھوڑا

_ عرصہ نہیں تھا_ ایک چھوٹا سا بچہ شادی کے قابل ہو جاتا ہے اس دوران

_بچیس سال بعد صائم نے اپنے لخت جگر کو حسوس کیا تھا

_ناتعارف کی ضرورت پڑی اور نا بات چیت

_ایک کشش تھی جو باپ بیٹے میں پچیس سال سے ویسی ہی تھی

صائم کو یقین نہیں ارہا تھا_ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہے ہو مگر یہ حقیقت تھی اسلام آباد ائیر پورٹ پر اسکا بیٹا پچیس سال بعد اسے ملا تھا

_

ناماضی سے کوئی غرض تھی اور نا حال کی فکر بس وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے تھے

_

اذلان سسک رہا تھا_ وہ سب کے سامنے سسک رہا تھا_ اسے پروا نہیں تھی لوگ کیا سوچے گے بس وہ اپنے بابا سے مل رہا تھا

_

اس سب میں نور اور حجاب کی انکھیں بھی بھیگ گئی_ چار سال حجاب اس سے دور رہی تھی تو نور کو ایسے لگا کہ دنیا ہی ختم ہو گی ہے حلانکہ وہا اسے روز دن میں تین چار بار کالز کرتی تھی مگر ایک وہ بھی باپ بیٹا تھے جو پچیس سال سے جدا رہے تھے

_

بہت گھٹن لمحہ تھا یہ

_

تقریبا دس منٹ وہ اسیٔ حالت میں صائم کے گلے لگا سسکتا رہا

_

_ پھر حمت کر کے وہ پیچھے ہوا

_ انکھیں لال تھی

وہ مرد تھے عورتوں کی طرح بین نہیں کر سکتے تھے چیخیں مار مار کر دنیا والوں سے حمدادری نہین وصول کر سکتے تھے انہیں اپنے درد خود تک ہی رکھنے تھے

_ اگراج صائم کی جگہ حیا ہوتی اور وہ بچیس سال بعد اپنے خت جگر سے ملتی تو پھر اسلام آباد ائیر پورٹ کی تاریخ میں لکھا جاتا کہ ایک ماں اپنے بیٹے سے پچیس سال بعد ملی تھی مگر وہ باپ تھا_ اور باپ تو ہوتے ہی صابری ہیں اولاد کے معاملے میں جذباتی صرف ماں ہوتی ہے باپ صبر کر لیتے ہیں وہ اللہ نے مرد کو اسی لئے ضبوط بنایا تاکہ وہ اپنے والدین اپنے بہن بھائی اور انی اولاد کو اخری کندھا دے سکے_ اگر اللہ مرد کو مضبوط ن رکھتے تو جنازہ اٹھاتے ہوئے باپ بیٹا اور بھائی بھی گر جاتے

_

جنازہ اٹھاتے وقت صرف عورتیں ہی صدمے سے بے حوش ہوتی ہیں مرد
توضبط سے بھری انکھیں لے کر اپنے پیاروں کو اپنے کندھے میں رکھ کر
ہمیشہ۔ہمیشہ کے لئے جدا کراتے ہیں
_
مرد کو بے حس کہنے والے مرد کے حساسات کو سمجھ ہی کہاں سکتے ہیں
_
یہ گھر میں پنکھے کے نیچے بیٹھی عورت کیا جانے کہ پورا دن باہر دھوپ کی
تپش میں سلگتا مرد کتنی باتیں برداشت کرکتا اور شام کو گھر ہستا مسکراتا لوٹتا
ہے
_
ایک دن بھی وہ کردار ایک عورت نہیں نبھا سکتی جو مرد ساری زندگی نبھاتا
ہے
_
اج اسلام آباد ائیر پورٹ پر بھی باپ بیٹا بچیس سال بعد ملے تھے تو تب کوئی
تیسرا یہاں متوجہ نہیں ہوا تھا اگر یہاں ہوتی ماں بہن بیٹی یا بیوی پھر اس
مرد کے انسو بھی دنیا دیکھتی
_

باپ کے سینے سے پیچھے ہوتا اسنے لال۔ ہوتی انکھوں سے اسکی پیشانی

_چومی

_صائم اسے چہرے پر ہاتھ مار کر اسے محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اذلان___میرے بیٹے_میری جان_تم؟؟؟؟زبان لڑکھڑا رہی تھی

بابا میں اپکا بیٹا اپکا اذلان بابا اپکا اذلان_"جذبات سے کہتا وہ ایک بار پھر"

اسکے سینے سے لگ گیا

مرد تھا مگر اولاد بھی تو تھا_ایکا اولاد کو زندگی کی ہر سٹیج پر اپنے والدئن کی

ضرورت رہتیٔ ہے اور جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اولاد بہت سے راستے

دیکھتی ہے مگر یہ والدین ہی ہوتے ہیں جو کبھی ڈانٹ کر تو کبھی پیار سے

_گھسیٹ گھسیٹ کر اپنی اولاد کو سیدھی راہ پر لاتے ہیں

اسے بھی بہت بار ایک باپ کے کندھے کی ضرورت پڑی تھی_ ایک ماں کے سائے کی ضرورت پڑی تھی مگر وہ بدقسمت باپ کے ہوتے ہوئے بھی ترستا رہا تھا

_اب کی بار نورا گے ائی اور اذلان کو اپنے سینے سے لگایا

_اور حجاب اپنے ماموں سے ملی

بس اذلان مضبوط بنو ابھی گھر بھی جانا ہے بیٹے_ "اسے پیار دیتی نور نے" کہا

_انکھیں صاف کرتے اذلان نے سینے سے لگی اپنی پھوپھو کی پیشانی چومی

_ناجانے کون لوگ کہتے ہیں کہ خون کے رشتے سفید یو جاتے ہیں

خون کے رشتے اگر سفید ہو بھی جائے تو ان میں کشش ویسی ہی رہتی ہے اپ لاکھ کوشش کر لے مگر خود کو اپنے خون کے رشتوں کے فکر مندی سے نہیں روک سکتے مگر شرط یہ ہے کہ اپ حلالی ہو

صائم کی زبان بس خاموش تھی اور انکھیں مسلسل بھیگی ہوئی تھی_ کہی بہت سال پیچھے ہستا کھلکھلاتا بچہ_ اس کی باہوں میں اسکی پسندیدہ عورت کے قہقے_ کتنی خوشگوار زندگی تھی_ اس وقت سوچا ہی کہاں تھا یہ سب؟؟

اسے اج حیا یاد ارہی تھی اور بے تحاشہ یاد ارہی تھی
_
مگر وہ بھولی ہی کب تھی؟؟اج بھی اسکی دعاوں میں سب سے پہلی دعا اسکی بخشش کی ہوتی تھی
_
اج بھی وہ سارا ہفتہ اس اس میں گزارتا تھا کہ کب جمعہ ائے اور وہ اسکی قبر میں جائے مگر دل اختیار میں کہاں ہوتا وہ اکثر ہفتے میں کئی چکر لگاتا اس کی قبر کے سرہانے بیٹھ کر بس خاموشی اس مٹی کو دیکھتا رہتا
_
پتا نہیں محبت اتنی سنگدل تھی اسکی یہ یا وہ خود جو ہر بار ایک نیاز خم دیتی تھی
_

_پہلے وہ صرف شریک حیات کی قبر میں اتا تھااور اب اپنے والدین کی

اصل محبت تو صفیہ بیگم نے نبھائی تھی_ ہر نماز کے بعد کی دعاان کی قبول

ہوئی تھی وہ دعا کرتی تھی کہ یااللہ میرے سر سے میرے ہمسفر کا سائہ ہمیشہ

_رکھنااور فاروق صاحب کے سہی دس دن بعد وہ بھی چلی گئ

اور وہ گھر خالی ہو گیا_ نا اسگھر میں بچوں کے قہقے تھے اور نا بزگوں کی

رونق_ ایک خالی سا گھر تھا بس کبھی کبھی ہادی اور ایمن کی لڑائی کی آوازیں

ہوتی جو اس گھر کو انسانوں کا گھر کی نشاندہی کرتی تھی ورنہ صائم ؟؟؟ وہ تو

_بس ایک سانس لیتا جسم تھا

وہ یہاں سے سیدھا قبرستان جانا چاہتا تھا_ مگر مرتضی نے کہا کہ گھر پر سب

_انتظار کر رہے ہیں پہلے گھر چلتے ہیں بعد میں ائے گے

وہ مان گیا جہاں اتنا انتظار کیا وہاں کچھ لمحے اور سہی_ اور ویسے بھی ابھی تو گھر

_میں بھی ایک ماں تھی جو بے حد عزیز تھی

_گاڑی اس سیاہ گیٹ کے سامن رکی

گھر تبدیل ہو چکا تھا مگر ایک ماضی تھا جو اج بھی ویسا ہی تھا ایک ماضی ہی تو

ہوتا ہے جو کبھی بدلتا

_پتا نہیں اذلان کا سانس رک رہا تھا

اسے وہ منظر یاد ایا روح لرز گئ

_اج روح اسی طرح ڈر لرز گئ تھی جیسے اس پانچ سالہ بچے کی لرز گئ تھی

گاڑی سے نیچے اترا اس گھر کو دیکھا

نقاب میں جھلکتی انکھوں نے ترس سے اسے دیکھا_ اج اس پر ترس ارہا

تھا_۔

گلی میں اب یکادکا ہی لوگ تھے_ یہ گلی ان کے پرانے محلے کی طرح چنچل لوگوں کی نہیں تھی یہاں سب صرف ضرورت پڑنے پر گھر سے باہر نکلتے تھے_ اور یہی وہ چیز تھی جو ایمن اور ہادی کو سب سے زیادہ بری لگتی تھی_

صائم نے بیل بجائی_

اذلان نے محسوس کیا تھا کہ بیل بھی تبدیل ہو گی ہے_

گردن جھٹکی_ نجانے اب کیا کچھ تبدیل ہو گیا ہو گا؟؟؟

آرہا ہوں_ "گھر کے اندر سے مردانہ آواز آئی تھی"_

لوہے کا سیاہ دروازہ کھلا_ کھولنے والا ایک خوبصورت لڑکا تھا جس کی عمر لگ بھگ پچیس سال تھی_

ایک لمحہ لگا تھا اور اذلان اسے پہچان گیا تھا کیونکہ اس کے نقوش فاطمہ سے ملتے تھے_

_ ہادی اب سائیڈ پر ہوا تھا اور اندر صائم جا رہا تھا

_ مرتضی نے اذلان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

_ اور وہ فورا خیالی دنیا سے باہر ایا

_ نور اور حجاب اندر جا چکی تھی

_ کیسی تیسرے مرد کو اندر اتا دیکھ کر ایمن حیران ہوئی

_ مرتضی نے دروازہ بند کیا

اس مرد کو دیکھ کر ہادی نے ایمن کو دیکھا _ جو بنا انکھیں چھپکائے اسکی

_ انکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی

وہ کیسے نا ان انکھوں میں نا دیکھتی وہ تو یہی سمجھ رہی تھی جیسے وہ ائینے میں

_ اپنی ہی انکھیں دیکھ رہی ہو

فاطمہ حجاب سے مل کر جیسے ہی فارغ ہوئی تو اسکی نظر سفید کرتا شلوار پہینے اس مرد پر پڑی تھی_

وہ اذلان تھا اس بات کا فیصلہ کرنے میں فاطمہ کو مشکل ہو رہی تھی مگر شک تھا_

لیکن ایمن ؟؟ نجانے کیوں اسکی انکھوں سے انسو جھلکنے لگے_

وہ اگلا لمحہ اپنے ذہن میں اخذ کر چکی تھی_

اذلان بغیر کچھ بولے فاطمہ کے قریب ایا اور اسے سینے سے لگا لیا_

یہ احساس ہی خوبصورت تھا_

اذ_لا-ن فاطمہ نے لڑکھراتی زبان سے اسے پکارا

اپکاازلان فاطی اپکاازلان_ ''وہ کچھ نہیں بھولا تھا وہ اسکا نام بھی نہیں بھولا ''
تھا

فاطی ''کئی سال بعد کیسی نے اس نام سے پکارا تھا''
_وہ اب اسکے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی
ہر نماز کے ساتھ وہ اللہ سے دعا کرتی تھی جہاں جس موقع پر اسے لگا کہ
_اسکی دعائیں قبول ہو گی وہاسکت واپس مل جانے کی دعائیں کرتی تھی
_اوراج اسکی دعا حقیقت بن کر سامنے موجود تھی

_مسلسل کچھ دیر وہ دونوں اسی طرح روتے رہے
حجاب کو وہ سارے منظر یاد اۓ کہ کس طرح اس شخص سے اٹلی میں
پولیس بھی ڈرتی تھی لوگ جھک جھک کر ملتے تھے لڑکیاں ایک جھلک کے

لیے دیوانی ہوتی تھی اور آج وہی شخص پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے سسک رہا ہے_

اذلان نے اسکی پیشانی پر پیار دیا_
وہ اس سے اسی طرح ملا تھا جس طرح وہ حیا سے ملتا_ اگر آج حیا ہوتی تو وہ حیا سے بھی اسی طرح ملتا_

فاطمہ کو نور نے سنبھلا تھا_
اب وہ ہادی کو گلے لگا رہا تھا_ بھائی تو ایک دوسرے کی بازو ہوتے ہیں_
ہادی ایمن اور فاطمہ کی طرح رو رہا تو نہیں تھا مگر بڑے بھائی کی قربت میں اسے سکون اطمینان راحت سب مل رہا تھا_ محبت کی کشش تھی جو دونوں کو ایک دوسرے کی جانب کھینچ رہی تھی_

اگے سے بالوں کی مانگ نکالے انہیں جوڑے میں قید کئے سر پر دوپٹہ لیے وہ لال ہوتی انکھوں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی _

جو اسکی لال انکھوں کو دیکھ کر اپنی گڑیا یاد کر رہا تھا _

یہ سر پر دوپٹہ رکھے بھیگی انکھوں والی اسکی گڑیا ہی تھی جس کو اٹھانے کا وعدہ وہ سکول جاتے ہوئے فاطمہ سے کر کے گیا تھا _

یہ اسکی گڑیا تھی _ اسکی پیاری سی گڑیا

ازلان نے اسے سینے سے لگایا _

بغیر کچھ کہے ایمن اسکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی _ اسکی آواز بھی نکلی تھی _

اسا بھائی _ اسکا بڑا بھائی _

وہ بھائی جس کی کمی وہ ہر وقت محسوس کرتی تھی_ ہر مشکل میں وہ بس ایک شکوہ کرتی تھی کہ کاش اللہ اسکا بڑا بھائی کہی سے واپس لادے اور اج اللہ نے اسے اسکا بڑا بھائی واپس لٹا دیا تھا_

اسکے سینے سے لگے وہ سسک رہی تھی_

وہ اب اسے خود سے علیدہ کر رہا تھا_ اسکے سر پر دلاسہ دہا

"تم اتنی بڑی ہو گی گڑیا_ "

اسکی بات پر وہ نم انکھوں سے مسکرائی_

"ماما بتاتی ہیں کہ اپ سکول جاتے ہوئے وعدی لے کر گے تھے کہ واپس اکر اپ مجھے اٹھائے گے اور اپنے ہاتھ سے سیر لیک کھلائے گے_ "

اسے دیکھتئ وہ بولی

_ایمن کی بات وہ مسکراہا

_اوراسکے سر پر دلاسہ دے کر وہ صائم کا ہاتھ پکڑا اندر کی جانب ایا

لاونج میں اس وقت سب موجود تھے سوائے حجاب کے وہ ایمن کے کمرے

_میں ریسٹ کر رہی تھی

_ کھاناوغیرہ وہ کھاچکے تھے

اذلان نے کھانے کے بعد سب کو یہ بتایا کہ اسنے حجاب کے ساتھ نکاح کیا

تھااور کس وجہ سے کیا تھا کن حالاتوں میں کیا تھا سب کچھ اس نے بتایا کہ وہ

_اپنے ماں کے قاتلوں کو سزا پہنچایا ہے

اور اندر کمرے میں بیڈ پر بیٹھی حجاب کا دل کیس نئ مٹھی میں لیا جب اذلان نے کہا کہ

"_اگے وہی ہو گا جو حجاب کہ گی"

کیا مطلب حجاب کیا کہے گی ؟؟" فاطمہ کو یک بات کھٹکی"

"_ ماما اسکی مرضی ہے اسے حق ہے آزادی کا"

بیٹا نکاح گڈی گڈے کا کھیل نہیں ہوتا جب دل چاہ کر لیا جب دل چاہ اپنی "
گڑیا واپس لے لی _" نورین بیگم نے کہا

مگر نکاح زبردستی بھی نہیں نبھایا جا سکتا ناں اللہ نے مرد اور عورت "
دونوں کو حق دیا ہے_"اذلان نے کہا

اس سب میں مرتضی بلکل خاموش تھا_وہ جانتا تھا ہو گا وہی جو حجاب کہ گی
_چاہیے کچھ بھی ہو جایے

وہ سید زادی سے رشتہ جوڑنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا_ ""
ناچاہتے ہوئے بھی وی اپنی پوتی کے معاملے میں سخت لہجہ اپنا چکی تھی

جس حالات میں میں نے اس سے نکاح کیا تھا اس حالات میں اگر کوئی "
بھی لڑکی ہوتی اس کی عزت کا محافظ میں اسے ہی بنتا اگر اس سے رشتہ نا
"_جوڑتا تو اج اپ سوچ بھی نہیں سکتی کہ کیا کچھ ہو سکتا تھا

_اب کی بار نورین بیگم خاموش رہی

اب لاونج میں گہری خاموشی تھی_اور یہ خاموشی کمرے میں موجود حجاب کو کاٹ رہی تھی_

ایمن بیٹا حجاب کو بلاو_"مرتضی نے ایمن سے کہا"

اور اندر بیٹھی حجاب کا دل کانپ سا گیا تھا_اسے اپنے دل پر اختیار ہی نہیں تھا اسے سمجھ ہی نہین ارہا تھا کہ وہ چاہتی کیا ہے؟؟

_وہ کمرے سے ایمن کے ساتھ باہر ائی
_اور مرتضی نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا
_وہ خاموشی سے بیٹھ گئی

ہلکی سی نظر اٹھا سامنے دیکھا_ وہ نظریں زمین پر گاڑھے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا_

حجاب بچے ہم جانتے ہیں اپ بہت تھک چکی ہیں مگر یہ فیصلہ میں میں تاخیر" نہیں کر سکتا مجھے یہ جاننا ہے کہ اپکی رضا کیا ہے ؟؟" صائم نے بات شروع کی

کس بارے میں ماموں ؟؟" وہ جان بوجھ کر انجان بنی"

اپ اذلان کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں ؟؟؟" صائم نے پوچھا"

_اس سوال کا جواب اسے سب سے مشکل لگا

دل تھا جو چیخ رہا تھا کہ بس وہی چاہی اور دماغ ؟؟ وہ کھینچ کھینچ کر وہ وقت یاد

_ دلا رہا تھا جب اسنے زبردستی نکاح کیا تھا

" بچے اپ گھبرائے نہیں اپکو حق ہے اپ کو نا بابا کچھ کہے گے اور نا ہی اذلان

اپ آذادی سے اپنا فیصلہ سنائے _" صائم نے اس سے کہ

ماموں مجھے وقت چاہیے میں ابھی آذاد نہیں _" کہتے ساتھ ہی اسکی /

انکھیں جھلکنے لگی

_ ساتھ بیٹھے مرتضی نے اسے سینے سے لگایا

زندگی یہ وقت بھی دیکھایے گی کہ اسکی انکھوں کے سامنے ہی اسکی بیٹی

_ روئے _ وہ بھی اپنے فیصلے کے لئے

اب ہمیں گھر جانا چاہیے"مرتضی صوفے سے اٹھتا بولا"

_حجاب نے اسے دیکھا

کیااب ننھیال واقعی ماموں کا گھر بن چکا ہے؟؟نہیں اسکی مامی تو ابھی بھی

_ویی ہی تھی

بھائی بیٹھے تو سہی ابھی_"فاطمہ فوراا ٹھی"

"_نہیں مجھے کچھ ضرورہ کام ہے چلونور"

مرتضی تم اس طرح ناراض ہو کر نہیں جا سکتے_"صائم بھی صوفے سے

اٹھا

میں ناراض نہین ہوں یار بس بے بس ہو چکا ہوں_"اسکا لہجہ نم ہوا تھا"

"پریشان مت ہو جو ہوا سو ہوا اب فیصلہ ہمارے بچے کرے گے اور جو یہ
فیصلہ کرے گے وہی ہو گا _'

اسکی اس بات پر اذلان نے نظریں اٹھا کر حجاب کی جانب دیکھا
اس کے اس طرح دیکھنے پر نقاب پر جھلکتی انکھیں جھک گئ تھی _

"میں پریشان نہیں بس دکھی ہوں حیران ہوں کہ زندگی اتنا بے بس بھی
کرے گی _"

"اسکی اس بات پر صائم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جیسے دلاسہ دیا ہو _"

میں چائے بنا کر لاتی ہوں انکل صرف پانچ منٹ لگے پلیز_ ''ایمن فورا'' کچن کی جانب بڑھتی بولی

چلو حجاب_ ''حجاب کا ہاتھ پکڑ کر وہ ساتھ کچن میں لے گئی''

یہ لو پانی پیو'' اسے پانی کا گلاس پکڑاتی ایمن نے کہا

_ایمن نے چولہے پر پانی رکھا

حجاب ریلکس ہو جاو_ ''ایمن نے اسے کہا''

مجھے اذلان سے بات کرنی ہے_ ''گلاس ٹیبل پر رکھتی وہ کرسی سے اٹھی'' اور کہا

"ایمن _ ویٹ میں بھائی کو بلا لاتی ہوں تم اکیلے میں بات کر لو ان سے
نے کہا اور باہر نکل گئی

کچھ دیر بعد وہ اکیلے ہی واپس ائی

"بھائی میرے روم میں ہیں تم جا کر بات کر لو"

_ حجاب اور وہ اکیلے ہی کمرے میں موجود تھے

_ پریشانی سے حجاب کی ہتھلیاں نم ہو رہی تھی

کیا بات کرنی ہے _ ؟؟؟ اذلان نے پوچھا

"_ مجھ سے فیصلہ نہیں ہو گا اپ جو چاہتے ہیں وہ سب کو بتا دے"

حجاب باہر سب تمہارہ مرضی کی بات کر رہے ہیں میری بات تو کوئی کر ہی نہیں رہا تمہاری دادی مجھے بلیم کر رہی ہیں گھر والے صرف تمہارا فیصلہ سنا چاہتے ہیں اس لیے جو بھی کرنا چاہتی ہوں سب کو بتا دو _"

_ حجاب بس اسے دیکھ رہی تھی _ جو اج اٹلی والا بلیک روز لگ ہی نہیں رہا تھا

"_ اگر کوئۂ اور بات کرنی ہے تو مجھے بتاو میں سن رہا ہوں"

"اپ کا دل کیا چاہتا ہے؟؟"

میرا دل اب اس دنیا سے رہائی چاہتا ہے زندگی ہیں گھر والوں سے ملنا" چاہتا تھا مل لیا اب اخری خواہش ہے کہ ماما دادا دادی کی قبر میں فاتحہ پڑھ لوں دعا کرو اللہ وہ خواہش بھی پوری کر دے_ "اسکا لہجہ بھرا ہوا تھا

"_وہ مرنے کی بات کر رہا تھا حجاب کو لگا کوئی اس کے دل کو قید کر رہا ہے"

"اگر اپ سے پہلے میں مر گئی تو؟؟"

تو کچھ نہیں پہلے تین لوگ تھے قبرستان میں پھر چار ہو جائے گے ار" لوگوں پر فاتحہ پڑھوں گا دنیا نہیں رکے گی_ "وہ لاپرواہی سے بولا

اور حجاب کے انسو گال میں بے اختیار گال میں بہتے گے؟؟

وہ کمازکم اس سے اس جواب کی امید نہیں رکھتی تھی_ وہ یہ نہی نہیں چاہتی تھی کہ وہ فلمی انداز میں اس کے ہونٹوں میں ہاتھ رکھ کر اسے اگے بولنے سے منع کردے مگر یہ بات؟؟

وہ ابھی زندہ تھی اسکے سامنے اور وہ ظالم اس لر فاتحہ پڑھنے کو تیار تھا اگر وہ واقعی اس سے پہلے مر گئی وہ تو شاید اس کے جنازے کو کندھا بھی نا دے

_ وہ روتی گئی اور اذلان نظریں جھکائیں کھڑا رہا

کوئی اور بات؟؟"ائیر واچکا کر اسنے پوچھا تھا"

_ مگر اسکی لال انکھیں دیکھ کر وہ رکا

نہیں اپ جاسکتے ہیں شکریہ اپنے خوبصورت دل کا حال بتانے کے لیے"

اب اسانی رہے گی فیصلہ کرنے کے لئے_ "کہتی اسنے بے دردی سے گال سے انسو رگڑے

وہ بغیر کچھ کہے کمرے سے باہر نکل ایا_
اور پہلا سوال خود سے کیا
میری زندگی مزاق ہے یا کھیل ؟؟ یا پھر تماشہ ؟؟؟

حجاب اس ایک ماہ میں حد سے زیادہ معصروف ہو گی تھی پاکستان اتے ہی اسے ایک بہت اچھی کمپنی سے جاب کی افر ہوئی تھی جیسے اس نے قبول کر لیا تھا_
اب وہ صبح نو بجے افیس کے لئے نکلتیٔ اور شام چار بجے گھر اتی پھر چھے بجے اسے انلاین کلاسسز لینی ہوتی تھی جس میں وہ پاکستان کے ہی بچوں کو پروگامینگ سیکھا رہی تھی جو کہ اس نے بلکل فریٔ رکھا تھا_ تاکہ وہ لوگ جو اس کے خواب دیکھتے ہیں مگر ان کے حالات نہیں ایسے تو وہ بھی اپنا یہ خواب پورا کر سکے_

دو گھنٹے کی کلاس میں وہ پاگل ہو جاتی تھی پہلے اس کا ارادتھا کہ وہ لڑکوں کو یہ کلاسسز دے ہی نا مگر مرتضی نے کہا اگر یہ کام ہی رہہ تو سب کے لیے کرو _ وہ پاکستانی لڑکوں کو جانتی تھی کہ وہ پڑھائی کو لے کر کتنے سیرس ہیں اس کے پاس لگ بھگ بیس لڑکے تھے جن میں سے صرف پانچ چھے تھے جو سیرس ہو کر اس سے سیکھتے تھے باقی سب اس سے بے تکے سوال پوچھتے کبھی بیک گراونڈ میں گانے لگا دیتے اج بھی اس نے ایک لڑکے کو نکال دیا تھا _

سمجھ نہیں اتا یہ عوام کیوں نہیں سدھرتی_ "لیپ ٹاپ بند کرتے اسے" تاسف سے کہا

_ زندگی اس قدر معصروف ہو گی تھی کہ وہ اس بارے میں سوچ ہی نا سکی اج اس وہ کلاسسز دے کر چیئر پر بیٹھی اس بات کے بارے میں سوچ رہی تھی _

ایک ماہ ہونے والا ہے اور اس نے کوئی بھ فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا_ وہ ایک اخری بار اس سے بات کرنا چاہتی تھی وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا وہ اس کے ساتھ رہے گا_ ؟؟ مگر وہ اپنا معیار نہیں گرا سکتی تھی وہ اس سے بھیک نہیں مانگ سکتی تھی_ مگر یہ دل ؟؟ کمبخت کہاں سنتا تھا اس کی ؟؟ یہ دو ہفتے تھے اس کے پاس اس کے بعد ایمن اور ہادی کی شادی تھی اور اسنے فورا اٹلی واپس جانا تھا_

اذلان نے کہا تھا کہ وہ پاکستان ائے گا مگر اٹلی مئں سب کچھ کلئیر کر کے اس کا وہاں بزنس تھا یوں اچانک وہ سب کچھ نہیں چھوڑ سکتا تھا_ اسے وقت چاہیے تھا_

وہ ابھی اسی سوچ میں گم تھی جب موبائیل بجا_

ایمن کی کال تھی_ اسنے انکھیں زور سے بھینچی_

وہ ایک ہفتے سے اسے اپنی ڈھولکی میں انے کا کہہ رہی تھی اور وہ مسلسل اس ٹال رہی تھی اج اسکی اخری ڈھولکی تھی اور پھر کل مہندی_ اج تو ایمن اس سے سخت خفا تھی
_
نور اور مرتضی ایک ہفتے سے روزانہ شام کو وہاں جاتے تھے اور حجاب کے پاس ایک بہانہ تھا کہ اسنے بچوں کی کلاسسز لینی ہے اور وہ وہاں جا کر نہیں لے سکتی_"

اسلام علیکم_"حجاب نے سلام دیا"

"وعلیکم اسلام کہاں ہو تم حجاب؟؟"

"گھر پر ہوں_"

"ٹھیک ہے وہی رہو جس دن مر جاوں گی نا میں اس دن بھی وہی رہنا کوئی ضرورت نہیں ہے انے کی_"

"ہوا کیا ہے ایمن ؟؟" وہ انجان بنی"

"کچھ نہیں ہوا بس میں ہی ڈھیٹ ہوں جو تمہیں بار بار انے کا کہتی ہوں اور اج بھی ڈھٹائی کی اخری حد پار کرتے ہویے تمہیں بلا رہی ہوں_"

"اچھا تم ناراض مت ہو میں بس ا رہی ہوں_"

"مت اوں بلکہ تم رہنے دو تم میری شادی پر بھی مت انا اور نا ہی میری فوتگی پر بزی رہو تم میں ہی پاگل ہوں جو تمہاری کمی محسوس کر رہی ہو_" اس کی آواز میں نمی تھی جو حجاب نے مڑسوس کی

اور فورا اٹھی اپنا عبایا پہنا حجاب سیٹ کیا اس سب میں وہ ایمن کی باتیں ہی سن رہی تھی جو بہت ہی اعلی طریقے سے اسکے بے عزتی کر رہی تھی_

"اچھا میری کچھ لگتی اب فون بند کرو میں ارہی ہوں_"

"مت او تمہارا پیٹرول ضائع ہو گا گاڑی کا میری انسوں کا کیا وہ تو ہیں ہی بے کار فضول"

"بات تو سچ ہے مگر خیر_" گاڑی میں بیٹھتی وہ مسکرا کر بولی

"دفاع ہو جاو_" کہتی ایمن کے لب مسکرائے

اکر بتاتی ہوں اللہ حافظ_ "گاڑی ڈرائیو کرتے مرتضی نے سختی سے منع "
_کیا تھا کہ موبائیل یوز نہیں کرنا

_ تقریبا بیس منٹ بعد وہ اپنی گاڑی اس سیاہ گیٹ کے سامنے رکی
_ایک ماہ بعد ہی وہ اپنے ہی ننھیال میں ائی تھی

_ دروازہ بجایا
_کیسی ضروری کام کے سلسلے میں وہ گیٹ سے باہر نکل رہا جب دروزہ بجا
یہ صرف پاکستان میں تھا کہ وہ دروازہ خود کھولتا تھا پانی بھی خود ہی اٹھ کر پیتا
تھا_ ایسا نہیں تھا کہ اسے یہاں کوئی توجہ نہیں دے رہا تھا بلکہ وہ خود یہاں
اکر اپنا پرانا روپ دھاڑ چکا تھا_ وہ وہی اذلان بن گی تھا جو بھاگ بھاگ کر
فاطمہ کے چھوٹے چھوٹے کام کرتا تھا

دروازہ وہ کھولے گا یہ حجاب سوچ بھی نہیں سکتی تھی_

ایک لمحہ کے لئے دونوں کی نظریں ملی پھر بروقت حجاب نظریں جھکا کر اسکے پاس سے گزر گئی_

"اذلان نے اسے جاتے دیکھ کر کہا_ سلام نادعا واقعی باہر سے ائی کالی بلا"

اس کی بات سن کر حجاب رکی اور اسکی طرف مڑی_

"دعا سلام ان سے کی جاتی ہے جو اس کے حقدار ہو ان سے نہیں جو زندہ جاگتے بندے پر فاتحہ پڑھ دے_" کہتی وہ رکی نہیں اور فورا اندر چلی گی

مطلب اس کی سوئی اسی بات پر اٹکی ہوئی تھی یہ کوئی اتنی خاص بات نہیں تھی کم از کم اس کے لئے تو بلکل بھی نہیں_

_خیر وہ کندھے اچکا کر گھر سے باہر نکل گیا

اندر آتے ساتھ ہی سنے سب کو سلام دیا اور ایمن کے کٹھرے میں کھڑی ہو گی
_

کیا ضرورت تھی انے کی نا اتی ویسے بھی میں تمہاری لگتی ہی کیا"
ہوں؟" چہرے دوسری جانب موڑے وہ بولی

_یہ سب صرف نخرے تھے جو وہ اسے دیکھا رہی تھی
یہ نخرے یہ غصہ یہ ناراضگی ہوتی ہی تو اپنوں سے ہے کیسی غیر پر کہاں مان ہوتا ہے جو ہمارے نخرے غصہ برداشت کرے

اچھا معاف کر دو یار سوری نا_ "اسے گلے سے لگاتی وہ بولی"

ایک شرط پر_"اسکی طرف موڑتی اسنے کہا"

"_عرض کرو"

"_ تم اج رات میرے ساتھ رہو گی اور کل بھی"

ترسو بھی کہونا_"اسے انکھ مار کر کہا"

پرسو بھی_"ایمن اسکی بات کا مطلب سمجھتی بولی"

ہاہہاہاہہاڈرامے باز ہو تم_"اسے گال کھینچتی وہ بولی"

_ اج گھر پر قریبی رشتے دار ا چکے تھے صائم کے گھر کی یہ پہلی خوشی تھی

_ جس کا بے صبری سے سب کو انتظار تھا

اور ان کو تو اس سے بھی زیادہ بے صبری سے انتظار تھا جن کو صائم نے اپنی شہزادی نہیں دی تھی وہ دیکھنا چاہتے تھے ایمن کے اس شہزادے کو جس کی خاطر اس کے باپ نے خاندان کے سب سے اچھے لڑکوں کے رشتے ٹھکرائے تھے

_ لاونج میں سب عورتیں بیٹھی اپن دنیا سجائے ہوئے تھی

_ ایسے میں ایک ہادی ہی تھا جو ایمن کے ساتھ بیٹھا کوا تھا

_ بظاہرہ تو وہ ایمن کے ساتھ بیٹھا تھا _ مگر در اصل وہ ذری کو گھور رہا تھا

_ان کے پچھلے ایک ہفتے سے لڑائی چل رہی تھی
وجہ صرف اتنی تھی کہ زری چاہتی تھی کہ ہادی برات والے دن بلیک شیر وانی پہینے کیونکہ پٹھان فیملی میں ان کے ہالڑ کے شیر وانی نہیں پہنتے تھے مگر وہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر پہینے_ مگر ہادی کے دماغ میں بس مرتضی نے یہ بات ڈال دی تھی کہ شیر وانی کا دور بہت پرانا ہو گیا اور وہ تو ویسے بھی نیو جنیریشن تھی جنہیں پرانی چیزیں اب اولڈ فیشن لگتی تھی
_

اس بات کو لے کر وہ دونوں ہی لڑائی کر رہے تھے
اور اب وہ سب کے درمیان بیٹھا اسے مسلسل اپنی نظروں کے حصار میں رکھ زچ کر رہا تھا
_

اخر زری نے سب کی نظر سے بچ کر نظروں ہی نظروں میں اسے دھمکی دی تھی کہ اگر وہ باہر نا گیا تو وہ اسے چھوڑے گی نہیں
_

_ لیکن وہ ڈھیٹ بنا اسے دیکھ کر مسکراتا رہا

ایمن اپی یہاں لڑکوں کا انا منع ہے نا_ "زری نے ایمن سے کہا"

"_ہاں منع ہے مگر دولہن کے بھائیوں کو نہیں"

نہیں حجاب انکمفرٹیبل ہے اپنے بھائی سے کہے جائے یہاں سے_ "اسنے" حجاب کو بیچ میں گھسیٹا جو زرناب کے بچوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی اپنے نام۔کے استعمال پر وہ حیران ہوئی

نہیں میں ٹھیک ہوں_ "حجاب نے بغیر دیکھے ہی کہ دیا"

جس پر ہادی مسکرایا _

وہ اسے انکھوں ہی انکھوں میں بہت کچھ کہ کر باہر نکل ایا _

زری نے سکھ کا سانس لیا _

اب وہ واپس سے میدان میں اتری تھی _
پہلے سب اپنی اپنی باتوں میں معصروف تھے اب اس نے انہیں ڈھولک پر لگایا تھا _

محفل میں کچھ لوگ محفل کی جان ہوتے ہیں ہادی اور زری انہیں لوگوں میں سے تھے جو جس محفل میں ہوتے اسے محفل کی جان بجاتے تھے _

ہادی کے اٹھ جانے سے صرف زری ہی خوش ہوئی تھی باقی سب تو اس کی باتوں سے اتنا لطف اندوز ہو رہے تھے_

رات کے تقریبا تین بجے کا وقت تھا_ انسان اس وقت سو جاتے ہیں مگر جب انسان بھی اپنے کزنز اور دوستوں سے ملتے ہیں تو بھٹکی روحوں کی طرح رات کے تین بجے بھی اپنی محفل جما کر بیٹھے ہوتے ہیں_

شادی والا گھر تھا ماحول تو بنانا تھا_

ایمن پلیز یار چپ ہو جاؤ اب یار تم تو مسلسل روئی جا رہی ہو_ "زرناب" اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ولی

شادی پسند کی ہو یا ناپسند کی شادی سادی ہی ہوتی ہے اپنے گھر کو چھوڑ جانے کا دکھ تو ہوتا ہے نا

_ اور اس موقع پر تو دادا دادی کی دعائیں

تمہیں پتا ہے زرناب دادو کہتے تھے میں اپنی ایمن کی شادی میں خود ماحول " بناوں گا میرے دادو دادی_ "وہ ایک بار پھر سے چہرہ منہ پر چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اسے اج بے حد وہ یاد ا رہے تھے

ہادی ماما بابا اور بھائیاں تم سب بہت یاد اوں گے یہ دن یہ لمحے سب بہت " یاد ائے گے_ "ہچکچیوں میں وہ بولی

میری جان سب لڑکیوں کو چھوڑ کر جانا ہوتا ہے مجھے دیکھو میں بھی تو رہتی "

"_ ہوں نااب زری بھی رہے گی حجاب سب لڑکیوں نے یہ کرنا ہوتا ہے

_

_ اسکی بات پر ایمن نے اپنا سر زرناب کے کندھے پر ڈالا

دوست رہنا سب چاہیے دادایاں بھی بن جائے _ "ساتھ بیٹھی حجاب کو"

_ اپنے ساتھ لگایا اور دوسری طرف سے زریش کو

کچی عمر کی پکی دوستیاں ہیں اخری سانس تک رہے گی _ "حجاب نے اسکے"

انسو صاف کرتے کہا

چلو یار کیا ایمو شنل کر دیا تم نے "زرناب نے اس سے کہا"

"یار مجھے یہ ٹینشن ہو رہی ہے کہ کل میں شرمانے والی ایکٹینگ کیسے کروں گی مجھے تو شرم نہیں اتی_"ایمن نے کہا

"زاویار بھائی کی ایک جھلک کی بات ہے_"زری نے اسے کہا

"یار تم لوگ کیسی باتیں کر رہی ہو گناہ ملتا ہے پاس بچی بیٹھی ہے شرم نہیں اتی_"حجاب نے کہا

اسکی بات پر وہ تینوں کھلکھلا کر مسکرائی تھی_

"مجھے بھوک لگی ہے یار_"زری نے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا اب اسے بھوک لگی ہوئی تھی

کچن میں جاو فریج کھولو کچھ مل جائے گا اگر مل جائے تو ہمارے لیے بھی "
لے انا ورنہ پانی پی کر اجانا_ "ایمن نے اسے کہا

اوں حجاب میرے ساتھ_ "بیڈ سے اٹھتی اسنے کہا"

یار زری چلی جاونا_ "حجاب کا زراہ بھی دل نہیں تھا یہاں سے اٹھنے کا"

نخرے نا دیکھاو اٹھو_ "اسے کندھے پر تھپڑ رسید کرتی زری نے کہا"

شرم تو اتی نہیں ہے نا جب رات کا کھانا سب کھا رہے تھے تو کھانا تھا نا اس "
وقت نخرے ارہے تھے_ "بیڈ سے اٹھتی حجا اسے سنا بھی رہی تھی

_ جس کی بات پر زری مسکرائی

تمہارا جو دیور ہے نا انتہائی ٹھرکی ہے ٹھرک پن دیکھاتا ہے مجھے_ "کچن" میں اتے زری نے کہا

_دیور وتو بس اسی لفظ میں کھو گئی تھی

_رشتے اتنے جلدی بدل جاتے ہیں
_۔وہ مسکرائی

حجاب کچھ نہیں مل رہا مجھے یار_ "سارے کیبین چھاننے کے بعد زری نے کہا

"_فریج میں فروٹ پڑا ہوا ہے وہی کھالو اب"

اچھا وہی کاٹ دو"شلف پر چڑھ کر بیٹھتی وہ بولی"

کھانا تم نے ہے یا میں نے؟؟"فریج سے فروٹس نکال کر اس کے سامنے" رکھتے حجاب نے کہا

"_دونوں نے"

"_بہت ہی بدلحاظ ہو ہادی ہی تمہیں سیٹ کرے"

_اسکی بات پر وہ مسکرائی

"_ہادی پہلے خود کو تو سیٹ کر لے"

اسکی انکھ کھولی اچانک پیاس لگنے پر وہ کچن کی طرف اہاوہاں سے عورتوں کی آوازیں سن کر وہ کھٹک گیا

رات کے تین بجے کچن کی لائٹ جل رہی تھی اور اندر سے لڑکیوں کی آوازیں _

_ وہ پریشان سے اگیا ایا شلف پر بیٹھی اسے زری نظر ائی اور سیب کاٹتی وہ

_ رات کے تین بجے چڑیلیں ہی جاگتی ہیں اس نے سنا تھا اج دیکھ بھی لیا تھا

___ حجاب فروٹس کاٹ ہی تھی جب اس کا انگلی کاٹ گئ تھی

ہائے اللہ حجاب یہ کر دیا_ "شلف سے نیچے اترے ی زری نے کہا"

زریش درد ہو رہا ہے کچھ کرو_ "خون دیکھ حجاب کی انکھیں بھیگ گئی"

کیا کرو کچھ نہیں یے میرے پاس رکو میں فرسٹ ائیڈ بکس لاتی"
ہوں_ "دروازے سے باہر نکلتی زریا یک دم رکی

_سامنے اسے دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی

بھائی اپ_ "اسنے فورا سر پر دوپٹہ سیٹ کیا"

"_کیا کر رہی ہو اتنی رات کو کچن میں"

_اسکی آواز پر حجاب نے مڑ کر اسے دیکھا

_اس کا دوپٹہ اددھے سر سے کھسک کر گیا

___حجاب نے زخمی انگلی سے ہی وہ سیٹ کیا

_انگلی سے خون کے قطرے فرش پر گر رہے تھے
_حجاب کی انکھوں سے انسو بہ کر تھوڑی سے نیچے گرا

زریش فرسٹ ائینڈ بکس لے او_ "اسے قریب اتے اسنے زری سے کہا"
جو فورا سے باہر نکلی

مجھے لگا کہ حجاب بہت بہادر ہے ہر دکھ درد برداشت کر سکتی ہے مگر چچچ تم "
تو عام لڑکیوں کی طرح زراہ سے کٹ پر رونے لگ گئی_ "اسکی زخمی انگلی کو
ہاتھ میں پکڑتے وہ تاسف سے بولا

درد ہو رہا ہے_ "وہ دبی آواز میں بولی"

ابھی تو بہت سے درد جھیلنے ہو گے_ "اپنی جیب سے ٹشو نکال کر اسکے "
خون کو صاف کرتے وہ بولا

اس کی بات پر حجاب کا دل چاہ وہ چیخ چیخ کر روئے ایک تو زخم کا درد اور اوپر
سے اس کی باتیں انگلی کا درد کم تھا مگر اسکی باتیں دل زخمی کر رہی تھی_۔

_وہ بہت توجہ سے اسکی انگلی سے بہن خون صاف کر رہ تھا

_ زری نے فرسٹ ائینڈ بکس لا کر اذلان کو دیا

_ اسنے اس کے زخم پر پر وڈئن ڈالا تھا
_ ایک دبی سی چیخ اسکے منہ سے نکلی

شش سب انسان سوئے ہوئے ہیں _ "اذلان نے کہا۔"

درد ہو رہا ہے _ "اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچتی وہ بولی"

"_ زریش پٹی نکالیں"

ذری نے سارا باکس دیکھ لیا مگر اسے مخمل کی پٹی نہیں ملی شادید ختم ہو گی
تھی یا پھر کہی اور پڑی تھی _

"بھائی وہ نہیں ہے _"

سنی پلاسٹ ہے ؟" ڈیٹول سے اسکی انگلی کو صاف کرتا وہ مصروف سے "
انداز میں بولا

نہیں بھائی _" اسنے کہا"

اذلان نے اسے دیکھا

کیسی ڈاکٹر ہیں اپ ؟" اسے کہتا وہ اپنی جیب سے والئٹ نکال رہا تھا"

اور حجاب اج صرف اسے دیکھ رہی تھی وہ اس کی پرواہ کر رہا تھا یا صرف احساس؟؟؟

اسنے اپنے وائلٹ سے ایک سنی پلاسٹ نکالا_ اور وائلٹ واپس جیب میں رکھا
_اسنے اسکی زخمی انگلی پر پھونک۔ماری
_اور پھر سنی پلاسٹ اسکی انگلی پر لگایا

_اس کے اس عمل پر نجانے کیوں حجاب کی انکھیں برسنے لگی تھی

زیادہ گہرا زخم نہیں ہے جتنا اس کو ہتھیلی کا چھالہ بناوں گی اتنا ہی درد دے گا_"اس کا ہاتھ چھوڑتا وہ بولا

_اسکی بات پر حجاب نے بھیگی انکھوں سے اسے دیکھا

_اسکے اس طرح دیکھنے پر وہ مسکرایا

خیر اتنی رات کو تم دونوں کچن میں کیا کر رہی تھی؟؟"فریج کھولتے اسنے" پوچھا

کچھ نہیں حجاب اور مجھے بھوک لگی تھی تو کچھ کھانے ائے تھے"زری نے" اپنے ساتھ حجاب کا بھی کہا

لیٹ نائیٹ کراوینگ اچھی نہیں ہوتی صحت کے لئے_"اتنا کہ کر وہ پانی" کی بوتل لے کر کچن سے باہر نکل گیا
_

حجاب ائم سوری میری جان میری وجہ سے تمہیں چوٹ لگ گئ ائم سو"
سوری_ "اسے گلے سے لگاتی زری نے کہا

کوئی بات نہیں_ " بائیں ہاتھ سے انسو صاف کرتی وہ بولی"

"_تم کمرے میں جاو میں فروٹس کاٹ لاتی ہوں"

"_نہیں ساتھ چلے گی"

اب شلف کے ساتھ ٹیک لگائیں حجاب اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں کچھ
_ لمحے پہلے وی کھڑا اس کے ہاتھ کو تھامے اسکے زخم پر مرحم لگا رہا تھا

نجانے کیوں اسے اچھا سا لگا تھا جب اسنے اپنی جیب سے وائلٹ نکالا تھا اور

_اسے سنی پلاسٹ لگایا تھا

_اسنے وہ سنی پلاس چھوا

_زخم کا درد تھا مگر وہ مسکرائی

وہ اس سنی پلاسٹ کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے گی_ اسکی دی ہوئی پہلی چیز کو وہ

_ہمیشہ پاس رکھے گی

وہ تحفہ نہیں تھا اسکے زخم پر لگائی گی مرہم تھی جو اسکے محرم نے اسے اپنے

_ہاتھوں لے لگایا تھا

_خاص نہیں بہت خاص تھا

_یہ زخم خاص تھا اس پر لگی مرہم خاص تھی

_وہ درد ہونے کے باوجود مسکرا رہی تھی

حجاب چلو_"فروٹ کی پلیٹ ہاتھ میں اٹھائے زری نے کہا

"_ہوں چلو"

پلیز لائٹ اف کر دینا_"زری نے کہا اور اگے بڑھی"

حجاب نے کچن کی لائٹ اف کرتے ہوئے ایک بار پھر اس جگہ کو دیکھا_

_جہاں وہ کھڑا اسکے زخم پر مرہم لگا تھا

_ایک اخری وہ مسکرائی اور لائٹ اف کر دی

_کچن ایک بار پھر سے اندھیرے میں ڈوب گیا

_اس اندھیرے میں کییس کی سنہری خوبصورت انکھیں چمکی تھی

_وہ کوئی بھی تھا اسکی انکھیں واللہ بہت خوبصورت تھی

_اسکی مونچھ بھی کافی اچھی تھی

_وہ کوئی بھی تھا کافی ہینڈسم تھا

_جواب اس اندھیرے کچن میں ٹہل رہا تھا

اخر وہ ہینڈ ڈسم ہوتا بھی کیوں نا اخر صبح افیس جانے سے پہلے ایمن اسے
دودھ جو دے کر جاتی تھی وہ ایمن کا لاڈلہ بیلا تھا جس کی سنہیری انکھیں
😂😂😂😂😂😂😂ایمن کی جان تھی
😎(کیا سین تھا دل گارڈن گارڈن)

اگر حجاب اور زری کو پتا چل جاتا کہ اس کچن میں ایمن کا شہزادہ بیلا بھی ہے
_تو شادی والا گھر میں اس وقت چیخے گونج رہی تھی
مگر ایمن کا بیلا چالاک تھا جانتا تھا کہ اسے یہاں ایمن ہی پسند کرتی ہے باقی
_سب تو اسے صرف برداشت کرتے ہیں

فاطمہ کو سخت زہر لگتا تھا یہ سرمئی رنگ کا بیلا وجہ صرف یہ تھی کہ وہ کچن میں بار بار آجاتا تھا اس وجہ سے فاطمہ رات کو سارے برتن کیبین میں رکھتی اور توا اور چولہے پر بھی کپڑا اسے ڈھانپتی اور صبح اٹھتے ساتھ ہی کچن کی شلف پر گیلا کپڑا مارتی سارا کچن صاف کرتی _

یہ بیلا ایسا تھا اگر کچن کے علاوک اسے باہر گاڈن میں رکھتے تو وہ پوری رات شور کرتا تھا صرف کچن ہی اسے پسند تھا صبح ہوتے ہی ایمن اسے دودھ دیتی اور وہ پی کر سارا دن گاڈن میں ساتھ والوں کی بیلی پر لائن مارتا رہتا تھا اور رات کے اندھیرا پھیلتے ہی وہ کچن میں اور فاطمہ کی بے عزتیاں ایمن کو _

ایمن نے بہت بار اسے دور جانے کی کوشش کی لیکن اس بیلے میں ایک عجیب سی کشش تھی جو اوہ اسے دور نہیں جانے دیتی تھی _

ایک بار فاطمہ نے غصہ سے ہادی سے کہا کہ یہ دور کہہ چھوڑاو ہادی اسے

بہت دور چھوڑ ایا مگر رات کو پھر باہر گیٹ پر وہ زور و شور سے دروازہ کھولو

کی صدائیں لگا رہا تھا _

ایمن کی محبت جاگی اور وہ اسے اٹھا کر اندر لے ائی

اور اب اسنے زاویار سے بات کرلی تھی کہ اس کے جہیز تو وہ لوگ لینے کے

حق میں نہیں مگر جہیز میں اسکا بیلا ان کو قبول کرنا ہو گا _

وہ اپنے بیلے پر فاطمہ کے ظلم و ستم نہیں برفاشت کر سکتے تھی _

ایک دفاع اسنے زاویار سے کہا کہ اپنی شادی کے بعد وک اپنے بیلے کے

لئے کوئی اچھی سی بیلی دیکھے ھی اور اسکی شادی کروادے گی _ اور اسکی اس

بات پر زاویار ادھا گھنٹہ ہستا رہا تھا

برائیڈل روم میں اس وقت وہ عروسی جوڑے میں سجی سنواری بیٹھی تھی_

_اس پر زاویار کی محبت کا روب بے حد چڑھا تھا

افشاں بیگم بار بار اکر اسکے صدقے اتار رہی تھی_۔
ان کے اکلوتے بیٹے کی دولہن تھی صدقہ تو اتارنے تھے

زرناب مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے_"اسنے ہاستہ سے زرناب سے کہا"

"_کوئی بات نہیں پیوی ڈریس ہے"

زرناب ہادی اور بھائی کہاں ہیں میری برائیڈل انٹری ماما بابا ہادی اور "
"_بھائیاں کے ساتھ کرنی ہے

لیکن تمہاری انٹری زاویار کے ساتھ ہے_"زرناب نے کہا"

نہیں میں نے کرنی_"اسکی انکھیں جھلکنے کو بے تاب تھی"

وہ بات بات پر رو رہی تھی یہاں زراہ سی بات ہوتی ادھر ایمن کی انکھیں
_بھیگنے لگ جاتی

اچھا رو نہیں جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا خدا کا وسطہ ہے مت رو لوگ سمجھ "
رہے کہ ہم تمہاری زبردستی شادی کروا رہے ہیں بس کردو کون روتا ہے
اتنا_"زرناب نے اسے ڈانٹا

بابا_"وہ ایک بار پھر سسکنے لگے"

ایمن ایمن_"حجاب نے اسے اپنے ساتھ لگایا"

دادو دادی چاہیے_"اسکے گلے لگی وہ روتے ہویے بولی"

ایمن بس جان صبر کرو_"حجاب نے کہا"

دادو دادو"وہ مزید سسکنے لگی تھی"
_اس فاروق صاحب بے حد یاد ایے ان کی باتیں ان کی محبت سب

_اسے بہت مشکلوں سے ان سب نے چپ کروایا تھا

_اب اس کی برائیڈل انٹری تھی

_ایک طرف صائم اور دوسری طرف فاطمہ تھی

_فاطمہ کے ساتھ اذلان اور صائم کے ساتھ ہادی تھا

_فاطمہ کا ہاتھ تھامے صائم کی بازوں پکڑے وہ سٹیج تک ارہی تھی
اسے اس طرح دیکھ کر نور کی انکھیں نم ہوگی وہ وقت یاد ایا جب وہ فاروق
صاحب اور صائم کے ساتھ اسی طرح چل کر ارہی تھی_

_ایمن کا دل بہت زور و سے دھڑک رہا تھا

_سٹیج پر جا کر وہ رکی

۔زاویار نے اگے بھر کر اسی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا

صائم کی روح کانپی تھی باخدا ایک باپ کی روح کانپ گئ تھی اپنی بیٹی کا ہاتھ اس شخص کو پکڑاتے ہوئے_

صائم کی نظروں کو سامنے وہ منظر لہرایا جب اسنے ایک بھائی بن کر اپنی بہن کا ہاتھ ایک شخص کے ہاتھ میں تھمایا تھا اور اج اپنی بیٹی کا ہاتھ تھمار ہا تھا_

بھائی سے باپ بنے کے سفر میں اسنے بہت کچھ کھو دیا تھا_

ایمن کا دل کانپ گیا کیسے ایک دم بیٹیوں کے حقدار بدل جاتی ہیں_

اب وہ زاویار کی ہمراہ سٹیج پر جا رہی تھی مگر اسکی انکھوں میں ابھی بھی انسو تھے_

یہ منظر ہادی نے دیکھا اور اسکی انکھیں نم ہو گی_

"اسکی ایمن اج اپنے دولہے کے ساتھ چلی گئ_"

"_ اذلان کی گڑیا اس کے دولہے کے سنگ چلی گئی"

_ ایمن کی شادی کا انتظار پورے خاندان کو تھا

پورے خاندان نے دیکھا تھا ایمن کے باپ اور بھائی نے اپنی بہن بیٹی کو کیسے رخصت کیا تھا

_ اذلان نے شادی کا انتظار ایسا کیا تھا جو اج تک ان کے خاندان میں کیسی کا نہیں وا تھا

_ یہ سب دکھاوا نہیں تھا یہ سب اذلان کی محبت تھی جو وہ اپنی گڑیا کے خاص دن میں لٹا رہا تھا

_ وہ پیسا نہیں اپنہ محبت اس پر لٹا رہا تھا

_ سٹیج پر وہ دونوں بیٹھے تھے _ ایک خوبصورت مکمل کپل

_ کچھ حسد کی کچھ رشک کی نظریں ان کی جانب اٹھ فہی تھی

صائم نے سہی کہا تھا اسکی شہزادی کے لئے شہزادا ایے گازاویار جیسا ایک
_ اچھا مرد کیسں شہزادے سے کم نا تھا

_ ایمن کو اج اپنی دنیا مکمل لگ رہی تھی

_ پسندیدہ مرد کا ساتھ عورت کو ہواوں میں اڑا دیا ہے
_ اور اج وہ اپنے پسندیدہ مرد کے ساتھ ہواوں میں ہی آڑ رہی تھی

محبت مرد کی تھی اس لیے اج نکاح تک پہنچ گی عورت کی محبت تو اسے فنا
_ کر دیتی ہے

_ کچھ دیر گزری تھی جب رخصتی کا وقت اگیا تھا

_ پچیس سال کا سفر صرف مچھ منٹ کا رہے گیا تھا

_ اذلان اس کے پاس بیٹھا کوئی بات کر رہا تھا

بھائی اپ میری بات پر پلیز سوچیں گا _ "ایمن نے اہسستہ سے کہا"

گڑیا ابھی می جو کہ رہا ہوں وہ سنو _ "اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا"

تمہارے بھائی ہمیشہ تمہارا بھائی رہے گا تمہارے لئے اس کے گھر کے "
" _ دروازے ہمیشہ کھولے رہے گے

_ اسکے کہنے کی دیر تھی ایمن کی انکھیں نم ہوتی جا رہی تھی

_ اب اسکے سامنے ہادیٔ بھی پاوں کے بل بیٹھا تھا

ایک ہاتھ ہادی کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا ہاتھ اذلان کے ہاتھ میں _۔

_ اس خوبصورت منظر کو کیمرا امین نے کیمرے میں قید کیا

ایمن رونا نہیں خبر دار جو روئی تو_ "ہادی نے اسے کہا"

بابا_ "وہ سسکی"

ایمن بچے بہادر بنو میری گڑیا بلکل چپ ہم تمہیں بہت اچھے انسان کو" سونپ رہے ہیں وہ تمہیں بہت پیار دے گا_ "اذلان زاویار کو دیکھتے بولا

_ جس پر زاویار مسکرایا

ان شاء اللہ_ "زاویار نے کہا"

_اب اس پر لال دوپٹہ اوڑاھیا جارہا تھا

اذلان نے اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا_۔

_پھر اسے اپنے سینے سے لگایا

اپنے بھائی کی غلطیاں کوتاہیاں معاف کر دینا گڑیا_ "گود میں اٹھا کر"
_کھیلانے والا بھائی اج اپنی چھوٹی گڑیا کو رخصت کر رہا تھا

بھائی اپ کے ساتھ میں نے وقت گزارا ہی نہیں بھائی_ "اسکے ساتھ کا"
فر تو تھا ہی ھوٹا سا کیسی غلطیاں

مجھے معاف کرو گی_ "؟؟؟ ہادی بے پوچھا"

_اسکی بات پر نم انکھوں سے وہ مسکرائی

_ اسے کان سے پکڑا

_ہادی نے اسے سینے سے لگایا
اور سارا ضبط کھو دیا

_وہ پھوٹ پھوٹ کر بچوب کی طرح رود خا

اسکی ہر بات پر پردہ ڈالنے والی اسکی ہر ضد کو پورا کرنے والی اسکے مستقبل کی فکر کرنے والی اج جا تہی تھی _

"_ وہ شاید کبھی اتنا نہیں رویا ہو گا جتنا اج رو رہا تھا"

_ ہادی بس کر یار بہن کو رلاو گے _ "اذلان نے اسے علیحدہ کرتے کہا"

_ پھر ہادی کو اپنے گلے سے لگایا

_ اب وہ صائم سے مل رہی تھی

صائم نے زندگی میں بہت سے لوگوں کو اوادع کیا تھا مگر اپنی بیٹی کو الوادع کرنا بہت مشکل تھا _

"میری بیٹی بہادر ہے اسنے اچھی بیٹی اچھی بہن بننے کا حق ادا کیا ہے اب وہ اچھی بیوی اچھی بہو بھی ثابت ہو گی _" انکھوں سے انسو نکل کر اسکے سر پر بہ گیا

"بابا باب _" وہ اسکے سینے سے لگی ہچکچیوں میں روئی _

پھر فاطمہ سے ملتے ہوئے وہ روئی _
جو ماں بات بات پر اسے اگلے گھر بھیج دیتی تی اج بیٹی کو اگلے گھر بھیجتے ہوئے بہت بری طرح رہی تھی _ رات کو بھ فاطمہ کا بی پی ہائی تھا _

_اسکی رڈانٹ پر کبھی مسکرا کر کبھی انسو بہانے والی بیٹی جا رہی تھی

میری جان میرا بچہ_ "اسے پیار دیتے وہ بولی"

_وہ اب زرناب سے ملی
_دوست کو الوادع کرنا بھی بہت مشکل ہوتا ہے

_سب سے ملنے کے بعد زاویار نے اسکا ہاتھ تھاما
اور پھر
"دل والے دلہنیا لے گے "

_ایمن نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا

وہ بھائی جیسے اپنے ہاتھوں سے چلنا سیکھایا تھا اج وہ قران پاک کے سائے میں

_ اپنے ہاتھوں سے رخچپت کرر ہا تھا

_دل تو روئے گا نا

_ ہاتھ پکڑ کر اسے چلنا سیکھایا تھا

_وہ چلی گئی تھی

_ فاطمہ اور صائم کی بیٹی ہادی اور اذلان کی بہن چلی گئی تھی

_اب اگلے گھر اس نے قدم رکھنا تھا ایک نئی زندگی

_اسکا ویلکم بہت اچھے سے کیا گیا تھا

ویلکم بھابھی جی_"زاویار کے دوستوں نے ہانگ لگائی تھی"

_وہ مسکرائی
_ پھولوں کی برسات ہو رہی تھی
زندگی ایک دم خواب سی لگنے لگی

_اسکا ہاتھ پکڑے وہ اس اپنے گھر لے ایا

اس ویلکم پر بھی ایمن کی انکھیں نم ہو گی_یہ سب اسکی توقع سے بھی زیادہ خوبصورت تھا_مگر جو پیچھے رہے گیا تھا وہ؟؟ یادیں تھی

_زاویار نے گھٹنوں میں اسکے سامنے بیٹھ کر اسے بکے دیا

"_ وعلیکم زاویار احمد کے دل میں"

_ایمن نے مسکراکر بکے اس کے ہاتھ سے لیا

_ایک بار پھر سے تالیوں کی گونجی تھی پھولوں کی برسات وناشرع ہوئی
_اسمان رنگوں سے بھر گیا

_اتنا اچھاوعلیکم اسکے خوابوں میں بھی نہیں تھا

وہ نہیں جانتی تھی ایسا کونسا عمل تھا جو اسکے رب کو پسند اگیا تھا جس کے
_بدلے میں اسے یہ سب نوازر کا تھا
_شاید اسکا صبر تھا

صبر ہی تھا جو چار سال سے کر اب تک کا

_صبر کا صلہ اللہ دینا ہے اللہ نے زاویار اور ایمن کو بھی دیا تھا

ایک اور محبت کو اللہ نے منزل تک پہنچایا تھا

_دن کے گیارہ بج رہے تھے جب اسکی انکھ کھلی تھی

_انکھ کھولتے ساتھ ہی پہلا خیال وہ تھی

_وہ مسکرایا

_اچانک اسے ایمن کی بات یاد ائی

_وہ جو مسکرا رہا تھا اب اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی

_پالر جانے سے پہلے ایمن اسکے کمرے میں ائی

"_ بھائی اپ سے بات کرنی ہے"

"_جی جی گڑیا بولو"

"_بھائی وعدہ کرے اپ میری بات سننے گے ا"

اج سے پہلے ایسی ٔکوئی بات ہے جو میں نے اپنی گڑیا کی نا سنی ہو حکم کرو کیا چاہیے میری گڑیا کو

"اپ کی خوشیاں اپ حجاب کو منا لے بھائی اپ دونوں کے درمیان انا کی دیوار ہے بھائی میں نے رات کو احجاب کے چہرے پر اپ کے ذکر پر پھیلنے والی مسکان دیکھی ہے بھائی میں نے اسکے ساتھ بچپن گزارا ہے وہ اج سے پہلے ایسے کبھی نہیں شرمائی تھی بھائی میں نے اپکو بھی دیکھا اس کے ذکر پر اپکی انکھیں محبت سے بھر جاتی ہیں بھائی پلیز اپنی زندگی انا کے چکر میں مت پیسے_"

"ایمن جب تم جانتی ہو تو پھر میں ہی کیوں اپنی انا کو مار و وہ بھی تو مار سکتی ہے نا وہ بھی تو مجھے روک سکتی ہے نا زندگی میں سب کچھ کھونے کے بعد میں اب اپنی انا کو نہیں کھو سکتا اگر اسے مجھ سے محبت ہے تو وہ مجھے روک لے ورنہ میں ویسے بھی سب کچھ کھونے کا عادی ہوں_" وہ اخر میں طنزیہ مسکرایا

"بھائی وہ عورت ہے عورت کبھی یہ بات ڈائرکت ںہیں کہے گی کہ اسے اپ سے محبت ہے اس کا ہر عمل اس کی ہر بات سے محبت جھلکتی ہے بھائی اور اپ کے زکر پر اس کے چہرے پر محبت جھلکتی ہے_"

"ایمن گڑیا اج اپکا دن ہے مجھے چھوڑ دے میں خود یہ معاملہ ہینڈل کر لوں گا_" اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتا وہ بولا

بھائی یہ اپکا معاملہ نہیں ہمارے خاندان کا معاملہ ہے بھائی اپ جانتے ہیں ماما کہتی ہیں کہ حجاب کے پیدا ہونے سے پہلے پی حیا ماما نے کہا تھا کہ وہ نور پھوپھو کی بیٹی کو اپنے اذلان کی بہو بنائے گی بھائی انہوں نے تو بس اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا اور اللہ نے ان کی دعا قبول کر لی پلیز بھائی اپ دونوں

ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں اپ دونوں ایک دوسرے کے لیئے ہی بنے ہیں بھائی یقین کرے_"

اسکی بات پر وہ رک سا گیا_ کیا واقعی اسکی ماں نے یہ کہا تھا؟؟

اچھا میں سوچتا ہوں_ "وہ فلحال اسے مطمئن کر رہا تھا"

بھائی خدا کی قسم اٹھاتی ہوں کہ اگر اپ یہاں تکلیف میں ہوئے ہادی مشکل میں ہوا یا میرے والدین پریشان ہوئے تو مجھے وہ محل بھی راس نہیں ائے گا بیٹیوں کی خوشیاں میکے سے جوڑی ہوتی ہے اگر سسرال والے سونے کا نوالہ بھی کھلا رہے ہو نا تو اگر میکے والے ٹھیک نا کو تو عورت کو وہ اچھا نہیں لگتا امید ہے اپ اپنہ بہن کی بات سمجھ گے ہوگے_

وہ کہتی بیڈ سے اٹھی اور باہر چلی گئی

اور وہ ابھی بھی اسی بیڈ پر بیٹھا وہی بات سوچ رہا تھا_

کیا واقعی وہ ٹھیک کہ رہی تھی کیا سچ میں حجاب ؟؟۔

لیکن وہ اظہار کر دے نا وہ اسے روک لے_

وہ روکے گی تو روک جایے گا وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر اسکے پاس روک "

جایے گا مگر وہ اسے روک تو لے_ "

وہ فرش ہو کر کمرے سے باہر نکلا_

سامنے ہی کچن میں فاطمہ نظر ائی_

وہ مسکرایا_

اور چلتا اس کے پاس کچن میں ایا

اسلام علیکم_ "اسے سینے سے لگا کر پیار دیتا اسنے سلام کیا"

وعلیکم اسلام اٹھ گیا میرا بیٹا_ "فاطمہ نے بھی اسے پیار دیا"

"جی _"

بیٹا اس ایمن کے چمچے کو دیکھو کل سے کچھ نہیں کھایا اس نے صبح سے اسے "
دودھ ڈال رہی ہو مگر نخرے دیکھو _"
اس نے اس سرمئی بیلے کی طرف اشارہ کرتے کہا جو دوسری جانب منہ کیا
بیٹھا تھا_ اور سامنے ہی پیلے میں دودھ پڑا تھا _

میں کوشش کرتا ہوں_ "اسنے اس بیلے کو اپنی طرف بلایا"

_اس نے اسے دیکھا اور پھر واپس سے منہ دوسری جانب کر دیا

ماما حیوان بھی محبت کو پہچان لیتا ہے بس انسان دیر کر دیتا ہے_ "اذلان" نے اس بیلے کے نرم بالوں کو چھوتے کہا

حیوان مال اور بچے محبت کی کشش کو بہت جلدی پہچان لیتے ہیں_ اب اگر" "_ یہاں ابھی ایمن ہوتی تو پھر یہ دودھ فوراپی جاتا

اسے ایمن کو دے دیں گے ورنی یہ بیمار ہو جائے گا_ "وہ زمین سے اٹھتا" بولا

ہاں اج ولیمہ ہے نا کل ہادی سے کہوں گی کہ اسے دے ائے اج بھی صبح "
اٹھ کر اسنے مجھے کال کی کہ اسکے شہزادے کو دودھ دیا جائے_" وہ اسے
ایمن کی بات بتاتے مسکرادی

_اسکی بات سن کر وہ مسکرایا

تم فرش ہو جاو میں ناشتہ بنالیا ہے اور اس ہادی کو تو دیکھو ابھی تک گدھے "
بیچ کر سو رہا ہے جیسے کل ائے مہمانوں کو اس انے اٹھائے رکھا تھا ے
ہادی ہادی_" وہ اسے کہتی کچن سے ہی ہادی کو پانگ لگا رہی تھی جو کانوں
_کے اوپر تکیہ رکھے سو رہا تھا

میں جا کر دیکھتا ہوں_" اذلان نے کہا اور اسکے کمرے میں ایا"

_اتے ساتھ ہی لائٹ ان کی

اس کے اوپر سے بلینکٹ اٹھایا

ایمن کی بچی سونے دو جاو یہاں سے_" بلینکٹ واپس لیتا وہ نیند میں بولا"

"_اٹائم دیکھا ہے عقل مند لوگ زیادی نہیں سوتے"
اذلان کیآواز پر وہ فورا سے اٹھا

مجھے بے عقل ہی رہنے دے_" کہتا وہ واپس لیٹ گیا"

پانچ منٹ میں اٹھ کر باہر او ماما کب سے بلا رہی ہیں_" اسے کہتا وہ کمرے"
سے باہر نکلا

پہلے وہ چڑیل نہیں سونے دیتی تھی اب یہ جن نہیں سونے دے گا سونا تو" میری قسمت میں لکھا ہی نہیں ہے نا_

حجاب کب تک تم اپنی زندگی برباد کرو گی ؟؟ اخر بتا کیوں نہیں دیتی کیا چاہتی ہو تم ؟؟ نور نے اس سے پوچھا

"_ ماما میں خود نہیں جانتی کہ میں کیا چاہتی ہو"

کیا مطلب حجاب تم خود ہی بتاو اب تمہارے باپ اور میری عمر ہہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کا دکھ برداشت کرے ہماری رات کی نیندیں اڑ چکی ہیں کہ ہماری

اہک بیٹی جیسے پھولوں کی طرح ہم نے پالا اج وہ اپنی زندگی کے درمیان میں رک سی گئی ہے جو دپرنا سہی بیٹا ہم پر ہی ترس کھالو

_ اسکی بات پر حجاب نے کرب سے اسے دیکھا

ماما_" کہتہ وہ اپنا ضبط کھو کر اسکے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

حجاب ماں سمجھ کر نہیں دوست سمجھ کر اپنا حال دل بتاو مجھے بتاو اپنے دل کی _ کفیت ماں کو بتاو بیٹا تمہیں خدا کا سطہ

ماما مجھے سمجھ نہیں ارہا کہ میں کیا چاہتی ہوں میرا دل بند سا ہو گیا ہے دل ہر" شے سے اچاٹ ہو گیا ہے دل چاہتا ہے بہت دور بہت دور چلی جاوں جہاں "_ میرا نام و نشان بھی نا ملے

ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو حجاب تم اپنے ماں باپ کا لخت جگر ہو ہماری کل کائینات ہو تم_ نور کا تو دل مانوں خلق میں اگیا ہو

ماما اپ ہی کی وجہ سے تو سب سہ رہی ہو ورنہ زندگی سے دل بھر سا گیا ہے

حجاب ایسی باتیں نا کرو خدا کا وسطہ تمہیں اپنے باپ کے سامنے یہ مت کہنا وہ یہ سن کر ہی مر جائے گے

_وہ خاموش رہی

اج شام۔ کو اذلان کی فلائیٹ ہے واپسی کی حجاب_ "نور نے اسے بتایا"

جانتی ہوں_ "گود میں رکھے ہاتھوں کو اپس میں مسلتے وہ بولی"

حجاب مت وقت ضائع کرو بیٹا_ "نور نے ایک اخری بار کوشش کی"

ماما پلیز مجھے لیٹ ہو رہا ہے افیس سے_ "وہ بیڈ سے اٹھی"

حجاب مجھے یقین ہے اگر تم اسے کہو گی کہ مجھے تمہارے ساتھ رہنا تو وہ
رک جائے گا_ "

ماما وہ پاگل نہیں ہے وہ وہاں اٹلی کا شہزادہ ہے ماما وہ وہاں ہل کر پانی خود
نہیں پیتا نوکروں کی فوج ہے اسکے پاس شہرت دولت سب کچھ اس کے
پاس وہاں وہ یہاں ان اکر خود اپنے کام کر رہا ہے یہاں تک کے دروازہ بھی خود
کھولتا ہے ماما وہ پاگل تو نہیں نا جو میرے کہنے پر یہاں رک جائے گا اور وہاں

شہزادوں والی زندگی چھوڑ دے گا وہ میرے کہنے سے تو کیا کیسی کے بھی کہنے سے نہیں رکے گا_" کہتی اسنے اپنا بیگ اٹھایا

میں جا رہی ہوں اج ایک جگہ ویزٹ پر جانا ہے شاید لیٹ ہو جاو اللہ حافظ_"روکھے پن سے کہتی وہ وہاں سے چلی گئی

_وہ سب کو اوادع کہ کہ ائیر پورٹ کے اندر جا رہا تھا

_اس نے ایک اخری بار پیچھے منہ کر کے دیکھا

_ایک اس تھی مگر وہ اب ٹوٹ چکی تھی

_وہ چلا گیا اور صائم کا گھر پھر اب وہی اداسیوں سے بھر گیا تھا

ٹھیک ہے وہ زیادہ بولتا نہیں تھا مگر اس کے ہونے سے گھر میں رونق سی لگی ہوئی تھی

_

"خالہ اپ اداس کیوں ہو رہی ہیں بھائی نے کہا ہے نا کہ وہ واپس جلد ائے گے_ "ذریش نے فاطمہ سے کہا جو کب سے مسلسل روئے جا رہی تھی

"_ میرا بیٹا مجھے بہت یاد ائے گی اسکی"

"ماما یار ہم ہیں نا اپکے پاس اور اب تو ویسے بھی زری بھی ہے اب تو اپ اداس نا ہو_ "ایمن نے بظاہرہ تو فاطمہ کو دلاسہ دیا مگر دل اسکا بھی بہت اداس تھا

ہادی اور رزی کی شادی کو ایک ہفتہ ہوا تھا اور اس ایک ہفتے میں ان کے گھر سہی رونق لگی رہی تھی مگر اب وہ چلا گیا تو جیسے سب کچھ ساتھ لے گیا

لازمی نہیں جو زیادہ بولتے ہوا نہیں کے ساتھ رونق ہو کبھی کبھی کم بولنے والے بھی دلوں میں بس جاتے ہیں

ایک بار پھر سے وہی روٹین شروع ہو گی تھی سب واپس اپنے اپنے کاموں میں معصروف ہو گے

زری نے بھیٔ واپس سے ہوسپٹل جانا شروع کر دیا تھا ہادی نے بھی افیس جوائن کر چکا تھا ہاں البتہ ایمن تھی جو اب گھر میں اچھی بہو بن چکی تھی _

زرناب اور زرباب کے حالات کچھ اچھے نہیں تھے ان کے دو بچے بچے نہیں افلاطافون تھے تین سال کی عمر وہ دادا دادی ماں باپ سب کو تارے دیکھا چکے تھے _

اب تو زرناب کبھی کبھی رونے لگ جاتی تھی _

دونوں کے دونوں بچے زرباب پر ہی گے تھے مستیوں سے بھرے

ہوئے _

زرباب کو تو اس کے کئے کی سزا مل رہی تھی کیونکہ جتنا اس نے اشال اور

حاشر کو تنگ کیا تھا اس سے دس گناہ زیادہ وہ دونوں اس سے تنگ کرتے

تھے

مگر پھر بھی اسے سب اچھا لگتا تھا گھر میں ہمیشہ آوازیں اتی رہتی کبھی

زرناب کی ڈانٹ کی کبھی بچوں کے رونے کی کبھی ان کے چلانے کی

گھر میں سکون تب ہی ہوتا تھا جب وہ دونوں سوتے تھے

سب کی زندگیاں مکمل سی ہو گی تھی بس ایک حجاب تھی جس نے خود کو

الجھایا ہوا تھا _

اور یہ اسکی اپنی مرضی تھی_اس نے خود چنا تھا اپنا یہ سفر اپنی انا کو بچا کر

ابھی بھی وہ افیس سے تھکی ہاری ائی تھی_

سامے ہی لاونج میں اسے نورین بیگم نظر ائی

وہ بغیر کچھ کہے ان کے پاس ائی اور انکی گود میں سر رکھ کر انکھیں موند گئی

کیا ہوا میری بیٹی کی طبعیت ٹھیک ہے؟؟"انھوں نے اسکے بالوں کو"
سہلاتے پوچھا

دادی تھک گئی ہوں بہت زیادہ_"انکھیں موندے اسن کہا"

"تھکاوٹ تو ہو گی دن رات تم لگی رہتی ہو کبھی اپنے کام پر تو کبھی بچوں کو پڑھانے میں _"

"کیا کرو دادی اگر زرا سا بھی فارغ بیٹھوں تو دماغ بہت الجھ جاتا ہے زبان شکوے کرنے لگ جاتی ہے انکھیں بھیگنے لگ جاتی ہی _"

"کچھ بھی ہو جائے حجاب اس رب سے شکوے مت کرنا_"۔

ان کی بات پر اسنے انکھیں کھولی_ انکھوں میں نمی تھی
شکوے وہ تو شکوے شکایت سب کرتی تھی

"دادی سمجھ نہیں ارہا کیا کرو؟؟

"_بس االلہ سے بہتری کی دعا کرو"

_وہ اٹھی

"کہا چلی ؟؟"

کمرے میں_"اتنا کہ کر وہ وہاں سے چلی گئ"

یہ چار سال پہلے والی انکی حجاب نہیں تھی_کاش وہا سے اٹلی بھیجتی ہی نا

_وہ یہاں کشمکش میں تھی اور وہ وہاں زندگی سے بیزار تھا

وہ نا اپنے کام میں دھیان دے رہا تھا اسے ہر جگہ وہی نظراتی تھی وہ گھر کے

_جس کونے میں جاتا اسے حجاب کا عکس دیکھتا

وہ اسے یاداتی تھی بے حساب اتی تھی مگر

انا

وہ اظہار کرنے کے نیچ اجاتی تھی

محبت کرنے والے سب پہلے اپنی انا کا قتل کرتے کیں اور حجاب اذلان سے اپنی انا کا قتل کرنا ناممکن ہے

زاریان تم یہاں بیٹھے ہو اور میں تمہیں سارے گھر میں ڈھونڈ رہی ہوں_"سدرہ اوپر والے کمرے میں اتی بولی

نیچے وہ اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکی تھی مگر وہ اوپر اشال کے کمرے میں موجود تھا_

کیا ہوا پریشان ہو کوئی بات ہے مجھے بتاو_"اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسنے ہمیشہ کی طرح نرم لہجہ میں پوچھا

"نہیں تم بتاو ساری تیاری ہو گی نا؟"

ہاسب ہو گیا بس زرناب گھر سے نکل ائی ہے اور تمہاری چھوٹی نوابزادی "
"_ ابھی تیار ہو رہی ہے

اج اسنے زرناب اور زریش کو ڈنر پر بلایا ہوا تھا

کچھ دیر وہ خاموش رہی لیکن اس سے صبر نا ہوا

ادھر دیکھو زاریان مجھے بتاو کیا ہوا کیوں پریشان ہو ؟؟" اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ "
میں لیتی بولی

کچھ نہیں بس بیٹیاں یاد ارہی ہیں اپنے ہی گھر اج وہ مہمان بن کر ارہی ہیں" تین تین بیٹیاں بیاہ دی ہیں اور اج تینوں مہمان بن کر ارہی ہیں_"اشال کی تصویر کو دیکھتا وہ بولا

"تمہاری بیٹیاں خوشقسمت ہیں زاریان جنہیں ان کے میکے والے بلاتے ہیں تمہاری بہن جس کا انتظار اسکا بھائی کرتا ہے ہماری بیٹیاں جن کا میکہ سلامت ہے اور میں ہوں جس کا نا کوئی میکہ اور نا کوئی انتظار کرنے والا وہ لڑکیاں بہت خوش قسمت ہوتی ہیں جن کے پیچھے ان کے میکے والے ان کا انتظار کرتے ہیں_"اسکے لہجے میں اداسی تھی

"تمہارا میکہ تمہارا اسسرال سب یہی تو ہے میں ہوں نا بتاو میرے ہوتے ہوئے تمہیں کبھی کیسی کی کمی محسوس ہوئی؟؟"اسنے ہوچھا

زاریان تم شوہر ہو لیکن جو رشتہ باپ بھائی کا ہوتا ہے وہ کہی نہیں ملتا تم"
میرے شوہر میرے دوست میری دنیا ہو مگر باپ بھائی کی کمی ہمیشہ رہے
گی_"

وہ مسکرایا_"میری محبت کافی نہیں تمہارے لئے؟؟"

کافی نہیں نعمت ہے یار_"اسکے سینے پر سر رکھا"
تو پھر اداسی کس بات کی اب عمر کے اس حصے میں ہمارے لئے ایک"
دوسرے کی محبت کافی ہے _"

زاریان مجھے تمہارے ساتھ ہی سفر طے کرنا تمہارے ساتھ اپنی عمر کا'
اخری حصہ گزارنا ہے ہر محبوب کی خواہش ہوتی ہے یہ_"

وہ مسکرایا_

"تمہیں میرے اظہار کا انتظار نہیں سدرہ؟"

"_تمہاری محبت کا اظہار تمہارا ہر عمل کر دیتا ہے"

"ایک دل کی بات بتاوں سدرہ"

"_ضرور"

"پہلی محبت کبھی نہیں بھولتی سدرہ کبھی نہیں اج بھی وہ مجھے یاد اتی ہے اج بھی میرا دل بغاوت کرتا ہے میں نہیں جانتا یہ کیوں ہوتا مگر پہلی محبت ہے سدرہ وہ کبھی نہیں بھولتی_"

وہ کیسا شوہر تھا جو اپنی بیوی سے اپنی پہلی محبت کا ذکر کر رہا تھا اور وہ بھی اس عمر میں

"میں سمجھ سکتی ہوں زاریان میں خود پہلی محبت میں گرفتار ہوں اور یہ پہلی محبت کب عشق میں بدلی میں نہیں جانتی_" اسے برا نہیں لگا تھا وہ آج ابھی اسکا حالِ دل اسی طرح سنتی تھی جیسے پہلے سنا کرتی تھی

"تم نے اچھا کیا سدرہ کہ اظہار کر دیا ورنہ خاموش محبت تمہیں کھا جاتی_"

_اسکی بات پر وہ مسکرائی

"اظہار نا کرتی تو شاید پتا نہیں کہاں ہوتی مگر جہاں بھی ہوتی میری روح تمہاری ساتھ ہوتی _"

"لوگ کہتے ہیں جو عورت اسکے پاس خود چل کر خود آتی ہے مرد اسکی قدر نہیں کرتا لوگ سہی کہتے ہیں سدرہ مگر یہ بات تب تک مجھے سہی لگتی تھی ج تک جسم جوان تھا مگر اب عمر کے اس حصے میں بس محبت چاہئے ہوتی ہے جو چاہیے جو مرضی دے _"

"تم سہی کہ رہے ہو مرد واقعی اس عورت کا مزاق اڑاتا ہے اظہار میں پہل کرتی ہے مگر زاریان مردوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیے عورتیں ہر مرد کی طرف نہیں پسند کر لیتی عورتیں مردوں کی طرح دلیر بھی نہیں ہوتی وہ بہت حمت جمع کر کے اظہار کرتی ہیں اور مرد اس حمت کو پیروں تلے روند دیتے ہیں _"

تم انڈائرکٹ مجھے کہ رہی ہو؟؟اسنے پوچھا"

میں سوچ بھی نہیں سکتی اگر تم ایسے مرد ہوتے تو اج میں سدرہ نہیں رہتی"
":_ سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے

"_اور سب مرد میرے جیسے بھی نہیں ہوتے"

"لیکن سب عورتیں بھی تو مجھ جیسی نہیں ہوتی نا؟؟"

بلکل ہر عورت ٹوٹے ہوئے مرد کو جوڑنے کا ہنر نہیں رکھتی_"اسنے"
اسکی گرفت سینے پر مضبوط کی تھی

_ سدرہ اب اسکے دل کی دھڑکن سن رہی تھی
اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے وہ بہت سکون محسوس کر رہئ تھی

زاریان_ "سدرہ نے پکارا"

زاریان ! ! "سدرہ کو اپنی دھڑکن بن ہوتی محسوس ہوئی"

_ وہ سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھنا چاہتی تھی مگر حمت نا ہوئی

_ اسکے ہاتھ یکدم ٹھنڈے ہو گے

_ سدرہ کو لگا اسنے برف ہاتھ میں پکڑی ہو

_ ہمت جمع کر کے اسنے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

زاریان"""وہ چیخی تھی"

زاریان زاریان_ "اسکے لب کانپکائے

زاریان کے ہونٹ نیلے پر چکے تھے_ ہاتھ برف ہو چکے تھے

سدرہ نے اسکے دل۔ پر اپنا ہاتھ تکھا

_ دھڑکن مدھم تھی

زاریان زاریان خدا کا وسطہ تمہیں اللہ اللہ_ "اسکی سانسیں مدھم تھی"

_زاریان کا سر ڈھلک کر بیڈ پر گرا

_وہ بیڈ پر گر گیا تھا

زاریان_"اسکے چیخ گھر میں گونج رہی تھی سارے ملازم۔کمرے میں $ اچکے تھے

زاریان زاریان_"اسکے لب بس زاریان زاریان پکار رہے تھے"

_ایک ملازم نے ایمبولنس کو کال کی

_اس وقت وہ ہسپتال کے کوریڈو میں چکر کاٹ رہی تھی

_ اسے کچھ بھی یاد نا تھا کچھ بھی نا

_ نازر ناب نازریش

_ اسنے کیسی کو بھی کال نہیں کی

_ ابھی اگر کوئی یاد تھا تو صرف زاریان

_ اسکے برف کی طرح یخ ہاتھ _ نیلے ہونٹ _ مدھم دھڑکن

اسکا چہرہ انسو سے تر تھا _ وہ بار بار اللہ سے ایک ہی دعا کر رہی تھی کہ اللہ یہ سب مزاق ہو

کچھ دیر بعد اسے ڈاکٹر نظر ایا

" اپکے پیشنت کو ہارٹ اٹیک ایا ہے ایئم سوری اپنے انے میں بہت دیر کر دی ہم اپکے پیشنٹ کو نہیں بچا سکے _ " ڈاکٹر کہ کر چلا گیا

اور وہ؟؟ وہ رک گئ_ اسکی سانسیں رک گئ

یااللہ "بس اتنا کہ اور فرش پر گر گئ"

اسکے بعد کیا ہوا وہ نہیں جانتی کون کب کہاں سے ایا
_کس نے اسے ہسپتال سے گھر پہنچایا

اور کب وہ دعوت والا گھر ماتم والے گھر میں بدلا کوئی حوش نہیں تھا

_وہ بے حوش تھی

مرتضیٰ افیس میں تھا جب زاریان کے گھر سے ملازم کی کال ائی کہ زاریان کی طبعیت خراب ہو گی اور وہ ہسپتال چلے گے ہیں
_ مرتضی اسی وقت سب کچھ چھوڑ کر ہسپتال پہنچا
_ ہسپتال پہنچ کر اسے پتا چلا کہ وہ سب کچھ کھو چکا ہے
_ پانچ منٹ پہلے ہی اسکا دوست اسکا جگرڑی یار چلا گیا ہے
_

یہ اچانک موت پیچھے رہنے والوں کو زندہ مار جاتی ہیں

اسنے بہت مشکل سے سدرہ کو سہہ بسبھالا اور گھر میں نور کو کال کرے بلایا

زرناب تو گھر پہنچ کر پاگل ہو چکی تھی اسے کچھ سمجھ نا ایا_۔
وہ گھر سے کیا سوچ کر نکلی تھی اور یہاں کیا ہو گیا تھا
_

اور زریش وہ اس سب سے بے خبر اپنے ڈریسنگ کے سامنے گھڑی لیپ سٹیک لگا رہی تھی

زری زری_" ہادی باہر سے کمرے میں اتا چلائا"

"_کیا ہے ہادی انسانوں کی طرح کمرے میں ایا کرو"

زری تمہیں کچھ خبر بھی ہے دنیا کی چلو سب چھوڑو_' اسے ہاتھ سے لیپ سٹیک پھینکتا وہ ولا

"_یہ کیا بتمیزی ہے ہادی میں خالہ کو بتاتی ہوں"

اسکی بات کو نظرانداز کیے وہ اسے باہر لے ایا

_ باہر فاطمہ کے انسو بہاتی انکھوں کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی

کیاہوا خالہ سب ٹھیک ہے ناں کیا ہوا اپکو؟؟" وہ ہادی کی بات کو بھول کر" اب فاطمہ سے پوچھ رہی تھی

_ فاطمہ نے اسے اپنے گلے سے لگالیا
ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا تھا اسکی شادی کو اور وہ یہ دکھ کیسے برداشت کرے گی؟

"_ خالہ بتائیں کیا ہوا ہے مجھے بتائیں خالہ"

زری ادھر بیٹھوں میری بات سنو_"اسے کندھے سے پکڑ کر صوفے ہر" بیٹھاتاوہ بولااور خود اسکے قدموں میں بیٹھا

"_ہادی بتاو کیاہواکیوں تم مجھے ڈرارہے ہو"

"_ میری بات دھیان سے سنااچھاتم بہادر ہو زری"

تم بتاو کیاہواہے میں مر جاوں گی بتاو مجھے_"وہ چلائی"

زاریان انکل ہمیں چھوڑ کر چلے گے ہیں ذری_"اسکاہاتھ تھامے وہ بولا"

بکواس بند کرو ہادی ایسا گھٹیا مزاق کرو گے اب تم میرے ساتھ خالہ خالہ" یہ دیکھے یہ کیا کہ رہا کیا بول رہا ہے یہ خالہ_ "انسو سے تر چہرہ لے کر وہ فاطمہ سے بولی

جو اسکی حالت دیکھ کر ہی رو رہی تھی ابھی تو بہن کی حالات دیکھ کر نجانے دل کتنا زخمی ہونا تھا

تم بول دو ہادی کے یہ جھوٹ ہے ہادی تم تم ہادی بابا ہمارا گھر پر انتظار کر رہے ہیں ہادی انہوں نے ہمیں ڈنر پر بلایا تھا تم بھول گے_"

اسکی باے پر ہادی نے اسۓ اپنے سینے سے لگایا_

تم جھوٹ بول رہے ہو بابا ایسا نہیں ہو سکتا اللہ اللہ_ "وہ اسے دور کرتی صوفے سے اٹھی

_ فاطمہ اور ہادی نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا تھا

"_ اج کوئی زرناب اور زریش سے پوچھتا زندگی کی تلخیاں"

اس وقت سب گھر پر اگے تھے _ جیسے جیسے سب کو خبر ملتی سب یہی کہتے

_ کہ یہ مزاق ہے ابھی کل۔ہی تو وی ان سے ملا تھا

_ کوئی کہتا صبح ہی تو وی افیس میں ملا تھا وہ ٹھیک تھا

غیر وں کا۔یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا اسکی موت کا تو پھر اپنو کا۔ کیا حال ہونا

_ تھا

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بے حوش پڑی ہوئی تھی
اسکے سرہانے نور تھئ

سامنے صوفے پر زری بلکل ساکت سامنے دیکھ رہی تھی اور دروازے کے پاس رکھے سٹول پر زرناب بیٹھی تھی_ نا انکھیں ہل رہی تھی نا لب وہ بلکل ساکت تھی دونوں

کمرے میں مرتضی نور زرباب فاطمہ اور وہ دونوں موجود تھی وراب حجاب بھی اگئی تھی

_سدرہ کو حوش ایا تھا

_اسنے سب کو اپنے ار گرد دیکھا

_وہ فوراً اٹھی

"زاریان زاریان کہاں ہے کہاں ہے وہ؟؟"

ادھر ہی ہیں سدرہ تم_"فاطمہ نے کچھ کہا ہی تھا کہ اس سے پہلے وہ بیڈ سے اٹھی"

مرتضٰی تم سب کیوں ائے ہو باہر کون لوگ ہیں تم زاریان وہ کہاں ہے " کہاں ہے زاریان؟؟"وہ چیخی تھی

_یک دم اسکے ذہن میں جھٹکا ہوا

برف کی طرح یخ ٹھنڈے ہاتھ_ نیلے ہونٹ_ مدھم دھڑکن_ وہ ایک بار ھر بیڈ پر ڈھے سی گئ

_اب انکھوں سے انسو متواتر بہ رہے تھے

وہ کیسے جاسکتا ہے وہ کہتا تھا ابھی جینا ہے وہ_ "وہ بڑ بڑا رہی تھی"

_پھر اسکی نظر زرناب پر پڑی

_اور صوفے پر ساکت سی زری پر

وہ میری بیٹیوں کو یتیم کر گیا وہ مجھے لاوارث کر گیا وہ کیوں گیا کیوں گیا وہ؟؟؟؟ وہ چلائی تھئ

_نور نے اسے اپنے ساتھ لگایا

"نور نور تم اسے کہو وہ اجائے واپس اسے کہو اجائے واپس وہ تمہاری بات مانئے گا وہ تمہاری بات نہیں ٹال سکتا وہ تمہیں اج بھیٔ دل میں چاہتا ہے وہ مان جایے گا تم بولو نور تم اسے کہو وہ اجائے واپس اسے کہو سدرہ مر جائے اسے کہو اسکی بیٹیاں یتیمی کی زندگی گزارے گی تم کہو نور وہ تمہاری بات مانے گا_" وہ بغیر سوچے سجھے بولی جاری تھی اور کمرے میں موجود سب لوگ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے
وی کیا کہ رہی تجی ؟؟
نور اسے بھول گئ تھی_ اس پر جو انکشاف ہوا تھا وہ اب سب بھول گئ تھی
_

اسے وہ منظر یاد ایا_ جب وہ اسکے لیے احتراما کھڑا ہوا تھا_ اسے دیکھ کر
_ نظریں جھکا لینا_ اسے بیک مرور سے دیکھنا
وہ وہ؟؟؟ اسے اگے وہ سوچتی تو شاید اسکا دماغ پھٹ جاتا

مرتضی اسے کہو اجائے وہ وہ تمہارا دوست ہے تمہاری مان لے گا اسے کہو"
ناکوئی کہے اسے کہو اجائے واپس وہ_ "وہ چیخ رہی تھی

_ مرتضی نے اسے دلاسہ دیا

اس عورت نے بہت دکھ سہے تھے_ شاید اس کی قسمت میں دکھ تھے

مرتضی میں مرجاوں گی ُمرجاوں گی اسکے بغیر تم جانتے ہو نا مرتضیٰ میں "
مرجاوں گی اسے کہو اٹھ جائے اٹھ جائے وہ_ "وہ مرتضی کے سینے سے
جالگی تھی

_مرتضی کو اج اس پر ترس ارہا تھا

سدرہ سنبھالو خود کو دیکھو بچیوں کو بھی تمہاری ضرورت ہے ایسے مت
کرو_اسے خود سے الگ کرتا وہ بولا

میں میں پاگل ہو جاو گی ُمیں زاریان کے بغیر نہیں رہے سکتی میری بیٹیاں "
کیسے جئے گی نا ان کے سر پر باپ ہے نا بھائی میری بیٹیاں میری جیسی زندگی
"_ گزارے گی

_وہ پاگلوں کی طرح کہہ جا رہی تھی

_مرتضی نے فاطمہ سے کہا تھا کہ اسے باہر میت کے پاس جا کر بیٹھا دو

_فاطمہ اور نور بہت مشکل سے اسے تھام کر باہر لے کر آئی

_لاونج کے بلکل درمیان میں اسکی میت رکھی گئی تھی

سفید کفن_"اسان نہیں ہوتا اپنے محبوب کو سفید کفن میں دیکھنا"

_اسکے قریب اکر سدرہ نے عین اسکے دل کے مقام۔پر ہاتھ رکھا

یکدم مدھم دھڑکن یاد ائی یخ ڈھنڈے ہاتھ_ نیلے ہونٹ

زاریان_ "وہ ایک بار پھر سے چیخی تھی_ باہر مردوں تک اسکی چیخ سنائی"
دی گئی تھی

تم کیسے چھوڑ کر جا سکتے ہو زاریان تم نے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ رہو گے"
زاریان اٹھو کہو تم مزاق کر رہے ہو اٹھ جاو زاریان خدا کا وسطہ_ "زمین پر
گرتی وہ بولی

اسکی حمت اب اہستہ اہستہ جواب دے گئی تھی_ انکھوں سے انسو مسلسل
بہ رہے تھے مگر زبان اب تالو سے جا چپکی تھی

اب وہ اسکے سرہانے بیٹھی_ مسلسل اسے دیکھ رہی تھی_ شاید وہ اسے حفظ
_کر رہی

" سفید کفن اخری ملاقات"

زرناب اور زریش وہ بھی بلکل چپ تھی _زریش پھر رو کر اپنا دل ہلکا کر رہی تھی مگر زرناب وہ بلکل خاموش تھی _

ایمن نے بہت کوشش کی وہ روئے یک اخری بار وہ رو لے لیکن اسکی انکھوں سے ایک انسو نہیں بہ رہا تھا _

جب زخم حد سے زیادہ گہرا ہو تو انکھوں سے انسو نہیں نکلتے بس دل خون کے انسو دل روتا ہے

ہائے اس بیچاری کی تو ابھی ہاتھوں سے شادی کی مہندی بھی نہیں اتری اور" باپ کا غم مل گیا_"زریش کے ہاتھوں پر مہندی لگی دیکھ کر ایک عورت نے افسوس سے کہا

_وہ اس بات سے انجان مسلسل انسو بہا رہی تھی

_باپ تو باپ ہوتا اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی بھی رشتہ نہیں کر سکتا

اج زرناب اور زریش کی دنیا چلی گئی تھی_باپ کے ہوتے ہی سب رشتے ہوتے ہیں باپ جب چلا جائے تو ہر رشتہ اپنا رنگ دیکھا دیتا ہے_

باپ ایک چھتری کی طرح اولاد کے سر پر سایہ دیتا ہے جو سخت دھوپ میں بھی اور سخت باراش میں بھی سر پر سائہ دیتا ہے

صرف ایک شخص گیا تھا مگر وہ دو بیٹیوں کو یتیم کر گیا تھا وہ ایک بیوی کو تنہا چھوڑ گیا تھا اور وہ ایک بہن کو بھی یتیم کر گیا _

اشال کو تو اج محسوس ہو رہا تھا کہ وہ یتیم ہو گی ہے _ بھائی کے ہوتے کہاں وہ اسے احساس ہونے دیتا تھا _ ماں باپ بہن ایک اچھا دوست سب کچھ ہی تو اسکا بھائی تھا اس کے لئے _ ۔

انکھیں انسو بہا کر اب خشک ہو چکی تھی _
اب وہ خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی _

" زاریان تم نے ہمیشہ امنہ کا ساتھ دیا ہمیشہ امنہ کا ہی خیال کیا اور اج بھی تم امنہ کے پاس چلے گے تم میرے کبھی نا ہوئے _ تم ازل سے امنہ کے تھے _ تم چلے گے امنہ کے پاس مجھے چھوڑ کر _ " وہ اسے دیکھتی دل میں اسسے ہمکلام ہوئی _

جنازے کا وقت ہو چکا تھا مرد حضرات میت اٹھانے آ چکے تھے

_مرتضی نے نور اور فاطمہ سے کہا کہ سدرہ کو اٹھائے

_انہوں نے اسے سہارا دے کر اٹھایا

_وہ خالی نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی

"مرتضی مت لے کر جاو مت لے کر جاو میرے زاریان کو میں نہیں رہے سکتی مرتضی_" اسنے مرتضی سے منت کی

وہ اج خود بے بس تھا_ بچپن کا دوست جو دوست کم اور بھائی زیادہ تھا جس نے ہر مشکل وقت میں اسے سہارا دیا ہر مشکل وقت میں اسکی مدد کی اج وہ چلا گیا تھا_ اج اسے وہ اپنے کندھوں پر رکھ کر لے جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الوداع کرائے گا

"بابا_ "زرناب اٹھی اور بس اتنا کہ اور زمین بوس ہو گی_

بہن بیٹیاں بیوی سب چیختی رہے گئ اور وہ چلا گیا_

اج سے کئ سال پہلے اشال نے اس گھر سے اپنے ماں اور باپ کا جنازہ اٹھتے دیکھا تھا اور اج کئ سال بعد اپنے بھائی کا جنازہ اٹھتے دیکھا تھا_

میت کی اٹھ جانے کے بعد کی وحشت چھا گئ تھی لوگ کھانا کھا کر جا چکے تھے چند قریبی لوگ تھے جو رہے گے تھے_

_ایمن زرناب کے سرہانے بیٹھی اسے حوش میں لارہی تھی

زرباب بھائی اسے ہسپتال لے چلتے ہیں "اسنے زرباب سے کہا"

_وہ ابھی سوچ رہا تھا اس بارے میں بب زرناب نے انکھیں کھولی تھی

بابا_ "اسنے اہستہ سے کہا"

زرناب انکھیں کھولو_ "زرباب نے اسے کہا"

میرے بابابابا_ "اب اسکی انکھیں بھیگنی لگی"

"_ زرباب میرے بابا کو لے او"

_ اسکی بات پر زرباب کا دل زخمی ہو گیا
_ ہ جانتا تھا زرناب کا اپنے بابا کو لے کر پیار
_ پیار تو ہر بیٹی کو ہوتا ہے اپنے باپ سے مگر زرناب وہ اسکا پیار الگ تھا

ایمن اسے میڈیسنز دے دینا مجھے قبرستان جانا ہے_ "زرباب ایمن سے"
کہتا کمرے سے باہر نکل گیا

وہ اپنی بیوی کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا

زرناب اٹھو دیکھو بچے کب سے رو رہے ہیں اپنا نہیں تو بچوں کا خیال"
"_ کرو

_آسکی بات پر زرناب نے ار گرد دیکھا

اٹھو میری جان تمھیں نے توزریش خالہ کو سنھالنا ہے یاد نہیں کہ تم بڑی" بیٹی ہو تم روگ لگا کر نہیں بیٹھ سکتی اٹھو اپنی ماں بہن اور پھوپھو کو سہارا دو

_"ایمن نے اسے کہا

ایمن میرے بابا میرے بابا چلے گے_"وہ کہتی ایمن کے گلے سے لگی"

_اسکے اس طرح رونے پر ایمن کی انکھیں نم ہونے لگی

_وہ سمجھ سکتی تھیٔ اسکا دکھ

اسے چپ کرواکر ایمن نے اسے دوائیاں دی_ اب زرناب اپنے کمرے میں سے نکل کر سدرہ کے کمرے میں جارہی تھی_

ایمن اپی جلدی ائے پلواشہ بہت رورہی ہے_ "حجاب نے ایمن سے کہا"

ایمن بچوں کے پاس گئی_ پورے خاندان میں زرناب کے بچے اگر کسیی کے پاس چپ ہوتے تھے تو وہ ایمن ہوتی تھی_

اسے دیکھ کر دونوں بچوں نے رونا شروع کردیا تھا_

ایمن نے دونوں کو گود میں بھرا_

اسکی گود میں رکھنے کی دیر تھی دونوں خاموش ہوگے

اور پلواشہ سوگی تھی البتہ وصال اپنی گول مٹول انکھیں گھما گھما کر ایمن کا چہرہ دیکھ رہا تھا_

ایمن نے اسکی انکھ پر پیار دیا_

اور اسے اٹھا کر سدرہ کے کمرے کی جانب اگئی جہاں پہلے سے ہی نور اور فاطمہ موجود تھی

_وہ وہی ان کے پاس بیٹھ گئی

_سدرہ کو بلکل چپ سی لگ گئی تھی

_ایمن نے ار گرد دیکھا اسے زریش نہیں ملی شاید وہ اپنے کمرے میں ہو

ایک عجیب سی وحشت پھیلی ہوئی تھی گھر میں_ ہر کوئی خاموش تھا_ مگر دل چیخ چیخ کر زاریان کو پکار رہا تھا_

یہ حصہ ان لوگوں کے لئے جنہیں زاریان کی موت بہت بری لگی یا بورنگ لگی یا کہانی کو لمبا کرنے کی وجہ لگی اس حصہ کو پڑھنے کے بعد مجھے امید ہے اپ لوگوں کی سوچ بدل جایے گی اگر بدلے گی نہیں لیکن کماز کم زاریان کی موت فالتو بورنگ یا کہانی لمبا کرنے کی وجہ نہیں لگے_ اس ناول کی

کہانی کے بارے میں میں نے سب کو پہلے بتایا تھا کہ یہ عام کہانی سے ہٹ کر ہے عام کہانی کے ہیر و ہیر وئن ولن نہیں ہیں اس میں اپ لوگ جانتے ہیں کہ میں نے اب تک اس کہانی کا کوئی ہیر و ہیر وئن نہیں بنایا ہر کرادر اپنے اپ میں ایک کہانی ہے اس ناول کو لکھنے سے پہلے ہی مجھے اس پر تبصرہ کرنے والوں کا اندازہ تھا مگر میں نے پھر بھی یہ لکھا اور میں نے اپ سب کو بتایا تھا کہ یہ کہانی اپکے دل و دماغ میں ہمیشہ کے لئے قید ہو گی کیسی کے لیے منفی سوچ لے کر کیسی کے لئے مثبت اور کیسی کے لئے یہ کہانی اسکے نظریات بدل جانے کی وجہ ہر کہانی ہر کیسی کے سمجھ میں نہیں اتی اور یہ لکھاری جانتا ہے کہ اسنے کتنی گہرای میں جا کر اس کہانی کو لکھا ہے اور یہ بھی ایک قاری ہی جانتا ہے اسنے کتنی گہرائی میں جا کر یہ کہانی پڑھی ہے _ تو اس حصہ کو پڑھ کر شاید کچھ حاصل ہو جائے شاید بہت کچھ حاصل ہو جایے یا پھر شاید صرف وقت ضائع ہو _)

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزر رہا تھا _

زاریان کو گے اج پندرہ دن ہو گے تھے _ اور ان پندرہ دنوں میں سدرہ نے خود کو سنبھال لیا تھا _

اپی اجایے کھانا کھالے _ "اسکے کمرے میں اکر فاطمہ نے کہا"

پچھلے ایک ہفتے سے فاطمہ یہی اسکے پاس تھی _ باقی سب کا بھیٔ انا جانا لگا رہتا تھا _

ہوں ارہی ہوں _ "بیڈ سے اٹھتی وہ اتنا کہ کر واشروم چلی گیٔ"

منہ ہاتھ دھو کر وہ اب ڈنیگ ٹیبل پر بیٹھی تھی _
ایک دو لقمے لے کر اسکا دل بھر گیا _

پچھلے کچھ دنوں سے اسکا کھانا ایسا ہی تھا ایک دو نوالے لیتی اور بس ہو جاتی _ اور یہ ایک دو نوالے بھی اسکے خلق سے کیسے اترتے تھے یہ صرف وہی جانتی تھی _

اپی کھانا کھاو یوں تم خود بیمار ہو جاو گی _ "فاطمہ نے کہا"

"مجھے بھوک نہیں ہے _"

"پچھلے پندرہ دنوں سے تمہیں بھوک نہیں لگ رہی کیا؟"

"فاطمہ میں پچھلے پندرہ دنوں سے صرف سانس لے رہی ہو بس _"

اسکی بات پر فاطمہ کا دل بھر ایا _

فاطمہ اب برتن سمیٹ رہی تھی _ برتن سمیٹ کر اب وہ سدرہ کے پاس اکر بیٹھی _

" اپی ابھی مجھے صائم لینے ارہے ہیں میں اج گھر جاوں گی لیکن فکر نا کرے میں شام تک زریش اور ہادی کو بھیج دوں گی _ "

" تم فکر نا کرو فاطمہ مجھے اب صبر اگیا ہے زریش کو مت بھیجنا وہ یہاں اکر اپنے باپ کی چیزوں کو دیکھ کر تڑپتی ہے اور مجھ سے اپنی بیٹیوں کا تڑپنا برداشت نہیں ہوتا تم لوگ میری فکر نا کرو میں زاریان کی بہادر بیوی ہوں ہر درد برداشت کرنے کی حمت ہے _ " وہ بولتی رہی اور فاطمہ اسے دیکھتی رہی

اپی اپ پریشان نا ہونا میں اپکے ساتھ ہوں سب اپکے ساتھ اپ اکیلئ "

نہیں ہیں_ "اسے دلاسہ دیا

فاطمہ مجھے صبر اگیا ہے اب مجھے کیسی دلاسے کی ضرورت نہیں تم جانتی ہوں کل مجھے میری ایک دوست نے کال وہ مجھ سے تعازیت کرنے کے لیے کال کی مگر اسکا دل اتنا بھاری تھا کہ وہ مجھے اپنے دکھ سنانے لگی تمہیں پتا ہے اسکا شوہر پچھلے چار سال سے معذور ہے ایک کار ایکسیڈنٹ میں اسکا شوہر اپنی ٹانگیں کھو چکا ہے شوہر کے معذور ہوتے ہی سب رشتے داروں نے رنگ دیکھا دیا گھر گاڑی زمین سب بڑے بھائی نے چالاکی سے اپنے نام کرالی ایک بیٹی ہے اسکی جو پچیس سال کی ہو گی ہے مگر گھر کے حالات دیکھ کر کوئی 3 بھی اسے اپنی بہو بنانے کو تیار نہیں کرائے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں وہ اپنے معذور شوہر اور جوان بیٹی کے ساتھ رہتی ہے ایک سرکاری ہسپتال میں دائی کا کام کرتی ہے اور گھر چلا رہی ہے اس نے مجھے

بتایا کہ جب میرا شوہر روز صبح مجھے ہسپتال جاتے دیکھتا ہے تو اسکی انکھوں میں انسو ہوتے ہیں وہ تڑپ جاتا ہے مجھے اس عمر میں بسوں کے دھکے کھاتے دیکھ کر اور اسکی یہ تڑپ مجھے اندر سے مار رہی ہوتی ہے میری بیٹی روز ہم سے چھپ کر سسکیوں میں روتی ہے میرا شوہر روزانہ رات کو درد سے کراہتا ہے مجھے میرے شوہر اور بیٹی کی سسکیاں رات کو سونے نہیں دیتی_ فاطمہ زاریان کہتا تھا کہ میں دنیا کی سب سے بہادر عورت ہوں مگر نہیں وہ غلط تھا دنیا کی سب سے بہادر عورت تو ماریہ ہے وہ رکی اور سانس لیا

فاطمہ نے اسے پانی دیا_ پانی کے دو گھونٹ بھر کر وہ پھر سے بولنا شروع ہو گئی_

فاطمہ ہمیں وقتی تو بہت دکھ ہوتا ہے جب کوئی پیارا ہمیں چھوڑ جاتا ہے ہم اللہ سے شکوے شکایت کرنے لگ جاتے ہیں مگر اب میں سوچتی ہوں ہم

کتنا غلط کرتے ہیں ہم کتنے نادان ہوتے ہیں وہ رب جو ستر ماوں سے زیادہ چاہنے والا ہے وہ کیسے ہمارے ساتھ برا کر سکتا ہے وہ ہماری طاقت سے زیادہ ہمیں دکھ نہیں دیتا شاید میری طاقت اتنی نہیں تھی کہ میں ماریہ کی طرح اپنے شوہر کی سسکیاں سن سکو ایا اہمے شوہر کی محرومی والی زندگی دیکھ سکو شاید میری طاقت اتنی تھی کہ میں زاریان کی موت کا دکھ برداشت کر سکو مگر اسے جیتے جی مرتے نا دیکھ سکو_ میں کتنی پاگل تھی جو اسکے جانے پر اللہ س شکوے کر رہی تھی_ کہتی اسکی انکھوں میں نمی اگئ

اپی تم سہی کہ رہی ہو اللہ ہمیں وہی دکھ دیتا ہے جو ہم برداشت کر سکے" _"اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامتی وہ بولی

اب مجھے صبر اگیا ہے اب میں روتی نہیں ہوں اب میں اللہ سے دعائیں" کرتی ہوں کہ اللہ کیسی بھی بیٹی کے بخت سدرہ امین جیسے نا لکھے_" اپنی انکھوں سے انسو صاف کرتے وہ بولی

لازمی نہیں ہر کہانی کی کا اختتام خوشگوار ہی ہو کچھ کہانیاں ادھوری ہی ہوتی ہیں مگر وہ ادھوری ہر کر بھی ہمیں بہت کچھ سیکھا جاتی ہیں جیسے زاریان اور سدرہ کی کہانی
_
زاریان وہ لڑکا جس نے خاموش اور پاکیزہ محبت کی مگر سے وہ لا حاصل رہی اور پھر اللہ نے اسکے دامن میں دو دو بیویوں کی محبت بھر دی دونوں بیوی کی مخلصی تھی اسکے پاس_ پھر نیا زخم ملا ایک محبت چلی گئ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور اسکے بدلے اللہ نے بیٹی جیسی رحمت سے نواز دیا اہستہ اہستہ زندگی سنبھلنے لگی سدرہ دل کی ملکہ بننے لگی اور اس ملکہ نے ایک اور بیٹی جنم

دیا_ زاریان کی زندگی مکمل ہو گئی اپنی بیٹیوں کے ساتھ وہ خوش تھا اپنی بیوی کی محبت سے وہ مطمئین تھا
_

زندگی ہھر پلٹی اور اپنی لخت جگڑ کو رخصت کرنے کا وقت ایا_ اس دن

زاریان کا دل کانپا تھا جب اسنے امنہ کے جنازے کو کندھا دیا تھا_ مگر جب

اسنے زریش اور زرناب کو زخصت کیا تھا اس دن اسکی روح لرز گئی تھی_

مگر مطمئین تھا وی اہنی بیٹیاں اپنے سے جڑے لوگوں کو سونپ رہا تھا ایک

اسے سونپ دی جھسے خود پالا تھا اور ایک اسے جیسے اسکی بیوی نے پالا تھا_

اور عمر کے اس اخری حصے میں بغیر کیسی محتاجی کے وی اپنی شریک حیات کی

موجودگی میں اس دنیا سے چلا گیا

_بے محتاجی کی موت بھی نعمت ہے جیسے ہر کوئی نہین سمجھ سکتا ہے

ہمیں وقتی بہت غم دکھ ہوتا ہے جب کوئی پیارا ہمیں چھوڑ جاتا ہے مگر ہم

نہیں جانتے کہ اگر وہی پیارا ہماری انکھوں کے سامنے زندگی اور موت کی

جنگ لڑتا تو ہم جیتے جی مر جاتے_ اگر کوئی ہمارا پیارا ہمارے انکھوں کے

سامنے چلا جاتا ہے تو ہمیں اس بات کا بھی اللہ سے شکر ادا کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے سامنے اپنے خلق حقیقی کے پاس گیا ہے فرض اگر وہ کیسی حادثائی موت میں مر جاتا تو کیا خبر ہوتی ہمیں کہ اخری وقت اسکے الوادع کلمات کیا تھے ؟؟ یا پھر وہ کیسی بیماری میں دن رات تڑپتا تو کیا دیکھا جاتا ہے ایک اولاد سے اپنے ماں باپ کا انکھوں سامنے تڑپنا؟ کیا دیکھا جاتا ہے والدین کا اھنی اولاد کا تڑپنا؟؟؟ نہیں برداشت ہوتا_ ہم اسکا علاج خرواتے ہیں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس تڑپ سے نجات حاصل کر لے مگر اخر ایک دن وہ اسی طرح تڑپتا تڑپتا چلا جاتا اور ہم ساری زندگی وہ لمحے یاد کرتے رہتے ہیں جب وہ تڑپتا تھا

_

تو اس محتاجی بیماری کی موت سے بہتر نہیں کہ وہ بغیر کیسی محتاجی کے اس دنیا سے چلا گیا_ اور ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے اللہ کے سپرد کر دیا اس کے جسم کا ہر عضا ہم نے قبر کے سپرد کیا ورنہ حادثائی موت میں بہت کم ہی مکمل اعضا ملے

_

تو اس عظیم ذات کا ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے جب کوئی ہمارا پیارا بغیر کیسی محتاجی کے عزت کے ساتھ اللہ کے پاس جاتا ہے ہم اس وقت بھی اس ذات سے شکوے کرنے لگ جاتے ہیں جس نے ہمارے لیے کتنی ہی بہتری کی ہوتی ہے ہم اس ذات کے کام کے پیچھے کی گہرائی نہیں جانتے اور وقت انے پر ہمیں یہ افسوس ہوتا ہے کہ کاش ہم نے فلاں وقت فلاں شکوہ نا کیا ہوتا پھر کتنا پیار اتا ہے اس رب پر جس نے اپکو اس اذیت سے بچایا ہوتا ہے __

تو شکر ادا کرے ہر اس دکھ پر جس سے اپ گزر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اس دکھ کے بدلے اللہ نے اپکو بڑی ازمائش سے بچا لیا ہے

کہانی ختم ہو جاتی ہیں کچھ ہیپی ائینڈینگ کے ساتھ تو کچھ سیڈ ائینڈینگ کے ساتھ مگر کہانی وہی یاد رہتی ہے جس نے ہماری عملی زندگی میں تبدیلی لائی ہو وہ کہانی دل۔ میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے جس نے ہمیں سبق سیکھایا ہو __

"عملی زندگی میں کبھی ہیپی اینڈنگ ہوتی ہی نہیں ہے عملی زندگی میں ہمیشہ کاش اگر رہ جاتا ہے اور اگر یا کاش اگر نا رہتا تو ہم اللہ کو بھول جاتے یا کاش اگر ہی ہے جو ہمیں اللہ کی یاد دلاتا ہے ورنہ ہم انسان بڑے خود غرض ہیں کاش اگر کے علاوہ اس رب کو یاد نہیں کرتے جس نے ہمیں بنایا"

جاری ہے

"ایک ماہ بعد

_ کچھ دنوں سے اسکا دل بہت بہت گھبرا سا رہا تھا

یوں جیسے کہہ بہت دور کچھ غلط ہو رہا ہو

اسے اج رات پھر وہی خواب ایا جو پچھلے ایک ہفتے سے وہ مسلسل دیکھ رہی تھی

_

وہی اندھیری رات_اسمان سے ہیلی کوپٹر کی آواز_اور لال خون
یہ وہ تینوں چیزیں تھی جو وہ مسلسل ایک ہفتے سے رات کو خواب میں دیکھتی تھی
_
اور اج تو اسکا دل صبح سے گھبرا رہا تھا_اسے لگا شاید اسکا وہم ہے مگر وہ غلط تھی
_

_اج وہ گھر جلدی اگئی وجہ سر درد تھا
ابھی وہ مغرب کی نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی_جب سر سجدے میں رکھا اور دل کو اتنا سکون ملا کہ سجدے میں سر رکھے ہی اسکی انکھ لگ گئی
_

_صرف پانچ منٹ کا سکون تھا اور وہ چیخ کر اٹھی
_اسکی چیخ سن کر مرتضی اور نور بھاگے بھاگے اسکے کمرے میں ائے

حجاب حجاب بیٹا کیا ہوا؟؟"مرتضی نے اسے اپنے ساتھ لگاتے پوچھا"

بابا بابا وہ رو رہا تھا بابا_"اسنے روتے ہوئے بتایا"

کون بیٹا کون رو رہا تھا؟؟"نور نے اسے پوچھا"

"ماما وہ"

"_کون وہ حجاب؟؟"

کون وہ؟؟؟حجاب نے سوچا کون تھا وہ_جو رو رہا تھا سسک رہا تھا_؟؟وہ
_اسکا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکی

بابا_"اسے سینے سے لگی وہ روتی رہی"

اور نور بس اس وقت کو کوستی رہی جب اسنے حجاب کو اٹلی جانے کی اجازت دی تھی
_اپنی جان سی پیاری اولاد کا درد برداشت کرنا نا ممکن ہو رہا تھا

_مرتضیٰ نے بہت مشکل سے اسے خاموش کر دیا
ابھی وہ حجاب کے سرہانے بیٹھا اسکے بال سہلا رہا تھا_اور وہ انکھیں موندے سکون محسوس کر رہی تھی
_مرتضی اسے دیکھ رہا تھا_اسکی بند انکھیں مرتضی کا دل بند کر رہی تھی_وہ ہستی کھیلتی تھی اور اب خود کو صرف کام میں الجھا کر دن بدن کمزور رہی تھی

_کونس والدین ہوتے ہیں جن سے اپنی اولاد کی تکلیف برداشت ہوتی ہے

یہاں نور اور مرتضیٰ اور وہاں حیا اور صائم تھے جو ب سے اذلان کی

_خوشیوں کا انتظار کر رہے تھے

_ مرتضی کے موبائیل بجا

_نمبر انجان تھا_انجان نمبر دیکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل ایا

اور فون کے دوسرے پار اسے جو خبر ملی تھی_وہ اسکی پاوں کے نیچے سے

_زمین کھسک گئ تھی

مرتضی کو یکدم روتا کوا چہرہ نظروں کے سامنے لہرایا

وہ رو رہا تھا بابا"حجاب کی بات کانوں میں گونجنے لگی"

_اسنے انکھیں زور سے بھینچی

اسکی بیٹی وہی غلطی کرنے جارہی تھی جو غلطی اج سے کچھ سال۔پہلے"

"اسکے دوست نے کی تھی_"خاموش محبت

وہ۔ کمرے میں ایاتو سامنے ہی بیڈ پر نور حجاب کے سرہانے بیٹھی اس کے بال سہلا رہی تھی اور حجاب انکھیں بند کیے شاید سکون محسوس کر رہی تھی_

اسنے اہستہ سے نور کو باہر انے کا اشارہ کیا اور خود بھی کمرے سے باہر اگیا_ اسکے پیچھے نور بھی باہر ائی

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے ناں ؟؟"

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے نور حیا اپ حجاب کے پیپرز مجھے لا کر دے ہمیں اج ہی اٹلی کے لیے نکلنا ہے_ اسے کہتا وہ ساتھ ہی موبائیل میں صائم کا نمبر ڈائل کرنے لگا

"اٹلی کیوں خیریت ہے نا اذلان وہ ٹھیک ہے ؟؟"

اکے بتاتا ہوں اپ حجاب کے پیپرز مجھے لا کر دے _ "اسے کہتا وہ فون" کان سے لگا کر باہر کی طرف چلا گیا _

یا اللہ میرا بچہ ٹھیک ہو پلیز اللہ _ "اس کے لئے دعا کرتی وہ واپس حجاب" کے کمرے میں ائی جہاں وہ ابھی بھی بلکیٹ اوڑھے سوئی ہوئی تھئ

نجانے قسمت اسکی بیٹی کے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی تھی _

سٹریٹ لائٹ کی پیلی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی _

گلی اس وقت مکمل سنسان تھی_ ایسے میں اس کا ہاتھ پکڑے گلی کے کنارے دونوں اہستہ اہستہ چل رہے تھے_

اج اسنے زری کو ہسپتال سے پک کر کے کہی باہر گھومنے کا پلان کیا تھا مگر اسنے صاف منع کر دیا_
اس لئے اب وہ اسے اپنی پسندیدہ گلی میں لے ایا جہاں جس گلی میں کھیلتے ہوئے اس کا اور ایمن کا بچپن گزرا تھا_

"ہادی کافی ٹائم ہو گیا ہے اب گھر چلتے ہیں_" وہ پچھلے ادھے گھنٹے سے وہاں چہل قدمی کر رہے تھے_

"مجھے اس گلی سے بہت محبت ہے زری_"

"کیوں اس گلی میں تمہاری کوئی پرانی محبوبہ رہتی ہے ؟؟"

_اسکی بات پر وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا
زاریان کی موت کے بعد یہ پہلا ایسا جملہ تھا جو زری نے اپنی پرانی ٹون میں
_بولا تھا

اہہ کیا یاد دلا دیا_ "وہ اب مکمل ہادی بن چکا تھا جو اسے چھیڑنے کا کوئی"
موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا

"_اب یاد اہی گیا ہے تو سنا دو اپنی محبوبہ کا کوئی قصہ "

میں سیوین کلاس میں تھا جب مجھے پہلی محبت ہوئی ہائے کیا لڑکی تھی وہ"
گھنی پلکیں گلابی لب سفید رنگنت بھرے بھرے گال حسن کا پیکر تھی وہ

میرے ساتھ ٹیوشن میں پڑھتی تھی مگر ہائے رے قسمت وہ نالائق تھی ہمشہ کلاس میں فیل ہوتی تھی اس لئے سولہ سال کی ہو کر بھی پانچویں میں تھی مگر مجھے اس سے بہت محبت تھیٔ_ "وہ ایسے اسے یہ سب سنا رہا تھا جیسے وہ واقعی اپنے کیسی دوست کو اپنی پیار بھری داستان سنا رہا ہو

"اچھا پھر کیا ہوا؟؟"

پھر کیا زمانہ ہمارے درمیان اگیا اور اس ٹوئیشن والی باجی کی شادی ہو گی اور" ہم دونوں جدا ہو گے_ "ہایے رے محبت کے دکھ

پھر؟؟"زری نے تجسس سے پوچھا"

"کی۔ پھر مجھے دوسری اور تیسری محبت دونوں اکٹھے ہو گی واہ کیا کمال

لڑکیاں تھی دونوں اپس میں کزن تھی ایک بہت خوبصورت تھی اور

دوسری کا بس گزارا ہی تھا لیکن دونوں ہی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی اور

میں ان سے_"

"اچھا بھر کیا ہوا تھا؟؟"

"پھر بس کیا میری ان کے ساتھ انکھ مٹکا چلتا رہا پورا سال اور ایک دن ان

لوگوں نے گھر شفٹ کر دیا اور میں پھر سے اپنی محبوبہ کی یاد میں اپنی زندگی

گزارنے لگا_" وہ بہت دکھ سے کہ رہا تھا

"اچھا اور یہ محبت تمہیں کس کلاس میں ہوئی تھی؟"

آٹھویں میں ہو گی تھی پھر چوتھی محبت مجھے کینیڈا میں ایک گوری سے "
"_ ہو گی تھی ہائے کیا لڑکی تھی پر منحوس وہ غیر مسلمان تھی

"اور پانچویں محبت کا کیا سین ہے؟؟"

وہ اجکل افیس میں ایک کولینگ ہے اس سے ہو رہی ہے ابھی ہوئی نہیں "
"_ بس ہو رہی ہے

کوئی بات نہیں وہ صائم انکل کروادے گے _ "اسنے کہا"

_ اور ہادی اسکی بات سن کر قہقہ لگا کر ہسنے لگا

اسکا قہقہ ابھی رکا ہی تھا جب کہی سے آواز ائی"

"_ میں سیونتھ کلاس میں تھا جب مجھے پہلی محبت ہوئی ہائے کیا لڑکی تھی

_ ہادی نے فوراً زری کے ہاتھ میں موجود موبائیل دیکھا

زری یہ مزاق تھا _ " وہ جانتا تھا زری اگے کیا کروائی کرے گی "

میں جانتی ہوں میری جان یہ مزاق تھا مگر صائم انکل خالہ ایمن اپی نور "
انٹی یہ سب تو نہیں نا جانتے _ " ریکارڈنگ بند کرتے اسنے کہا

" _ اچھا تو تم مجھے بلیک میل کرو گی "

نہیں میں تمہیں بلیک موشن کروں گی _ " اسنے ہستے ہوئے کہا "

سہی ہے کرو جو بھی کرنا میں نہیں ڈرتا کیسی سے بھی--- سوائے"
تمہارے سسر کے_"اسنے اخری بات رک کر کہہ

جی جی میں جانتی ہوں بیٹا تمہاری پہلی دوسری پانچویں ساری محبتوں سے"
"_نکاح پڑھوائیں گے انکل دیکھنا

یار مزاق تھا خدا کی قسم تمہارے علاوہ کیسی کو انکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا یار"
میں تو نائینتھ کلاس میں ہی تمہارا دیوانہ ہو گیا تھا گے ضرورت ہی نہیں
"_پڑی محبت کی

نائینتھ کلاس بیٹا پڑھنے والی عمر ہوتی ہے اور تم ان کاموں میں پڑ گے"
"تھے؟؟

"کن کاموں میں؟؟"

محبت وحبت کے کاموں میں_"زری نے کہا"

"میں نے کب کہا کہ مجھے تم سے نائنتھ کلاس میں محبت ہوئی تھی پسند اور محبت میں زمین اسمان کا فرق ہوتا ہے اور پسند تو کوئی بھی کیسی بھی عمر میں اسکتا ہے ہاں البتہ محبت انسان کو میچیور ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے اجکل بچوں کو لگتا ہے کہ بس کوئی اچھا لگا تو محبت ہو گی محبت میچیورٹی کا ہی ایک حصہ ہے یا پندرہ سولہ سترہ سال کی عمر محبت کرنے کی نہیں خواب دیکھنی کی ہوتی ہے وہ خواب جن کی تکمیل۔کے لیے محنت کرتے ہیں_"وہ اج کافی گہری بات کہ گیا تھا

"_اچھا تو صدر اعلی اپ ہی بتائیں محبت کی کونسی عمر ہوتی ہے"

"محبت کھیل نہیں جو بچے کھیلے میو چیور ہونا پڑتا ہے پھر محبت ہوتی ہے پسند
کیا ہوا شخص لازمی نہیں کہ محبت بھی ہو _"

"مطلب تمہیں ابھی مجھ سے محبت نہیں ہے کیونکہ میں تو تمہیں پسند تھی
ناں _"

"تم سنتی نہیں ہو میں نے کہا لازمی مطلب ہر وقت ہر کیس میں ایسا نہیں
ہوتا _"

"اچھا تم اب زیادہ محبت کے استاد نا بنو اور گھر چلو کافی دیر ہو گی ہے خالہ
پریشان ہو رہی ہو گی _"

"_ تمہیں خالہ کی بہت فکر ہے مگر خالہ کے بیٹے کی نہیں"

بلکل نہیں ہے زراہ سی بھی نہیں ہے_ "اسکے اس طرح کہنے پر ہادی نے "
_اسے بہت غور سے دیکھا

میں اج خوش ہوں مجھے میری وہی زری مل گئی جس سے میں نے محبت کی"
تھی_ "ہادی نے کہا اور زری کے ہاتھ میں اپنی گرفت مضبوط کی

_دور کہی چھت پر اس وقت تیسری جنگ عظیم چل رہی تھی

"_ ثناہ دیکھو تم بلکل بھی سہی سے نہیں بنا رہی ویڈیو مجھے دو میں بناوں"

تم سے بڑی ہوں میں اور جس پیج پر تم نے یہ ویڈیو اپلوڈ کرنی ہے اسکی "
یوزر میں ہوں اس لیے خاموش رہو_ "اپنا بڑا ہونے کا روب جمایا گیا تھا

لیکن اڈیٹ تو میں نے کرنی ہے ناں_ "ثنا نے کہا"

بے شک اڈیٹ کروں مگر جہاں اپلوڈ کرنی ہے وہاں کی مالکن میں "
ہوں_ "وڈیو بند کرتے کہا

کیوں تم انسٹا گرام کے اونر کی بیوی ہو جو مالکن ہو میں ماما کو جا کر بتاتی ہوں "
کہ تم چھپ چھپ کر چھت سے نیچے ایک کپل کی وڈیو بنا رہی تھی اور اسے
مجھ سے اڈیٹ کروا کر اپنے انسٹا پر ڈالو گی اور پیش ٹیگ مین کپل گولز لگاوں
گی اور سونگ رومینک لگاو گی صبح میں سب بتاوں گی ماما۔کو_ "وہ ایک ہی
سانس میں اگلی ساری کروائی بتا چکی تھی

بلکل میرے ساتھ رہے کر سمجھدار ہو گی ہو چلو شاباش اب اس کا اڈیٹ" کرو_"فون اسکو پکڑاتی زینب نے اپنی بہن سے کہا

زینب نے غصہ سے فون تھاما_"بتمیز کا لقب دینا نہیں بھولی"

اب وہ چھت پر رکھی کرسی پر بیٹھی وہ وڈیو اڈیٹ کر رہی تھی اور زینب اس کپل کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے باتیں کرتے چل رہے تھے

ہاو سویٹ_"اسنے فلائینگ کیس کی تھی"

ہاو سویٹ ائی بڑی انگریز کی اولاد ماشاءاللہ بولتے ہیں_ "ثنا نے اسکی نقل" اتارتے کہا

چپ کرو اور اپنا کام کرو_ "اسے ڈانٹا"

ایک دفاع تمہاری شادی ہو جائے پھر میں بھی تمہاری اور اپنے معصوم جے جو جی کی لڑائی کی وڈیو اس طرح پوسٹ کروں گی اور ہیش ٹیگ ہو گ "" "اکپلز رولا _

اسکی بات پر زینب ہنسی_

"یہ لو ہو گی اڈیٹ اپ سونگ میں سلیکٹ کروں گی _"

_ گڈ گرل _ "زینب نے اسکے ہاتھ سے فون کھینچا"

رات کی اندھیری میں سٹریٹ لائٹ کی پیلی روشنی میں مہندی رنگ کے قمیض شلوار پہینے سر پر دوپٹہ رکھے وہ لڑکی سیاہ رنگ کے قمیض شلوار پینے بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے ہوے اپنے شوہر کے ہاتھ پکڑے ایک سنسان گلی میں چہل قدمی کر رہی تھی
_

کرونا پوسٹ رک کیوں گئی _ "ثنا نے زینب سے پوچھا جو وڈیو پوسٹ " کرتے کرتے رک گئ
_

تمھیں نہیں لگتا ہمیں ایک بار ان سے پوچھ لینا چاہیے جن کو ہم نے چوری " چھپے کیپچر کیا ہے اوں نیچے چل کر جلدی سے ان سے پوچھ لیتے ہیں _ "اسے کہتی وہ دونوں اب نیچے کی طرف بھاگی

_گیٹ کھولا تو سامنے ہی وہ دونوں تھے

_اس ساہ گیٹ کا دروازہ کھولنے پر ہادی نے رک کر اس گھر کو دیکھا

ایکسکیوز می_"زینب نے کہا"

وہ دونوں رکے اور ان دو بچیوں کی طرف دیکھا جن کی عمر لگبھگ سولہ سترہ سال۔ تھی

پلیز اگر اپ لوگ برا نا مانے تو ہم اپکی یہ وڈیو اپنے انسٹا اکاونٹ پر لگا سکتے ہیں پلیز_"زینب نے پوچھا

کونسی وڈیو بچے؟؟؟_"ہادئ نے حیرانگی سے کہا"

یہ والی_ : "ثناہ نے وڈیو دیکھائی جہاں ان دونو کی بیک سائیڈ کی ابھی ہی" کی وڈیو تھی

_وڈہو دیکھ کر ہادی مسکرایا

کیسی کو بغیر اجازت کیپچر کرنا بری بات ہے اپکو پتا ہے یہ بات_ "ہادیؑ" نے کہا

جی انکل ہمیں پتا ہے مگر اپ لوگ بہت اچھے لگ رہے تھے اس لئے کرلی" "_ پلیز سوری

انکل؟؟؟ کون ہے یہاں انکل_ ہادی نے ار گرد دیکھ کر انکل ڈھونڈنا چاہ"

اپ تھے ناں بھائی_"ثناہ نے فورا بات سنبھال لی"

او کے بچے اپ کر لو"زری نے کہا:

او کے تھیکیو سو مچ سسٹر_"زینب نے کہا"

_وہ بس مسکرائی

اچھا اپ مجھے انسٹا پر فالو کرے گی ٔنا؟؟"زینب نے پوچھا"

"_شئیور"

زینب نے اسے اپنی انسٹا ائی ڈی بتائی اور ان دونوں کا شکریہ ادا کرے وہ بہنیں واپس اپنے گھر میں چلی گئی اور وہ سیاہ گیٹ واپس بند ہو گیا

کتنی تبدیل ہو گی ہے نازندگی پہلے بچے ملتے تھے اور دوست بن جاتے تھے اور اب بچے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں فلاں جگہ فلاں ائی ڈی فالو کر لے_ ہادی نے کہا

"_ دنیا ترقی کر چکی ہے"

لیکن پتا نہیں کیوں مجھے یہ ترقی نہیں پسند اس ترقی نے بچوں کی" معصومیت چھینچل لی ہے_ "پہلے گلیوں میں مٹی سے کھیلتے تھے اور اب ایک دوسرے کو ریلز بھیجتے ہیں اس سب میں بہت کچھ بدل گیا_ "ہادی _اس گلی میں چکر کاٹ رہا تھا اور اسے اپنا بچپن یاد ا رہا تھا

_زری کچھ کہنے والی ہی تھی جب ہادی کا موبائیل بجا

بابا کی کال ہے_"ہادی نے کہا"

بیٹا اج نہیں چھوڑے گے گھر والے بغیر بتائیں ڈیٹ پر نکلے تھے_"زریٰ" نے کہا

_ہادی نے اسکی بات سن کر مسکرا کر فون ریسیو کیا

اور فون کے اس پار جو خبر اسکے باپ نے اسے خبر دی تھی وہ سن کر اسکے پیروں تلے سے زمین نکال گئی تھی
_

"کیا ہوا خیریت ہے سب ؟؟"

"کچھ بھی خیریت نہیں ہے زری بابا کی کال تھی وہ بتا رہے ہیں کہ اذلان بھائی کو گولی لگی ہے وہ اٹلی میں ای سی یو میں ہیں _"

"اوہ مائے گڈ یہ کب ہوا کس نے کیا یہ ؟؟" ابھی کل شام ہی تو اسکی بات ہوئی تھی وہ بلکل ٹھیک تھا

"پتا نہیں گھر چل کر پتا چلے گا_" گاڑی کی طرف اتے اسنے کہا _ ایک بار پھر وہ اس گلی سے چلا گیا

"ہادی مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے اذلان بھائی کی پتا نہیں ان کے پاس کوئی ہو گا بھی نہیں_" اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھی وہ کافی فکر مندی سے بولی

فکر تو مجھے بھی بہت ہے زری پتا نہیں ان کی زندگی میں چل کیا رہا ہے کیسی "
کو کچھ سمجھ نہیں ارہاا_" وہ بے حد رش ڈرائیونگ کرر کا تھا اگر کوئی اووقع
ہوتا تو زری اسے بتاتی مگر ابھی انہیں جلد از جلد گھر پہنچنا تھا
_

کیا ہوا میری بیگم کو_" اسکے گرد بازو کا حصار باندھتے زاویار نے پیار سے "
پوچھا

کچھ نہیں بس دل گھبرا رہا ہے_" اسمان پر چمکتے چاند کو دیکھتے وہ بولی "

کیوں دل کیوں گھبرا رہا؟؟

_پتا نہیں بس دل عجیب سی کفیت میں مبتلا ہو گیا ہے

اچھا او باہر چلتے ہیں ائسکریم کھانے_ "زاویار نے ک"

"_ نہیں زاویار میرا دل نہیں چاہ رہا"

ارے تم سے کس نے پوچھا کہ دل چاہ رہا کہ نہیں چلو بس_ "اسکے کلائی" پکڑ کر وہ گاڑی کے پاس لے ایا

"_ اچھا میں عبایا تو پہن لو"

"_ رہنے دو میں ساتھ ہوں نا"

اپ ساتھ ہیں تو کیا مطلب لوگوں کی نظروں پر تو اپ کا اختیار نہیں نا"
ویٹ کرے میں بس پانچ منٹ میں ائی_"اسے کہتی وہ اندر چلی گئی

اور ٹھیک دس منٹ بعد وہ واپس ائی اپنے اسی سیاہ عبائے اور سرمئی حجاب"
"_میں

چلیں اب_"زاویار نے اجازت مانگی"

"اگر میں کہوں نہیں تو؟؟"

پسندیدہ عورت تھی اسی لئے اپنے پسندیدہ مرد کے سامنے نخرے دیکھا رہی
تھی

تو پھر بھی چلیں گے میں نے اج سے پہلے تمہاری سنی ہے_ "وہ فخریہ"
انداز میں کہتا اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا

_گاڑی اس وقت اسلام آباد کی سڑک پر اپنی رفتار سے چل رہی تھی

زاویار اسکی کیسی بات پر مسکرا رہا تھا جب اسکی نظر ایمن کی سیٹ پر گئ جہاں
_کافی زیادہ حجاب پینز لگی تھی

_وہ بس مسکرایا

یہ حق صرف مرد کی پسندیدہ عورت کے پاس ہوتا ہے وہ جہاں دل چاہیے
جب دل چاہیے اپنی مرضی کر سکتی ہے

ابھی اسنے ائسکریم منہ کے قریب کی ہی تھی جب جیب میں رکھا موبائیل بجا_

ہادی کا نمبر دیکھ کر اسنے کال ریسیو کی

_رات کے دس بجے ہادی کی کال انا اسے مشقوق کر رہا تھا

وہ اسے افیس کی ضرورہ کال کا کہ کر اسے تھوڑا فاصلے پر جا کر کال اٹینڈ کرنے لگا

اور جو خبر اسے ہادیٔ نے دی تھی اسے سن کر ہی زاویار جان گیا تھا کہ ایمن کا کیا ریکشن ہو گا اس لئے اسے یہاں آرام سے ائیکسریم کھلا کر اسکا مائینڈ فرش

کر کے وہ اسے گھر لے ایا اور گھر اکر اسے بتایا تھا کہ اذلان کو گولی لگی ہے اور وی ائی سی یو میں ہے اور یہ سنتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جس پر افشاں بیگم نے زاویار سے کہا کہ اسے اپنے میکے لے جائے اور اس طرح رات کے گیارے بجے اسے اپنے گھر لے ایا تھا_

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب حجاب کی انکھ اچانک سے کھلی_ اسے یاد ایا کہ وہ مغرب کے بعد سوئی تھی اور عشاء کی نماز کہی بیچ میں ہی ہوئی تھی اور وہ بے خبر سوتی رہی_

میں کیسے اتنی بے فکر ہو کر سو سکتی ہوں_ "اپنے اوپر سے بلیکٹ اتار کر" سائیڈ پر پھیکنتی وہ واشروم کی جانب چلی گئی_

_ وضو کر کے وہ اباہر ائی اور کمرے میں مرتضی کو دیکھ کر حیران ہوئی

"_ کیا ہوا اباباپ یہاں سب خیریت ہے"

کچھ نہیں بس اپنی بیٹی کو دیکھنے ایا تھا اج بہت عرصے بعد وہ بے فکری کی"
"_ نیند سوئی ہے

جی بابا پتا ہی نہیں چلا اج تو بہت زیادہ سوئی ہوں اج میں نماز بھی رہ ہے"
گی_ "اسکا سر پر دوپٹہ رکھے دیکھ کر مرتضی سمجھ گیا وہ نماز پڑھنے والی ہے

"_ کوئی بات نہیں میرا بچہ اپ نماز پڑھو پھر باہر اجاوں ڈنر کرے"

اپنے کھانا نہیں کھایا بابا؟؟"رات کے گیارہ بج رہے تھے اور مرتضی کو" اٹھ بجے ہر حال۔میں رات کا کھانا چاہیے ہوتا تھا

میرا بیٹا سویا ہوا تھا اسکے بغیر کیسی کھاتا میں شاباش نماز پڑھ کر او سب اپکا" ویٹ کر رہے ہیں_"اکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتا وہ کہ کر باہر چلا گیا

اللہ سب کتنا خیال رکھتے ہیں میرا کیسی نے بھی کھانا نہیں کھایا افف خدایا کیسے سو گی میں اج اتنا_"خود سے کہتی وہ جائے نماز بچھا کر نماز ادا کرنے لگ گئ

تقریبا بیس منٹ بعد وہ نماز سے فارغ ہو کر باہر ائی جہاں سب اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے_

اسنے خاموشی سے کھانا کھایا کھانے کے دوران مرتضی اور نور بس یہی سوچ رہے تھے اخر اسے کیسے بتائے_؟؟

_کھانا کھا کر وہ بیٹھی تھی جب مرتضی نے اسے اپنے پاس بلایا

اسے اپنے ساتھ لگایا

"بیٹا اپ میرے بہادر بچے ہو ناں؟؟"

جی بابا میں بہادر ہوں بہت زیادی بھلا سید مرتضی علی شاہ کی بیٹی کمزور ہو سکتی ہے_"؟؟

شاباش مجھے اپنے بچے سے یہی امید تھی اب میں اپنی بیٹے کو جو بات بتاوں "
"_ گا وہ اپ تحمل سے سنو گے

باباب میرا دل گھبرا رہا ہے پلیز بتائیں کیا بات ہے ؟؟" اسنے فکر مندی "
سے پوچھا

بیٹا ازلان کو گولی لگی ہے وہ ائی سی یو میں ہے اور مسلسل تمہیں بلا رہا ہے "
اس لئے ہمیں اج صبح سات بجے کی فلیٹ سے ہی اٹلی جانا ہے_ "وہ کہ رکا
تھا اور حجاب کے انسو گال میں بہنا شروع ہو گے تھے

بابا میں نے کہا تھا نا وہ رو رہا ہے وہ پکار رہا بابا_ "وہ ہچکچیوں میں بہت بری "
طرح سے روتے ہوئے بولی

حجاب اسیے رومت بیٹا_ "نور نے تڑپ کر کہا"

_اسے دادی نے اپنے ساتھ لگایا

دل زخم کھاتے ہیں مگر زبان سے ہمیشہ شکر کا کلمہ نکلے وہی لوگ فلاح" پانے والے ہیں میری بیٹی اللہ سے دعا مانگو وہ اگ کو بھی ٹھنڈا کر سکتا ہے مچھلی کے پیٹ میں بھی حفاظت کر سکتا ہے کنویں سے نکال کر بادشاہ بنانے _پر قادر ہے تم بس دعائیں مانگو_ "انہوں نے اسے تسلی دی

_اور وہ بس گردن جھکائیں انسو بہاتی رہی

اللہ کرے تم تڑپ تڑپ کر موت مانگو اور تمہیں موت نصیب نا" _ہو_ "کانوں میں اپنے ہی کہیں جملے گونجے لگے

_انکھیں زور سے بھینچی

وہ تڑپ تڑپ کر مرے گا تو کیا حجاب زندہ رہے گی؟ نہیں اسے تو موت نصیب ہو جائے مگر حجاب وہ تڑپ تڑپ کر اپنی زندگی گزارے گی

جب ہم دکھی ہوتے ہیں تو جو منہ میں اتا ہے بولے جاتے ہیں بغیر یہ سوچے کے اگلے کے دل پر گیا گزر رہی ہو گی_

بس ایک بار اللہ مجھے اس کے پاس پہچا دے_ شدت سے دعا مانگتے نجانے کب اسکی انکھیں بھیگتی چلی گئی

ایک دن ایسے گا حجاب جب تم خود میرے لیے دعائیں مانگو گی_ "کہی"
بہت دور اسکی کہی بات یاد آئی

_انکھوں سے مسلسل گرم انسو بہ رہے تھے
_فجر کی اذانیں شروع ہو چکی تھی
اس نے شکر ادا کیا اور وضو کرنے چلی گئی فجر کی نماز ادا کر کے جب اسنے دعا
_کے لئے ہاتھ اٹھائے تو سارے الفاظ جیسے ختم ہو گے تھے

وہ ہمت شکستہ ہو گئی_ سو چہرہ دعا والے ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر
_رو دی

وہ کس منہ سے اسکے کی صحت یابی کی دعائیں مانگتی اسی زبان سے ہی تو وہ
_اسے بد دعائیں دیتی تھی

_ دل ہی دل میں اللہ کو اپنا حال دل سنا کر وہ جائے نماز تہ کر کے اٹھی

سورہ یسین کی تلاوت کرتے اس کی نظریں اسی لفظ پر ٹھر گئی _ "کن فیکون "یعنی جب وہ کہتا ہے ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے

_ کتنا سکون تھا کتنا اطمینان تھا کتنا مان تھا کتنا یقین تھا نا اس لفظ میں

اسکی انکھوں میں نمی اگئی _ اج سے پہلے کبھی اس لفظ کو اتنا گہرائی میں محسوس نہیں کیا تھا جتنا اج وہ کر رہی تھی

_ ایک امید ایک دلاسہ ایک یقین سب کچھ تھا اس لفظ میں

_ ائے میرے کن فیکون کے رب میری دعاوں میں اپنا کن فرمادے " میرے مالک _ "انسوں برداشت کرنے سے گلے میں گلٹی ابھر گئی تھی _ اسنے اخری ایت پڑھی اور قران کو چوم کر بند کیا ایک بار پھر سے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے

_

ا"للہ اسے ایمان والی صحت دیں_" بہت حمت جمع کر کے کہا تھا اسنے یہ اللہ سے

_گھڑی میں ٹائم دیکھا ساڈھے پانچ ہو رہے تھے
_اور اب باہر سے حیا ممانی اور صائم ماموں کی آوازیں بھی ارہی تھی

وہ اپنا عبایا پہن کر کمرے سے باہر نکل ائی_ ہاتھ میں صرف ایک موبائیل تھا اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں لے کر جا رہی تھی

ان کے گھر سے ائیرپورٹ نزدیک تھا اس لئے حیا صائم ایمن ہادی ذرہش سب انہیں کے گھر اگے
_
انہیں تین ہی ارجنٹ سیٹس ملی تھی اس لئے مرتضی حجاب اور صائم ہی جارہے تھے
_

سب سے مل کر وہ جب ائیر پورٹ کے لئے گھر سے نکلی تو اسے لگا جیسے سب ختم کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ جا رہی ہے _

ایک لمبی مسافت کے بعد بلا خر اس نے ایک بار پھر اسی سرزمین پر قدم رکھے جہاں سے جاتے ہوئے وہ ارادا کر کے گئی تھی کہ ایندہ کبھی اس سرزمین پر نہیں اائے گی مگر یہ قسمت ہی تو ہوتی ہے جو انسان کو ایسی ایسی راہوں سے گزار لاتی جہاں سے گزارنے کا انسان سوچتا بھی نہیں ہے _

ایک بار پھر اٹلی کی زمین اس کے قدموں تلے تھی وہی زمین جس نے اسے بے حد دکھ دیئے تھے اور اج بھی ایک دکھ ہی دے رہی تھی _

حجاب نے انکھیں زور سے بھیجنی گرم انسو سیاہ حجاب نم کر گئے تھے _

اس کا ہاتھ مرتضیٰ نے تھام رکھا تھا_ اسنے مرتضیٰ کے ہاتھ کی گرفت دیکھی تھی جو بے سخت تھی_ اتنی ہی سخت گرفت اسکی بھی تھی جب وہ پاکستان جارہے تھے اسنے بھی اسی مقام پر اتنی ہی سخت گرفت سے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا
_

"_ جو کھونے سے ڈرتے ہیں انہیں کی گرفت سخت ہوتی ہے"

اس وقت وہ ہسپتال میں ائی سی یو کے سامنے چئیر پر بیٹھی چہرہ ہاتھوں میں گرائے مسلسل دو درشریف پڑھ رہی تھی_ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے پاکستان سے لے کر اب تک کتنی بار دورشریف پڑھ لیا ہے مگر وہ مسلسل دورشریف پڑھ رہی تھی اور دل میں اسکی صحت یابی کی دعائیں کر رہی تھی
_

تسبیح کے دانے بھی تو وہی گنتے ہیں جنہیں عبادت ڈیوٹی کی طرح سر انجام" دیتے ہیں ورنہ اس ذات سے کیسا حساب جس نے ہمیں بے حساب دے رکھا ہے_"

ڈاکٹر نے انہیں بتایا تھا کہ گولی بلکل دل کے قریب جا کر لگی ہے جس وجہ سے اسکی حالت بہت خراب ہے اگلے چوبیس گھنٹے اس کے لئے بہت اہم ہیں ان میں اگر اسے حوش اگیا تو وہ خوش قسمت ہو گا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے_

مرتضی نے شائن سے پوچھا تھا اخر اسے یہ گولی ماری کس نے ہے کوئی تو ہو گا مگر اسنے اتنا ہی کہا کہ وہ اپنا ایک پروجیٹ ترکی کے ایک بزنس مین کے ساتھ کرنے جا رہا تھا مگر اسکے مخالف کو یہ بات منظور نہیں تھی اس لیے اس نے پہلے بلیک روز کو منع کیا کہ وہ یہ ڈیل نا کرے مگر اسنے انکار کر دیا اور یہ حملہ بھی اسی نے کر وایا ہے مگر ہمارے پاس ابھی کوئی ثبوت نہیں ہے اس

لیے وہ ابھی اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے البتہ پولیس بھی روز

_ کے ہوش میں انے کے انتظار میں یہی موجود تھی

صائم تو بس چیئر پر بیٹھا بلکل خالی نظروں سے ائی سی یو کے بند دروازہ دیکھ

_ رہا تھا

کیا دنیا کی ساری ازمائشیں اسی کے مقدر میں لکھی گئی ہیں؟

جب انسان دکھ کی حالت میں ہوتا تو وہ اللہ سے شکوے کر جاتا ہے مگر وہ

بھول جاتا ہے کہ اللہ ازمائش انہیں پر ڈالتا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اس

ازمائش میں صبر وہی کرتے ہیں جو اللہ سے محبت کرتے ہیں

اگر اسے کچھ ہو گیا اگر اگر وہ مر گیا تو کیا ایک اور انتقام کی کہانی ہو گی وہی

قتل جیسے حیا ممانی کا ہوا تھا پھر وہی بدلہ جو اذلان نے لینے کے لئے اپنی

زندگی برباد کر دی ہے کیا یہ چکر چلتا رہے گا کیا ہمارا خاندان قتل ہوتا رہے

_اور انے والی نسل اس قتل کا بدلہ لیتی رہے گی

_سر ہاتھوں میں دیے وہ بہت اگے نکل گئی

نہیں نہیں اللہ جی میں کیا سوچ رہی ہوں ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ ٹھیک "

"_ ہو جائے گا ہاں وہ ٹھیک ہو جائے گا

اس وقت اسکی حالت بھی بہت بری تھی کبھی وہ اتنی ناامید ہو جاتی اور کبھی

_ اللہ سے دعائیں کرتی

اللہ اللہ اسے ٹھیک کر دے نا" وہ اب رو دی"

_اسے اس طرح روتا دیکھ کر پاس بیٹھے صائم نے اسے اپنے سینے سے لگایا

میرے بیٹے کو دل پر گولی اج لگی ہے حجاب مگر اس کا دل ٹوٹ اسی وقت گیا تھا جب تم نے اسے چھوڑنے کی بات کی تھی اسنے اج تک اپنی خواہش کا اظہار نہیں کیا وہ میرا بیٹا بہت صابری تھی اور اج اسی صبر کی وجہ سے وہ ایی سی یو میں اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہا ہے_ صائم نے اسے کہا

میں نہیں جاوں گی ماموں میں کہی نہیں جاوں گی میں پاگل تھی میں پاگل ہو گی تھی میں چار سال اسکے ساتھ رہی میں اسے نہیں چھوڑ سکتی میں اپنہ انا کو مار دوں گی ماموں بس وہ ٹھیک ہو جائے وہ ٹھیک ہو جائے_ اسکے سینے سے لگی وہ پھوٹ کر رو دی

انسو مسلسل بہ جاریے تھے_ وہ کیسے چھوڑ سکتی ہے اسے وہ تو دل و دماغ میں کب چھا گیا تھا پتا ہی نہیں چلا اور اب روح میں بس چکا تھا_ اسکے ساتھ رشتہ دل کا تھا اور دل کے برشتے بہت مضبوط ہوتے ہیں _

ابھی بھی وہ رو رہی تھی جب ائی سی یو کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اپنا ماسک اتارتی باہر نکلی_

حجاب اپ ان سے جا کر مل لے_ "اس ڈکٹر نے حجاب سے کہا"

وہ چیئر سے اٹھی_

اور اس ڈاکٹر کے پیچھے چل پڑی_

وہ میشینوں میں جکڑا ہوا تھا_ بلکل عین دل کے مقام پر پٹی باندھی ہوئی تھی_

_ چہرہ پر اکسیجن لگی ہوئی تھی

_ حجاب نے انکھیں زور سے بند کی

_ اور اس کے سامنے کھڑی ہوئی

_ اسے پکارنا چاہتی تھی مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی

_ اسنے اسکے بازوں پر ہاتھ رکھا

_ اذ-لا--ن اسنے بہت مشکل سے اسکا نام لیا تھا

_ مگر وہ اسی طرح انکھیں موندے ہوئے تھا

ازلان اٹھوناں دیکھو میں اگئی ہوں دیکھو مجھے ازلان_ "کہتے ساتھ ہی وہ" خود رونے لگ گئی

_مگر وہ ابھی نہیں اٹھا

اسنے اپنے قریب رکھی مشین سے آوازیں اتی سنی تھی وہ آواز بہت تیز تھی

_

_دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی

_دو دلوں کی دھڑکن تیز تھی

ایک کی دھڑکن مشین دیکھا رہی تھی اور ایک دل کی دھڑکن کانوں تک سنائی دے رہی تھی_

_مشین کی آواز حد درجہ کی تیز ہو چکی تھی

_اسکی بازوں پر رکھے حجاب کے ہاتھ کانپنے لگ گئے تھے

_وہ باہر ائی اور ڈاکٹر کو بلایا

_ڈاکٹرز بھاگتے ہوئے روم میں ایے تھے اور اسے وہاں سے جانے کا کہ دیا

مگر وہ نہیں جانا چاہتی وہ وہی اسکے پاس رہنا چاہتی لیکن اس کا تڑپنا بھی نہیں

_دیکھا جا رہا تھا

_وہ وہاں سے باہر اگئی

باہر اکر مرتضی اور صائم نے اس سے پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟؟ کیا اس نے

انکھیں کھولی مگر ان کے سوالوں کے جواب اسنے محض گردن نفی میں ہلا

_کر دیے تھے

خود وہ واشروم گئی وضو کر کے اسنے شائن سے کہا کہ جا نماز منگوائی اور ایک پاک جگہ پر اسنے نفل کی نیت کی _

وہ اسے دیکھ کر ائی تھی _ وہ ٹھیک نہیں تھا وہ جانتی تھی جب دھڑکن تیز ہو جایے وہ سبز لائین لال ہو جایے مشین شور کرنے لگ جائے تو ڈاکٹرز کا جواب کیا ہوتا وہ سب جانتی تھی _ مگر ایک امید ایک مان ایک یقین سے وہ اللہ سے پھر سے دعا مانگ رہی تھی _

وہ اتحیات پڑھ رہی تھی جب ای سی یو کا دروازہ کھلا _ اور اس کا دل بہت بری طرح دے دھڑکا _ انسو جو پہلے ہی چہرے کو تر کر چکے تھے اب مزید انکھوں سے بہنا شروع ہو چکے تھے _

ڈاکٹر مرتضی اور صائم کو کچھ بتا رہی تھی _

_اور اسنے سلام پھیرا

_مرتضی کی جانب نم انکھوں سے دیکھا

_وہ چلتا اسکے پاس ایا_اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا
حجاب کا دل چاہ کہ وہ بس روتی جائے_کیا وہ ساری دعائیں ؟؟

تمہیں اذلان کی نئی زندگی مبارک ہو حجاب_"یہ الفاظ تھے یہ کویی کچھ "
_اور جنہیں حجاب سن کر بلکل شاکڈ ہو چکی تھی

وہ زندہ ہے بابا؟؟" انکھوں میں انسوں لئے پوچھا"

وہ زندہ ہے اسے ہوش آگیا ہے یہ معجزہ ہے حجاب معجزہ وہی معجزہ جو اللہ "
اپنے بندوں کے لیے کرتا ہے وہ موت دیکھ کر آیا ہے_" کہتا اسنے حجاب کو
اپنے سینے سے لگایا_

یہ اسکی بیٹی کا نہیں بلکہ اسکی بیٹی کا دل کا معاملہ تھا_

وہ اسکے سینے سے لگی پھوٹ کر رو دی_

"_ اللہ تو معجزے کرتا ہے میں بے صبری تھی"

"_ اللہ کا شکر ادا کرو حجاب"

بابا میں ساری زندگی بھی اس رب کے آگے سجدے میں رہوں تو تب "
بھی اس ذات کا شکر ادا نہیں کر پاؤں گی_" اسے الگ ہوتی وہ بولی

بے شک _ "وہ اسے کہتا وہاں سے ٹھا اور پاکستان فون کر کے بتانے لگ" گیا

حجاب نے شکرانے کے نوافل ادا کئے اور اس ذات کا شکر ادا کیا جس نے اسکی ساری دعائیں قبول کی تھی _

صائم کو بھی اسکی دنیا واپس مل گئی تھی اس نے ہادی سے کہہ کر فوراً ازلان کا صدقہ دینے کو کہا _

اج تین دن بعد اسے ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا _

سب نے بہت اصرار کیا کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر پاکستان اجائے مگر اسنے منع کر دیا کیونکہ ابھی اسے یہاں بہت کام اور ابھی تو اس نے یہ اپنے مخالف کی عقل بھی ڈھکانے لگانی تھی
_

لیکن فلحال صائم اور مرتضی واپس چلے گے تھے البتہ حجاب اسی پاس رک گئی تھی
_

رہنا تو صائم بھی چاہتا تھا مگر اسے یہاں کی اب وہوا نہیں بہائی تھی وہ جب سے ایا تھا مسلسل بیمار ہی رہا تھا اس لیے ذلان نے اسے بھیج دیا تھا
_
پورا یقین دلا کر کہ وہ جیسے ہی ٹھیک ہو گا تو حجاب کو ساتھ لے کر واپس پاکستان اجائے گا
_

احجاب اسکی بہت اچھے سے دیکھ بھال کر رہی تھی اسے وقت پر دوائی دینا وقت پر کھانا کھلانا وقت پر اسکی بینڈچ کروانا سب کچھ وہ خود ہی کر رہی تھی سوائے اسکی بینڈچ کے وہ بس ڈاکٹر کرتا تھا
_

ابھی بھی وہ اسکے پاس بیٹھی سوپ میں چمچ ہلا کر اسکی حرارت کو کم کر رہی تھی_

_اور وہ مسلسل بہت توجہ سے اسے دیکھ رہا تھا

"تم کام کرتی ہوئی اچھی لگتی ہو_" پہلی بار تعریف کی گئی تھی

_حجاب نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"یہ تعریف تھی؟؟" اسنے پوچھا

"_بلکل اس میں کوئی شک نہیں"

"اچھااپ میری یہ جھوٹی تعریف کر کے یہی چاہتے ہیں نا کہ میں سارا وقت بس کام کرتی رہوں کیونکہ میں اپنے شوہر کو کام۔ کرتی ہوئی اچھی لگتی ہوں توسن لے یہ اپکی غلط فہمی ہے بس اپ ٹھیک ہو جائے پھر دیکھنا_ "وہ روانی میں بہت کچھ بول گئی تھی

"مجال ہے جو تم عورتیں کیسی بھی چیز پر خوش ہو جاو تعریف کر و تب مسلہ نا کر و تب بھی مسئلہ اخر ہم شوہر جائے تو جائے کہاں_ "

"ایک اچھی سا ناول پڑھے اور سیکھے کہ بیوی کی تعریف کیسے کی جاتی ہے_ ناولز لائیبریری جائے_ "سوپ والا چمچ اسکے منہ کے قریب کرتی وہ بولی

مجھے بتاؤ کوئی اچھا ناول میں بھی سیکھ لوں کچھ_ "یہ صرف اس سے بات کرنے کا بہانے تھے ورنہ اسکے پاس بلکل بھی بقول اسکے یہ فارغ کام کرنے کا وقت نہیں ہے

پیر کامل ون اف دا بیسٹ ناول سب کو لگتا ہے ہم لڑکیاں اپنے فیکشنل ' مینز کی گڈ لکنگ ان کی پیسا جائیداد کی وجہ سے دیوانی ہیں لیکن کوئی نہیں جانتا کہ ہمیں اپنے فیکشنل مینز کا وہ روایہ اچھا لگتا ہے یم اس رویہ کی دیوانی ہوتی ہیں اس محبت کی جو وہ اپنی بیوی بہن ماں اور بیٹی سے کرتے ہیں وہی محبت جو سالار نے امامہ سے کی تھی_ "اسے سوپ پلاتی وہ اپنے خیال اسے بتا رہی تھی

"اب یہ سلار اور امامہ کون ہیں_ ؟؟"

"_ سالار میرا دور کا کزن ہے اور امامہ اس سے بھی دور کی کزن ہے"

اچھا مجھے نہیں پتا ان کی کہانی کے بارے میں_ "وہ سیریس ہو گیا تھا"

"_ اف اللہ مزاق کر رہی تھی وہ فیکشنل کریکٹرز ہیں"

"_ شاباش تم اپنے فیکشنل کریکٹرز کو سائیڈ پر رکھو تو زیادہ بہتر رہے گا"

"_ اپ اس لئے کہ رہے ہیں کیونکہ اپ جیلس ہو رہے ہیں"

بلکل مجھے جیلسی ہی ہو گی نا بلکہ مجھے کیا ہر مرد کو ہی جیلسی فیل ہوتی ہو گی" جب اسکی عورت کیسی بھی مرد کی اچھائی کرتی ہوئی خواہ وہ مرد فیکشنل ہی ہو_ "اسے ہاتھ سے سوپ بس کرنے کا اشارہ کرتا وہ بولا

تو پھر اپ مرد فیکشنل مینز کی طرح بن کیوں نہیں جاتے_"اسنے پیلا"
_سائیڈ ٹیبل پر رکھا

"_وہ محض ایک انسان کی تخلیص ہوتے ہیں حجاب"

مگر اس انسان کے ذہن میں بھی یہ کردار کسی سے متاثر ہو کر ہی بنا ہو گا"
ناں کوئی بھی پاگل نہیں کہ بس قلم اٹھایا اور لکھتا گیا فیکشنل مینز اس دنیا
"_میں نہیں ہوتے مگر ان جیسی محبت عزت کرنے والے تو ہوتے ہیں نا

تم ایک کام کرو تم اپنی ایک کتاب لکھوں اور اس میں اپنے سارے"
خیالات لکھ دوں_"وہ کافی بدمزہ ہو گیا تھا اسگفتگو سے

میں نے اگر اپنے خیالات کتاب میں لکھے تو اس کتاب کو پڑھنے والے "
محض چند لوگ ہو گے _ "اسنے مسکرا کر کیا

"کیوں تمہاری کتاب میں ایسا کیا ہو گا؟؟"

"_ حقیقت ہو گی ایسی حقیقت جس میں کوئی ہیرو ہیروئن نہیں ہو گے "

لیکن ناول تو ہوتا ہی وہی ہے جو خیالی ہو جو محبت کی کہانی ہو لازوال عشق "
"_ کی کہانی

اسی لازوال عشق نے ہمارے ذہنوں میں اس قدر پردہ ڈال دیا ہے کہ "
"_ اب ہمیں حقیقت تسلیم کرتے ہوئے زندگی گزر جاتی ہے

"تم ایک کام کرو ایک الگ ایک بلکل الگ اپنے قوانین کی اردو نکالو اپنے ہی رولز کے گرائمر نکالو پھر اپنے ہی انداز میں ناولز کتابیں لکھو اور کیسی اور ہی دنیا میں جا کر ان کو پبلیش کروا دینا کیونکہ اس دنیا تمہارے خیلات جیسا کوي موجود نہیں"_

"میں اپنی ایک کتاب ضرور لکھوں گی اسے کوئی پڑے یا نا مگر میں اللہ کو حاضر و ناضر جان کر کہوں گی کہ میں نے اس کتاب بلکل حقیقت لکھی ہے وہی حقیقت جس کو پڑھنے سے لوگ گھبراتے ہیں مہری حقیقت غیر یقینی موت ہو گی وہی موت جو اچانک اتی ہے وہی موت جو اتی ہے تو وہ نا عمر دیکھتیٔ ہے نا حالات نا وقت اور نا محبت"_

"تم لکھ لینا مگر فلحال مجھے دوائی دے دو"_

اپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں دیکھنا میں لکھوں گی کتاب_"اسے لگا کہ وک اسے ٹال رہا ہے

"_ اوہ خدایا اللہ کی بندی میں کیوں مزاق بناوں گا تمہارا"

"_مجھے کیا پتا لیکن اپ میرا مزاق بنا رہے ہیں"

ازلان نے انکھیں موندی_پانچ سینڈ بعد انکھیں کھولی تو وہ مسکرا رہا تھا_ _ہاتھ کان کے پاس لے کر جا کر کان پکڑے

"_معاف کردے میڈم"

کر دیا معاف_"وہ واقعی اس پر احسان کرنے والے انداز پر معاف کر چکی" تھی

"_ شکریہ نوازش احسان سب کچھ اپکا دوائی مل جائی گی"

مل جایے گی_" کہتی اسنے دوائی اسے دینا شروع کر دی"

اسے دوائیاں کھلا کر وہ کمرے سے باہر جانے والی تھی جب اسنے پیچھے سے _پکارا

"_ میری بینڈج کر دو"

"_ڈاکٹر کو بھیجتی ہوں"

کیا تم نہیں کر سکتی_"؟؟؟"

"_کر سکتی ہوں لیکن ڈاکٹر مجھ سے بھی اچھی کر لیتا ہے"

"_مگر مجھے تم سے ہی کروانی ہے"

"کیوں؟؟"

کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی کرے_"اسنے میری بیوی پر زور دیا"

"_وہی بیوی جس سے نکاح بندوق کے زور پر کیا تھا"

"_جس طرح بھی کیا تھا نکاح تو کیا تھا ناں"

"نکاح کیا تھا مگر عزت سے میرے گھر والوں کی دعاوں کے سائے تلے

میری رخصتی نہیں کی تھی پہلے رخصتی کروائے پھر قریب لانے کے بہانے

بھی ڈھونڈ لینا لیکن ابھی ڈاکٹر کو اس کام کے پاکستانی تقریبا تین لاکھ روپیہ

اڈوانس دیے ہوئے ہیں اور میرا شوہر حرام نہیں کماتا ڈاکٹر کو بھیج رہی ہوں

_"اخر میں اسے سمائل پاس کرتی باہر نکل گئی

_وہ اسکی بات پر مسکرایا

ٹھیک ہے میڈم کو رخصتی کرنی ہے_کوئی بات نہیں رخصتی بھی کرلے

گے ولیمہ بھی کرلے سنت بھی پورے کرلے گی اور فرض بھی پورا کردے

_گے وہ اتنا کہہ کر دل کھول کر ہنسا تھا

سب کچھ اتنا جلدی بدل جائے گا وہ نہیں جانتا تھا ایک دم حجاب کی محبت اور اب رخصتی کی ڈیمانڈ اسے واقعی اب ہواوں میں اڑا رہی تھی _

بینڈچ کروا کر اسنے صائم کو کال ملائی اور اگلے مہینے کا انے کا کہ دیا"
اور ساتھ ساتھ حجاب اور اپنی شادی کی بات بھی سنادی یہ خبر تو جیسے پاکستان میں موجود سب کو حیران کر گئی تھی مگر جو بھی تھا اب ان کا پاکستان انے کا انتظار سب کو بے حد بے صبری سے تھا _"

"_ایک ماہ بعد_"

سدرہ ابھی تھکی ہاری گھر میں پہنچی ہی تھی کہ سامنے صوفے پر کھلونے پھیلائے زرناب کے بچے دیکھے جو بہت مزے سے کھیل رہے تھے _

وہ دونوں ہی تو اس کی کل کائینات بن چکے تھے_

وہ ان کے قریب ائی باری باری انہیں گود میں بھرا ان کے گال چومے اور پھر زرناب سے ملی_

ماما یہ تو ناانصافی ہے اپ ہمیشہ ان سے پہلے ملتی ہیں_ "ماں سے پیار کرتی" اسنے پیار ابھرا شکوہ کیا

کیا کروں مجھے یہ اب تم سے بھی زیادہ عزیز ہو گے ہیں_ "اسے کہا اور" ساتھ ہی زریش سے بھی ملی اور اسے بھی پیار کیا_

"دیکھ لوں زریش تمہاری پاس بھی گنتے کے چند دن ہیں ھر ماما تم سے بھی
زیادہ تمارے بچوں سے پیار کرے گی ابھی وقت ہے جتنا ماما کا پیار لینا ہے
لے لو_"اسنے زریش سے کہا

_اسکی بات سن کر زریش مسکرائی
اور پھر سے شرم انے لگ گئی_اسے شرم بہت اتی تھی اور یہ شرم بھی اب
اسے شادی کے بعد ہادی کی فضول باتیں سن سن کر انے لگ گئی تھی

"ایسی بات نہیں بیٹیوں کا پیار الگ ہوتا نواسی نواسوں کے لئے الگ پیار ہوتا
ہے_"صوفے پر بیٹھتی سدر نے کہا

"جو بھی ہے اپ کو مجھ سے زیادہ نمونوں سے پیار ہے جو سارا وقت اپکی بیٹی
کو تنگ کرتے ہیں_"

بھیی میرے بچے بہت شریف ہیں ہیں نا میری جان_ "اسنے پلواشہ کو"
پیار کرتے کہا

یہ پلواشہ کو پیار کرنا تھا کہ پاس بیٹھے حسال کی انکھوں میں موٹے موٹے انسو
اچکے تھے_

کوئی پلواشہ سے پیار کرے اور اسے اگنور کرے یہ چھوٹے خان سے
برداشت نہیں ہوتا تھا_

اور اب اسکا باجا پورے گھر میں بج رہا تھا اور سدری اسے گود میں لئے
مسلسل پیار کر رہی تھی_

_ نانی کے پیار ملنے کی دیر تھی وہ صاحب اب کھلکھلا کر ہنس رہے تھے

ڈرامے باز بلکل اپنے باپ پر گیا ہے_ "زرناب نے کہا"

_اسکی بات پر ذریش اور سدرہ مسکرائے

ماما اپ تھک گئی ہو گی ناں تھوڑی دیر ریسٹ کر لے_ "زریش نے سدرہ" سے کہا

"_نہیں بیٹا اپنے بچوں کو دیکھ کر ساری تھکاوٹ ختم ہو جاتی ہے"

ماما اپ بھی تو حد کرتی ہیں ہر وقت ان جی او میں ہی رہتی ہیں ٹھیک ہے یہ" بہت اچھا کام ہے مگر ماما اپکی صحت بھی تو ضروری ہے ناں_ 'زرناب نے کہا

"مجھے وہاں موجود سب کے درمیاں سکون ملتا ہے_"

"ہاں ماما اپی سہی کہ رہی ہیں اپ اپنی صحت کا بلکل بھی خیال نہیں کرتی اپ ان جی او سے فری ہوتی ہیں تو ہسپتال اجاتی ہیں اور وہاں معصروف ہو جاتی ہیں_" ذریش بولی

"بیٹا میں ہر گھر رہے کر بھی کیا کروں_؟"

"ماما اپ ہماری طرف اجائے ناں اشال پھوپھو زرباب سب کتنا کہتے ہیں اپکو_" زرناب نے کہا

"بیٹی کے سسرال رہے ہوئے شرم نہیں ائے گی مجھے_"

"اچھا چلے وہ بیٹی کا سسرال ہے مگر خالہ وہ تو بہن ہیں اپکی خالہ بھی کتنا کہہ چکے ہیں اپکو اجائے نا پلیز_"اب کے ذریش نے کہا

"جس گھر میں بیٹی بیاہ دیجائے تو وہ بیٹی کا سسرال ہی ہوتا ہے تم دونوں میری فکر مت کیا کروں میں اللہ اور اسکی مخلوق کے ساتھ بہت خوش ہوں _"

"ہم جانتے ہیں لیکن کیا کرے دل نہیں مانتا ناں اج اگر ہمارا کوئی بھائی ہوتا تو اتنی فکر نہئں ہوتی اب سمجھ ارہا ہے کہ کوگ بیٹوں کی خواہش کیوں کرتے ہیں بیٹیاں جتنئ بھی ہو مگر بڑھاپے کا سہارا تو بیٹے ہی بنتے ہیں ناں_"زریش نے اداس ہوتی کہا

یہ بری بات ہے یہ زریش میری بیٹیاں بیٹوں سے بھر کر ہیں ائیندہ ایسی"
بات نہیں کرنا_"اسنے ذریش کو کہیتی صوفے سے اٹھی

_ان کا جہاز پاکستان کی سر زمین پر اتر چکا تھا

_حجاب کا دل دھڑکا_ایک بار پھر اپنی سر زمین اپنے محرم کے ساتھ

_ائیر پورٹ پر اج معمول کے خلاف کچھ زیادہ رش تھا
_ازلان نے حجاب کا ہاتھ تھاما ہوا تھا
_لوگ بہت زیادہ تھے ایک بھیڑ مچی ہوئی تھی
_وہ اسے غیر مردوں سے بچنے کے لئے اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا

مرد تھا اپنی عورت کے قریب کیسی بھی غیر مرد کا سائہ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

ہاں واقعی وہ مرد تھا اس لیے اسکے لئے اپنی عورت کے لئے کیسی بھی مرد کی نظر اپنے وجود پر گولی لگتی تھی _

مرد صرف بیوی کا ہی نہیں مرد اپنی عورت کے لئے ایسے ہی احساس ہوتا ہے وہ عورت ماں بہن بیٹی بیوی ہو سکتی اور بات جب عزت پرائے تو کیسی غیر کی عورت کے لئے بھی احساس ہو جاتا ہے شرط ہے مرد ہو _

حجاب کے گرد اپنے حصار میں رکھے وہ اسے ہر مرد سے بچا رہا تھا_ یہ قطعا رومینٹیک سین نا تھا بس اپنی بیوی کو دوسرے مردوں سے بچانا تھا _

انہیں دور سے ہی ہادیٔ نظر ایا _

_وہ اس طرف چلتے ایے

ہادی نے شکر ادا کیا ایک ایک پھر اپنے بھائی کو اپنی انکھوں کے سامنے سہی سلامت دیکھنا شکر تو بنتا تھا_

_بڑا بھائی بازو ہوتا ہے دائیاں بازوں وہ بازوں جو ہر کام میں کام اتا ہے

_وہ اسے گلے لگا

دو وجود تھے ایک ہی خون رگوں میں دوڑ رہا تھا_مائیں الگ تھئ مگر باپ ایک تھا اور محبت خالص تھی_

یہ سب ایک عورت کی وجہ سے تھے فاطمہ صائم فاروق

کہ اج دو سوتلے بھائی ایک دوسرے سے سگے بھائیوں کی طرح گلے لگے تھے_

_وہ عورت ہی ہے جو گھر کو جنت اور جہنم بناتی ہے

اہ ہم تو پنی بھا بھی کو بھول گئے_وہ حجاب کیطرف مڑتا بولا

سلام بھا ھی جی_ اسکی طرف دل پر پاتھ رکھ کر جھکتا وہ شرارت سے بولا

_اج پہلی بار حجاب اسکی بات پر مسکرائی
_۔اچھا لگا اسکے نام سے جانا

وعلیکم اسلام_"وہ بولی"

چلے_"اذلان نے کہا"

"_ جی جی چلیے اپکا انتظار ہو رہا گھر میں"

ان کے گھر یہ رواج بلکل بھی نہیں تھا کہ ائیر پورٹ پر پورا خاندان پہنچ جایے جب بندے نے گھر ہی انا ہے تو کیا فائیدہ ائیر پورٹ میں بارات لے کر جانے کا ویسے ہی دوسروں کو بھی تکلیف پہچانا _

گاڑی ہادی ڈرائیو کر رہا تھا اور اسکے ساتھ اذلان بیٹھا تھا اور پیچھے حجاب _

ونڈو سے باہر دوڑتی سڑکوں کو دیکھا _

کتنی کشش تھی نا اپنی ملک میں _ اک سکون سا تھا _ اج روح میں اتر رہا تھا _

_ تقریبا پندرہ منٹ بعد وہ گھر پہنچ اے

_ اذلان اج پھر حجاب کو اپنے ہی گھر لایا تھا
اسے اچھا نہیں لگتا تھا اپنے گھر کو چھوڑ کر اپنے سسرال جانا _ ۔

_ حجاب نے ایک سانس اندر کھینچی
_ وہ کس حال میں گئی تھی او کس حال میں ای تھی
_ روتی ہوئی گئی تھی ہستی ہوی ائی تھی

_ ہادی نے اسکا دروازی کھولا

_ وہ مسکرائی

ویسے اتنا برا بھی نہیں تھا اسکا دیوار جو وہ اتنا عرصہ اسسے کھینچی رہی تھی
_ بس ہس مکس سا تھا

اسنے سوچا اور مسکرائی

_ وہ سیاہ گیٹ کھلا اور سامنے ہی صائم تھا

_ اذلان اپنے باپ کے گلے لگا

یہ گرم جوشی سے ملتے وہ بھول گیا کہ اسکے ساتھ حجاب اور ہادی بھی ہیں جو
_ گیٹ کے باہر کھڑے ہیں

دو منٹ وہ مسلسل اپنے باپ کے سینے سے لگا رہے ہے

پھر وہ فاطمہ کی طرف ایا اسے اپنے سینے سے لگایا

_اب حجاب صائم سے ملی

_پھر نور کے گلے لگی

ماں کا اغوش ہی پر سکون ہوتا ہے دنیا جہاں کی تھکاوٹ اس اغوش میں اتر

_جاتی ہے

_وہ ناچہتے ہوئے بھی رو دی

_نور نے اسے پیار دیا اور اسکے انسو صاف کئے اور اب وہ اپنی دادی سے ملی

_دنیا جہاں کی سب سے اچھی دادی

_ میرا بچہ میرا دل _ "ان کا لہجہ نرم تھا _ وہ پیار کرتی اسے رو دی"

^اس نے ان کے ہاتھ چومے پھر اپنے باپ کو دیکھا
_ اور پھر وہ رو دی _ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

دنیا میں ایسا کویی مرد نہیں جو سید مرتضی علی شاہ جیسا ہو جو باپ بیٹا شوہر ہر رشتے کو اچھے سے نبھا رہا ہو جس کے ہوتے ہوئے ہر عورت خود کو خوش قسمت سمجھے وہ سید مرتضی علی شاہ تھا جس مرد کی خواہش ہر عورت کو _ ہے

_ وہ اپنے بابا کے گلے لگی رو رہی تھی

_ مرتضی نے اسکی پیشانی چومی

سب سے مل کر وہ لوگ اپ لاونج میں بیٹھے تھے _

فاطمہ کی بریانی کی خوشبواج پھر پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی _

اج پھر وہاں سب موجود تے مگر ایک نہیں تھا _

ایک نہیں تھا سید مرتضی علہ شاہ کا جگر نہیں تھا وہاں سدرہ کا زاریان نہیں تھا _

اسکی کمی سب کو محسوس ہوئی مگر سب ہی اپنے جذبات ایک دوسرے سے چھپا گئے مگر زریش اپنے کمرے میں اکر سے چھپ کر اپنا ضبط کھو کر بہت بری طرح رو دی _

سب تھے اسکا باپ نہیں تھا_ اللہ جی میرے بابا میرے بابا میرے بابا اللہ جی وہ وہ اللہ جی میرے بابا بھی نا اللہ_ وہ چھت کی جانب دکھتی اللہ سے بہت بری تھا رو رہی تھی_

دروازے کے سامنے کھڑا ہادی نے بھی انکھوں میں نمی محسوس کی_

وہ اسکے قریب ایا اور اسے اپنے حصار میں لیا_

اسکی موجودگی میں وہ اسکے سینے میں سر رکھ کر رو دخ_

ہادی میرے بابا بھی تو اتے نا ہادی" اسکے سینے پر سر رکھے وہ پھوٹ" پھوٹ کر رو دی

ذریش ادھر دیکھو میری جان_ "اسے تھوڑی سے پکڑ کر اپنی جانب کیا"

"اللہ کے ہر کام میں کوئی مصلحت ہوتی ہے میری جان اہسے مت رو تمہاری طبعیت خراب ہجائے گی پلیز_ "اسکی پیشانی پر پیار دیتے وہ بولا

"میرے بابا ہادی میرے بابا میں کیسے برداشت کروں ہادی ہر کیسی کے باس باپ ہے بھائی ہے میرے پاس کیوں نہیں ہادی میں کیسی جیوں گی ہادیٔ_"

"تمہار بابا کی کمی نہی پوری کی جاسکتی ٔمگر ایسا نہیں کہ تمہارے پاس کوئی نہیں میں ہوں اپنی ذری کے پاس قسم کھاتا ہوں باپ کی طرح حفاظت کروں گا بھائی کی طرح پیار دوں گا اور شوہر کی طرح عشق کروں گا میری جان رو نہیں_"

کویی کیسی کی کمی نہیں پوری کر سکتا "انسو صاف کرتی وہ بولی"

"_مگر میں کوشش کروں گا زری"

_بھیگی انکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

محبت کرتے ہو نا_ ؟؟؟" وہی سوال جو وہ ہر بار پوچھتی تھی"

نہیں "جواب پہلے سے مختلف تھا"

_زری کا دل دھڑکا

عشق کرنے لگا ہوں لڑکی تم سے اور اب اس بیچارے پر کچھ ترس کھاو یار "
ان انکھوں کے تیر مت چلاوں_ "اسی جھکی انکھوں پر لب رکھتے کہا

"جان ہو تم اتنی عزیز ہو کہ تمہارا سائہ بھی کیسی کو نا پڑنے
دو_ "اسے اپنے حصار میں لیے وہ محبت پاش لہجے میں بولا

وہ مسکرائی_

"پاگل ادمی اپمار و مینس بعد میں جھاڑنا باہر سارا خاندان موجود ہے اور تم
دلیر ادمی درواز یلہ کھولا کر سر عام دن دھارے رو مینس چھا رہے ہو
بے شرم ادمی_ "اس سے پیچھے ہوتی وہ کھلے دورازے کو دیکھتی بولی

"ہاں جب خود سینے سے لگی تھی وہ کیا تھا؟"

وہ تو میں جان بوجھ کر نہیں لگی تھی نا_"انکھیں چھپکا ئیں"

"_ہاہہاہاہا جن ایا تھا نا"

ہاں ایا تھا ہٹو اگے سے_"وہ شرمائی تھی"

آرام سے_"اسے تیزی سے باہر جاتے دیکھ کر وہ پیچھے سے بولا"

بس زری کے لئے شرم کے لئے ہی کافی تھا وہ جان بوچ کر اسے شرم سے
"_لال کر دیتا جب کہتا"آرام سے

_یہ لفظ عام تھا مگر اسکا مطلب وہ دونوں جانتے تھے کہ وہ کیوں کہ رہا ہے

_اسکے جاتے ہی وہ مسکرایا

من پسند شخص مل جائے تو پھر انسان واقعی خود کو خوش قسمت سمجھنے لگتا ہے_

_لاونج میں اس وقت ڈیٹ فکس کی جارہی تھی
جی جی ڈیٹ فکس فلحال حجاب ایمن زری اور زرناب تو اندر کمرے میں تھی
_البتہ باقی سب باہر لاونج میں تھے

ویسے ان لڑکوں کو شرم کیوں نہیں اتی جب ان کی شادی کی بات ہوتی" ہے؟؟"زریش نے پوچھا

جا کر لڑکوں سے پوچھو ناں ہم تو بہت شرماتے ہیں ہیں نا؟؟ایمن نے حجاب کو انکھ مارتے کہا

_جس پر وہ مسکرائی

مجھے کوئی شرم نہیں اتی_"حجاب نے کہا"

اچھا نہیں اتی شرم_"؟؟زرناب نے پوچھا"

نہیں مجھے کوئی نہیں اتی شرم"وہ بہت مزے سے پیزا کھاتی بولی"

اوہ اذلان بھائی اپکو کچھ چاہیے تھا_"ایمن نے دروازے کہ جانب دیکبتھئ کھڑے ہو کر پوچھا

_

حجاب کی پیٹھ دروازے کی جانب تھئ اس لیے فورا سر پر دوپٹہ سہی کرتی ہاتھ سے بیزار کھتئ پیچھے دیکھا جہاں اذلان تو کیا اسکا کوئی نشان بھی نہیں تھا

ایمن اپیییی_ "اسنے ایمن کو دیکھتے کہا"

نہیں نہیں ابھی کوئی کہ رہا تھا کوئی شرم نہیں اتی_ "ہستے ہوئے کہ اور وہ" واپس بیڈ پر بیٹھے

"_ تو نہیں نا اتی :

ہاں ہاں نہیں اتی_ "زریش نے کہا"

زرناب کچھ کہنے والی ہی تھی جب دروازہ لاک ہوا_ دروازہ کھلا ہوا تھا مگر لڑکیوں کی کمرے میں انے کے بڑے ہی سخت اداب ہوتے ہیں بھئی کیا پتہ وہ کس بارے میں پرسنل باتیں کر رہی ہو

جی بھائی_ زریش فورا بیڈ سے کھڑی ہوئی

کوئی نہیں اپ بیٹھو ایمن بچے باہر سب چائے مانگ رہے ہیں اچھی سے " چائے بنادو" اذلان نے زریش کو اسکی طبعیت کو دکھتے منع کر کے ایمن سے کہا

اذلان کا کہنا تھا زرناب کو بلاوجہ ہی کھانسی ائی تھی جو حجاب کو دکھ ائی تھی
_

_اچھا بھائی میں اور حجاب بنا کر لاتی ہیں

بیمار اور سفر کرنے والے بندے کچن میں جائے گے اچھا نہیں لگتا نا اپ "
اور زرناب ہی بنا لو "وہ ان ڈائیر کٹ کہتا وہاں سے چلا گیا

اہہہ زرناب تم نے کچھ نوٹ کیا_ "ایمن نے چپل پہنتے کہا"

ایسا ویسا "وہ مسکرائی"

_حجاب جانے ی تھی وہ کس بارے میں کہ رہی ہیں
بندپ کرزنز کے ساتھ ہو اور انکا کو اپنا ویک پوانٹ پتا ہو تو پھر اپ شرم کے
بنا رہے بھی نہیں سکتے

_وہ خود کو مکمل لا علم کر رہی تھی مگر وہ ایمن ہی کیا جو اسے بخشتی

دیکھا ابھی سے ہی میرے بھائی کو تمہاری فکر کھائی جا رہی ہے شادی کے "
"_بعد نا جانے کیا ہو گا گھر ائی بہن سے کام کروا رہی ہیں توبہ ہے

رہنے دے گھر ائی بہن دیکھنا چینی کا ڈبہ سفید اور پتی کا وہ بلیک والا ہے جو "
پہلی کیبن میں پڑا ہے اور دودھ فریج میں ہو گا میرے اور حجاب کے لیے
بھی بنا کر لانا جائے اپی_" زری نے زرناب کو بھی ساتھ میں کہا

"_بے شرم اکلوتی نند سے کام کروا رہی ہیں"

اکلوتی نند بھول گئی ہم سفر کر کے ائی ہیں اور بیمار ہیں ہمیں منع کیا گیا "
ہے_" زری نے کہا

چلو ایمن اب ہم ان کو چایے ہی دے گے_"زرناب نے کہا"

ہہاہاہہاہاہشاباش چلو کام پر لگو مجال ہے جو تم عورتوں نے اج ایک کام کو' بھی ہاتھ لگایا ہو پہلے سارا کام خالہ اور میں نے کہا اور پھر کھانے کے سارے برتن میں نے اور حجاب نے مل کر دھوئے نکلو نا اب کام پر بہت ہو گی مہمان نوازی_"زریش کہاں چپ رہے والوں میں سے تھی

تو تم دونوں مالکن ہو گھر کی تم ہی کروں گی ناں€"زرناب نے کہا"

نامہری بہن اس وقت ہم مہمان ہی ٹھیک ہیں ملکن اپ اور جا کر چایے" "_بنائے اس سے پہلی کیسی اور کا اڈرا ایے

بے شرم عورے ناہو تو بتاوں گی ہادی کو_ "اسے سر پر تھپڑ مارتی ایمن " نے کہا

اپکے بھائی کو میں نے اپنی مٹھی میں کرلیا ہے_ "وہ فرضی کالر چھڑتی بولی"

اچھاااا سنبھال کرر کھنا مٹھی سے باہر نا نکل جایے_ "ائمن نے کہا"

ہاہاہاہا سنبھال لیا ہے_ "زری نے کہا"

ایمن چلو کچن میں_ "زرناب نے اسے پیچھے سے دھکا دیا"

وہ دونوں کچن میں چلی گئی_

زری ایمن اپی ناراض ہو جائی گی اوں چلے ہم بھی €"حجاب نے کیا"

"پاگل ہو وہ کیوں نار آض ہو گی ؟؟"

"یہی کہ ہم نے ابھئں کچن میں بھیج دیا وہ کیا سوچے "گی او چلے

پاگلل ہو وہ تو مجھے خود کیسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دھتی ابھی بھی جب میں "
برے ن دھو رہی تھی تو انہوں نے ڈانٹا تھا ہمارے درمیان ایسا کچھ نہیں
ہم نند بھابھی کے ڑشتوں میں کبھی نہیں جائے گے یم اچھی دوستیں ہیں
"_بس
ا"چھا پکاناں وہ ناراض نہینہو گی ناں_"؟؟

اررے یار نہمان ہو گی تم بیٹھو یہاں زراہ بھی دیکھ خراوں باہر کیا بات ہوئی "
"

نہین میں بھی چلے ی ہوں "حجاب بیڈ سے اٹھتی بولی "

باہر تمہاری شادی کی بات ہو تہی ہے میڈن چکوں گی_ "ذریش نے یاد/
دلایا

پھر تم بھی ئہی بیٹھو سکون سے_ "اسکا ہاتھ پکڑ کر بیٹھاتی حجاب نے کہا"

"_اچھا چلواوں ڈرہس دیکجتئ ہیں"

"_ ہاں چلو وہسے میں اپنی شادی میں فل ریڈ پہینوں گی"

"_ شرم کر بہن"

نہیں اتی بہن کمز کم تمہارے سامنے نہین اتی البتہ زرناب اور ایمن اہیا کی "
بات الگ ہے بیسٹ فرینڈ کے سامنے کیسی شرم_ "حجاب زری کو اپنے گلے
سے لگاتی بولی

بہت مزہ انے والا ہے حجاب ایک ی گھر میں یو گے ہمیشہ ہمیشہ کتنا مزہ اےئ "
گا ہمارے بچے لڑے گے ففف جوائن فیملی ڈریم تھا اور میری سط سے اچھی
دوست میری جان میری جیٹھانی ہاۓ اللہ جیی_ "وہ بہت خوشی سے
بولی

ہاۓ اللہ بچے کیوب لڑے ہمارے _ "حجامب نے کہا"

مزہ ائے گا تھوڑا اڈوینچر رہے گا گھر میں ہم انہیں ڈانٹا کرے گے مزہ ائے"

"_ گاناں

"_ ہاں گھر میدان جنگ بنا رہے گا"

"_ مزہ ائے گا بچے ہی بچے ہو گے"

بتمیز شرم کرو کچھ _"حجاب نے شرم دلانا چاہ"

ابھی کیا تھا بیسٹ فرئینڈ کے ساتھے کیسی شرم _"اسے انکھ مارتی وہ بولی"

"_ ہادی کو مارنا کبھی یہ انکھ"

"_اسکو مار کر میں نے اپنی شامت نہئں لانی"

ہاہہاہاہہاہا_"وہ ہسی تھی"

اوں ڈریس دیکھے_"زری اپنا موبائیل لیتی ہوئی"

_اوراب وہ دنیا جہاں کے برائیڈل ڈریس دیکھ رہی تھی

_وہ لوگ گھر ائے تھے حجاب تو اتے ساتھ ہی سکون کی نیند سو چکی تھی

_ البتپ نور جب سے گھرائی تھی مسلسل رو رہی تھی

_ اج اپنی ہی بیٹی کے شادی کی ڈیٹ فکس کرائی تھی

_ اگلے ماہ کا پہلا۔ ہفتہ تھا اور اب یہی صرف دو ہفتے تھے ان کے پاس

"_ میں کیسے رہوں گی مرتضی اسکے بغیر"

"نور حیا یار بچی نے اتنی مشکل سے برداشت کیا ہوا اب رو کر اسکی حمت ختم کرے گی ایک نا ایک دن تو رخصت کرنا تھا ناں بیٹی تو ہوتی ہی پرائی اور روکیوں فھی ہیں ہمار یا نکھوں کے سامبے ہو گی ہماری بیٹی چپ کرے

__"اسے چپ کروارا تھا البتی اسکا دل بھی اتنا ہی رو رہا تھا

_نور نے مرتضی کے سینے پر سر رکھا

"میری بچی اتنی بڑی وگی پتا ہی نہین چلا میں انکھیں بند کرتی ہوں تو اپکی اور میری وہ پہلی ملاقات کا۔ منظر نظر اتا ہے ابھی کل ہی تو ہم۔ ملے تھے اور اج ہم اپنی بیٹی کی شادی کی تاریخ طے کر رہے ائے کتنا جلدی وقت گزر گیا ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی اپمے میرے گھر رشتہ بھیجا تھاناں_ "انکھین موندے وہ بولی

"_ محبوب کے ساتھ وقت کا پتا ہی نہیں چلتا نور حیا"

_نور نے اسے دیکھا

"پھر سدرہ کا محبوب اسے کیوں وقت سے پہلے چھوڑ گیا_"؟؟ اسنے اسکے سینے سے سر اٹھا کر پوچھا

"موت محبت عمر وقت نہیں دیکھتی نور_"اسکا سر واپس سینے پر رکھا_

"مجھے ترس اتا ہے مرتضی اس پر زاریان بھائی پر امنہ پر اشال پر چاروں کے ساتھ نجانے محبت نے کیا کھیل کھیلا ہے_"

"خاموش محبت اور یکطرفہ محبت کھیل ہی کھیلتی ہے_"کچھ عرصہ پہلے ہی اسے اشال کی محبت کے بارے میں سدرہ نے نور کو بتایا تھا_

"کیا قصور ان کا جو یکطرفہ محبت کر بیٹھتے ہیں؟؟"

خاموشی قصور ہے جب محبت کی ہئ ہے تو تھوڑی دلیری دیکھا کر اظہار "

"_ کر دیا تو عشق مبارک ہو گا یا درد مبارک کمزاز کم افسوس تو نہیں ہو گا نا

_ اسکی بات پر نور مسکرائی

ہر کیسی کی قسمت اپ جیسی نہیں مرتضی کہ خوما نگا وہ مل گیا کچھ اظہار "

"_ کر کے بھی خالی ہاتھ رہے جاتے ہیں

لیکن افسوس تو نہیں رہتا ناں محبت خاموش تو نہیں نا رھتی یکطرفہ ہوتی "

"ہا

"_ یکطرفہ بھی جان نکالنے کے لئے کافی ہوے ی ہے صاحب "

"_ فلحال اپ رہنے دیۓ محبت کو اپ چائے بنا کر لائے"

ہاۓ خدایا میں تو چائے بنا بنا کر کافی بنا بنا کر ہی محبت کر رہی ہوں_"وہ"
اسی طرح اسکے سینے پر سر رکھیر ہی بولی

اسکی بات پر وہ مسکر یا_اب کیا کرے اسکی ادراک والی چائے کی اب عادت
_جو ہو گی تھی

_کچھ دیر وہ اسی طرح اسکے سینے پر سر رھیا نکھں موندے رہی پھر اٹھی

نور حیا سنیں_:"مرتضیٰ نے پکارا"

جی سنائیں_"وہ رکی"

کچھ نہیں بس چائے میں چینی کم رکھنا_" گردن جھکا کر مسکرا کر کہا"
یہی اسکی ادا تھی جس پر نوراج بھی مرتی تھی

ڈرامے نا لگایا کرے میرے ساتھ_" کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی"

پیچھے وہ مسکرایا_

کیا واقعی اگر زاریان اسے اپنی پسند کے بارے میں بتاتا تو مرتضی برداشت کر لیتا_؟؟

زاریان خان نے محبت کو دوستی پر ترجیح دے کر خود اپنی محبت کی قربانی دی تھی_

دوستی محبت سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے زاریان نے ثابت کیا تھا_

وہ جب بھی اسکے بارے میں سوچتا تو اسکی مغفرت کی دعا کرنا نہیں بھولتا_

دوست تو وہی جو اپکے مرنے کے بعد اپکو اپنی دعاوں میں شامل رکھے
زاریان خان سید مرتضی علی شاہ کی ہر دعا میں شامل۔ تھا اسکی ہر دعا زاریان خان کی مغرت کی دعا کے بنا ادھوری تھی_

دوست ضروری ہوتے ہیں"
"" دوستوں کے بنا زندگی ادھوری ہوتی ہے_
دوست جب چھوڑ جائے تو ہر چیز بے مزہ ہو جاتی ہے وہ رونقیں نہیں رہتی زندگی میں پھر یہ لب چھوٹی چھوٹی بات پر مسکرانا بھول جاتے ہیں

" دادو دادو پلوشہ نے مارا_ "چھوٹے خان نے اپنی دادی کو شکاہت لگائی

"میری بیٹی نہیں مارتی ضرور اپ نے کچھ کیا ہو گا؟؟"اشال نے اسے گود
میں بھرتے کہا

"دادو پکا بھائیاں نے میری ڈول کو مارا ہے_ "دو پونیوں والی پلواشہ نے
معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے کہا

"اچھا سوری بولو بہن کو _"

میں نہیں بولنا سوری میں اس کی ڈول کو ماروں گا یہ ہر وقت ڈول کے " ساتھ کھیلتی ہے میرے ساتھ نہیں کھیلتی مجھے اگنول (اگنور) کرتی ہے_ " وہ بہت مزے سے اپنی جیلسی ظاہر کر رہا تھا

_اس کی بات پر حاشر مسکرایا

باپ پر گیا ہے جیلسی_ " حاشر نے کہا "

اچھا بیٹا مل کر کھیلا کرو بری بات اسطرح لڑائی نہین کرتے بھائی بہینوں " سے ایک دن یہ اپکو چھوڑ جائے گی پھر مہمان بن جائے گی_ " وہ چار سال کے بچے کو بہت بری بات سمجھا رہی تھی کہتے اسکی انکھیں نم تھی

میں اس کو کہی نہیں جانے دوں گا چلو اب ڈول کو ہاتھ نا لگانا_ "دادی کی _گود سے اترتا وہ تلواشہ کو ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا

_پیطھے اشال کی انسو گال پر بہ گئے
وہ جب بھی اپنے پوتی پوتے کے پیار کو دیکھت تو اپنا بھائی یاد اجاتا_ وہ بھائی _جو ماں باپ بہن دوست سب کی کمی پوری کرتا تھا

_حاشر اسکے پاس ایا

"اشال رو کیوں رہی ہو کیا ہوا ہے ؟؟"

بھائی یاد ارہے ہیں میں جب بھی ان کو دیکھتی ہوں مجھے اپنا بچپن یاد اتا ہے" میرے بھائی_ کتنا خوبصورے رشتہ ہے بہن بھائی کا لڑتے ہیں جگھڑتے

ہیں مگر ایک دوسرے پر جان وارتے ہیں اللہ نے کتنی محبت رکھی ہے اس رشتے میں_"وہ انسو صاف کرتی بولی

"بہت خوبورت رشتہ ہے ی اشال بہنئں بہت خوبصورت ہوتی ہیں میری بھی ایک بہن چلی گئی ہیں دوست میری ہمراز چھوٹی بہن ہے ج سسرال میں رہے کر بھی ہمیشہ میرے دل۔میں رہتی ہے بہن بھائی دنیا کے جس کونے میں ہوان کی محبت ہمیشہ ویسی ہی رہتی ہے بلکل خالص اب رونا بند کرو بچوں مے دیکھا تو پریشان ہو جایے گے_"اسنے اشال کے انسو صاف کرتے کہا

"_وہ مسکرائی_دنیا سے چلے بھی جائے تو ہمیشہ دل۔میں رہتے ہیں"

بلکل اوں باہر لان میں۔چلیے دیکھے ہمارے بچے کیا کر رہے ہیں_"اسنے"
اشال کا ہاتھپکڑ کر اٹھایا

گھٹنے جواب دے گئ ہیں میرے_"گھٹنے پر ہاتھ رکھتی وہ بولی"

تواب بوڑھی ہو گی ہو مجھ جیسی جوانی اب ہر کییس میں کہاں_"اس کا"
ہاتھ پکڑ کر لان میں اتے کہا

"_ جوان بال دیکھے یہ سفیدی چمک رہی ہے"

بال سفید ہوئے ہڈیاں کمزور ہو گی مگر حاشر خان اور حاشر خان کی محبت"
"_ ابھی بھی جوان ہے اچھانا

اسکی بات پر وہ مسکرائی_

"جی جی بلکل جوان ادمی_"

"شکریہ جوان ادمی کی بوڑھی بیگم_"لان میں اکر اسکا ہاتھ چھوڑتے وہ بولا"

سامنے ہی زرباب اور زرناب شاید کیسی بات پر بحث کر رہے تھے اور ان سے دور بچے کھیل رہے تھے_

"میں کہ دہی ہوں نا اسی سکول میں اڈمیشن کروائے گے بات ختم"

زرناب نے کہا_"

کیوں اس سکول میں کیا ہے جو تم اسی میں کرواوں گی مین اپنے بچوں کو"
"_اسی سکول میں داخل کروں گا جہاں میں نے پڑھا ہے

کیوں بھئی کیوں بچے میرے ہیں میں ماں ہوں میں اپنی مرضی سے کرواوں گی زرکوں میں پھوپھو سے_وہ چیئر سے اٹھی ہی تھی کہ سامنے ہی اسکی پھوپھو انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی_

پھوپھو آپ بیٹھے_"وہ فورا چیئر سے اٹھی"

کس بات پر بحث کر رہے ہو زرباب؟؟_"حاشر نے پوچھ"

کچھ نہیں بابا بس ویسے ہی_"زرباب نے کہا"

"ویسے ہی نہیں بابا یہ دیکھے یہ مجھے بچوں کا اڈمیشن میری مرضی کے سکول میں نہیں کرنے دے رہا ہر جگہ اپنی مرضی کرتا ہے_"زرناب کے سپوٹر تھے اسکے پاس

"زرباب کیوں ضد کرتے ہو جہاں زرناب کہ رہی ہے وہی اڈمیشن ہو گا بچوں کا بس بیٹا جہاں تم کہوں گی وہی پو گا_"حاشر نے زرناب کے سر پر دلاسہ دیتے کہا

جس پر زرناب نے کن انکیوں سے زرباب کو دیکھا وہ صرف وہی جانتا تھا

"بابا اپ بیٹھے میں چایے بنا کر لاتی ہوں_"وہ انکھوں ہی انکھوں میں زرباب کو طیش دلا کر یہ گئی وہ گئ

بابا یار اپ کیوں ہر بار اسی سائیڈ لیتے ہیں مجھے تو لگتا ہے اپ میرے کچھ " لتے ہی نہیں_ "زرباب چیئر سے اٹھتا بولا

وہ میری بیٹی ہے باپ ہمیشہ بیٹیوں کی ہی سائیڈ کیتے ہیں تم سدھر جاوں "
_"

ہاں بس میں سدھر جاوں اپکی بیٹی ہر باری اپکی دھمکی دے کر اپنہ بات " منواتی ہے یار ماما اٹسنور فیئر_ "اسنے اشال سے کہا

میں کیا کر سکتی ہوں_ "اسنے کندھے اچکائے"

واہ یار یہ بھی سہی ہے_ "وہ کہتا وہاں سے چلا گیا"

اب یہ جاییے گا کچن میں اور اسکو تنگ کرے گا اور وہ پھر اسکی شکایت "
لگانے ائی گی" اشال نے اگلی کاروائی بتائی تھی یہی تو ہوتا تھا ان کے گھر کبھی
بڑے خان شکایت لگانے اتے کبھی چھوٹے خان

"_لگا رہنے دو اشال انہیں اسیطرح تو گھر میں رونق رہتی ہے"

کیا کر رہی ہوں؟" کچن میں اتے اسنے ہوچھا"

کپڑے سلائی کر رہی ہوں_ "فریج سے دودھ نکالی لی"

اچھا زرناب درزن میرے لئے کافی بنا دینا_ "وہ شلف سے ٹیک لگاتے "
اسے تپاتے ہوئے بولا

"_زرباب ڈرامے ماکروسب کے لئے چائے بنارہی ہوں تم بھی وہی پیو"

شوہر ہوں تمہارا حکم دیا ہے کافی بناو سمجھی_"آوا کو سخت کرتا بولا"

آواز نیچی رکھوں اپے بڑے شوہر ہوں حکم چلاتا ہوں خود بنالوں بڑاایا"
_"کافی کی بوتل اسکے سانبے زور سے رکھتئ وہ بولی

تم ڈرتی کیوں نہیں مجھ سے_"اسے اپنے قریب کرتے وہ بولا"

"_تم کوئی چیز ہو ڈرمے والی"

دنیاڈرتی ہے میرے آواز سے ایک تم ہو جیسے کچھ اثر نہیں ہوتا_"اس کی"
انکھوں می دیکبے کہا

دنیا ڈرتی ہوگی میں نہیں ڈرتی_"اسی کی انکھوں میں دیکھتے کہا"

_اسکی بات پر وہ مسکرایا

"_ پسندیدہ عورت ہونا اس لئے نہیں ڈرتی"

ستے عاشق میری چائے گرادی ہے_"چولہئ پر ابلتی چائے پتلی سے گر"
_کر چولہا خراب کر چکی تھی

جلدی صاف کر کے باہف یرے لیے کافی لے اوں_"وہ اسے کہتا باہر کو"
نکل رہا تھا

ادھر ادھر بادشاہ سلامت _ "اسے بازوں سے پکڑا"

یہ صاف کرے شاباش اپکے ہی ٹھرک پن کی وجہ سے ہوا ہے اب کہاں "
نکل رہے _"

میں صاف کروں گا میں میں _ "خود کی جانب اشارا کرتے پوچھا"

جی جی اپ ہی _ "چائے کپس میں ڈالتی وہ بولی"

ملازمہ کر دے گی"_"

" گرایا کس نے ہے ملازمہ نے یا اپ نے ؟؟"

تم نے_ "زرباب نے کہا"

"کس۔ کی وجہ سے گری_ ؟؟"

"_ یار جاوب میں نہین کر رہا صاف"

"صاف کرتے ہو یا بلاو بابا کو_ ؟؟"

"_ دھمکی دے رہی ہو"

"_ نہیں انے والے وقت کے بارے میں بتا رہی ہوں"

"_ شرم۔ تو نہیں ائے گی شوہر سے کام۔ کرواتے ہوۓ"

اگر شوہر نے اور باتیں کی تو شوہر صاحب کو پھر برتن دھوتے ہوئے بھی"

"_شرم نہین ایے گی شاباش یہ رہا کلئیزز

اللہ پوچھے زرناب تمہیں_"چولہا صاف کرتے کہا"

"_ آرام سے کرنا گرم ہے پھر نا کہنا ہاتھ جل گیا"

_اسکی بات پر گھورا اسے دیکھا

چولہا صاف کر کے وہ باہر نکلنے والا تھا جب زرناب نے پیچھ 7 سے پکارا

"کافی چاہیے؟؟"

"_ بلکل وہ بھی بلیک"

یہ لے جاو باہر میں بنا کر لاتی ہوں_ "چائے واکی ٹرے اسے تھامتی وہ" بولی

_ ٹرے اس سے پکڑے اوہ اسکی پیشانی پر پیار دیتا باہر نکل گیا

_ پیچھے وہ بس مسکرائی اور کافی بنانے لگ گئ

کبھی کبھی بابا کی یاد اتی تھی پھر جب اپنے ار گردان سب کو دیکھتی تو صبر کر لیتی

ہاں کوئی کییس کی کمی نہیں ہوری کر سکتا مگر مرہم۔ بم جاتے ہیں بسحا شر کی محبت زرباب کا عشق اور اپنے بچوں کا پیار اسکی اس زخم میں مرہم۔ بنگے تھے_

ورنہ باپ کی کمی تو دنیا کی کوئی شے نہین پوری کر سکتی_ بس صبر اجاتا ہے

اج کل شادی کی شاپنگ عروج پر تھی وہ خاندان کی واحد شادی ہونے والی تھی جو سب سے بڑی ہو گی_

حجاب کا باقی سب ڈن ہو گیا تھا بس ولیمے کا ڈریس رہے گیا تھا جو اسے اذلان کے ساتھ جا کر ہی لینا تھا_

لیکن نورین بیگم نے مبع کر دیا_

دنیا جتنی مرضی آگے چلی جائے ابندی اپمہ روایت نہیں چھوڑ سکتا اب اذلان اپنی حجاب کو دولہن وا کے روب کیں ہی دیکھے گا اس سے پہلے سخت پابندی لگ گیی تھی_

"یار ماما یہ تو زیادتی ہے ناں_" وہ اس وقت فاطمہ کے پاس بیٹھا اسے اپنا دکھ سنا رہا تھا

"کوئی زیادتی نہیں ہے اب بڑے لوگوں کی ہم بات نہیں مانیں گے تو اچھا لگے گا ویسے بھی وی سہی کہ رہی ہیں_" فاطمہ نے سمجھایا

"ماما دنیا چاند پر پہنچ گئی لیکن پاکستانیوں کی نانی دادیاں ابھی بھی وہی اسی انسیوی صدی میں اٹکی ہوئی ہیں_"

کیا تمہاری دادی ہوتی تو تم تب بھی اسی طرح کہتے ؟؟" فاطمہ بے پوچھا"

"_ اسکی بات پر وہ گردن جھکا گیا"

ان کے خلاف تو ایک لفظ نا برداشت کرے_ "اسنے سوچا"

بیٹا بیوی سے محبت بہت کرتے ہیں مگر بیوی کی محبت وہی پاتے ہیں جو "
اسکے گھر والوں کی عزت کرتے ہیں بیٹا میری نصحیت ہے حجاب کے
والدین اس کے رشتے داروں کے ساتھ عزت سے پیش انا کوئی بھی لڑکی یہ
برداشت نہین کرتی کہ اسکے والدین کے بارے خین کوئی ایک لفظ بھی کہئ
"_ چاہئے وہ مزاق ہی کیوں نا ہو

"_ جی ماما میں خیال کروں گا"

"شاباش میرے بیٹے تم نے صرف اچھے شوہر نہیں بنا تم نے اچھا داماد اچھا بیٹا اچھا شوہر اچھا سسر بھی بننا _"

"یار ماما باپ تو بننے دے سسر بنا دیا _" وہ مسکرایا"

"بننا تو ہے ناں شاید اس وقت میں نا ہو مگر تم نے میری تربیت پر کوئی حرف نہئں انئ دینا اپنے بچوں کے دوست بن کر رہنا _"

"ماما ایسے نا بولے اپکی جدائی یا کیسی کی بھی جدائی اب منھ سے برداشے نہیں ہو گی _" اسکت ہاتھ چومتئ وہ بولا

"بیٹا یہ تو دنیا کا اصول ہے جو صدیوں سے چلتا ارہا ہے نئے کچھ اس دنیا میں اتے ہیں کچھ خاتے ہیں جانے والوں کو رکا نہیں جا سکتا _"

"_ پلیز اماما ابھی ایسی باتیں نا کرے پلیز"

"€ اچھا میرے بیٹے میں بس تمہین سمجھا رہی تھی میر بات سمجط ایے نا"

جی بوس _ "اسنے مسکرا کر کہا"

بھائی بھائی یہ دیکھے _ "زریش لاونج میں اتی اپنا وبائل است پکرتی بولی"

خالہ یہ دیکھے یہ کیسا ڈریس ہے میرا تو اس پر بہت بری طرح دک اگیا ہے"
اب دیکھے کیسا ہے _ "وہ ایک ہیوی قسم مکسی فاطمہ کو دیکھاتی بولی

"وہ پہن لے گی اتنا ہیوی ڈریس_؟؟" اذلان کو پتا تھا جب ان کا وہاں ریسیپشن ہوا تھا تب بھی اسنے بہت ہی ہلکی میکسی پہنی تھی

"وہ تو پہن لے گی اب بتائیں اپکو کیسی لگی؟؟" زری نے شرارت سے کہا

"مجھے تو اچھی لگی ہے_" کہتا وہ وہاں سے اٹھا

"خالہ ڈن کروں یہ_" اسنے پوچھا

"بیٹا دیکھ لو جیسے تمہیں سہی لگے_" فاطمہ نے تو ویسے بھی حجاب کی ساری شاپنگ زری کے سپرد کی تھی

اس سے پوچھ لو زریش وہ اتنا ہیوی نہیں پہنتی_ "وہ اسے کہتا"
دروازہ کھول کر باہر نکل گیا

"_اہمہ خالہ اپ نے دیکھا میرے بھایی کتنے سیوٹ ہوتے جارہے ہیں"

_اسکی بات پر فاطمہ مسکرائی

اللہ میرے دونوں بیٹیں اپنی بیویوں کے لئے سکون کا باعث بنائیں بیٹا"
خیر تم حجاب سے پوچھ لو شاید وہ واقعی نا پہن سکے_ "اسے ری کو پیار
دیتے کہا

اب میں امین بولوں گی تو مجھے شرم ائے گی باقی میں حجاب سے ابھی پوچھ "
"_لیتی ہوں

_اسکی بات پر فاطمہ مسکرائی

ایمن کے بعد وہی تو اس گھر کی رونق تھی_ اگر وی ناہوتی تو شاید ایمب کے بعد اس گجر میں انسانوں کی آوازیں ہی نا اتی_

بیٹیوں کے بعد بہویں ہی اگر بیٹیاں بن جائے تو گھر ہیں رونق رہتی ہے

بس ایک غلط سوچ معاشرے سے ختم ہو جائے کہ ساس کبھی ماں نہیں بن سکتی اور بہو کبئی بیٹی نہیں بن سکتی
اپ ساس کو ماں اور بہو کی بھٹی بنانے کی کوشش تو کریں
اگر اپنے بیٹے سے پیار ہے تو بہو کی چھوٹی چھوٹی غلطیوب کو نظر انداز کر دے وہسے ہی جیسے کبھی بھٹیکر دیتے تھی اور شوہر سے اگر واقعی ہی محبت ہے تع

ساس سسر کی ہلکی پھلکی ڈاں ٹ کو بھی برداشت خر کے ویسے ہی جیسے گھر میں کبھی اپنے والدین کی کرتی تھی_

"دیکھو ایمن میری بات سنوں_" زاویار اسکے سویٹ کیس پر کپڑے ڈالتے ہاتھ روک کر اسے اپنی طرح کرتے بولا

"جی ارشاد کرے_"

"یار مت جاوں نا تمہارے بنا نیند نہیں اتی سمجھو بات کو_"

"ائے میرے خدا میں اپنے بچوں کو سنبھلوں گی یا اپنی ساس کے اس تیس سال کے بچے کو سنبھالوں گی_" وہ اوپر دیکھتی بولی

"مت جاوں نایار وعدہ روزانہ تمہیں لے کر جاوں گا وہاں ھر رات کو اکٹھے اجایا کرے گے یوں ہفتہ پیکے جا کر کیا کروں گی _"

"مسٹر میرے بھائی کی شادی ہے وہاں سب رات کو ڈھولکی انجوائے کرتے ہیں مجھے جانے دے نازاویار _"

"ارے زارویار کی بیگم بات کو سمجھو یہ تمہارا شوہر نہیں رہے سکتا ناتمہارے بغیر _"

"اگر میں مر گئی پھر کیا کرے گے ؟؟"

"تمہاری موت کو بھی میں روک سکتا ہاں تمہاری قبر کے ساتھ اپنی قبر کھود لوں گا اگر زرا سی بھی مجھ سے محبت ہے تو آئیندی یہ بات مت کہنا_" اسے اپنے سینے سے لگاتا وہ بولا

"اچھا بابا سوری اب بچے نا بنے مجھے جانے دے_"

"جاوں مگر وہاں جا کر اپنا بہت سارا خیال رکھنا وقت پر میڈیسن کھانا اور وقت پر کھانا بھی کھانا ہے زیادہ اچھل کود کرنے کی ضرورت میرے بچے کو دسٹرب مت کرتا_"
اسکے سینے ہر سے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"میری بات سنیں وہاں میرے ماں باپ ہیں سب مجھ سے بھے زیادہ پیار کرتے اور ماما تو ویسے ہی جب سے یہ خبر سنیں میری پیچھے پڑی رہتی ہیں اپ بے فکر ہو جائے_"

"_ سب تم سے پیار کرتے ہیں ایمن مگر کوئی مجھ جیسا نہیں کر سکتا"

"_ اچھا جی اب چھوڑے گے"

"_ائی رئلی لویوایمن ائی رئیلی لویو سو مچ کوئین"

اسکی بات پر وہ شرم سے لال ہو گی تھی

ایک اظہار کافی ہوتا عورت کے لئے جو وہ ہمیشہ اپنے شوہر کے منہ سے

"_ سننا چاہتی ہے

میڈیسنز رکھی ہیں نا؟؟"اسے چھوڑتا وہ بولا"

"_جی رکھ لی"

گڈ بس ماما سے مل لو پھر چلتے ہیں_ "اسنے سویٹ کیس بیڈ سے نیچے اتارتے کہا

اچھا میں نے اپکے افیس والے کپڑے بھی پریس کر دیے ہیں اور شادی" کے بھی اور میری بات کان کھول کر سن لے ہر شام پانچ بجے اپ مجھے وہاں چاہیے اور ساتھ میں انٹی بھی خیر انٹی کو ہادی لے ائے ساتھ مگر اپ سن لے_"

اوکے میڈم کوئی اور حکم_ "گردن جھکا کر پوچھا گیا"

اور ٹائم پر کھانا کھانا زیادی نخرے کرنے کی ضرورت نہیں اور خبر دار "

"_ سگریٹ کو دیکھا بھی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

پچھلے ہفتے ہی اسے ایک بار اپنے ایک دوست سے سگریٹ کی لت لگائی تھی

جس سے ایمن بہت پریشان تھی

"_ یار قسم کھاتا ہوں وہ اخری بار پیا تھا اب نہیں پیتا"

سہی باقی سب تو سب جگہ پر ہے کمرے میں ایک نظر ڈالتی کہا"

"_ اگر پھر بھی کچھ نا ملے تو کال کر لینا مگر خدارا کمرے کو کباڑ نا بننا

"_اوکے میڈم جی"

"بس یہ اخری شادی ہے ہمارے خاندان میں پھر پتہ نہیں کب شادی ایے اس لئے میں اسکو بہت انجوائے کرنا چاہتی ہو اور اپکو تو پتا ہے اذلان بھائی مجھے کتنے عزیز ہیں میں نہیں چاہتی شادی کے بعد میں اپنے بھائیوں کی خوشی بھوک جاوں اس لئے مجھے بہت شوق ہے اپنی بھائی کی ہر خوشی میں شریک ہونے کا یونو ہم بہینوں کے بہت خواب ہوتے ہیں اپنے بھائیوں کیشادئ کے _"

"جی جی ائی نو تم پریشان نا ہونا اور بلکل بے فکر ہو کر انجوائے کرنا مگر صحت کا خیال رکھنا تم جب اپے زیانی خوش ہوتی ہو تو پھر سب کچھ بھول جاتی ہو باقی سب پر مجیے اعتماد ہے ڈوبٹ واری ___"

نہیں کرتی چلیں لیٹ ہو رہے ہیں _" کہتی وہ کمرے سے باہر نکل ائی"

انٹی میں جارہی ہوں_ "اسنے افشاں بیگم کو بتایا"

جی بیٹا خیر ہت سے جاوا پنا خیال رکھنا اور سب کو میرا سلام کہنا_ "انہوں "
نے اسے پیار دیتے کہا

جی سہی اپ اپنا خیال رکھنا اور وقت پر کھانا کھایے گا میں اکثر ہادی کو بھیجو "
"_ گی اپ کو وہ پک کر لے گا

نہیں بیٹا تم پریشان نا ہوا سے ویسے ہی تکلیف مت دینا میں ڈرائیور کے "
"_ ساتھ اجایا کروں گی بس تم اپنا خیال رکھنا

جی ٹھیک ہے خدا حافظ_ "ان سے ملتے کہا"

خدا حافظ_ "انہوں نے اسے پیار دیا"

وہ لوگ مین گیٹ کے پاس ائے تھے ڈرائیو اسکا سوٹ کیس گاڑی میں رکھ رہا تھا جب چوکیدار نے دروازہ کھولا اور سامنے نتائشہ کھڑی تھی

_ اسے دیکھ کر زاویار کے تاثرات یک دم سخت ہو گے

اسلام عیلیکم_ "اسنے ایمن کو دیکھتے سلام۔ کیا"

وعلیکم اسلام_ "ایمن نے جواب دیا البتہ زاویار خاموش رہا"

" ایمن زاویار مجھے تم لوگوں کو سوری بولنا ہے ایئم رئیلی سوری میں جانتی ہوں مجھے معافی مانگنا بھی نہیں اتی مگر پلیز مجھے معاف کردو پلیز ایمن تم زاویار سے کہو_ "اسنے ایمن سے کہا

"یہ تمہارا اور زاویار کا معاملہ ہے میں اپنے شوہر پر اپنی مرضیاں مسلت نہیں کرتی_ "

"لیکن تم۔ تو معاف کردو_ "

"تمہیں میں نے معاف کیا_ "اسنے کہا

"زاویار پلیز پلیز ایک بار معاف کر دو میں اپنی نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہوں میں اس گلٹ کے ساتھ نہیں اگے بڑھ سکتی پلیز زاویار تم تو عورت زاد کی عزت کرتے ہو_" اسکے اگے ہاتھ جوڑتی وہ روتے ہوئے بولی

"تم میری نہیں بلکہ میری ماں کی گناہگار ہو نتائشہ انہوں نے تمہیں بیٹی کی طرح پیار دیا انکھیں بند کر کے تم پر اعتماد کیا تم نے ان کا مان توڑا ہے جاو ان سے جا کر معافی مانگو میں نے معاف کیا تمہیں_" کہتا وہ ایمن کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی جانب بڑھا

ایمن نے گاڑی کے پاس جا کر اسکا ہاتھ چھوڑا

_اور نتائشہ کے قریب گئی

"اگر تم واقعی شرمندہ ہو اور اپنی نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہو تو میں تمہیں گڈ لک کہتی ہوں باقی تمہیں انٹی سے سوری بولنا چاہیے وہ بہت نرم دل ہیں مجھے امید ہے تمہیں معاف کر دے گی_" یہی نرم دلی تھی اسکی جس پر اج بھی زاویار کو اپنی پسند پر فخر ہوا

"تھینکیو سو مچ واقعی تم بہت اچھی زاویار تمہیں ڈزرو کرتا تھا_" اسکے گلے لگی اسنے ساری رکاوٹیں ختم کرتے کہا

"یو ر ویلکم انٹی اندر ہیں_" اسنے پیچھے دیکھتا کہا گر افشاں بیگم وہی دروازے پر کھڑی سب دیکھ رہی تھی_

"میں پھوپھو کے پاوں پکڑ کر معافی مانگ لوں گی_" انسو صاف کرتے نتاشہ نے کہا

ایمن نے اسے ہلکی سی سمائل پاس کی اور گاڑی میں بیٹھ گئی جہاں زاویار اسکا انتظار کررہا تھا

وہ گاڑہ گھر سے باہر نکل کر لے گیا پیچھے اس وقت نتائشہ افشاں بیگم کے قریب ائی

پھوپھو پلیز مجھے خود سے اپنے وجود سے شرمندگی ہورہی ہے میں نے اپکا" مان توڑا پھوپھو میں کس منہ سے معافی مانگو پلیز پھوپھو معاف کردے "_ اخری غلطی سمجھ کر

نتائشہ تم جناتی ہو میری کوئی بیٹی نہیں تھی میں نے ہر پل تمہیں اپنی بیٹی" مانا مگر پھر جب تم نے زاویار کے لیے پسندیدگی ظاہر کی تو میں نے تمہیں

اپنی بہو اور بیٹی مان لیا کیا کچھ نہیں کیا تمہارے لئے اور تم مجھے ہی دھوکہ دے رہی تھی میرے ہی بیٹے کی زندگی کو کھیل سمجھ رہی تھی مجھے تو بس خود پر افسوس ہو رہا_" ان کی آواز میں نمی تھی

" پھوپھو میں ماما کی باتوں میں اگئی مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ ماما اپنا بدلہ لے رہی ہے اپ سے اور مجھے استعمال کر رہی ہیں لیکن پھوپھوایی پرومس میں اب ماما کی باتوں میں نہیں اوں گی پلیز پھوپھو پلیز_"

" نجانے کیوں بھابھیوں کو وہ نند بری لگتی ہے جو اپنے ہی باپ کی جائیداد سے حصہ مانگے میں بیوہ ہو چکی تھی اپنے بھائی سے مدد نا مانگتی تو کہاں جاتی نجانے کیوں ان کو مجھ سے نفرت ہو گی خیر تم نے توبہ کرلی ہے میرے لیے ہیی کافی ہے_" وہ اپنے انسو صاف کرتی بولی

"_ پھوپھو معاف کردے ناپلیز"

"_ معاف کیا تم نے میرا دل توڑا تھا جاو معاف کیا"

تھیکیو سو مچ پھوپھو تھیکیو پھوپھو_ "کہتے وہ ان کے گلے لگی"

انہوں نے اسے پیار دیا جو بھی کرتی وہ ان کے ائی کی اکلوتی نشانی تھی کییس اس سے خفا رہتی

اندر او_ "انہوں نے کہا"

پھوپھو نیکسٹ منتھ میری شادی ہے اپ نے اور زاوہار ایمن نے انا ہے "

"_

"_ماشاءاللہ اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے بیٹا"

امین پھوپھو اپکی دعا چاہیئے اپکو پتا ہے میرے ہسبنڈ زاویار کے دوست "
"_ہیں

"_اچھا کونسا دوست ہے نام۔بتاو"

"_علی اصغر "

او علی ماشاءاللہ بہت اچھا بچہ ہے اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے اندر او "
باقی باتیں اندر کرتے ہیں_ "انہوں نے اسے پیار دیتے کہا

_ اسنے ایک بارا سیگھرپر قدم رکھے جس گھر کو وہ برباد کرنے کا سوچتی تھی

دنیا میں کچھ وگ کتبے اچھے ہوتے ہیں بلکل اسکی پھوپھو کی طرح خالص دل

والے

غلطی پر توبہ کرنے سے تو اللہ بھی معاف کر دیتا ہے پھر عام انسان کی کیا

مجال کے جب کوئی اس سے معافی مانگے اور وہ نا معاف کرے جو ہو گیا سو

ہو گیا انے والی زندگی کا سوچ کر بندہ اگے بڑھ جائے

پچھلے غم بھلا کر

_ اخراج وہ دن تھا جس کو سب کا ہی بڑی بے صبری سے انتظار تھا

_ اج اذلان اور حجاب کی برات تھی اور ساتھ میں نکاح بھی

باپ بھائی سب کی گوائیوں میں ان کا نکاح تھا اج

_اس وقت بیوٹیشن اسکا حجاب سیٹ کر رہی تھی

اج اسنے مکملھر ون رنگ کا لہنگا پہن رکھا تھا اور ساتھ میں گولڈن رنگ رنگ کا ہی حجاب لے رکھا اور اسکے اوپر اس کے لہنگے کا بھاری دوپٹہ جو اج سیٹ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

شکر اللہ کا اپکا دوپٹہ سیٹ ہو گیا کافی چیلنجنگ تھا یہ_ "بیوٹیشن اسکے " اوئینے میں دیکھتےٗ شکر ادا کرتی بولی

ماشاءاللہ ون اف سا بیوٹیفل برائیڈ اپ تو ماشاءاللہ بارات پر ہی اتنی حسین "
لگ رہی ہیں ولیمہ پر کیا ہو گا ائی تھیک اپکے دولہے اپ سے بہت زیادہ محبت
کرتے ہیں از ائم رائٹ ؟؟"اس بیوٹیشن نے اج سے پہلے اتنی حسین
دولہن نہیں دیکھی تھی

_اسکی بات ہر حجاب مسکرائی

بلکل میرے بھائی ان سے بہت محبت کرتے ہیں بس اپ دعا کرے اللہ "
ان کو نظر بد سے بچائیں_"زری نے چہکتے ہوئے کہا

ماشاءاللہ اللہ انہیں ہمیشہ خوش رکھے امین_"اسبیوٹیشن نے کہا"

وہ اج کچھ زیادی ہی حسین لگ رہی تھی اسی لیئ ہال۔ میں اتے ساتھ ہی اسکی دادی نے پہلے اسکا صدقہ اتارا تھا _

میرا بچہ میرا کلیجہ_ "اسکا صدقہ اتارتے وہ ناچاہیے ہوئے بھی ایموشنل" ہو گی

اور اسے گلے سے لگا کر رونے لگ گئ_ ان کے گھر کی اکلوتی چڑیا اج اڑنے لگی تھی

ان کے گلے لگی وہ بھی رودی تھی_ اج کل تع اسے ویسے بھی زراہ ی بات چاہیے تھی رونے کے لیے

انہیں زرناب نے بامشکل خاموش کروایا _

_ ماما بابا جانی کہاں ہیں" جب سے ائی تھی اسنے مرتضی کو نہیں دیکھا تھا"

وہ ادھر ہی ہیں کام کروا رہے ہیں_ "نور نے اپنہ انکھوں کی نمی چھپاتے" کہا

کتنا مشکل ہوتا ہے ناں اپنی ہی جگر کے ٹکڑے کو دولہن کے روپ میں دیکھنا اور یہ سوچنا کہ اج کے بعد وہ پرائی ہو جایے گی

ماما بابا کو بلایے نا_ "اسکی اواز میں لرزپن تھا"

بس بیٹا ابھی نکاح کے لئے اتے ہو گے_ "نور نے اسے پیار دیتے کہا"

ساری خوشیاں ایک طرف سب ایک طرف لیکن اپنے بابا کو چھوڑ کر جانا اسے لگ رہا تھا اج شاید دل دھڑکنا بند ہو جائے گا جن ہاتھوں میں کھیلہ تھی اج وہی ہاتھ اسے رخصت کرے گے

کچھ دیر گزری تھی جب باہر سے بارات انے کی آواز ائی

سب باہر نارات کو ویلکم کرنے چلے گی اُسوقت وہ برائیڈل روم میں بکل اکیلی تھی_

انکھیں بند کیئے وہ باہر سے اتے شور کو سن رہی تھی_

ساتھ میں کچھ انسو بھی گال میں بہ رہے تھے

وہ شادی سب سے الگ تھی ایک ایسی شادی جو پاکستان میں اج سے پہلے نا ہوئی تھی
_

وہ واحس شادی تھی جس میں پیسہ نہیں اڑائے گے تھے جس میں کوئی فائیرنگ نہیں ہوئی تھی جس میں کوئی بینڈ باجا نہیں بجا تھا جس میں کوئی ڈیگ نہیں لگا تھا
_

ایک ایسی شادی جس نے پاکستان کی تاریخ بنائی تھی اس شادی میں سو سے اوپر ان بیٹیوں کی شادی اذلان نے کروائی تھی جو مالی حالات کی وجہ سے گھر میں تھی اور جہیز نا ہونے کی وجہ سے ان کے ولدین پریشان تھے بہت سی بیٹیوں کے گھر بسائے گے تھے

یہ شادی باعث نعمت بنی تھی نا کہ باعث زحمت جس میں بینڈ باجا بجا کر اپنی طاقت کا روب جما کر فائیرنگ کروا کر دوسروں کو تکلیف پہنچایا گیا ہو ان کے اس پاس پڑوسیوں کو خبر بھی نا ہوئی اور اج بارات کا دن اگیا کوئی گانا بجانا نا ہوا ہے ہاں البتہ ڈھولک 9 ضرور ہویی جس کی آواز بامشکل باہر

موجود مردوں کو بھی اتی ہو اندر سہی ہسی مزاق ہوا تھا مگر کیس دوسرے کو تکلیف نہیں پہچائی گی تھی

ایک ایسی شادی جس کا خواب حجاب نے دیکھا تھا سب سے الگ سب سے منفرد شادی

_ سیاہ شیر انی زیب تن کئے اج وہ واقعی غضب ڈھا رہا تھا
اج وہ بارات لایا تھا اپنی محبت کو اپمے ساتھلے کر جانے کے لئے
خدا ہر مرد کو اتنی مرانگی ضرور دے کے وہ اپنی محبت کو دنیا کے سامنے عزت کے ساتھ بیاہ کر لے جائے

بیٹااج تیر اسکول کا پہلا دن تمہیں لینے سارا خاندان اگیا سوچ اس وقت کیا" ہو گا جب تیری بارات جائے گی_" کہی بہت دور گھٹنوب کے بل بیٹھے صائم فاروق نے اذلان سے کچھ کہا تھا

اذلان نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا اج اسکا باپ بہت خوش تھا شاید بہت عرصے بعد یہ خوشی اسکے چہرے پر سی تھی

_کیا پتا تھا اس کی بارات تو جایے گی مگر ساتھ میں وہ ماں نہیں

اج اسے بے حد حیا یاد ائی فاطمی نے کوئی کمی نا چھوڑی تھی ہادی سے بھر کر اسکی شادی پر محنت کی تھی مگر ماں اسکی کمی کون پوری کر سکتا ہے اولاد کا یہ دن اللہ ہر والدین ک دیکھنا نصیب کرے

اسکے ایک سائیڈ پر صائم تھا جاکہ دوسری سائیڈ پر ایمن اور اسکے ساتھ فاطمہ_اج ایمن کی خوش کی کوئی انتہا نا تھی

سب سے مل کر وہ لوگ اب بیٹھ گئے تھے نکاح خواہ اگے تھے اور حجاب سے اسکی مرضی پوچھنے سید مرتضی علی شاہ گئے تھے_

برائیڈل روم میں اج اسکی گڑیا لال دوپٹہ اڑھے اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو روک رہی تھی_

اسنے اسکے قریب جاکر سر پر دلاسہ دیا_

ساری حمت بہ گئی اور وی ابھی ہی پھووٹ کر رونے لگ گئی_

میرا بچہ یہاں سائن کرو_"اسنے دستخط والی جگہ پر انگلی رھتے کہا"

_ پین باپ کے ہاتھ سے تھامتے اسکے روح لرز رہی تھی

بہت مشکل سے ضبط کیا ہوا تھا_ سائن کرتے اسکے ہاتھ تھر تھر کانپ رہے تھے
_

سائن کرع ئہاں ورنہ اگلی گولی تمہارے سینے پر اترے گی_ "کانوں میں" وی جملے گونجنے لگ گئے
وہ بھی ایک نکاح تھا اور یہ بھی دنوں میں زمین اسمان کا فرق تھا

وہ اسکی ہو گی تھی_ سیدہ حجاب زاہرہ کے ساتھ اذلان صائم کا نام جڑ گیا تھا قیامت تک کے لیے

_ سائن کر کے وہ مرتضیٰ کے سینے سے لگ کر رونے لگ گئ

مرتضی کا ضبط جواب دیتا اس سے پہلے ہی وہ اسے سرپریار دیتا وہاں سے چلا گیا _

کماز کم اس قدر عورتوں کے سامنے وی اہنا اپ نہیں کھو سکتا تھا وہ نہیں رو سکتا تھا

اذلان صائم ابن صائم فاروق اپکا نکاح سیدہ حجاب زاہرہ ولد سید مرتضی علی شاہ با حق مہر پچیس لاکھ سکہ راج الوقت طے پایا ہے کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟" نکاح خواہ نے پوچھا

ٹھاہ_ گولی کی آواز سائن کر و یہاں ورنہ اگلی گولی تمہاری سینے پر اترے گی_ اٹلی کی وہ رات یاد ائی جب گولی کی ذریعے اسنے نکاح کیا تھا اور اپنے ہی جملوں پر وہ مسکرایا _

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

اسنے سیدہ حجاب زاہرہ کو سارے جخاندان کے سامنے باعزت اپنی شریک حیات قبول کیا تھا

اب وہ بکاح نامہ پر دستخط کر رہا تھا_ مسکراہٹ تھی کہ لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی
_

_ نکاح کے بعد ان دونوں کو اکٹھے سٹیج پر بیٹھایا گیا تھا

_ گولڈن نقاب والی یہ دولہن اج سب کے دک میں اتر رہی تھی

"خدا معزہ ایسا کرے روبرو تم بیٹھو میرے محرم بن کر"

_ اج دنیا کے سب سے منفرد شادی ہوئی تھی

ایک ساتھ وہ ایک دوسرے کے قریب بیٹھے جیس ایک دوسرے کے "
"_ لئے بنے ہو

اج اذلان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی اتنی حسین دولھن کو سب کی
نظروں سے بچا کر کہی بہت دور لے جائے وہاں جہاں ان کے سوا کوئی نا ہو

نکاح مبارک _ "اسکے کان کے قریب اہستہ سے کہا"

_ حجاب نے گردن جھکائیں
شرم ارہی تھی اور اج کچھ زیادہ ہی ارہی تھی

خیر مبارک_ "استاد ھیمہ آواز میں کہا کہ امشکل خود کو سنائی دیا مگر ساتھ "
_ بیٹھے ادمی کے کان بہت تیز تھے

وہ اسے کچھ اور کہتا کہ مرتضی اتادیکھا یے دیا اس کئے خاموش ہو گیا

ہاں بھئ کچھ یاد ایا_ "مرتضیٰ نے اذلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا"

"_اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا"

کیا کہا تھا کہ اگر میری پھوپھو کو کچھ کہا تو پانی والی گولی سے اپکو ماروں گا بیٹا"
اج میری بیٹی لے کر جا رہے ہو_ "مرتضیٰ نے یاد دلایا

_ اسکی بات پر وہ انکھیں بند کر کے مسکراتا چلا گیا

"میرے پاس بلکل اصلی والی گولی ہے لڑکے میری بیٹی کو کچھ کہا تو اس اصلی گولی سے اڑا دوں گا تمہیں_"مرتضیٰ نے ہستے ہوئے کہا

"ہائے انکل اپ ٹینشن نا لے اگر اپکی بیٹی کو کچھ کہنے کی نوبت ائی تو خود کو اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دوں گا_"وہ مرتضی کا ہاتھ تھامتا بولا

_اسکی بات ہر مرتضیٰ مسکرایا

"ایک دن میں نھی تمہاری پھوپھو کو اسی پیار عقیدت سے بیاہ کر لایا تھا اج تمہارے سامنے ہیں ہو چھ لو کہ ان کے والد سے کیا وعدہ کیسے نبھا رہا ہوں مجھے امید ہے تم نھی وعدے کے پکے ہو گے_"

بے فکر رہے انکل اپکی بیٹی مجھے بہت عزیز ہے_"اسنے یقین دلایا"

حجاب نے ان کی جانب دیکھا جو اپس میں باتیں رر ہے تھے اور دونوں مسکرا رہے تھے_

ایک لڑکی کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ اسکا باپ اور اسکا شوہر کا اتقلس اپس میں اچھا ہو ورنہ بہت سی لڑکیاں یہاں اکر بد قسمت ٹھر جاتی ہیں

انہیں مسکراتا دیکھ کر نا چاہتے ہوئے بھی نقاب کے اندر اسکے لب بھی مسکرائے_

یہ مسٹر بہت بڑی باتیں کر رہا تھا شوٹ کر لے گا خود کو_"اسنے ذہن میں" سوچا

خوش رہو ہمیشہ میرے بچے میری جگر کا ٹکرا ہے یہ اج سمجھ ایا کہ فاروق صاحب اس دن اتنے عاجزی سے کیوں کہ رہے تھے اپنا جگر کا ٹکرا دینا اسان کہاں ہوتا ہے_صوفے سے اٹھتے وہ نم لہجہ میں بولا

بے فکر رہے_"اذلان نے بھی کھڑے ہو کر اسے گلے ملتے کہا"

_مرتضی انہیں دعائیں دیتا وہاں سے اٹھ ایا
نہیں حمت ہو رہی تھی مزید

_کچھ دیر بعد ہی رخصتی کا وقت ایا

اب حجاب کو لگا کہ شادی کیا ہوتی ہے ؟

_سب سے مل رہی تھی
نور سے بھی گلے ملی_اج اسے رخصت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا شاید اپنی
_رخصتی سے بھی زیادہ
اج نور کو صفیہ بیگم کے وہ انسو یاد ایے
_واللہ اکسی ماں نے کیسے برداشت کیا تھا اسکا تو دل پھٹ رہا تھا

سب سے مل کر اسنے ایک نظر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں اج اسکا باپ سر پر
_قران پکڑے اسے رخصت کر رہا تھا

بس پھر کہاں کا میجر سید مرتضی علی شاہ اور کہاں کی انجنئیر سیدہ حجاب زاہرہ_

اپنے باپ کے سینے سے لگی وہ روئی_
وہ لڑکی جس کی آواز اج تک کیسی نے اتنی اونچی نہیں سنی تھی اج وہ باپ کے سینے سے لگی بچوں جیسے رو رہی تھی

اور وہ فوجی جو کبھی نا رویا اج لاکھ ضبط کے باوجود ساری خامدان کے سامنے رو رہا تھا_

ہاں سید مرتضی علی شاہ زندگی میں پہلی بار سب کے سانبے رو رہا تھا_

کون کہتا مرد نہیں روتا کبھی اسے اپنی بیٹی کو رجصت کرتئ وقت تو دیکھنا تمہیں بھی نا رو نا ایا تو کہنا

_پاس کھڑے ہادئ نے مرتضی کے ہاتھ سے قران پکڑا

اور اب وی اسے اپنے سینے سے لگائے دونوں باپ بیٹی دنیا کو بھلائے رو رہے تھے _

_بیٹیوں کو رخصت کرنا بہت مشکل ہے بہت مشکل

منتوں مرادوں سے مانگی بیٹی بھی رخصت کرنی پڑتی ہیں

_بہت مشکل سے نورین بیگم نے انہیں خاموش کروایا

حجاب کا بی پی ویسے ہی لو ہو رہا تھا رونے کی وجہ سے مزید ہو گیا اسے چکر سے
ا رہے تھے_

قران اب ہادی نے اسکے سر پر رکھا مرتضیٰ میں حمت نہیں تھی

ویسے زندھی کے ہر موقر پر بھائی چاہیے ہوتا ہے مگر اس موقع پر تو بھائی کی
کمی بہت محسوس ہوتی ہے_ چاہیے چھوٹا ہی ہو بھائی مگر ہو
بھائی کا ہونا بہت ضروری ہے ورنہ رشتے دار بغیر کفن کے بھی دفنا دیتے ہیں
بہینوں کو اگر سر پر والدین نا ہو
اگر بھائی ی ساتھ ہو تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہرا سکتی بس بھائی کا ساتھ ہو تو
بہن جو دکو ہر حال میں ڈھال لیتی ہے
چھوٹا ہی سہی مگر بھائی ساتھ ہو تو نگہبان ساتھ ہوتے ہیں

جو پیچھے رہے گیا وہ حسین تھا جو اگے انے والا ہے وہ حسین سے بھی حسین ہو گا

یہ ایک لڑکی ہی کی تو حمت یوتی ہے کہ ایک گھر سے روتے ہوئے اتی ہے اور دوسرے گھر میں ہستے ہوئے داخل ہوتی ہے

_اج وہ بھی اپنے ننھیال میں بہو کے روب میں داخل ہوئی تھی

_زندگی یکدم خوبصورت سی ہو گی تھی

منزل مل گئی تھی خوبوصورت منزل_ سفر گھٹن تھا منزل کو دیکھ کر سفر کی _تھکاوٹ اتر گئی تھی_اب بس اس حیسن منزل کی خوشی تھی

"_چھ ماہ بعد"

""" اپ یہاں بیٹھے ہیں اور میں اپکو سارے گھر میں ڈھونڈ رہی ہوں_
حجاب نے اس سے کہا جو پول کے قریب بیٹھا اپنے پاوں پانی میں ڈبوئے
نجانے کیا سوچ رہا تھا

ہاں کچھ دیر پہلے ہی ایا خیر تم کیوں ڈھونڈ رہی تھی_ "اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے"
قریب بیٹھاتا پوچھا

بس ویسے ہی "اسکے قریب ہی بیٹھتے کہا"

اب پاوں دونوں کے پول میں تھے_ اسمان پر چمکتا چاند کا عکس اس سفاف
پانی میں پڑ رہا تھا_

_حجاب نے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھا

اج چاند بھی بہت خوبصورت ہے_"اسمان پر چمکتے چاند کو دیکھتے کہا"

تم میرے ساتھ ہو کائینات کی ہر شے خوبصورت ہے_"اذلان نے چاند" کو دیکھتے کہا

_اسکی بات پر وہ مسکرائی

"_میں نے اپ سے بات کرنی تھی"

"_جی کہیں"

"_ میں نے سب کو یہاں انوائٹ کرنا ہے"

"کن کو؟؟؟"

"ظاہرہ اپنی فیملی کو ایک تو شادی کے دو ہفتے نعد ہی اپ مجھے یہاں اپنے اٹلی اٹھا کر لے ائی اُوپر سے میں نے ایمن اپی کی بیٹی بھی نہیں دیکھی اور اب زری کا بیٹا جب سے میں نے زری کے بیٹے کی خبر سنی مجھے کھانا ہضم نہیں ہو رہا پتا نہیں کب میں اس کو دیکھو بس میں نے ان سب کو یہاں بلاما ہے یہ مجھے خود جانا ہے اپکو تو ٹائم ہی نیں ملتا بزنس ہی اپکا کوئی ایسا ہے جو میرے رشتو ب میں اجاتا ہے مجھے بس یا تو جانا ہے پاکستان یا ان کو بلانا ہے _"

"_ اچھا اچھا بلا لینا تقریر کیوں کر رہی ہو"

میری باتیں تقریر لگتی ہیں اپکو_ "کندھے پر سے سر اٹھا کر پوچھا'

"_ظاہرہ کان میں چیخ رہی ہو"

ہاں اب دولہن پرانی ہو گی ہے ناں اب بیوی کی آواز بری ہی لگے "
گی_ "انکھیں گھوما کر کہتی وہ پانی میں پاوں مارتی بولی

جو بھی کہ لو لیکن تمہارے اندر بھی پاکستانی بیوی کی روح ہے_ "اسے کمر"
سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے کہا

"_پاکستانی ہوں بھول گیے"

اپنی شناخت کوئی نہیں بھولتا خیر تم بتاوں کب کا پلین کرنا ہے_"اسکے "
بالوں کو سہلاتا پوچھا

"_بس نیکسٹ ویک سب فری ہیں"

میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بار سب کو اپنے بچوں کے ولیمے پر بلایے "
گے_"اب اسکا انداز فل تنگ کرنے والا تھا

اپ بلاتی رہنا مگر میں تو اپنے بچوں کو ان کی پیدائش کے ساتھ ہی پاکستان "
"_ لے کر جاوں گی ان کی شادی بھی وہی کروں گی اور وہی رہوں گی

"مجھے چھوڑ کر جاوں گی_؟؟"

اگر اپکو اپنا بزنس ہمارے بچوں سے بھی زیادی عزیز ہوا تو چھوڑ جاوں گی "

"_ مگر اہنے بچوں کو خونی رشتوں سے محروم نہیں کروں گی

میرا تم سے وعدہ ہے حجاب ہماری پہلی اولاد اپنی انکھیں اپنے وطن میں "

کھلے گی میں بہت جلد اہنا بزنس پاکستان ٹرانسفر کروں گا بس تھڑا وقت دو

"_ ایک دم میں یہ نہیں کر سکتا

وعدہ_ "اسکے اگے ہاتھ کرتے کہا"

پکا وعدہ صرف کچھ ماہ پھر ہم اپنوں کے بیچ ہو گے_ "اسکے ہاتھ پر لب "

رکھتے نرمی سے کہا

_ وہ مسکرائی

ایک بار ائی لو یو تو بول دو_"اذلان نے کہا"

ائی ہیٹ یو سو مچ ڈئیر ہسبنڈ جی_"اسکی انکھوں میں دیکھتے مسکرا کر کہا"

ائی لو یو ٹو مچ بیگم جی_"اسی کے انداز میں کہتا اسے اپنے سینے سے لگا یا"

_فلک پر چمکتا چاند کی روشنی ان کے چہروں پر پڑ رہی تھی
ان کے چہروں پہ خالص محبت کی جھلک دیکھتی تھی خالص پاکیزہ محبت جو اس دنیا میں کم ہی دستیاب ہے

ہر کہانی کا اختتام اچھا ہوتا ہے مگر کچھ کہانیاں دل میں اعلی مقام رکھتی ہیں کچھ کردار دل میں بس جاتے ہیں میری ہر کہانی کا ہر کردار اپنے اپ میں

ہیر و ہے میری اگلی کہانی کے لئے مجھے میرے فسبک پیج بنت مہربان ناولز پر
فالو کریں ایک نئی کہانی ایک نئے کرادر

اسلام آباد میں رات کو باراش ہوئی تھی جس وجہ سے اج موسم بہت حسین
تھا_
قبرستان کی مٹی گیلی تھی_ ہمیشہ کی طرح اج بھی یہ قبرستان ویران تھا_
بھلا قبرستان میں بھی کبھی رونق ہوئی ہے؟؟ یہاں تو دفن ہے کیسی کی
ادھوری محبت کیسی کی ادھوری خواہشات کییس کی ادھوری چاہت

وہ اج زرباب کے ساتھ اسکی قبر پر ائی تھی_ دل جب بھی اداس ہوتا تو وہ
اس سے ملنے اجایا کرتی تھی بھی ہادی کے ساتھ کبھی زرباب کے ساتھ_

زاریان خان_ "قبر لگی تختی پر اسکا نام لکھا تھا"_

_اور ہر باری کی طرح سدرہ امین کی نظر اسی نام پر رکی ہوئی تھی

جانتے ہو بہت محبت کرتی ہے سدرہ امین تم سے میں جانتی ہوں زاریان" خان بھی مجھے چاہتا ہے لازمی نہیں ہر محبوب کو اظہار نصیب ہو میرے بخت میں انتظار اظہار لکھا گیا ہے پھر بھلا کیسے تکمیل اظہار ہوتا جن کے بخت میں تھا تکمیل اظہار ان کو مبارک ہمیں یار کا انتظار بھی قبول ہے سر انکھوں ہر محبوب کا انتظار_ "اسکی قبر کو خالی نظروں سے دیکھتی وہ دل۔ میں گویا تھی

"_ادھوری کہانی ہو کر بھی سدرہ امین کا عشق کامل تھا"

زرباب اگر میں مر گئی اور یہ جگہ خالی ہوئی تو تمہیں میری وصیت ہے تم" مجھے یہاں دفناو گے_ "زاریان کی قبر کت ساتھ خالی جگہ دیکھتے اس نے کہا

ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں ممانی ہو سکتا ہے اپ سے پہلے میں مر" جاوں_"اسکے قریب ہی بیٹھے زرباب نے کہا

خدا تمہیں میری عمر لگا دے میرے پیچھے کیس کی زندگی نہیں رکے گی" میری بیٹیاں بہن کچھ دن روئے گی اور پھر اپنی زندگی میں معصروف ہو جائے گی مگر ایک مرد کے بغیر عورت کی زندگی میں محرومیاں مقدر بن جاتی ہیں میری بیٹی کے سر پر تو باپ اور بھائی کا سایہ بھی نہیں اس کے سامنے یہ بات نا کہنا وہ نازک دل ہے سوچ کر ہی پاگل ہو جایے گی_"ہمیشہ کی طرح زاریان کے نام کو عقیدت سے چھوتی وہ وہاں سے اٹھتی بولی

_اب وہ اسکے پہلو میں ہی امنہ کی قبر پر ائی

"_امنہ خان زوجہ زاریان خان"

_کتنا اچھا لگتا ہے جب ایک عورت اپنے شوہر کے پہلو میں دفنائی جائے

زوجہ زاریان خان_"میرے لئے یہ نام ہی کافی محبت تو دور کی بات ہے"

_ان کی قبروں کر فاتحہ وہ پہلے ہی پڑھ چکی تھی

_اور اس خالی جگہ کو دیکھا جو زاریان کے قریب تھی

بس اخری خواہش اللہ_"اسمان کی جانب دیکھتے اللہ سے کہا"

اس زمین پر نا سہی ہم اسمان پر ملے گے زاریان اس جہاں میں جہاں موت کا خوف نہیں ہو گا جہاں کیس کا خوف نہیں سدرہ امین تمہارا انتظار قیامت تک کرے گی

سدرہ امین کو زاریان خان کے لئے بنایا گیا ہے سدرہ امین زاریان خان کی اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی

_اب وہ وہ قبرستان سے نکل رہے تھے

ناچاہتے ہوئے بھی سدرہ نے گردن موڑ کر ہمیشہ کی طرح زاریان کی قبر کو دیکھا جو اب پیچھے رہے گئی تھی اور اس کے ساتھ اس خالی جگہ کو اوھر پہلو والی قبر کو

_اور پھر اسمان کی جانب دیکھا

اللہ سدرہ نے بہت تکلیف سہی اس جہاں میں اللہ اپنی بندی پر اس جہاں پر رحم فرمانا اللہ اس جہاں پر سدرہ کو محبت دینا

میرے بخت میں محبے اس جہاں میں نہیں مگر اس جہاں میں اللہ ماں باپ اور شوہر کی محبت سے نوازنا

اور پھر اس دنیا میں بہت سے لوگ تو اس میں جے رہے ہیں کہ ایک اگلا جہاں ہے جہاں پر اللہ ان کے ساتھ انصاف کرے گا _

ہر کھوئی ہوئی شے جنت میں مل جائے گی سدرہ امین کی محبت بھی جنت میں ملے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

ادھوری کہانی ہے اور کامل عشق ہے

اڑے وہ لڑکی کون ہے؟ سدرہ امین

"_زاریان خان کی سدرہ امین"

_اج نور حیا کی زندگی کا سب سے بڑا خواب پورا ہوا تھا
اج اس کے سامنے اللہ کا گھر تھا خانہ کعبہ جہاں انے کی خواہش ہر مسلمان کی ہوتی ہے
اج اس کا یہ خواب پورا ہوا تھا_ یہ وہ جگہ ہوتی ہے جہاں انے کے لئے پیسوں کی ضرورت نہیں یہاں مقدر لے کراتے ہیں کبھی فقیر بھی اس جگہ کی زیارت کر جاتے ہیں اور کبھی بادشاہ بھی حسرت لے جاتے ہیں

اج کو یہاں ائے ساتواں دن تھا وہ لوگ نورین بیگم کے ساتھ ائے تھے اج ان کی طبعیت خراب تھی جس وجہ سے اج مرتضی اور نور ہی یہاں ائے تھے
_

عمرہ کرنا محرم کا ساتھ ہونا ہر لڑکی کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے

نور کی خواہش تھی کہ وہ یہاں اپنے والدین کے ساتھ ایے ان کے ساتھ عمرہ کرے مگر کچھ خواہشات بس خواہشات رہتی ہیں

_ اس کا ہاتھ مرتضیٰ نے تھام رکھا تھا انکھیں اس سیاہ غلاف میں تھی

ایک ہاتھ سے انہوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ انکا غلاف کعبہ پر تھا

وہ اس وقت سب سے خوش قسمت میاں بیوی تھے جنہوں نے ایک ساتھ اللہ کے گھر کو چھوا تھا ایک ساتھ اس گھر کو چوما تھا _

نور حیا کے لئے اس سے بڑی خوش قسمتی کیا ہو گی کہ اللہ نے اسے اپنے گھر کی زیارت کروائی تھی وہ بھی اپنے محرم کے ساتھ _

لوگوں کا ہجوم تھا مگر اس ہجوم میں دو لوگ تھے جنہوں نے دل ہی دل میں دعا مانگی تھی

وہ دعا ایک ہی تھی

"خدا ہر جہاں میں انہیں ایک دوسرے کا محرم چنے _"

سید مرتضی علی شاہ اور نور حیا کی کہانی کا اختتام ہوا

ختم شد